احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

اردو ترجمہ

طحاوی شریف

تصنیف

محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتلخیص

علامہ محمد صدیق ہزاروی

فرید بُک سٹال

۳۸۔ اردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ــــــ ۳۲۱ھ
۸۵۳ء ــــــ ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com

Copyright ©
All Rights reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : شرح معانی الآثار (اُردو ترجمہ طحاوی شریف)
تصنیف : محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم : مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی
تصحیح : مولانا محمد طفیل (جلد اول)
: مولانا خادم حسین (جلد دوئم)
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
طبع باراوّل : اکتوبر ۱۹۹۳ء
طبع باردوئم : صفر ۱۴۲۴ھ / اپریل ۲۰۰۳ء

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

HAMID & COMPANY®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

حامد اینڈ کمپنی بیسمنٹ ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۷۱۲۳۴۳۵۔۷۳۱۲۱۷۳۔۰۹۲۔۴۲
فیکس نمبر ۷۲۲۴۸۹۹۔۰۹۲۔۴۲
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تقدیم	۷
۲	طہارت کا بیان	۲۱
۳	بلی کے جھوٹے کا بیان	۳۶
۴	کتے کے جھوٹے کا بیان	۴۲
۵	انسان کا جھوٹا	۴۷
۶	وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۵۳
۷	نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا ۔	۵۸
۸	وضو میں سر کے مسح کی فرضیت	۶۱
۹	نماز کے وضو میں کانوں کا حکم	۶۵
۱۰	نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت ۔	۷۰
۱۱	آیت کریمہ (آیت وضو) کا مفہوم	۸۲
۱۲	کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ ؟	۸۷
۱۳	جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے	۹۵
۱۴	منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک	۱۰۱
۱۵	جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو	۱۱۲
۱۶	آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے یا نہیں ؟	۱۲۸
۱۷	کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے ؟	۱۴۷
۱۸	موزوں پر مسح کا بیان	۱۶۲
۱۹	مقیم کے لیے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی ؟	۱۶۳

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰	جنبی، حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ	۱۷۵
۲۱	دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم	۱۸۸
۲۲	جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے ۔	۱۹۴
۲۳	جرابوں پر مسح	۱۹۸
۲۴	مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے ۔	۲۰۱
۲۵	جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم ۔	۲۱۹
۲۶	تیمم کا طریقہ کیا ہے ؟	۲۲۴
۲۷	یوم الجمعہ کا غسل	۲۳۲
۲۸	ڈھیلے کا استعمال	۲۴۴
۲۹	ہڈیوں سے استنجاء کرنا	۲۵۰
۳۰	جنبی کے احکام	۲۵۳
۳۱	جنبی سونے، کھانے، پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟	۲۵۳
		۲۵۳
۳۲	نماز کا بیان	۲۶۶
۳۳	اذان کا طریقہ	۲۶۶

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴	اقامت کا طریقہ کیا ہے؟	۲۷۱
۳۵	مؤذن کا صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا	۲۷۹
۳۶	فجر کی اذان کس وقت دی جائے، طلوعِ فجر کے بعد یا اس سے پہلے۔	۲۸۱
۳۷	اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا؟	۲۹۰
۳۸	اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے؟	۲۹۳
۳۹	اوقاتِ نماز	۳۰۱
۴۰	دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟	۳۲۸
۴۱	درمیانی نماز کون سی ہے؟	۳۴۲
۴۲	نمازِ فجر کس وقت ادا کی جائے؟	۳۶۱
۴۳	نمازِ ظہر کا مستحب وقت	۳۷۹
۴۴	نمازِ عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے؟	۳۸۹
۴۵	آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟	۴۰۰
۴۶	تکبیرِ اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟	۴۰۵
۴۷	نماز میں بسم اللہ پڑھنا۔	۴۰۹
۴۸	ظہر و عصر میں قراءت	۴۲۱
۴۹	نمازِ مغرب میں قراءت	۴۳۳
۵۰	امام کے پیچھے قراءت کرنا۔	۴۴۲
۵۱	نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔	۴۵۲
۵۲	رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں؟	۴۵۶
۵۳	رکوع میں تطبیق۔	۴۶۸
۵۴	رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار	۴۷۵
۵۵	رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے؟	۴۷۷
۵۶	کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا لک الحمد کہنا مناسب ہے۔	۴۸۶
۵۷	فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا۔	۴۹۳

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۸	سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟	۵۱۸
۵۹	سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے۔	۵۲۲
۶۰	نماز میں بیٹھنے کا طریقہ۔	۵۲۶
۶۱	نماز میں تشہد کا طریقہ	۵۳۴
۶۲	نماز میں سلام کا طریقہ	۵۴۵
۶۳	نماز میں سلام فرض ہے یا سنت؟	۵۵۷
۶۴	وتروں کا بیان	۵۶۶
۶۵	فجر کی دو رکعتوں میں قراءت	۶۰۳
۶۶	عصر کے بعد دو رکعتیں	۶۱۱
۶۷	دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو؟	۶۲۲
۶۸	نمازِ خوف کا طریقہ	۶۲۶
۶۹	حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ؟	۶۴۷
۷۰	طلبِ بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے؟	۶۴۹
۷۱	نمازِ کسوف کا طریقہ	۶۵۸
۷۲	سورج گرہن کی نماز میں قراءت کیسی ہو	۶۶۹
۷۳	رات اور دن کے نوافل	۶۷۱
۷۴	جمعہ کے بعد نوافل	۶۷۵
۷۵	کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟	۶۷۷
۷۶	مساجد میں نوافل پڑھنا	۶۸۰
۷۷	وتروں کے بعد نوافل پڑھنا	۶۸۱
۷۸	رات کی نماز میں قراءت	۶۸۹
۷۹	ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا	۶۹۱
۸۰	رمضان المبارک میں نمازِ شبینہ گھر میں پڑھنا افضل ہے یا باجماعت؟	۶۹۷
۸۱	طوالِ مفصل میں سجدۂ تلاوت ہے یا نہیں؟	۷۰۱
۸۲	کوئی شخص اپنی منزل میں نماز پڑھ کر مسجد میں	۷۱۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	آئے اور لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا کرے؟	
۸۳	خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں آنے والا نماز پڑھے یا نہ؟	۲۲،
۸۴	جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔	۳۴،
۸۵	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔	۴۳،
۸۶	اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا	۵۴،
۸۷	امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ۔	۵۹،
۸۸	کعبہ شریف میں نماز پڑھنا	۶۳،
۸۹	تلخیص مضامین الواب	۷۱،
۰۰	......	

marfat.com

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

تقدیم

امام طحاوی

امام ابوجعفر طحاوی تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہہ تھے۔ محدثین اور فقہاء کے طبقات میں ان کا یکساں شمار کیا جاتا تھا۔ سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں۔ محدثین ان کو حافظ اور امام کہتے ہیں اور فقہاء ان کو مجتہد منتسب قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر نے کہا کہ وہ ثقہ، نبیل اور حدیث کا مسکن تھے۔ سمعانی نے کہا، وہ امام، عاقل اور ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد دنیا آج تک ان کی نظیر نہیں پیش کر سکی۔ امام سیوطی نے کہا وہ حدیث اور فقہ میں امام، علوم دینیہ کے حاوی اور احادیث نبویہ کے ملجا تھے اور حافظ ابوالشیرازی کہا کرتے تھے کہ امام ابوجعفر طحاوی، اصحاب ابوحنیفہ کی علمی ریاست کے منتہا ہیں۔[1]

حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ وہ کوفیوں کی روایات اور مسائل فقیہہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تمام مذاہب فقہاء کے عالم تھے[2] اور اتعانی نے کہا کہ مذہب حنفیہ تو الگ رہا ابوجعفر طحاوی کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔[3]

ولادت اور نام و نسب:

آپ کا پورا نام مع کنیت والقاب ونسب اس طرح ہے۔ الامام الحافظ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک بن سلمہ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی الحنفی ہے۔ ازدی میں قبیلہ ازد کی طرف نسبت ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے۔ حجری قبیلہ حجر کی طرف نسبت ہے۔ حجر نام کے تین قبائل تھے۔ حجر بن وحید، حجر ذی ابین اور حجر الازد۔ امام طحاوی کی جس قبیلہ کی طرف نسبت ہے وہ یہی ہے۔ مصر میں وادیٔ نیل کے کنارے طحا نام کی ایک بستی ہے اس میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کو طحاوی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ و محدث محی الدین

---

[1] مولانا احمد حسن محدث سورتی، ترجمہ طحاوی علی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۱

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۶

[3] محمد عبدالرحمن مبارک پوری، مقدمہ التحفۃ الاحوذی ص ۹۲۔ [4] لسان المیزان، ص ۲۷۲

marfat.com

ابو محمد عبد القادر صاحب متوفی ۶۹۶ھ الجواہر المضیئہ[1]، شاہ عبد العزیز محدث متوفی ۱۲۲۹ھ دہلوی[2] نے اور مولوی عبد الحیٔ لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ[3] نے امام طحاوی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنا سال ولادت ۲۳۹ھ بیان فرمایا ہے اور امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ[4] نے ان سے ۲۳۷ھ نقل فرمایا ہے۔

اساتذہ:

امام طحاوی نے ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے ماموں ابو ابراہیم مزنی سے فقہ شافعی پڑھنا شروع کی لیکن آپ کی طبیعت سلیمہ میں جو قوت استدلال کی تلاش اور نظر میں باریک بینی تھی اس نے بہت جلد آپ کا رخ شافعیت سے حنفیت کی طرف موڑ دیا۔ چنانچہ ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر جا کر اس وقت کے شہرہ آفاق استاذ ابو جعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کر دی۔ احمد بن ابی عمران فقہ حنفی میں زبردست دسترس رکھتے تھے اور دو واسطوں سے ان کا سلسلہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تھا اس طرح امام طحاوی کی جو سند امام اعظم سے متصل ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔ احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ؛

مصر کے بعد امام طحاوی شام چلے گئے اور وہاں شام کے قاضی القضاۃ ابو حازم سے فقہ کی تکمیل کی ان کے علاوہ مصر کے باقی مشائخ سے علم حدیث میں استفادہ کیا اور جس قدر مشائخ حدیث ان کی زندگی میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا جن میں سلیمان بن شعیب کیسانی، ابو موسیٰ یونس بن عبد الاعلیٰ الصدفی وغیرہ کے نام لیے جاتے ہیں[5] حافظ ابن حجر عسقلانی نے علم حدیث میں امام طحاوی کے جن مشائخ کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں ہر یونس بن عبد الاعلیٰ، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، بحر بن نصر، عیسیٰ بن مشرود، ابراہیم بن ابی داؤد نصر لیس، ابو بکرہ، بکار بن قتیبہ[6] اور امام ذہبی نے ان اساتذہ کے علاوہ عبد الغنی بن رفاعۃ کا بھی ذکر کیا ہے۔[7]

تلامذہ:

امام طحاوی کی علمی شہرت دور دراز علاقوں میں پھیل چکی تھی اس لیے آپ سے استفادہ کرنے کے لیے دور دراز سے تشنگان علم آتے تھے جن بے شمار لوگوں نے آپ سے علم حدیث میں سماع حاصل کیا ان میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں: ابو محمد عبد العزیز بن محمد التمیمی الجوہری، حافظ احمد بن القاسم بن عبد اللہ البغدادی المعروف بابن الخشاب، ابو بکر

---

[1] الجواہر المضیئہ، ج ۲ ص ۱۰۳

[2] بستان المحدثین ص ۲۸۸

[3] الفوائد البہیۃ، ص ۳۲

[4] تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۸۰۹

[5] وصی احمد محدث سورتی، ترجمہ امام طحاوی علیٰ شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲

[6] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۴ تا ۲۷۵

[7] امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

علی بن سعدویہ البروعی، ابوالقاسم مسلمۃ ابن القاسم بن ابراہیم القرطبی ابوالقاسم عبداللہ بن علی الداؤدی حسن بن القاسم بن عبد الرحمان المصری، قاضی ابن ابی العوام، ابوالحسن محمد بن احمد الخمینی، حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری، ابوالحسن علی بن احمد الطحاوی ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی صاحب المعجم، حافظ ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس مصری، حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن الحسین بغدادی میمون بن حمزہ العبیدلی وغیرہ لہ

تبدیلی مسلک:

امام ابوجعفر طحاوی ابتداء میں شافعی المذہب تھے۔ بعد میں شافعیت کو چھوڑ کر حنفی مسلک اختیار کر لیا۔ عام شوافع مصنفین نے اس کا سبب بیان کرنے میں حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا۔ مثلاً امام ذہبی لکھتے ہیں:

وکان اولاً شافعیا یقرء علی المزنی فقال لہ یوم واللہ ماجاء منک شیء فغضب من ذلك وانتقل من ابی عمران ۔ ٢ه

امام طحاوی پہلے شافعی المذہب تھے۔ ایک دن دوران تعلیم ان کے ماموں مزنی ان پر ناراض ہوئے اور کہا تم سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ امام طحاوی اس بات پر ناراض ہو گئے اور جا کر ابوعمران حنفی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

لیکن استاذ کا شاگرد پر محض ناراض ہونا کوئی اتنی اہم اور شدید بات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسلک بدلنا پڑے۔ اصل بات کیا تھی اس کا علامہ عبدالعزیز ہاروی ذکر فرماتے ہیں:

ان الطحاوی کان شافعی المذہب فقرء فی کتابہ ان الحاملۃ اذا ماتت وفی بطنہا ولد حیّ لم یشق فی بطنہا خلافاً لابی حنیفۃ وکان الطحاوی ولد مشقوقاً فقال لا ارضی بمذہب رجل یرضی بھلاکی فترك مذہب الشافعی وصار من عظماء المجتہدین علی مذہب ابی حنیفۃ ۔ ٣ه

امام طحاوی ابتداء شافعی المذہب تھے۔ ایک دن انھوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس کے پیٹ کو چیرا نہیں جائے گا۔ برخلاف مذہب ابوحنیفہ۔ اور امام طحاوی کو مذہب حنفی پر پیٹ چیر کر نکالا گیا تھا۔ امام طحاوی نے اس کو پڑھ کر کہا میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں، جو میری ہلاکت پر راضی ہو، پھر انہوں نے شافعیت کو چھوڑ دیا اور حنفی مسلک کو اختیار کیا اور اس مسلک کے عظیم مجتہد بن گئے۔

مولانا فقیر محمد جہلمی نے اس واقعہ کو ذرا اور تفصیل سے بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

فتاوی برہنہ میں آپ کے انتقال مذہب کا یہ سبب لکھا ہے کہ آپ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ

له۔ محی الدین ابومحمد عبدالقادر محدث متوفی ۷۷۵ھ، الجواہر المضیۃ ج ۱ ص ۱۰۴

٢ه۔ امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

٣ه۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی، نبراس ص ۱۱۰۔

رہے تھے کہ آپ کے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں، آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی پرواہ نہ کرے، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہہ نہیں ہوگا۔ پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ و حدیث میں امام بے عدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے۔"[1]

حدیث اور فقہ میں مہارت:

۲۷۰ھ کے بعد امام طحاوی نے مصر کے قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبدہ کی نیابت کا عہدہ قبول کیا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں قاضی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا اور کہنے لگا، ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنی ماں سے اور انہوں نے اپنے باپ سے کون سی حدیث روایت کی ہے جب شرکاء مجلس میں کسی شخص کو جواب نہ آیا تو میں نے اپنی سند کے ساتھ وہ حدیث بیان کی:۔

حدثنا بکار بن قتیبة نا ابواحمد نا سفیان عن عبد الاعلی الثعلبی عن ابی عبید اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیغار للمؤمن فلیغز وحدثنا بہ ابراھیم بن ابی داؤد نا سفیان بن وکیع عن ابیہ عن سفیان موقوفاً۔

جب آپ اس کی مطلوب حدیث کو دو سندوں کے ساتھ مرفوعاً اور موقوفاً بیان کر چکے تو وہ شخص بے ساختہ کہنے لگا شام کو میں نے آپ کو فقہاء کے میدان میں دیکھا تھا اور اب آپ حدیث کے میدان میں ہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو ان دونوں فنون میں آپ کی طرح جامعیت رکھتے ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے[2]

امام بیہقی کا انکار:

شافعیہ کا مسلک ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس حدیث کی تمام اسانید پر جرح کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ اس حدیث کی تمام اسانید کمزور اور مجروح ہیں جس وجہ سے یہ حدیث لائق استدلال اور قابل احتجاج نہیں ہے۔ امام بیہقی م ۴۵۸ھ نے کتاب المعرفة میں اس بحث کا ذکر کیا ہے ان سے امام طحاوی کے دلائل کا جواب تو نہیں بن سکا، فقط اتنا کہہ دیا، ان علم الحدیث لم یکن من صناعته کہ علم حدیث امام طحاوی کا فن نہیں تھا۔ لیکن اہل علم کے نزدیک امام بیہقی کے اس بے دلیل قول کا کوئی وزن نہیں ہے۔ فن حدیث میں

---

[1] حدائق حنفیہ، ص ۱۲۵

[2] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرة الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

امام طحاوی کے سطوت کے بارے میں ہم سطور سابقہ میں حافظ ابن عبدالبر اندلسی مالکی م ۴۶۳ھ کی شہادت پیش کر چکے ہیں جو مصر اور مغرب کے علماء پر امام بیہقی سے زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابو سعید بن یونس مؤرخ مصر اور دیگر ائمہ کبار اور علماء رجال نے فن حدیث میں امام طحاوی کے فضل وکمال کا اعتراف کیا ہے۔ درحقیقت امام بیہقی کا یہ قول احناف کے خلاف تعصب کے سوا کچھ نہیں اور اسی تعصب کے سبب سے امام بیہقی نے سنن کبری میں احناف کی مؤید روایات کی تضعیف اور شوافع کی مؤید روایات کی تصحیح اور رجال کی تخریج اور توثیق میں شدید لغزشیں کھائی ہیں اور جگہ جگہ غلطیاں کی ہیں چنانچہ شیخ علاؤالدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی م ۷۵۰ھ نے الجواہر الحنفی فی الرد علی البیہقی میں ان تمام لغزشوں اور غلطیوں کو متعین کر دیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں انتقانی سے نقل کرتے ہوئے لکھا، امام طحاوی کی جلالت علم اور ان کے اجتہاد، ورع تقوی اور معرفت مذاہب میں ان کے تقدم کے پیش نظر ان لوگوں کے انکار کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ یہ منکرین امام طحاوی سے کافی متاخر ہیں۔ اگر کسی شخص کو امام طحاوی کی مہارت حدیث میں شک ہو تو وہ صرف معانی الآثار ہی کا مطالعہ کرے جو ان کی پہلی تصنیف ہے۔ ہمارا مسلک تو الگ رہا کیا کوئی شخص کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر لا سکتا ہے۔

اعزاز و اکرام:

امام طحاوی کے علم وفضل اور ورع وتقوی کے سبب تمام لوگ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ اکابر سلطنت اور ناظم ملت سب کے دلوں میں ان کی عظمت اور عقیدت جاگزیں تھی اور عوام وخواص سب ان کا اعزاز اور اکرام ملحوظ رکھتے تھے۔

ابن زولاق بیان کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمان بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے تو وہ امام طحاوی کے آداب واحترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے اور سواری پر ہمیشہ ان کے بعد سوار ہوتے تھے اور ان کے بعد اترتے تھے جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے، امام طحاوی عمر میں مجھ سے گیارہ سال بڑے ہیں اور اگر وہ مجھ سے گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو مجھ پر پھر بھی ان کا احترام لازم تھا کیونکہ عہدۂ قضاء کوئی ایسی بڑی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت پر فخر کر سکوں۔ [1]

اسی طرح جب ابو عبداللہ محمد بن زبیر نے عہدۂ قضا سنبھالا اور امام طحاوی ان سے ملنے آئے تو انہوں نے آپ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور ان سے ایک حدیث املاء کرائی جس کو انہوں نے تیس سال پہلے ایک شخص کے واسطہ سے امام طحاوی سے روایت کیا تھا۔ [2]

سیرت اور عظمت کردار:

امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے۔ بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے

---

[1]۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۱۔ [2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

faridi.com

بغیر کلمہ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے۔ وہ قاضی ابو عبید کے نائب تھے لیکن اس کو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے قاضی سے فرمایا کہ وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔ قاضی نے جواب دیا کہ اسماعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ امام طحاوی نے فرمایا قاضی بکار اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ قاضی نے پھر اسماعیل کی مثال دی۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں ابن اللتبیہ کا قصہ سنایا۔ لہ جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہوگئے اور انھوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کا مخالف ہوگیا۔ اسی اثناء میں قاضی معزول کر دیا گیا۔ جب امام طحاوی نے اس کی معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے آپ کو مبارک ہو، امام طحاوی یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی بہرحال صاحب علم آدمی تھا میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کروں گا۔ ؎۲

تصانیف:

امام طحاوی کثیر التعداد کتب کے مصنف تھے، مؤرخین اور تذکرہ نگار ہر دور میں آپ کو سراہتے رہے ہیں۔ تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام، تاریخ، رجال اور مناقب تقریباً تمام موضوعات پر آپ کی تصانیف موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے (۱) احکام القرآن (۲) شرح معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) اختلاف العلماء (۵) کتاب الشروط (۶) الشروط الصغیر (۷) الشروط الاوسط (۸) مختصر الطحاوی فی الفقہ (۹) النوادر الفقہیہ (۱۰) کتاب النوادر والحکایات (۱۱) حکم ارض مکہ (۱۲) حکم الفیٔ والغنائم (۱۳) نقض کتاب المدلسین (۱۴) کتاب الاشربہ (۱۵) الرد علی عیسیٰ بن ابان (۱۶) الرد علی ابی عبید (۱۷) اختلاف الروایات (۱۸) الرزیہ (۱۹) شرح الجامع الکبیر (۲۰) شرح الجامع الصغیر (۲۱) کتاب المحاضر والسجلات (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض (۲۳) کتاب التاریخ الکبیر (۲۴) اخبار ابی حنیفہ (۲۵) عقیدۃ الطحاوی (۲۶) تسویہ بین اخبرنا وحدثنا (۲۷) سنن الشافعی (۲۸) صحیح الآثار (۲۹) ؎۳

وصال:

بیاسی سال کی عظیم اور پُرشکوہ زندگی گزارنے کے بعد امام طحاوی یکم ذیقعد ۳۲۱ھ میں وصال فرما گئے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اسی سال مصر میں ان کے شیخ ابو بکر احمد بن عبدالوارث، مرات میں ابو علی احمد بن الباسانی، اصفہان میں

لہ۔ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ نامی ایک شخص کو صدقہ کا عامل بنایا جب وہ مال لے کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا یہ شخص اپنے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر دیکھتے اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۵۶

؎۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ۔ لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

؎۳۔ الفوائد البہیۃ ص ۳۲، الحدائق الحنفیہ ص ۱۶۵۔ الجواہر المضیئۃ ج ۱ ص ۱۰۵

ابو علی الحسن بن محمد، بغداد میں حافظ سعید بن محمدان کے علاوہ محمد بن الحسن ازدی، محمد بن نوح نیشا پوری، مکحول، بیردنی، اور رئیس معتزلہ ابو علی جبائی انتقال کر گئے۔ ؎۱

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار فن حدیث میں ایک عظیم تصنیف اور احناف کا سرمایہ افتخار ہے۔ اس کتاب میں حدیث، فقہ اور رجال کے متعدد علوم کو حسن اور عمدگی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ تبھی تو فاضل الفانی نے فخر سے سر اٹھا کر کہا تھا کہ جو شخص امام طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ ؎۲

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ مسائل شرعیہ میں امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں ہے اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا مؤول ہیں یا منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطۂ نظر کی تضعیف کرتے ہیں اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

سبب تالیف:

امام ابو جعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بعض متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفین اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لیے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کے لیے علماء اسلام کی ان تاویلات کا ذکر بھی کروں جو کتاب وسنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے مؤید ہیں اور جو روایات منسوخ ہو چکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کر دوں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہو جائیں۔ ؎۳

؎۱۔ امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۱۰

؎۲۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

؎۳۔ امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۵

تسمیہ:

امام طحاوی نے اپنی اس تصنیف کا نام شرح معانی الآثار رکھا ہے۔ آثار سے مراد احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ ہیں یعنی احادیث اور آثار کے معانی ہیں فی نفسہا یا باہم ظاہری طور پر جو تعارض ہے امام طحاوی نے ان احادیث و آثار کے معانی کی شرح اور وضاحت کر کے اس تعارض کو اٹھا دیا ہے۔ اصل نام تو اس کتاب کا شرح معانی الآثار ہی ہے لیکن بعض دفعہ اختصار اور تخفیف کی غرض سے اس کو معانی الآثار سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسلوب:

تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے۔ وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثرہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں۔ اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کر کے تعارض دور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کر دیتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کے لیے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔ اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم چند مثالوں سے اس اسلوب کی وضاحت کر رہے ہیں۔

تطبیق:

امام طحاوی نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔ عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ ولاوضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ[1] یعنی نہ بغیر وضو کے نماز صحیح ہے اور نہ بغیر بسم اللہ کے وضو۔ پھر اس مضمون کی ایک اور حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فذھب قوم الی ان من لم یسم علی وضوء الصلوٰۃ فلا یجزیہ وضوء واحتجوا فی ذٰلک بھٰذا الآثار۔ یعنی ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ وضو بغیر بسم اللہ کے صحیح نہیں ہے۔ پھر لکھتے ہیں: وخالفھم فی ذٰلک اٰخرون فقالوا من لم یسم علی وضوء فقد اساء وقد طھر بوضوء لہ ذٰلک واحتجوا فی ذٰلک بما حدثنا۔ یعنی بعض دوسرے حضرات (احناف) نے ان لوگوں سے اختلاف کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جس شخص نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے اچھا نہیں کیا لیکن اس کا وضو صحیح ہے اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ مہاجرین قنفذ

---

[1] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶

marfat.com

سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت سلام کیا حضور نے ان کے سلام کا جواب وضو سے فارغ ہو کر دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں تھی کہ میں بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی کیونکہ آپ نے بغیر وضو کے اللہ کے ذکر کو جو سلام کے جواب کی صورت میں تھا، ناپسند فرمایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لاوضوء لمن لم یسم، کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضوء اصلاً صحیح نہیں دوسرا یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو کامل نہیں ہوتا اور یہی معنی مناسب ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہ رہے۔

پھر اس معنی پر مزید قرائن بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسکین نہیں ہے جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں۔ اس حدیث سے آپ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص فی نفسہٖ مسکین ہی نہیں، بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ مسکین کامل نہیں ہے اسی طرح ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو رات سیر ہو کر گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اس حدیث کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص مسلمان کامل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان قرائن کے پیش نظر لاوضوء لمن لم یسم کو بھی اس معنی پر محمول کرنا چاہیے کہ جو شخص وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں ہے۔ تاکہ احادیث آپس میں متعارض نہ رہیں۔

نسخ:

جب دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کے بارے میں نسخ کی دلیل مل جائے تو امام طحاوی اس کے منسوخ ہونے کی تصریح کر دیتے ہیں اور ایک حدیث کو معمول اور دوسری کو متروک اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار[۱] یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کو اختلاف الفاظ کے ساتھ طرق متعددہ سے روایت کرنے کے بعد امام طحاوی ایسی احادیث روایت کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل من ثور اقط فتوضأ ثم اکل بعدہ کتفا فصلی ولم یتوضأ۔ فثبت بما ذکرنا ان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ترک الوضوء مما غیرت النار[۲] یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور دوبارہ نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی، امام طحاوی فرماتے ہیں ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کو ترک کرنا تھا اور جو روایات اس کے مخالف ہیں وہ سب منسوخ ہیں۔

جرح:

متعارض روایات میں سے کسی ایک روایت کو فیصلہ کن قرار دینے کے لیے بعض اوقات امام طحاوی فنِ رجال سے کام

---

[۱] ۔ امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

marfat.com

لیتے ہیں اور دو متضاد روایات میں سے کسی ایک روایت کو باعتبار اسناد کے مجروح قرار دیتے ہیں اور دوسری روایت کو راجح اور استنباط حکم کے لیے اصل قرار دیتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض فقہاء کے نزدیک مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس حدیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے امام طحاوی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہیں: انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بالوضوء من مس الفرج [1] امام طحاوی اس حدیث کو زہری کی روایت سے معضلاً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مروان نے عروہ سے اس مسئلہ میں گفتگو کی کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب عروہ نے مروان سے اس مسئلہ میں موافقت نہیں کی تو مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے اس حدیث کی تصدیق کرائی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جب عروہ کے نزدیک خود مروان کی روایت حجت نہ تھی تو اس کے سپاہی کی روایت ان کے نزدیک کس طرح معتبر ہوگی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ربیعہ نے اس حدیث کو سن کر کہا کہ ذکر خون یا حیض کی طرح نجس نہیں ہے اور جب خون یا حیض میں انگلی ڈال دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو مس ذکر سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کے بعد مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں: حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال حدثنی سعید بن عبد الرحمن عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن بسرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مس احدکم ذکرہ فلا یصلین حتی یتوضأ اس حدیث کی سند پر جرح کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کا اپنے والد عروہ سے سماع ثابت نہیں ہے دراصل یہ روایت انھوں نے ابوبکر سے سنی۔ اور تدلیس کر کے اپنے والد عروہ سے سماع ظاہر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا۔ حدثنا محمد بن الحجاج وربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لھیعۃ قال ثنا ابو الاسود انہ سمع عروۃ یذکر عن بسرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں جو فقہاء اور محدثین مس ذکر سے وضو کے قائل ہیں ان کے نزدیک خود بھی ابن لھیعہ قابل استدلال نہیں ہے کیوں کہ دوسری جگہ وہ اس کی روایت کا اعتبار نہیں کرتے پھر ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں: حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعقوب بن ابراہیم بن سعد قال ثنا ابی عن ابن اسحاق قال حدثنا محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمرو بن الزبیر عن زید بن خالد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس فرجہ فلیتوضأ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبد الاعلی عن ابن اسحق فذکر باسنادہ مثلہ۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ مخالفین کے نزدیک یہ بھی مسلم ہے کہ جب محمد بن اسحاق دوسرے راویوں کی مخالفت کرتے تو اس کی روایت کا اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی حالت انفراد میں اس کی روایت قابل قبول ہے نیز فرماتے ہیں کہ یہاں نفس حدیث ہی منکر ہے بلکہ غلط ہے کیونکہ مروان نے جب عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا تب مروان نے بسرہ کی یہ روایت بیان کی کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے عروہ نے کہا کہ تم نے اس حدیث کو بسرہ سے نہیں سُنا۔ یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے کافی عرصہ بعد پیش آیا ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث زید بن خالد سے مروی ہوتی اور عروہ اس کا انکار کرتے۔ بعد ازاں امام طحاوی نے اس حدیث کو عمر بن شریح، صدقہ بن عبد اللہ اور علاء بن سلیمان کی تین مختلف اسانید سے روایت کیا ہے پھر ان روایات پر جرح کرتے

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان اسانید میں ضعیف راوی ہیں نیز وہ مخالفین کے نزدیک بھی ناقابل اعتبار ہیں۔ علاوہ ازیں فی نفسہ یہ روایات منکر ہیں پھر یزید بن عبدالملک کی سند سے اس کو روایت کیا اور بتلایا کہ یہ منکر الحدیث ہے ایک اور سند ذکر کی جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منقطع ہے کیونکہ اس میں مکحول کا عنبسہ سفیان سے سماع نہیں ہے غرض یہ کہ جس قدر طرق اور اسانید سے یہ حدیث مروی ہے ان سب پر جرح کر کے انہیں ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں پھر جس صحیح الاسناد حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا اس کو روایت کرتے ہیں حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا ملازم عن عبد اللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ رجل فقال یا نبی اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل هو الا بضعة منك او مضغة منك یعنی حضور نے فرمایا ذکر بھی جسم کا ایک حصہ ہے اس کو چھونے سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس حدیث پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے امام طحاوی لکھتے ہیں فهذا حديث ملازم صحيح مستقيم الاسناد غير مضطرب في اسناده ولا في متنه فهو اولى عندنا مما روينا، اولا من الآثار المضطربة في اسانيدها۔ [1]
یعنی یہ حدیث صحیح ہے جس کا متن اور سند دونوں اضطراب اور ضعف سے محفوظ ہیں، لہذا یہ اس روایت سے بہتر ہے جس کی تمام اسانید مضطرب ہیں۔

نظر صحیح سے ثبوت:

امام طحاوی کا طریقہ ہے کہ وہ ہر باب میں اپنے مختار کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد دلائل عقلیہ اور نظر صحیح سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سر پر مسح کرنے کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے اور امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ امام اعظم کے مسلک پر احادیث سے دلائل دینے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں وضو میں بعض اعضاء یعنی چہرہ اور ہاتھ پیر بالاتفاق دھوئے جاتے ہیں اور سر پر بالاتفاق مسح کیا جاتا ہے البتہ مقدار میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک سر کے بعض کا اور مالکیہ کے نزدیک کل کا مسح فرض ہے اور جب ہم نے مسح کی ایک اور نظیر تلاش کی تو ہم نے دیکھا کہ جب پیروں پر موزے پہنے ہوتے ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ موزوں کے کل پر مسح نہیں ہوتا بلکہ بعض پر مسح ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسح کے باب میں اصل متفق علیہ یہ ہے کہ بعض پر مسح ہو۔ لہٰذا سر کے بھی بعض حصہ پر مسح فرض ہونا چاہیے۔ [2]

استدراک:

نظر صحیح کی بحث میں امام طحاوی بعض اوقات مخالف کی نظر فاسد کا جواب بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً روافض کا مسلک یہ ہے کہ وضو میں پیروں کو دھونے کی بجائے ان پر مسح کرنا چاہیے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵۸

[2] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵

اعضاء پر تیمم میں مسح کیا جاتا ہے اور جن اعضاء پر وضوء میں مسح کیا جاتا ہے تیمم میں وہ اعضاء اصلاً ساقط ہیں اور جبکہ بالاتفاق تیمم میں پیروں کا مسح ساقط ہے تو معلوم ہوا وضو میں ان پر مسح ہے کیونکہ اگر وضو میں ان کا حکم دھونا ہوتا تو تیمم میں ان پر مسح ہوتا۔
اس کے جواب میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ تیمم جس طرح وضو کا نائب ہے اسی طرح غسل کا نائب ہے اس بناء پر لازم آئے گا کہ تیمم میں جن اعضاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے غسل میں ان تمام اعضاء پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا غسل میں تمام بدن کو دھونا فرض نہیں رہے گا بلکہ ضروری ہوگا کہ چہرہ اور ہاتھوں کو دھو کر باقی بدن پر مسح کر لیا جائے اور جب کہ یہ بداہتہً باطل ہے تو معلوم ہوا کہ مخالف نے جس نظر سے استدلال کیا ہے وہ فاسد ہے۔ [۱]

شروح:

شرح معانی الآثار کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر اس کی متعدد شروحات تصنیف کی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں بعض شروحات کا ذکر کیا ہے [۲] سب سے پہلے اس کی شرح ابوالحسین محمد بن محمد باہلی متوفی ۳۲۸ھ نے کی ہے اس کے بعد اس کی سب سے عظیم اور قابل قدر شرح حافظ بدرالدین محمود بن محمد عینی متوفی ۸۵۵ھ نے کی ہے جس کا ایک مخطوطہ مصر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نام مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار ہے اور یہ آٹھ مجلدات پر مشتمل ہے اس کے علاوہ شرح معانی الآثار کے رجال کی تحقیق میں بھی علامہ عینی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مغانی الاخیار فی رجال معانی الآثار رکھا ہے۔
معانی الآثار کے رجال پر ایک کتاب شیخ قاسم بن قطلوبغا متوفی ۸۷۹ھ نے بھی لکھی ہے جس کا نام الایثار برجال معانی الآثار ہے۔ حافظ ابن عبدالبر اور حافظ زیلعی نے اس کی تلخیص بھی کی ہے۔ متاخرین میں سے مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت نے بھی اس کی ایک مبسوط شرح لکھی ہے لیکن وہ نہ تو مکمل ہو سکی اور نہ طبع۔ محدث سورتی نے اس پر ایک مختصر اور مفید حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور باب کی پوری بحث کا خلاصہ پیش کر دیئے ہیں! جو آج کل مطبوعہ نسخہ کے ساتھ دستیاب ہے۔

کچھ ترجمہ اور مترجم کے بارے میں:

علم اور دینی خدمات کے حوالے سے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی کا نام جانا پہچانا ہے، جامع ترمذی اور ریاض الصالحین کا سلیس اردو ترجمہ لکھ کر انہوں نے مترجمین کی صف میں ایک منفرد مقام بنالیا ہے، حضرت مولانا موصوف نے زرالابضاح کا ترجمہ اور اس پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور یہ بھی ایک قابل قدر اور لائق تحسین علمی اور دینی خدمت ہے۔
شرح معانی الآثار، امام ابوجعفر طحاوی کی حدیث میں اہم تصنیف ہے، اس کتاب میں امام طحاوی نے تمام مسائل فرعیہ کے متعلق فقہاء احناف کی مؤید احادیث کو قوی اسانید کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے ائمہ مجتہدین کی

---

[۱] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۶

[۲] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

marfat.com

سے استدلال کرتے ہیں ان کا صحیح محمل بیان کیا ہے، یا پھر دلائل سے واضح کیا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں یا منسوخ ہو چکی ہیں، اور جن احادیث سے فقہاء احناف نے استدلال کیا ہے، وہی احادیث معمول بہا ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے موقف کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے اور مخالفین کا یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ امام ابوحنیفہ احادیث کے مقابلہ میں اپنے قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں۔

ان خصوصیات کی بناء پر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس کتاب کا عام فہم اردو میں ترجمہ کیا جاتا تاکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں، سید محمد اعجاز صاحب (مالک فرید بک سٹال) کی نظر انتخاب قابل داد اور لائق تحسین ہے کہ انھوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ایسے نوجوان فاضل کو منتخب کیا جن کی علمیت اور زود نویسی مسلم ہے۔ امام طحاوی چونکہ بہت طویل گفتگو کرتے ہیں جس کو پڑھتے ہوئے عام قاری کے ذہن سے پہلی بات کا سرا نکل جاتا ہے، اور اس طوالت کی وجہ سے وہ الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس کتاب سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتا، مولانا محمد صدیق سعیدی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہر باب کی تلخیص ذکر کر دی ہے، اہل علم حضرات تو نفس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں لیکن عام قارئین اور طلبہ کے لیے ہر باب کی تلخیص اور تشریح ضروری تھی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد صدیق سعیدی کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے، امام طحاوی کے فیوضات سے ان کو بہرہ مند فرمائے، ان کی علمی اور دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ میں سید محمد اعجاز صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ تا ابد سلامت رکھے، ان کی اشاعتی خدمات کو مقبول اور مشکور فرمائے اور ان کے حوصلوں کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہ

۱۴۱۰ - ۱۱ - ۱۸ ھ

۹۰ - ۶ - ۱۲ ء

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

فَمِنْ ذٰلِكَ بَابُ الْمَاءِ يَقَعُ فِيهِ النَّجَاسَةُ

جس پانی میں نجاست گر جائے

۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُلْقٰى فِيهَا الْجِيَفُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ (ایک کنواں) سے وضو فرماتے تھے۔ عرض کیا گیا "یارسول اللہ! اس میں مردار اور حیض کے خون والے) کپڑے ڈالے جاتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا "پانی ناپاک نہیں ہوتا"۔

۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبُو دَاوُدَ الْأَسَدِيُّ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُسْتَقٰى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا عَذِرَةُ النَّاسِ وَمَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلَحْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کیا گیا "یارسول اللہ! آپ کے لیے بیر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں لوگوں کا پاخانہ، عورتوں کے حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے"۔ آپ نے فرمایا "بے شک پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

marfat.com

إِبْرَاهِيمَ الْبُرْكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا مَا يُلْقَى مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْنَا عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذٰلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي مِنْهَا.

۵ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيفٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ وَفِيهِ جِيفَةٌ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتَّى أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُونَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ الْجِيفَةُ فَقَالَ اسْتَقُوا فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا.

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے وضو کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار (گندی) چیزیں ڈالی جاتی ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"۔

حضرت محمد بن یحییٰ اسلمی اپنی والدہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم چار عورتیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے فرمایا اگر میں تمہیں بیر بضاعہ سے پانی پلاؤں تو تمہیں یہ بات ناگوار ہو گی حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے اس کنویں کا پانی پلایا ہے۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت جابر یا حضرت ابو سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک تالاب پر پہنچے جس میں مردار پڑا ہوا تھا ہم رک گئے اور لوگ بھی رک گئے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ پانی نہیں پیتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مردار کی وجہ سے، آپ نے فرمایا پیو، کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے ان احادیث کے ظاہر کو اپناتے ہوئے

لا ينجس الماء شيء وقع فيه إلا أن يغير
لونه أو طعمه أو ريحه فأي ذلك إذا
كان فقد نجس الماء وخالفهم في ذلك
آخرون فقالوا أما ما ذكرتموه من بئر
بضاعة فلا حجة لكم فيه لأن بئر بضاعة
قد اختلف فيها ما كانت فقال قوم كانت
طريقا للماء إلى البساتين فكان الماء لا
يستقر فيها فكان حكم مائها كحكم ماء
الأنهار وهكذا نقول في كل موضع كان على
هذه الصفة وقعت في مائه نجاسة فلا
ينجس ماؤه إلا أن يغلب على طعمه أو
لونه أو ريحه أو يعلم أنها في الماء الذي
يؤخذ منها فإن علم ذلك كان نجسا
وإن لم يعلم ذلك كان طاهرا وقد
حكي هذا القول الذي ذكرناه في بئر بضاعة
عن الواقدي حدثنيه أبو جعفر أحمد بن
أبي عمران عن أبي عبد الله محمد بن شجاع
الثلجي عن الواقدي أنها كانت كذلك
وكان من الحجة في ذلك أيضا أنهم قد
أجمعوا أن النجاسة إذا وقعت في البئر
فغلبت على طعم مائها أو ريحه أو لونه
أن ماءها قد فسد وليس في بئر بضاعة
من هذا شيء إنما فيه أن النبي صلى الله
عليه وسلم سئل عن بئر بضاعة فقيل
له إنه يلقى فيها الكلاب والحائض
فقال إن الماء لا ينجسه شيء ونحن نعلم
أن بئرا لو سقط فيها ما هو أقل من ذلك
لكان محالا أن لا يتغير ريح مائها و
طعمه هذا مما يعقل ويعلم فلما كان

کہا کہ پانی میں گر جانے والی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی جب تک وہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بُو نہ بدل دے ان میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جو کچھ تم نے بیر بضاعہ کے سلسلے میں ذکر کیا اس میں تمہارے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ بیر بضاعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیا تھا ایک قوم کہتی ہے کہ وہ باغوں کو جانے والے پانی کی گزرگاہ تھی اور اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کے پانی کا حکم وہی ہے جو نہر کے پانی کا حکم ہے ہم ہر اس جگہ کے بارے میں جو اس طرح کی ہو یہی بات کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو جب تک وہ اس کے ذائقے، رنگ یا بُو پر غالب نہ آجائے پانی ناپاک نہ ہوگا یا معلوم ہو جائے کہ اس سے لیے جانے والے پانی میں نجاست کے اجزاء ہیں اگر معلوم ہو تو ناپاک ہوگا اور پتہ نہ چلے تو پاک رہے گا۔ بیر بضاعہ کے بارے میں ہم نے جو یہ بات ذکر کی ہے یہ واقدی سے منقول ہے ہم سے ابوجعفر احمد بن ابو عمران نے بیان کیا۔ انھوں نے ابو عبداللہ محمد بن شجاع ثلجی کے واسطہ سے واقدی سے نقل کیا کہ وہ (کنواں) ایسا ہی تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان (فقہائے کرام) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کنوئیں میں نجاست گر کر پانی کے ذائقے، بُو یا رنگ پر غالب آجائے تو اس کا پانی ناپاک ہو جائے گا اور بیر بضاعہ کے سلسلہ میں یہ بات نہیں ہے وہاں تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر بضاعہ کے بارے میں پوچھا گیا اور عرض کیا گیا کہ اس میں کتے اور حیض کے کپڑے ڈالے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ہم جانتے ہیں کہ اگر کنوئیں میں اس سے بھی کم چیز گر جائے تو محال ہے کہ اس کے پانی کی بُو اور ذائقہ نہ بدلے یہ معقول اور معلوم بات ہے اور جب یہ بات یوں ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس پانی کو جائز قرار دیا تو یہ بات سب کے نزدیک مسلّمہ ہے کہ وہ

ذلك كذلك وقد اباح لهم النبي صلى الله عليه وسلم ماءها فاجمعوا ان ذلك لم يكن وقد داخل الماء التغيير من جهة من الجهات اللاتي ذكرنا استحال عندنا والله اعلم ان تكون سؤالهم النبي صلى الله عليه وسلم عن مائها وجوابه اياهم في ذلك بما اجابهم كان والنجاسة في البير ولكنه والله اعلم كان بعد ان اخرجت النجاسة من البير فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك هل تطهر باخراج النجاسة منها فلا ينجس ماءها الذي يطرأها بعد ذلك موضع مشكل لان حيطان البير لم تغسل وطينها لم يخرج فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم ان الماء لا ينجس يريد بذلك الماء الذي طرأ عليها بعد اخراج النجاسة منها لا ان الماء لا ينجس اذا خالطته النجاسة وقد رأيناه صلى الله عليه وسلم قال المؤمن لا ينجس.

۶- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا ابن ابي عدي عن حميد ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن حميد عن بكر عن ابي رافع عن ابي هريرة قال لقيت النبي صلى الله عليه وسلم وانا جنب فمد يده الي فقبضت يدي عنه وقلت اني جنب فقال سبحان الله ان المسلم لا ينجس وقال عليه السلام في غير هذا الحديث ان الارض لا تنجس.

۷- حدثنا بذلك ابو بكرة بكار بن

خراب نہیں ہوا تھا اور کبھی پانی کا داخلی حصہ ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے بدل جاتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا، ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو وہ جواب دینا جو آپ نے ارشاد فرمایا کنوئیں میں نجاست کی موجودگی کی صورت میں ہو، ہو سکتا ہے کہ یہ سوال، کنوئیں سے نجاست نکالنے کے بعد ہوا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ گویا انھوں نے پوچھا کہ کیا اس سے نجاست نکالی جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس کا وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا جو اب وہاں پڑے گا کیونکہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ ہی اس کا کیچڑ نکالا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے آپ کی مراد وہ پانی تھا جو نجاست نکالنے کے بعد وہاں پہنچے یہ بات نہیں کہ پانی میں نجاست مل جائے تب بھی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن ناپاک نہیں ہوتا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مجھے غسل کی حاجت تھی آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں جنبی ہوں آپ نے فرمایا "سبحان اللہ" "مومن ناپاک نہیں ہوتا" دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا "زمین ناپاک نہیں ہوتی۔"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُقَيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ اَنْجَاسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ اَنْجَاسِ النَّاسِ شَيْءٌ اِنَّمَا اَنْجَاسُ النَّاسِ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّ بَدَنَهٗ لَا يَنْجُسُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ اِنَّمَا اَرَادَ اَنَّهٗ لَا يَنْجُسُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ الْاَرْضُ لَا تَنْجُسُ لَيْسَ بِذٰلِكَ اَنَّهَا لَا تَنْجُسُ وَاِنْ اَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ وَقَدْ اَمَرَ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ بَالَ فِيْهِ الْاَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ اَنْ يُصَبَّ عَلَيْهِ ذَنُوْبٌ مِنْ مَاءٍ۔

وفد ثقیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کروایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ناپاک لوگ ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کی ناپاکی کا زمین سے کچھ تعلق نہیں ان کی نجاست قلبی ہے۔

پس آپ کے ارشاد گرامی "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا" کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا جسم ناپاک نہیں ہوتا اگرچہ اس کے ساتھ نجاست لگ جائے۔ آپ کی مراد کسی اور معنی کے اعتبار سے ناپاک نہ ہونا ہے اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ زمین ناپاک نہیں ہوتی کا یہ مطلب نہیں کہ نجاست لگنے کے باوجود وہ ناپاک نہیں ہوتی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مسجد کی اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم فرمایا جہاں ایک اعرابی نے پیشاب کیا تھا۔

۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دوران کہ ہم سرکار دوعالم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا صحابہ کرام نے فرمایا ٹھہر جا، ٹھہر جا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ ان مسجدوں کے لائق نہیں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آپ نے ایک شخص کو پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَجَاءَهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ۔

دیا اور اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَرَوَى طَاوُسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَكَانِهِ أَنْ يُحْفَرَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسی طرح ذکر کرتے تھے البتہ انھوں نے "یہ مساجد" آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم دیا۔

١٠۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ بِذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت طاؤس سے یہ حدیث روایت کی۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

١١۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَحُفِرَ مَكَانُهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر پانی کا ایک ڈول بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا تو اس جگہ کو کھودا گیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَنْجُسُ أَيْ أَنَّهَا لَا تَبْقَى نَجِسَةً إِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِي حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ لَيْسَ هُوَ عَلَى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کے ارشاد گرامی "زمین ناپاک نہیں ہوتی" کا معنی یہ ہے کہ جب اس سے نجاست دور ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ وہاں نجاست موجود ہو تب بھی ناپاک نہیں ہوتی پس اسی طرح بیر بضاعہ کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ نجاست پائے جانے کے وقت سے

فِيْهَا اِنَّمَا هُوَ عَلٰى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَهٰذَا وَجْهُ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ رَاَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

متعلق نہیں بلکہ یہ عدم نجاست کی حالت کے بارے میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیر بضاعہ کے بارے میں ارشاد کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی کا مطلب یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ہم نے کسی دوسری حدیث میں دیکھا کہ آپ نے

۱۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى اَوْ نُهِيَ اَنْ يَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ اَوِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا منع کیا یا منع کیا گیا کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَبُوْ مُوْسَى الصَّدَفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَزْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ يَشْرَبُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اسے نوش کرے۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ حالت جنابت میں ہو (راوی نے حضرت

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا اے ابوہریرہ! وہ کیسے کرے؟ فرمایا اس سے پانی لے لے۔

۱۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرے۔

۱۷ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَارِكِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت عبدالرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس کے بعد اس سے غسل کرے۔

۱۹ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل کرے۔

٢٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ جُنُبٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ اس میں جنبی غسل نہ کرے۔

٢١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُتَوَضَّأَ فِيهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے پھر اس سے وضو کیا جائے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَصَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِي لَا يَجْرِي دُونَ الْمَاءِ الْجَارِي عَلِمْنَا بِذَلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَصَلَ ذَلِكَ لِأَنَّ النَّجَاسَةَ تُدَاخِلُ الْمَاءَ الَّذِي لَا يَجْرِي وَلَا تُدَاخِلُ الْمَاءَ الْجَارِيَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى نَجَاسَةِ الْإِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَائِهِ وَلَيْسَ ذَلِكَ بِغَالِبٍ عَلَى رِيحِهِ وَلَا عَلَى لَوْنِهِ وَلَا عَلَى طَعْمِهِ فَتَصْحِيحُ مَعَانِي هَذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ فِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِي حَدِيثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِي ذَلِكَ وَمَعَانِي هَذِهِ الْآثَارِ وَلَا تَتَضَادَّ فَهَذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي إِذَا وَقَعَتْ فِيهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوا فِي ذَلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھڑے پانی کی تخصیص فرمائی جو جاری نہیں، جاری کا ذکر نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو الگ کر دیا کیونکہ نجاست اس پانی میں داخل ہوتی ہے جو جاری نہیں ہوتا، جاری پانی میں داخل نہیں ہوتی ـــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بھی مروی ہے جو آپ نے کتنے کے چاٹے ہوئے برتن کے دھونے کے بارے میں فرمایا ہم اسے کتاب میں کسی دوسری جگہ عنقریب ذکر کریں گے انشاء اللہ، یہ پانی اور برتن کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے حالانکہ یہ اس کے بو، رنگ اور ذائقے پر غالب نہیں ہوتا پس ان روایات کی تصحیح بھی اسی چیز کو واجب کرتی ہے جو ہم نے بیر بضاعۃ سے متعلق حدیث کے ضمن میں بیان کیا تاکہ اس حدیث کا معنیٰ ان آثار کے معنیٰ سے متفق ہو جائے اور کوئی تضاد نہ ہو۔ یہ اس پانی کا حکم ہے جو جاری نہیں اور اس میں نجاست گر جائے اور یہ ان روایات کی تصحیح کے طریقے پر ہے۔ لیکن ایک قوم نے اس ضمن میں کچھ مقدار مقرر کرتے ہوئے کہا کہ جب پانی دو مشکوں کی مقدار ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

شيئا فقالوا إذا كان الماء مقدار قلتين لم يحمل خبثا.

٢٢ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا بحر ابن نصر بن سابق الخولاني قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا أبو أسامة حماد بن أسامة عن الوليد بن كثير المخزومي عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبيد الله بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الماء وما ينوبه من السباع فقال إذا بلغ الماء قلتين فليس يحمل الخبث.

ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی جب دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

٢٣ - وكما حدثنا الحسين بن نصر سمعت يزيد بن هارون قال أنا محمد بن إسحق عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سئل عن الحياض التي بالبادية تصيب منها السباع فقال إذا بلغ الماء قلتين لم يحمل خبثا.

اور جیسا کہ حضرت عبیداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگلوں میں ہوتے ہیں اور ان سے درندے پیتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

٢٤ - حدثنا محمد بن الحجاج ثنا علي بن معبد ثنا عباد ابن عباد المهلبي عن محمد بن إسحق عن محمد بن جعفر عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت محمد بن جعفر بھی بواسطہ حضرت عبیداللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٥ - وكما حدثنا يزيد بن سنان بن يزيد البصري قال ثنا موسى بن إسمعيل قال أنا حماد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن محمد بن جعفر عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

marfat.com

۲۶ - حدثنا يزيد قال ثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا حماد بن سلمة ان عاصم بن المنذر اخبرهم قال كنا في بستان لنا او بستان لعبيد الله بن عبد الله بن عمر فحضرت صلوة الظهر فقام الى بير البستان فتوضأ منه وفيه جلد بعير ميت فقلت اتتوضأ منه وهذا فيه فقال عبيد الله اخبرني ابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان الماء قلتين لم ينجس.

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں عاصم بن منذر نے انکو بتایا کہ ہم اپنے باغ میں یا عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے باغ میں تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت عبید اللہ، باغ کے ایک کنواں کی طرف تشریف لے گئے اور اس سے وضو فرمایا حالانکہ اس میں مردار کا چمڑا پڑا ہوا تھا میں نے عرض کیا کیا ہم اس سے وضو کریں؟ حالانکہ اس میں یہ (چمڑا) ہے، حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے باپ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۷ - وكما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا حماد بن سلمة فذكر باسناده مثله غير انه لم يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم ووقفه على ابن عمر فقال هؤلاء القوم اذا بلغ الماء هذا المقدار لم يضره ما وقعت فيه من النجاسة الا ما غلب على ريحه او طعمه او لونه.

اور جیسا کہ یحییٰ بن حسان نے حضرت حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا بلکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا (حدیث موقوف بیان کی) تو ان بزرگوں نے فرمایا جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں گرنے والی نجاست اس کو نقصان نہیں پہنچاتی مگر وہ جو اس کی بو، ذائقے اور رنگ پر غالب آجائے۔

واحتجوا في ذلك بحديث ابن عمر هذا فكان من الحجة عليهم لاهل المقالة التي صححناها ان هاتين القلتين لم يبين لنا في هذه الآثار ما مقدارهما فقد يجوز ان يكون مقدارهما قلتين من قلال هجر كما ذكرتم ويحتمل ان تكون قلتين اريد قلة الرجل وهي قامته فاريد اذا كان الماء قلتين اي قامتين لم يحمل نجسا لكثرته ولانه يكون بذلك في معنى الانهار.

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا لیکن یہ دلیل خود ان کے خلاف ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ آثار و روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی پس جائز ہے کہ ان کی مقدار مقام ہجر کے دو مشکوں کے برابر ہو، جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مرد کا قد مراد ہو لہٰذا مراد یہ ہوگی کہ جب پانی دو قدوں تک پہنچ جائے تو اپنی کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہیں اٹھاتا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ نہروں کے پانی کے معنی میں ہوگا۔

فان قلتم ان الخبر عندنا على ظاهره والقلال هي قلال الحجاز المعروفة

پس اگر تم کہو کہ ہمارے نزدیک حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مشکوں سے حجاز کے معروف مشکے مراد ہیں۔

قِيلَ لَكُمْ فَإِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهٖ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَإِنَّهٗ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ وَإِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهٗ أَوْ طَعْمَهٗ أَوْ رِيحَهٗ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَالْحَدِيثُ عَلَى ظَاهِرِهٖ فَإِنْ قُلْتُمْ فَإِنَّهٗ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ ذَكَرَهٗ فِي غَيْرِهٖ،

تو تمہیں کہا جائے گا کہ اگر بقول تمہارے حدیث ظاہر پر محمول ہو تو چاہیے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اسے نجاست نقصان نہ پہنچائے، اگرچہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بُو بدل جائے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں فرمایا اور حدیث ظاہر پہ محمول ہو گی، اگر تم کہو کہ اگرچہ اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں فرمایا لیکن دوسری حدیث میں اس کو بیان فرمایا۔

۲۸۔ فَذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى لَوْنِهٖ أَوْ طَعْمِهٖ أَوْ رِيحِهٖ۔

اور تم وہ حدیث ذکر کرو جسے ہم سے محمد بن حجاج نے بیان کیا وہ متعدد واسطوں سے حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر جو چیز اس کے رنگ، ذائقے اور بُو پر غالب آجائے۔

قِيلَ لَكُمْ هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُونَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّونَ بِهٖ فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهٗ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ الْمَاءَ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْمِيَاهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا فَإِذَا كَانَتِ الْآثَارُ الْأُوَلُ الَّتِي قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَفِي نَجَاسَةِ الْمَاءِ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْهِرَّةِ فِيهِ عَامًّا لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهٗ وَجُعِلَ عَلَى كُلِّ مَاءٍ لَا يَجْرِي ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فِي حَدِيثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يَجْرِي وَلَا يُنْظَرُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مِقْدَارِ الْمَاءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِلَى مِقْدَارِهٖ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي

تو تمہیں کہا جائے گا یہ حدیث منقطع ہے اور تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے استدلال کرتے ہو اگر تم حضور علیہ السلام کے ارشاد "قلتین" میں خاص قسم کے مٹکے مراد لیتے ہو تو دوسرے کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ پانی سے خاص قسم کا پانی مراد لے پس اس کے نزدیک یہ پہلی روایات کے معانی کے موافق ہو گا اور ان کے مخالف نہ ہو گا اور جب پہلی روایات کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور اس پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں جو برتن میں ہو اور اسے بلی نے چاٹا، عام ہیں جن میں پانی کی مقدار کا ذکر نہیں ہے اور اُن سے ہر وہ پانی مراد ہے جو جاری نہ ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ حدیث قلتین میں اس پانی کا ذکر ہے جو جاری ہو اور اس میں پانی کی مقدار کو نہیں دیکھا جائے گا جیسا کہ ان صورتوں میں ہے جن کا ہم نے ذکر کیا مقدار کو نہیں دیکھا جاتا تاکہ اس باب میں مروی روایات میں اور ان آثار کے معنی میں جو توضیح ہم نے بیان کی ہے تضاد نہ ہو ———

یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ.
وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ تَقَدَّمَهُمْ مَا يُوَافِقُ مَذْهَبَهُمْ.

کا قول ہے۔ اس سلسلے میں ان (ائمہ کرام) سے پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے بھی مروی ہیں جو ان کے مذہب کے موافق ہیں۔

۲۹- فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ فَمَاتَ فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنَظَرَ فَإِذَا عَيْنٌ تَجْرِي مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ.

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا تو حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا پانی نکالا گیا لیکن پانی ختم نہ ہوتا تھا۔ دیکھا تو حجر اسود کی طرف سے ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں یہ کافی ہے۔

۳۰- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي جَابِرٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ وَقَعَ غُلَامٌ فِي زَمْزَمَ فَنُزِفَتْ.

حضرت جابر، حضرت ابو الطفیل (رضی اللہ عنہما) سے نقل کرتے ہیں ایک لڑکا زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا تو سارا پانی نکالا گیا۔

۳۱- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فِي بِئْرٍ وَقَعَتْ فِيْهَا فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ایک کنوئیں میں چوہا گر کر مر گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی نکالا جائے۔

۳۲- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ ابْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَاذَانَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا سَقَطَتِ الْفَأْرَةُ أَوِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ نُزِحَهَا حَتّٰى يَغْلِبَكَ الْمَاءُ.

ایک دوسری سند کے ساتھ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے۔ تو اس (پانی) کو نکالو حتیٰ کہ پانی تم پر غالب آ جائے۔

۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْغَدِيْرِ أَيَبُوْلُ فِيْهِ قَالَ لَا فَإِنَّهُ يَمُرُّ بِهِ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ وَإِنْ كَانَ جَارِيًا فَلْيَبُلْ فِيْهِ إِنْ شَاءَ.

حضرت ابو مہزم کہتے ہیں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تالاب کے پاس سے گزرتا ہے کہ کیا وہ اس میں پیشاب کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ وہاں سے اس کے مسلمان بھائی گزرتے ہیں وہ اس سے پیتے اور وضو کرتے ہیں اور اگر وہ جاری ہو تو پیشاب کر سکتا ہے۔

marfat.com

۳۴۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۳۵۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا يَقَعُ فِي الْبِئْرِ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت زکریا نے امام شعبی سے پرندے، بلی اور ان جیسے جانوروں کے بارے میں روایت کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گریں تو اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

دوسری سند کے ساتھ بھی امام شعبی سے مروی ہے فرماتے ہیں اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۷۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يَدْلُوْا مِنْهَا سَبْعِيْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا اس سے ستر ڈول نکالیں۔

۳۸۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَاَلْنَاهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ فَتَمُوْتُ فِيْهَا قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی فرماتے ہیں ہم نے حضرت شعبی سے اس مرغی کے بارے میں پوچھا جو کنوئیں میں گر کر مر جائے تو فرمایا اس سے ستر ڈول (پانی) نکالے جائیں۔

۳۹۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهَا الْجُرَذُ اَوِ السِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ قَالَ يَدْلُوْا مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا قَالَ الْمُغِيْرَةُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ الْمَاءُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس کنوئیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس میں بڑا چوہا یا بلی گر کر مر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا رنگ بدل جائے۔

۴۰۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي فَارَةٍ وَقَعَتْ فِي

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کنوئیں میں گر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول کا

marfat.com

بئر قال ينزح منها قدر اربعين دلوا۔

۴۱ - وما قد حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن المغيرة عن ابراهيم في البير تقع فيها الفارة قال ينزح منها دلاء۔

۴۲ - وما قد حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة عن حماد ابن ابي سليمان انه قال في دجاجة وقعت في بئر فماتت قال ينزح منها قدر اربعين دلوا او خمسين ثم يتوضأ منها۔

فهذا من روينا عنه من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وتابعيهم قد جعلوا مياه الآبار نجسة بوقوع النجاسات فيها ولم يراعوا كثرتها ولا قلتها وراعوا دوامها وركودها وفرقوا بينها وبين ما يجري مما سواها فالى هذه الآثار مع ما تقدمها مما رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب اصحابنا في النجاسات التي تقع في الآبار ولم يجز لهم ان يخالفوها لانه لم يرو عن احد خلافها۔

فان قال قائل فانتم قد جعلتم ماء البير نجسا بوقوع النجاسة فيها فكان ينبغي ان لا تطهر تلك البير ابدا لان حيطانها قد تشربت ذلك الماء النجس واستكن فيها فكان ينبغي ان تطم۔

قيل له لم تر العادات جرت على هذا قد فعل عبد الله بن الزبير ما ذكرنا في زمزم بحضرة اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكروا ذلك عليه ولا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا، چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

بحث: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے کھڑے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی پاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیواروں میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے،

marfat.com

أَنْكَرَهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَلَا رَأَى أَحَدٌ مِنْهُمْ طَمَّهَا وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي قَدْ نَجِسَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ أَنْ يُغْسَلَ وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَنْ يُكْسَرَ وَقَدْ شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ النَّجِسِ ثُمَّ لَمْ يُؤْمَرْ بِكَسْرِ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَكَذٰلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِطَمِّ تِلْكَ الْبِيرِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِنَاءَ يُغْسَلُ فَلِمَ لَا كَانَتِ الْبِيرُ كَذٰلِكَ

قِيلَ لَهُ إِنَّ الْبِيرَ لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا لِأَنَّ مَا يُغْسَلُ بِهِ يَرْجِعُ فِيهَا وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاءِ الَّذِي يُهْرَاقُ مِنْهُ مَا يُغْسَلُ بِهِ فَلَمَّا كَانَتِ الْبِيرُ مِمَّا لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا وَقَدْ ثَبَتَ طَهَارَتُهَا فِي حَالٍ مَا وَكَانَ كُلُّ مَنْ أَوْجَبَ نَجَاسَتَهَا بِوُقُوعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَقَدْ أَوْجَبَ طَهَارَتَهَا بِنَزْحِهَا وَإِنْ لَمْ يُنْزَحْ مَا فِيهَا مِنْ طِينٍ فَلَمَّا كَانَ بَقَاءُ طِينِهَا فِيهَا لَا يُوجِبُ نَجَاسَةَ مَا يَطْرَأُ فِيهَا مِنَ الْمَاءِ وَإِنْ كَانَ يَجْرِي عَلَى ذٰلِكَ الطِّينِ كَانَ إِذًا مَا بَيْنَ حِيطَانِهَا أَحْرَى أَنْ لَا يَنْجُسَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوذًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ لَمَا طَهُرَتْ حَتَّى تُغْسَلَ حِيطَانُهَا وَيُخْرَجَ طِينُهَا وَيُحْفَرَ فَلَمَّا أَجْمَعُوا أَنَّ نَزْحَ طِينِهَا وَحَفْرَهَا غَيْرُ وَاجِبٍ كَانَ غَسْلُ حِيطَانِهَا أَحْرَى أَنْ لَا يَكُونَ وَاجِبًا وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى.

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

۴۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ

اور کسی نے اس کو توڑنا اور بند کرنا ضروری نہ سمجھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دھونے کا حکم فرمایا جو کتے کے چاٹنے سے ناپاک ہوا اور آپ نے اسے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس نے کچھ نہ کچھ ناپاک پانی جذب کیا پس جس طرح اس برتن کو توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اسی طرح اس کنویں کو بند کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں برتن دھویا جاتا ہے تو کنویں کے ساتھ ایسا کیوں نہیں کیا جاتا؟۔

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ کنویں کو دھویا نہیں جا سکتا کیونکہ اس سے جو کچھ دھویا جائے گا وہ اسی میں لوٹ جائے گا یہ برتن کی طرح نہیں کہ جس سے دھویا جائے اس کو بہا دیا جاتا ہے۔ پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہے جن کو دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت کسی نہ کسی صورت میں ثابت ہے کیونکہ جو شخص کنویں میں نجاست گرنے کے باعث اس کو ناپاک قرار دیتا ہے وہ پانی نکالنے کے ذریعے اس کا پاک ہونا ضروری خیال کرتا ہے اگرچہ اس کا کیچڑ نہ نکالا جائے بس جب اس کے کیچڑ کا باقی رہنا بعد میں آنے والے پانی کو ناپاک نہیں کرتا اگرچہ وہ اس کیچڑ پر چلے تو اس صورت میں دیواروں کا ناپاک نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اگر ظاہر کا اعتبار کرتے تو جب تک دیواریں نہ دھوئی جاتیں، کیچڑ نہ نکالا جاتا اور اسے کھودا نہ جاتا، کنواں پاک نہ ہوتا۔ پس جب فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے کیچڑ کا نکالنا، اور کھودنا ضروری نہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ دیواروں کا دھونا واجب نہ ہو، یہ سب امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲ بلّی کے جھوٹے کا بیان

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا

marfat.com

أنا عبد الله بن وهب أن مالكا حدثه عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن حميدة بنت عبيد بن رفاعة عن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن أبي قتادة أن أبا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة فشربت منه فأصغى لها أبو قتادة الإناء حتى شربت قالت كبشة فرآني أنظر إليه فقال أتعجبين يا ابنة أخي قالت قلت نعم قال فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ليست بنجس إنها من الطوافين عليكم أو الطوافات۔

فرماتی ہیں کہ ان کے خسر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے ان کے وضو کے لیے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آکر اس سے پینے لگی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں انھوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تمہیں تعجب ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔

۴۴۔ حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا قيس بن الربيع عن كعب بن عبد الرحمن عن جده أبي قتادة قال رأيته يتوضأ فجاء الهر فأصغى له حتى شرب من الإناء فقلت يا أبتاه لم تفعل هذا فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفعله أو قال هي من الطوافين عليكم۔

حضرت کعب بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے کہ ایک بلی آئی آپ نے برتن اس کی طرف ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس نے برتن سے (پانی) پیا میں نے عرض کیا ابا جان! آپ نے ایسا کیوں کیا۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے یا فرمایا یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے۔

۴۵۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل ابن إسمعيل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا أبو الرجال عن أمه عمرة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من الإناء الواحد وقد أصابت الهرة منه قبل ذلك۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور اس سے پہلے بلی اس سے پی جاتی تھی۔

۴۶۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا سفيان الثوري عن حارثة بن أبي الرجال ح وحدثنا أبو بشر عبد الملك بن مروان الرقي قال ثنا شجاع بن الوليد عن حارثة بن محمد عن عمرة عن عائشة عن

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مروی ہے۔

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۴۷- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِیُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ ثَنَا عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصْغِی الْاِنَاءَ لِلْہِرِّ وَیَتَوَضَّأُ بِفَضْلِہٖ۔

اَلْکَلَامُ فِیْ تَحْقِیْقِ الْمَسْئَلَۃِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰثَارِ فَلَمْ یَرَوْا بِسُؤْرِ الْھِرِّ بَاْسًا وَمِمَّنْ ذَھَبَ اِلٰی ذٰلِکَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَکَرِھُوْہُ وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِیْثَ مَالِکٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ لَا حُجَّۃَ لَکُمْ فِیْہِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنَّھَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ لِاَنَّ ذٰلِکَ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ اُرِیْدَ بِہٖ کَوْنُھَا فِی الْبُیُوْتِ وَمُمَاسَّتُھَا الثِّیَابَ فَاَمَّا وُلُوْغُھَا فِی الْاِنَاءِ فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ اَنَّ ذٰلِکَ یُوْجِبُ النَّجَاسَۃَ اَمْ لَا وَاِنَّمَا الَّذِیْ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ ذٰلِکَ فِعْلُ اَبِیْ قَتَادَۃَ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ یَحْتَمِلُ الْمَعْنَی الَّذِیْ یُحْتَجُّ بِہٖ فِیْہِ وَیَحْتَمِلُ خِلَافَہٗ وَقَدْ رَاَیْنَا الْکِلَابَ کَوْنُھَا فِی الْمَنَازِلِ غَیْرُ مَکْرُوْہٍ وَسُؤْرُھَا مَکْرُوْہٌ فَقَدْ یَجُوْزُ اَیْضًا اَنْ یَّکُوْنَ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اُرِیْدَ بِہِ الْکَوْنُ فِی الْمَنَازِلِ لِلْمَصِیْدِ وَالْحِرَاسَۃِ وَالزَّرْعِ وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی حُکْمِ سُؤْرِھَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے لیے برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے سے وضو فرماتے۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر (طحاوی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کے ظاہر کو اپنایا ان کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں جن لوگوں کا یہ نظریہ ہے ان میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لیکن کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس (بلی کے جوٹھے) کو مکروہ کہا ہے پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ اسحق بن عبداللہ کی روایت (حدیث ۴۴) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ وہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے، میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی مراد اس کا گھروں میں ہونا اور کپڑوں سے مس کرنا ہو جہاں تک اس کے برتن میں منہ ڈالنے کا تعلق ہے تو اس میں نجاست کے واجب ہونے یا نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا عمل مذکور ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں اس کا بھی احتمال ہے جس پر دلیل پیش کی گئی اور اس کے خلاف بھی احتمال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھروں میں ہونا مکروہ نہیں حالانکہ ان کا جوٹھا مکروہ (ناپاک) ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس سے اس کا شکار، حفاظت اور کھیتی باڑی کے لیے ہونا مراد ہو لیکن اس کے

marfat.com

هَلْ هُوَ مَكْرُوْهٌ اَمْ لَا وَلٰكِنَّ الْاٰثَارَ الْاُخَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا اِبَاحَةُ سُؤْرِهَا فَنُرِيْدُ اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَالِفُهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۴۸۔ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُوْرُ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ اَنْ يُغْسَلَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قُرَّةُ شَكَّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُتَّصِلُ الْاِسْنَادِ فِيْهِ خِلَافُ مَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَقَدْ فَضَلَهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ بِصِحَّةِ اِسْنَادِهٖ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ الْقَوْلَ بِهٰذَا اَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِمَا خَالَفَهٗ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ هِشَامَ بْنَ حَسَّانٍ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۴۹۔ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ۔

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ فِيْ هٰذَا مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ حَدِيْثِ قُرَّةَ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُوْقِفُهَا عَلَيْهِ فَاِذَا سُئِلَ عَنْهَا هَلْ هِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهَا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ

جھوٹے پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں۔ البتہ دوسری روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان کے مطابق اس کا جھوٹا مباح ہے پس ہم دیکھیں گے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے، پس ہم نے دیکھا کہ۔۔۔۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ مارے تو وہ دو یا (فرمایا) تین بار دھونے سے پاک ہوگا۔ قرہ (راوی) کو شک ہے۔ یہ حدیث متصل ہے اور پہلی روایات کے مفہوم کے خلاف ہے۔ صحت اسناد کی وجہ سے اسے ان روایات پر ترجیح حاصل ہے اگر جہت اسناد کی رعایت ضروری ہے تو مخالف روایات کی نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ ہشام بن حسان نے یہ حدیث حضرت محمد بن سیرین سے غیر مرفوع روایت کی ہے اور اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو بار دھو لیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو حضرت قرہ کی روایت کا فساد واجب کرے، کیونکہ حضرت محمد بن سیرین کبھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موقوفاً بیان کرتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اسے مرفوع روایت کرتے، اس بات پر (کہ وہ ایسا کرتے تھے) دلیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عیسیٰ فرماتے ہیں جب محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ثنا اسمٰعیل بن ابراہیم عن یحیی بن عیسی عن محمد بن سیرین انه کان اذا حدث عن ابی هریرة فقیل له عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال کل حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وانما کان یفعل ذلك لان ابا هریرة لم یکن یحدثهم الا عن النبی صلی الله علیه وسلم فاعناه ما اعلمهم من ذلك فی حدیث ابن ابی داود ان یرفع کل حدیث یرویه لهم محمد عنه فثبت بذلك اتصال حدیث ابی هریرة هذا مع ثبت قرة وضبطه واتقانه ثم قد روی ذلك ایضا عن ابی هریرة موقوفا من غیر هذا الطریق ولکنه غیر مرفوع۔

سے روایت کرتے تو پوچھا جاتا کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو فرماتے حضرت ابوہریرہ کی تمام روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ہر حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے پس حضرت محمد بن سیرین کو اس چیز نے جس کا انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت میں ذکر کیا، ہر اس حدیث کے رفع سے بے نیاز کر دیا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے۔ اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا متصل ہونا ثابت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قرہ (حضرت محمد بن سیرین کے شاگرد) حافظ، ضابط اور مضبوط راوی ہیں۔ پھر بھی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کیساتھ موقوفاً (غیر مرفوع) مروی ہے۔

۵۰۔ حدثنا ربیع بن الجیزی قال ثنا سعید بن کثیر بن عفیر قال انا یحیی ابن ایوب عن ابن جریج عن عمرو بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة قال یغسل الاناء من الهر کما یغسل من الکلب۔

حضرت ابو صالح السمان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا بلی (کے چاٹنے) سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح کتے (کے چاٹنے) سے دھویا جاتا ہے۔

۵۱۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب عن خیر ابن نعیم عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن ابی هریرة مثله۔

حضرت ابو زبیر بواسطہ ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وقد روی ذلك عن جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وتابعیهم۔

۵۲۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابوبکر الحنفی قال ثنا عبد الله بن نافع مولی ابن عمر عن ابیه عن ابن عمر انه کان لا یتوضأ بفضل الکلب والهر وما سوی

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے اور بلی کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے اور جو اس کے علاوہ ہے اس میں کوئی

marfat.com

ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ۔

حرج نہیں۔

۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْاُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَوَضَّؤُا مِنْ سُؤْرِ حِمَارٍ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا گدھے، کتے بلی کے جھوٹے سے وضو نہ کرو۔

۵۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب بلی، برتن میں منہ مارے تو اسے دو یا تین بار دھو لو۔

۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فِي السِّنَّوْرِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَحَدُهُمَا يَغْسِلُهٗ مَرَّةً وَّقَالَ الْاٰخَرُ يَغْسِلُهٗ مَرَّتَيْنِ

حضرت قتادہ، حضرت حسن اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ مارنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے فرمایا اسے ایک بار دھوئے اور دوسرے نے فرمایا دو مرتبہ دھوئے۔

۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْحَسَنُ يَقُوْلَانِ اغْسِلِ الْاِنَاءَ ثَلٰثًا يَعْنِيْ مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلی کے جھوٹے سے برتن کو تین بار دھوؤ۔

۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِرٍّ وَلَغَ فِيْ اِنَاءٍ اَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً۔

حضرت ابوحرہ، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے اس بلی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے برتن میں منہ ڈالا یا اس سے پیا فرماتے ہیں اسے بہا دیا جائے اور برتن کو ایک بار دھو لیا جائے۔

۵۸- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ سَاَلَ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ عَمَّا لَا يُتَوَضَّاُ بِفَضْلِهٖ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ الْخِنْزِيْرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ۔

حضرت یحیٰی بن ایوب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جن کے جھوٹے سے وضو نہیں کیا جاتا تو فرمایا خنزیر، کتا اور بلی۔

marfat.com

وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْقَوْلَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَاكُوْلٌ وَهُوَ لَحْمُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَسُوْرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَاكُوْلٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِيْ اٰدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَالْكَلْبِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا فَكَانَ حُكْمُ مَامَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيْمِ وَمِنَ اللُّحْمَانِ اَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ وَمَا اَشْبَهَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ مَمْنُوْعًا مِنْ اَكْلِ لَحْمِهٖ بِالسُّنَّةِ وَكَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمُ لَحْمِهٖ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوْهًا فَصَارَ حُكْمُهٗ حُكْمَهٗ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَاسَّ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ الْاُوَلَ حُكْمَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

اور جب ہم نے اس مسئلہ کو نظر صحیح کے ساتھ دیکھا تو یہ مزید مضبوط ہوگیا وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں گوشت کی چار قسمیں ہیں ایک وہ جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے یہ اونٹ، گائے، اور بکری کا گوشت ہے ان تمام کا جوٹھا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

دوسرا وہ گوشت ہے جو پاک ہے لیکن کھایا نہیں جاتا وہ انسان کا گوشت ہے ان کا جوٹھا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

تیسرا وہ گوشت ہے جو حرام ہے یہ خنزیر اور کتے کا گوشت ہے ان چیزوں کا جوٹھا بھی حرام ہے کیونکہ اس نے حرام گوشت کو چھوا۔ پس ان تین قسم کے گوشت سے جو چیز مس کرے گی تو طہارت اور حرمت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہوگا جو گوشت کا ہے۔

ایک گوشت وہ بھی ہے جس کے کھانے سے روکا گیا ہے وہ گھریلو گدھوں اور درندوں کا گوشت ہے جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتے ہیں بلی اور اس جیسے دوسرے جانور بھی اسی میں داخل ہیں ان کا گوشت سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام قرار دیا گیا اور اس سے منع کیا گیا لہٰذا ان کے جوٹھے کا حکم بھی ہوگا جو ان کے گوشت کا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کے ساتھ لگا تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جس طرح پہلے تین قسم کے گوشت سے مس کرنے والی چیز کا حکم گوشت کے حکم جیسا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۳: کتے کے جوٹھے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ مارے تو اس کو سات بار دھوؤ۔

marfat.com

٦٠ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان میں سے پہلی بار مٹی سے دھوئیں۔

٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُولَاهُنَّ أَوِ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ شَكَّ سَعِيدٌ.

عبدالوہاب بن عطاء فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں پوچھا گیا جو برتن میں منہ ڈالتا ہے تو انھوں نے ہمیں قتادہ سے خبر دی انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کیا البتہ یہ فرمایا کہ پہلی یا ساتویں بار مٹی سے دھوئیں اس میں حضرت سعید کو شک ہے۔

الْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْأَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْأَثَرِ فَقَالُوا لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ حَتَّى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذَلِكَ كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ایک قوم نے ان آثار کے ظاہر کو اپناتے ہوئے کہا کہ برتن میں کتا منہ ڈالے تو وہ پاک نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسے سات بار دھولیا جائے پہلی بار مٹی سے دھوئیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح دیگر نجاستوں سے دھوتے ہیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ رسول اکرم

marfat.com

حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی بہا لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَثَنَا فَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا.

حضرت ابوصالح اور ابورزین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

marfat.com

إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ أَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلٰثًا۔

قَالُوا فَكَمَا رُوِيَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّهَارَةِ مِنَ الْبَوْلِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَتَغَوَّطُونَ وَيَبُولُونَ وَلَا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَأَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ إِذَا قَامُوا مِنْ نَوْمِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ أَيْنَ بَاتَتْ أَيْدِيهِمْ مِنْ أَبْدَانِهِمْ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ كَانَتْ فِي مَوْضِعٍ قَدْ مَسَّهُ مِنَ الْبَوْلِ أَوِ الْغَائِطِ فَيَعْرَقُونَ فَتَنْجُسُ بِذٰلِكَ أَيْدِيهِمْ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهِمَا ثَلٰثًا وَكَانَ ذٰلِكَ طَهَارَتَهُمَا مِنَ الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ إِنْ كَانَ أَصَابَهُمَا فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ يُطَهِّرُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَهُمَا أَغْلَظُ النَّجَاسَاتِ كَانَ أَحْرٰى أَنْ يُطَهِّرَ بِمَا هُوَ دُونَ ذٰلِكَ مِنَ النَّجَاسَاتِ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٠۔ كَمَا قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْإِنَاءِ يَلَغُ فِيهِ الْكَلْبُ أَوِ الْهِرُّ قَالَ يُغْسَلُ ثَلٰثَ مِرَارٍ۔

فَلَمَّا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ رَأٰى أَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْإِنَاءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ السَّبْعِ لِأَنَّا نُحْسِنُ الظَّنَّ بِهِ فَلَا نَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ أَنَّهُ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت حاصل کرنے کے بارے میں یہ بات مروی ہے کیونکہ وہ (صحابہ کرام) قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے لیکن استنجا نہیں کرتے تھے تو آپ نے اس بات کا حکم فرمایا جب وہ نیند سے بیدار ہوں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رات کو ان کے ہاتھ بدن کے کس حصے پر لگے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پیشاب اور قضائے حاجت پونچھنے کی جگہ لگے ہوں پس پسینے کی وجہ سے ان کے ہاتھ ناپاک ہو جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار دھونے کا حکم فرمایا اور یہ پیشاب یا پاخانے سے طہارت ہے اگر وہ ہاتھوں کو پہنچے حالانکہ یہ سب سے غلیظ نجاستیں ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ اس سے کم درجے کی نجاستیں بھی پاک ہو جائیں۔

اور اس بات پر جو ہم نے ذکر کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے مروی ہے۔ حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس برتن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جس میں کتے یا بلی نے منہ مارا کہ اسے تین بار دھویا جائے۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے خیال میں تین بار دھونا اس برتن کو پاک کر دیتا ہے جس میں کتے نے منہ مارا اور انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس سے سات بار دھونے کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ ہم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کرتے کہ انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ اِلَّا اِلٰی مِثْلِہٖ وَاِلَّا سَقَطَتْ عَدَالَتُہٗ فَلَمْ یُقْبَلْ قَوْلُہٗ وَلَا رِوَایَتُہٗ وَلَوْ وَجَبَ اَنْ یُّعْمَلَ بِمَا رُوِیْنَا فِی السَّبْعِ وَلَا یُجْعَلُ مَنْسُوْخًا کَانَ مَا رَوٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُغَفَّلِ فِیْ ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلٰی مِمَّا رَوٰی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لِاَنَّہٗ زَادَ عَلَیْہِ۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ وَوَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِیْ وَالْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَۃَ بِالتُّرَابِ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ عَنْ شُعْبَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

فَھٰذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُغَفَّلِ قَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُغْسَلُ سَبْعًا وَیُعَفَّرُ الثَّامِنَۃَ بِالتُّرَابِ وَزَادَ عَلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالزَّائِدُ اَوْلٰی مِنَ النَّاقِصِ فَکَانَ یَنْبَغِیْ لِھٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا اَنْ یَّقُوْلَ لَا یَطْھُرُ الْاِنَاءُ حَتّٰی یُغْسَلَ ثَمَانِیَ مَرَّاتٍ السَّابِعَۃَ بِالتُّرَابِ وَالثَّامِنَۃَ کَذٰلِکَ لِیَاْخُذَ بِالْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا فَاِنْ تَرَکَ حَدِیْثَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ فَقَدْ لَزِمَہٗ مَا اَلْزَمَہٗ خَصْمُہٗ فِیْ تَرْکِ السَّبْعِ الَّتِیْ قَدْ ذَکَرْنَا وَاِلَّا فَقَدْ بَیَّنَّا اَنَّ اَغْلَظَ النَّجَاسَاتِ یَطْھُرُ مِنْھَا غَسْلُ الْاِنَاءِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَمَا دُوْنَھَا اَحْرٰی اَنْ یُّطَھِّرَہٗ ذٰلِکَ اَیْضًا وَلَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ فِیْ ذٰلِکَ بِمَا رَوٰی عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الْمُغَفَّلِ۔

سنا اس کی مثل پر عمل کیے بغیر اسے چھوڑ دیا ہو ورنہ ان کی عدالت ختم ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قبول نہیں کیجائیگی اگر اس پر عمل کرنا ضروری ہو جو ہم نے سات (بار دھونے) کے بارے میں روایت کیا اور اسے منسوخ نہ سمجھا جائے تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس پر عمل کرنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کی نسبت زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس میں کچھ اضافہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا واسطہ پھر فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں کتا منہ مارے تو اس برتن کو سات بار دھولو اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔

حضرت وہب، حضرت شعبہ (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسے سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کیا جائے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ کرتے ہیں اور زائد ناقص سے اعلیٰ ہوتا ہے ہمارے اس مخالف کو چاہیے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کر برتن کو جب تک آٹھ بار نہ دھویا جائے پاک نہیں ہوتا ساتویں بار مٹی سے اور آٹھویں بار بھی اسی طرح تاکہ دونوں حدیثوں پر بیک وقت عمل ہو جائے اگر وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت چھوڑ دیگا تو اس پر وہی بات لازم آئیگی جو سات بار دھونے کے ترک کے سلسلے میں مخالف نے اس پر لازم قرار دی جس کا بھی ہم نے ذکر کیا ہے ورنہ ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاست سے (ناپاک ہونے والا) برتن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو جو اس سے کم ناپاک ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ اس طرح دھونے سے پاک ہو جائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اس سلسلے میں وہی قول ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

maktabah.com

۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ، وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذَلِكَ فَقَدْ كَفَانَا الْكَلَامَ فِيهِ مَا بَيَّنَّا مِنْ حُكْمِ اللُّحْمَانِ فِي بَابِ سُؤْرِ الْحِرِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِي الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ سَبْعًا وَقَالُوا إِنَّمَا ذَلِكَ تَعَبُّدٌ تَعَبَّدَنَا بِهِ فِي الْآنِيَةِ خَاصَّةً فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي تَرِدُهَا السِّبَاعُ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا فَقَدْ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ دُونَ الْقُلَّتَيْنِ حَمَلَ الْخَبَثَ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الْقُلَّتَيْنِ مَعْنًى وَكَانَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا وَمَا هُوَ أَكْثَرُ سَوَاءً فَلَمَّا جَرَى الذِّكْرُ عَلَى الْقُلَّتَيْنِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمَا خِلَافُ حُكْمِ مَا هُوَ دُونَهُمَا فَثَبَتَ بِهَذَا مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وُلُوغَ الْكَلْبِ فِي الْمَاءِ يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّا فِي هَذَا الْبَابِ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت حسن فرماتے ہیں جب کتا برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھوئیں اور آٹھویں بار مٹی سے دھوئیں۔

۲ اس مسئلے میں مزید بحث کے سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو ہم نے بلی کے جھوٹے کے بیان میں مختلف قسم کے گوشتوں کا حکم بتاتے ہوئے بیان کیا۔ کتے کے برتن میں منہ مارنے کے سلسلے میں ایک قوم کا خیال ہے کہ پانی پاک ہے اور برتن کو سات بار دھویا جائے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ محض عبادت ہے تو برتن کے سلسلے میں تعمیل حکم کرتے ہیں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندوں کی آمد و رفت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ دو قلوں سے کم ہو تو نجاست کو اٹھاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو قلتین کے ذکر کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس صورت میں اس سے کم یا زیادہ دونوں برابر ہوتے جب دو قلوں کا ذکر کیا گیا تو ثابت ہوا کہ ان (دو قلوں) کا حکم ان سے کم (پانی) کے حکم کے خلاف ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہوا کہ کتے کا پانی میں منہ مارنا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

بَابُ سُؤْرِ بَنِي آدَمَ

۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ

باب ۴: انسان کا جھوٹا

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں اکٹھے شروع

marfat.com

بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْأَةِ لَا يَدْرِي أَبُو حَاجِبٍ أَيَّهُمَا قَالَ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ ابْنِ عَاصِمٍ أَبُو حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْأَةِ۔

ہوں۔

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں چار سال رہنے کا شرف حاصل ہے۔ انھوں نے فرمایا حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔ (آگے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا)

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے ابو حاجب سے سنا وہ حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے یا جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے منع فرمایا حضرت ابو حاجب کو معلوم نہیں کہ آپ نے (دو باتوں میں سے) کونسی بات فرمائی۔

حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے جھوٹے سے منع فرمایا۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَكَرِهُوا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ تَتَوَضَّأَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِهٰذَا كُلِّهِ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوا بِهِ فِي ذٰلِكَ۔

۷۸۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ امْرَأَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان آثار (کے ظاہر کو اپنایا ہے) پس ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ان کے دلائل میں سے یہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے

marfat.com

مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد، نے حضرت عاصم سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوبکر بن حفص بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور بن عبد الرحمٰن اپنی والدہ کے واسطہ سے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت زینب، اپنی والدہ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے

marfat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

بتایا کہ وہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ناعم ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو پاک کرتے پھر اوپر پانی بہاتے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک زوجہ مطہرہ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلَى مَا يَقُولُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا وَإِنَّمَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہمارے ہاں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ دونوں اکٹھے غسل فرماتے ہوں جبکہ

marfat.com

التنازع بين الناس إذا ابتدأ أحدهما قبل الآخر فنظرنا في ذلك.

تو اس بارے میں ہے کہ جب ایک شخص دوسرے سے پہلے ابتداء کرے۔ پس اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا۔۔۔۔

٩١ - **فإذا** علي بن معبد قد حدثنا قال ثنا عبد الوهاب عن أسامة بن زيد عن سالم عن أم صبية الجهنية قال وزعم أنها قد أدركت وبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اختلفت يدي ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء من إناء واحد.

حضرت سالم، حضرت ام صبیہ جہنیہ (رضی اللہ عنہا) سے جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت بھی کی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک برتن سے وضو کرتے ہوئے میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتے تھے۔

---

٩٢ - **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني أسامة عن سالم ابن النعمان عن أم صبية الجهنية مثله. **ففي** هذا دليل على أن أحدهما قد كان يأخذ من الماء بعد صاحبه.

حضرت اسامہ، حضرت سالم بن نعمان کے واسطہ سے حضرت ام صبیہ جہنیہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے۔

٩٣ - **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا أبان بن سمعة عن عكرمة عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد يبدأ قبلي **ففي هذا** دليل على أن سؤر الرجل جائز للمرأة التطهير به.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ آپ مجھ سے پہلے آغاز فرماتے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مرد کے جھوٹے سے عورت کا پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔

٩٤ - **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد تختلف فيه أيدينا من الجنابة.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے اور اس میں ہمارے ہاتھ یکے بعد دیگرے داخل ہو جاتے۔

---

٩٥ - **حدثنا** ربيع الجيزي قال ثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال ثنا أفلح

حضرت افلح نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

marfat.com

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُنَازِعُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے۔

۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ يَغْتَرِفُ قَبْلَهَا وَتَغْتَرِفُ قَبْلَهُ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے حضور علیہ السلام ام المومنین سے پہلے چلو بھرتے اور وہ آپ سے پہلے چلو بھرتیں۔

۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فَاَقُوْلُ اَبْقِ لِيْ اَبْقِ لِيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے میں کہتی میرے لیے بھی چھوڑیئے میرے لیے بھی چھوڑیئے۔

۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا الْمُبَارَكُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت اسد بن موسیٰ کہتے ہیں ہم سے حضرت مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کی۔

۱۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت یزید الرشک حضرت معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَقَالَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے جنابت کا غسل فرمایا پھر آپ نے تشریف لا کر وضو فرمایا، ام المومنین نے عرض کیا (کہ میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے) تو فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز

marfat.com

لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ۔
فَقَدْ رَوَیْنَا فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَطَهُّرَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ بِسُؤْرِ صَاحِبِهٖ فَضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَیْنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَوَجَبَ النَّظْرُ هٰهُنَا لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْمَعْنَیَیْنِ الْمُتَضَادَّیْنِ مَعْنًی صَحِیْحًا فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ اِذَا اَخَذَا بِاَیْدِیْهِمَا الْمَآءَ مَعًا مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ اِنَّ ذٰلِكَ لَا یُنَجِّسُ الْمَآءَ وَرَاَیْنَا النَّجَاسَاتِ كُلَّهَا اِذَا وَقَعَتْ فِی الْمَآءِ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ مِنْهُ اَوْ مَعَ التَّوَضِّیْ مِنْهُ اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ سَوَآءٌ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ وُضُوْءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مَعَ صَاحِبِهٖ لَا یُنَجِّسُ الْمَآءَ عَلَیْهِ كَانَ وُضُوْءُهٗ بَعْدَهٗ مِنْ سُؤْرِهٖ فِی النَّظْرِ اَیْضًا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الْفَرِیْقُ الْاٰخَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

ناپاک نہیں کرتی۔
ہم نے ان آثار و روایات میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا دوسرے کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا روایت کیا ہے اور یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں روایت کی ہیں۔ پس ہمیں غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ ہم اس کے ذریعے متضاد معنوں میں سے صحیح مفہوم نکال سکیں چنانچہ ہم نے متفق علیہ ضابطہ یہ پایا کہ مرد اور عورت جب دونوں بیک وقت اپنے ہاتھ برتن میں ڈالیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی نجاست وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرتے وقت پانی میں گر جائے تو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔ پس جب یہ بات یوں ہے اور مرد اور عورت دونوں کے اکٹھے بیٹھ کر وضو کرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد جھوٹے سے وضو کا بھی یہی حکم ہوگا۔ پس اس سے دوسرے فریق کا موقف ثابت ہوگیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵ التَّسْمِیَةِ عَلَی الْوُضُوْءِ

۱۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاؤُدَ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثِفَالٍ الْمُرِّیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَبَاحَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ ابْنِ حُوَیْطِبٍ یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔

۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ

باب ۵: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس آدمی کا وضو (جائز) نہیں جس نے اس میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

رباح بن عبد الرحمٰن بن ابو سفیان اپنی

marfat.com

البغدادي قال ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال حدثني سليمن بن بلال عن أبي ثفال المري قال سمعت رباح بن عبد الرحمن بن أبي سفيان يقول حدثتني جدتي انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك.

راوی اس سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا ہے۔

١٠٤ - حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا الدراوردي عن ابن حرملة عن أبي ثفال المري عن رباح بن عبد الرحمن العامري عن ابن ثوبان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت رباح بن عبد الرحمن عامری، بواسطہ ابن ثوبان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

الكلام في ذلك

تحقیق مسئلہ

فذهب قوم الى ان من لم يسم على وضوء الصلوة فلا يجزيه وضوءه واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا من لم يسم على وضوءه فقد اساء وقد طهر بوضوءه ذلك واحتجوا في ذلك.

پس ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ جو شخص نماز کے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے گناہ کیا لیکن اس وضو کے ذریعے اسے طہارت حاصل ہو گئی انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا۔

١٠٥ - بما حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن حضين ابي ساسان عن المهاجر بن قنفذ انه سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتوضأ فلم يرد عليه فلما فرغ من وضوءه قال انه لم يمنعني ان ارد عليك الا اني كرهت ان اذكر الله الا على طهارة.

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا، مجھے سلام کا جواب دینے سے کسی بات نے نہیں روکا مگر میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہ کیا۔

ففي هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كره ان يذكر الله الا على طهارة ورد السلام بعد الوضوء الذي صار

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند فرمایا اور وضو کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کے بعد سلام کا

marfat.com

به متطهرا ففي ذلك دليل انه قد توضا قبل ان يذكر اسم الله وكان قوله لا وضوء لمن لم يسم يحتمل ايضا ما قاله اهل المقالة الاولى ويحتمل لا وضوء له اي لا وضوء له متكاملا في الثواب كما قال ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان فلم يرد بذلك انه ليس بمسكين خارج من حد المسكنة كلها حتى تحرم عليه الصدقة وانما اراد بذلك انه ليس بالمسكين المتكامل في المسكنة الذي ليس بعد درجته في المسكنة درجة۔

۱۰۶۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو عمر الحوضي قال ثنا خالد بن عبد الله عن ابراهيم الهجري عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس المسكين بالطواف الذي ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان قالوا فمن المسكين قال الذي يستحيي ان يسال ولا يجد ما يغنيه ولا يفطن له فيعطى۔

۱۰۷۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان عن ابراهيم فذكر مثله باسناده۔

۱۰۸۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال انا ابن ابي ذئب عن ابي الوليد عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه۔

۱۰۹۔ حدثنا ابو امية محمد بن ابراهيم ابن مسلم قال ثنا علي بن عياش الحمصي عن ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن

جواب دیا اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے پہلے وضو فرمایا۔

اور آپ کے ارشادِ گرامی کہ جو "بسم اللہ" نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوگا کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے جسے پہلے قول کے قائلین نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ثواب کے اعتبار سے اس کا وضو کامل نہیں ہوتا۔ جیسے آپ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے دے کر ٹال دیا جائے آپ کی مراد یہ نہیں کہ ایسا شخص مسکین نہیں اور وہ محتاجی کی حد سے خارج ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ سے محروم ہو جائے بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ محتاجی میں اس درجۂ کمال کو نہیں پہنچا کہ اس کے بعد محتاجی کا درجہ باقی نہ رہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو چکر لگائے اور ایک یا دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے ذریعے اسے واپس کر دیا جائے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا مسکین جسے مانگنے سے حیا آئے اور اس کے پاس اتنا بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ (مانگنے سے) بے نیاز ہو جائے اور وہ لوگ اس کے حال سے واقف نہیں ہوتے۔

حضرت سفیان نے حضرت ابراہیم سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اعرج بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اَوْ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ۔

حضرت ابو الزناد، اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور جیسا کہ فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ بَشِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ اَوْ اِبْنِ اَبِی الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِی الْبُخْلِ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ اِلٰى جَنْبِهِ جَائِعٌ

حضرت عبداللہ بن مساور یا ابن ابی المساور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بخل کے بارے میں جھڑکتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کے پڑوس میں پڑوسی بھوکا ہو۔

فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ اِيْمَانًا اَخْرَجَ بِتَرْكِهِ اِيَّاهُ اِلَى الْكُفْرِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ بِهِ اَنَّهُ لَيْسَ فِیْ اَعْلٰى مَرَاتِبِ الْاِيْمَانِ وَاَشْبَاهُهُ لِهٰذَا كَثِيْرَةٌ يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا لَمْ يَخْرُجْ بِهِ مِنَ الْحَدَثِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا كَامِلًا فِیْ اَسْبَابِ الْوُضُوْءِ الَّذِیْ يُوْجِبُ الثَّوَابَ۔

اس سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ وہ اس (پڑوسی کی مدد) کو ترک کر کے ایمان سے خارج ہو گیا اور کفر میں چلا گیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے ایمان کا اعلیٰ مرتبہ حاصل نہیں اس کی کئی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص باوضو نہیں ہوا اور حدث سے نہیں نکلا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا وضو کامل نہیں ہوا جو حصول ثواب کا ایک سبب ہے۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنَ الْمَعَانِیْ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ دَلَالَةٌ يُقْطَعُ بِهَا لِاَحَدِ التَّاوِيْلَيْنِ عَلَى الْاٰخَرِ وَجَبَ اَنْ يُجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِیْ حَدِيْثِ الْمُهَاجِرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّانِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُضُوْءَ بِلَا تَسْمِيَةٍ يَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ اِلَى الطَّهَارَةِ۔

پس جب اس حدیث میں ان معانی کا احتمال بھی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہاں ایسی دلالت نہیں جس سے ایک تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں قطعیت حاصل ہو جائے تو واجب ہے کہ اس کا معنیٰ حدیث مہاجر کے معانی کے موافق کیا جائے تاکہ دونوں میں تضاد نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ پڑھے بغیر وضو سے بھی وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔

marfat.com

وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ لَا يُدْخَلُ فِيْهَا إِلَّا بِكَلَامٍ مِنْهَا الْعُقُوْدُ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مِنَ الْبِيَاعَاتِ وَالْإِجَارَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْخُلْعِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ لَا تَجِبُ إِلَّا بِأَقْوَالٍ وَكَانَتِ الْأَقْوَالُ مِنْهَا إِيْجَابٌ لِأَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ بِعْتُكَ قَدْ زَوَّجْتُكَ قَدْ خَلَعْتُكَ فَتِلْكَ أَقْوَالٌ فِيْهَا ذِكْرُ الْعُقُوْدِ وَأَشْيَاءُ تُدْخَلُ فِيْهَا بِأَقْوَالٍ وَهِيَ الصَّلٰوةُ وَالْحَجُّ فَتُدْخَلُ فِي الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ وَفِي الْحَجِّ بِالتَّلْبِيَةِ فَكَانَ التَّكْبِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ هَلْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهَا غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فِيْهَا إِيْجَابُ شَيْءٍ كَمَا كَانَ فِي النِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ فَخَرَجَتِ التَّسْمِيَةُ لِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ تَكُنِ التَّسْمِيَةُ أَيْضًا رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْوُضُوْءِ كَمَا كَانَ التَّكْبِيْرُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَكَمَا كَانَتِ التَّلْبِيَةُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْحَجِّ فَخَرَجَ أَيْضًا بِذٰلِكَ حُكْمُهَا مِنْ حُكْمِ التَّكْبِيْرِ وَالتَّلْبِيَةِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الْوُضُوْءِ كَمَا لَا بُدَّ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ فِيْمَا يُعْمَلُ فِيْهِ۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کچھ چیزیں کلام کے بغیر ادا نہیں ہوتیں ان میں سے وہ عقود ہیں جو لوگوں کے درمیان خرید و فروخت اجارے نکاح خلع اور اس جیسی دوسری باتوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ یہ امور بات کیے بغیر واجب نہیں ہوتے اور ان میں گفتگو بھی واجب کرنے والی ہے کیونکہ آدمی کہتا ہے میں نے تجھ پر بیچا، میں نے تجھ سے نکاح کیا،

میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں جن میں عقود کا ذکر ہے اور یہ امور ان (عقود) میں اقوال کے ذریعے داخل ہیں اور یہ نماز ہے کہ اس میں تکبیر کے ذریعے اور حج میں تلبیہ کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ پس نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ان کے ارکان میں سے ہیں۔

پھر ہم وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں کیا وہ ان میں سے کسی کے مشابہ ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی چیز کو واجب کرنے کا ذکر نہیں جیسا کہ نکاح اور خرید و فروخت میں ہے پس بسم اللہ اس چیز کے حکم سے نکل گئی جس کا حکم ہم نے ذکر کیا اور بسم اللہ ارکانِ وضو میں سے نہیں جیسا کہ تکبیر نماز کا ایک رکن ہے اور تلبیہ حج کا ایک رکن ہے اس طرح اس کا حکم تکبیر و تلبیہ کے حکم سے بھی الگ ہو گیا۔ لہٰذا اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا، جو کہتا ہے کہ وضو میں بسم اللہ اسی طرح لازمی ہے جس طرح یہ چیزیں متعلقہ عبادات میں ضروری ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الذَّبِيْحَةَ لَا بُدَّ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَهَا وَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ ذَبِيْحَتُهُ فَالتَّسْمِيَةُ أَيْضًا عَلَى الْوُضُوْءِ كَذٰلِكَ۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بوقت ذبح ضروری ہے اور جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا۔ پس وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

قِيْلَ لَهُ مَا ثَبَتَ فِي حُكْمِ النَّظَرِ أَنَّ مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ مُتَعَمِّدًا أَنَّهَا

جواب: اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ غور و فکر کے بعد جو چیز واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ذبیحہ

marfat.com

لا تؤكل لقد تنازع الناس في ذلك فقال بعضهم تؤكل وقال بعضهم لا تؤكل فاما من قال تؤكل فقد كفينا البيان لقوله واما من قال لا تؤكل فانه يقول ان تركها ناسيا تؤكل وسواء عنده كان الذابح مسلما او كافرا بعد ان يكون كتابيا فجعلت التسمية ههنا في قول من اوجبها في الذبيحة انما هي لبيان الملة فاذا سمى الذابح صارت ذبيحته من ذبائح الملة المأكولة ذبيحتها واذا لم يسم جعلت من ذبائح الملل التي لا تؤكل ذبائحها والتسمية على الوضوء ليس للملة انما هي مجعولة لذكر على سبب من اسباب الصلوة فرأينا من اسباب الصلوة الوضوء وستر العورة فكان من ستر عورته لا بتسمية لم يضره ذلك فالنظر على ذلك ان يكون من تطهر ايضا لا بتسمية لم يضره ذلك وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

باب الوضوء للصلوة مرة مرة وثلثا ثلثا

۱۱۲ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا زائدة بن قدامة قال ثنا علقمة بن خالد او خالد بن علقمة عن عبد خير عن علي رضي الله تعالى عنه انه توضأ ثلثا ثلثا ثم قال هذا طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۱۳ - حدثنا حسين قال ثنا الفريابي

پر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے اس کے نہ کھانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کھایا جائے بعض کہتے ہیں نہ کھایا جائے جو لوگ کہتے ہیں کھایا جائے ان کے قول پر ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص کہتا ہے نہ کھایا جائے وہ کہتا ہے اگر بھول کر چھوڑا تو کھایا جائے اس کے نزدیک برابر ہے ذبح کرنے والا مسلمان یا کافر، لیکن کافر ہو تو اہل کتاب سے ہو پس یہاں اس شخص کے قول کے مطابق جو اسے ذبیحہ پر واجب قرار دیتا ہے یہ بیان ملت کے لیے ہے جب ذبح کرنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہوگا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ نہ پڑھے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہوگا جن کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا کسی ملت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ یہ اسباب نماز سے زائد محض ذکر الٰہی کے لیے ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ وضو کرنا اور شرمگاہ کو چھپانا نماز کے اسباب شرائط میں سے ہیں تو جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر شرمگاہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر طہارت حاصل کرے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۶: نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا

حضرت عبد خیر[1] فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

[1] حضرت ابوحنیفہ و تابعی، حضرت علی کرم اللہ

marfat.com

قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ الْوَدَاعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

وجہہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ تَوَضَّآ ثَلٰثًا وَقَالَا هٰكَذَا كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے تین تین بار (اعضاء دھونے کے ساتھ) وضو کیا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کرتے تھے۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ہیثم بن جمیل فرماتے ہیں ہم سے ابن ثوبان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُبَيْعٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار وضو فرمایا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهٗ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کو تین تین بار دھو کر وضو فرمایا اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک ایک بار دھو کر وضو فرمایا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک ایک بار (اعضاء کو دھونے کے ساتھ) وضو فرمایا۔

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

١١٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک بار وضو کرنے کے بارے میں نہ بتاؤں یا فرمایا آپ نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

١٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً.

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

١٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حسن بن عمارہ سے اور انھوں نے ابو نجیح سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَأَيْتُهُ غَسَلَ مَرَّةً مَرَّةً.

حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تین تین بار وضو کیا اور ایک ایک بار غسل کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ وُضُوئِهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ لَا الْفَرْضِ.

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار (اعضاء کو) وضو فرمایا لہٰذا جو کچھ آپ سے تین تین بار کے بارے میں مروی ہے وہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں۔

marfat.com

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ

١٢٣ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ ابْنُ أَبِي عُقَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ بِيَدِهٖ فِي وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ مَاءً فَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهٖ إِلَى مُؤَخَّرِ الرَّأْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى مُقَدَّمِهٖ قَالَ مَالِكٌ هٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ وَأَعَمُّهُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ۔

١٢٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِي وَحَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ۔

١٢٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

١٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهٗ أَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ

باب: وضو میں سر کے مسح کی فرضیت

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وضو کرتے ہوئے دست مبارک میں پانی لے کر سر کی اگلی جانب سے شروع کیا پھر ہاتھ کو سر کی پچھلی جانب لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف لائے۔

امام مالک فرماتے ہیں مسح کے سلسلے میں جو کچھ میں نے سنا ہے وہ زیادہ اچھا اور عام ہے۔

حضرت طلحہ بن مصرف اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا حتیٰ کہ گردن کے سامنے گدی تک لے گئے۔

حضرت عبدالوارث بن سعید حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل مجلس) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بتایا۔ جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا پھر ان کو (پیچھے) لے گئے۔ حتیٰ کہ گدی تک پہنچ گئے پھر انہیں واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز فرمایا تھا۔

مِنْهُ بَدَأَ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ كُلِّهٖ وَاجِبٌ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ لَا يُجْزِئُ تَرْكُ شَيْءٍ مِّنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِيْ فِيْ اٰثَارِكُمْ هٰذِهٖ اِنَّمَا هُوَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهٗ كُلَّهٗ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ فَهٰكَذَا نَأْمُرُ الْمُتَوَضِّئَ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ وَلَا نُوْجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهٖ عَلَيْهِ فَرْضًا وَّلَيْسَ فِيْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِاَنَّهٗ فَرْضٌ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا لَا اَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ وَلٰكِنْ مِّنْهُ فَرْضٌ وَّمِنْهُ فَضْلٌ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِيْ تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِي الْفَرْضِ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَنَّهٗ عَلٰى بَعْضِهٖ۔

۱۲۷۔ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

تحقیقِ مسئلہ

بعض علماء کا یہ مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے اس سے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں، انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن بعض علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ان روایات میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو فرماتے ہوئے سارے سر کا مسح فرمایا۔ ہم بھی وضو کرنے والے کو یہی کہتے ہیں کہ وہ نماز کے وضو میں ایسا ہی کرے۔ لیکن ہم پورے سر کا مسح فرض قرار نہیں دیتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ نے پورے سر کا مسح اس لیے کیا کہ وہ فرض ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین بار وضو فرمایا لیکن اسلیے نہیں کہ تین تین بار دھونا فرض ہے اس سے کم جائز نہیں بلکہ اسلیے کہ اس سے کچھ (ایک بار دھونا) فرض ہے اور تین بار دھونا باعثِ فضیلت ہے۔ ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایات بھی مروی ہیں جن سے ان (دوسرے گروہ) کا موقف ثابت ہوتا ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح فرض ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ آپ کے سر پر عمامہ مبارک تھا۔ آپ نے اس پر اور پیشانی پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

marfat.com

يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ دَفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهِ وَقَدْ ذَكَرَ النَّاصِيَةَ بِشَيْءٍ

مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اپنے عمامہ مبارک اور کسی قدر پیشانی پر مسح فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى بَعْضِ الرَّأْسِ وَهُوَ النَّاصِيَةُ وَظُهُوْرُ النَّاصِيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ بَقِيَّةَ الرَّأْسِ حُكْمُهُ حُكْمُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ الْحُكْمُ قَدْ ثَبَتَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَكَانَ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا وَقَدْ غُيِّبَتِ الرِّجْلَانِ فِيْهِمَا وَلَوْ كَانَ بَعْضُ الرِّجْلَيْنِ بَادِيًا لَمَا أَجْزَاهُ أَنْ يَغْتَسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُمَا وَيَمْسَحَ عَلٰى مَا غَابَ مِنْهُمَا فَجُعِلَ حُكْمُ مَا غَابَ مِنْهُمَا مُضَمَّنًا بِحُكْمِ مَا بَدَا مِنْهُمَا فَكَمَا وَجَبَ غَسْلُ الظَّاهِرِ وَجَبَ غَسْلُ الْبَاطِنِ فَكَذٰلِكَ الرَّأْسُ لَمَّا وَجَبَ مَسْحُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ مَسْحُ مَا بَطَنَ مِنْهُ لِيَكُوْنَ حُكْمُ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ إِذَا غُيِّبَتْ بَعْضُهَا فِي الْخُفَّيْنِ حُكْمًا وَاحِدًا فَلَمَّا اكْتَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ بِمَسْحِ النَّاصِيَةِ عَلٰى مَسْحِ مَا بَقِيَ مِنَ الرَّأْسِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْفَرْضَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ هُوَ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ وَأَنَّ مَا فَعَلَهُ فِيْمَا جَاوَزَ بِهِ النَّاصِيَةَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ كَانَ دَلِيْلًا عَلَى الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ هٰذِهِ

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض حصے پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی ہے پیشانی کا ظاہر رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ باقی سر کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے ظاہر کا حکم ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو وہ موزوں پر مسح کی طرح ہوتا اور وہاں تو پاؤں پوشیدہ ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ظاہر ہوتا تو ان میں سے ظاہر کو دھوتا اور پوشیدہ کا مسح کرنا کافی نہ ہوتا پس ان میں سے جو چھپا ہوا ہوتا، ظاہر کا حکم اس کو شامل ہوتا تو جب ظاہر کا دھونا واجب ہوتا تو پوشیدہ کا دھونا بھی واجب ہوتا اسی طرح سر کے سلسلے میں ہے کہ جب اس سے ظاہر کا مسح واجب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس کا جو حصہ پوشیدہ ہے اس پر مسح جائز نہیں تاکہ اس تمام کا حکم ایک ہو جائے جیسا کہ پاؤں کا حکم ہے کہ جب ان میں سے بعض موزے میں پوشیدہ ہوں تو سب کا حکم ایک ہی ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق باقی سر کو چھوڑتے ہوئے صرف پیشانی کے مسح پر اکتفاء کیا تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ سر کے مسح میں صرف پیشانی کا اندازہ فرض ہے اور آپ نے جو پیشانی سے زائد کا مسح فرمایا جیسا کہ دیگر روایات میں ہے تو وہ فضیلت پر دلیل ہے وجوب پر نہیں تاکہ تمام روایات برابر ہو جائیں۔ اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو یہ آثار کے طریقے پر اس باب کا حکم ہے۔

marfat.com

الآثار ولا يتضاد فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار وأما من طريق النظر فإنا رأينا الوضوء يجب في أعضاء فمنها ما حكمه أن يغسل ومنها ما حكمه أن يمسح فأما ما حكمه أن يغسل فالوجه واليدان والرجلان في قول من يوجب غسلهما فكل قد أجمع أن ما وجب غسله من ذلك فلا بد من غسله كله ولا يجزئ غسل بعضه دون بعض وكلما كان ما وجب مسحه من ذلك وهو الرأس فقال قوم حكمه أن يمسح كله كما تغسل تلك الأعضاء كلها وقال آخرون يمسح بعضه دون بعضه فنظرنا فيما حكمه المسح كيف هو فرأينا حكم المسح على الخفين قد اختلف فيه فقال قوم يمسح ظاهرهما وباطنهما وقال آخرون يمسح ظاهرهما دون باطنهما فكل قد اتفق أن فرض المسح في ذلك هو على بعضهما دون مسح كليهما فالنظر على ذلك أن يكون كذلك حكم مسح الرأس هو على بعضه دون بعض قياسا ونظرا على ما بينا من ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله وقد روي في ذلك عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم أيضا ما يوافق ذلك.

اور غور وفکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں وضو چند اعضاء میں واجب ہے ان میں سے بعض کو دھونے کا حکم ہے اور بعض کے مسح کا، جن اعضاء کو دھونے کا حکم ہے وہ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ہیں جن کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے، پس تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عضو کو دھونا فرض ہے اسکے تمام کا دھونا ضروری ہے بعض کو دھونا اور بعض کو نہ دھونا جائز نہیں پس جب سر کا مسح فرض ہے تو ایک قوم نے کہا سارے سر کا مسح کیا جائے جیسے یہ اعضاء پورے پورے دھوئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا نہیں، صرف بعض کا مسح کیا جائے۔ پس ہم نے اس چیز کو دیکھا جس کا حکم مسح کرنا ہے کہ وہ کس طرح ہے تو ہم نے موزوں پر مسح کے مسئلہ کو دیکھا اس میں اختلاف ہے ایک قوم نے کہا کہ اس کے ظاہر و باطن پر مسح کیا جائے دوسرے نے کہا ظاہر پر کیا جائے باطن پر نہیں پس تمام اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں بعض حصے کا مسح فرض ہے بعض کا نہیں۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ سر کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ بعض کا فرض ہو، بعض کا نہ ہو۔ یہ اس پر قیاس ہے جو کچھ ہم نے (موزوں کے مسح کے بارے میں) بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کی موافقت کرتی ہیں۔

١٢٩- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا يحيى ابن حمزة عن الزبيدي عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه كان يمسح بمقدم رأسه إذا توضأ.

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصے پر مسح فرماتے تھے۔

marfat.com

بَابُ حُكْمِ الْأُذُنَيْنِ فِي وُضُوءِ الصَّلٰوةِ

١٣٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا ذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ.

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوا مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ وَمَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّأْسِ

باب: نماز کے وضو میں کانوں کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا ہوا (غسل کیا ہوا) تھا آپ نے ایک پانی والا برتن منگوایا پھر فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے لیے اس طرح کا وضو نہ کروں جیسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں سے پانی کا لپ بھر کر چہرے پر ڈالا پھر دوسری اور تیسری بار بھی ایسے ہی کیا پھر دونوں انگوٹھے کانوں میں ڈالے، اس کے بعد داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر بہایا اور اسے چہرے پر بہتے ہوئے چھوڑ دیا پھر دایاں ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار دھویا بائیں کہنی کو اسی طرح دھویا پھر سر اور کانوں کے پچھلی طرف کا مسح فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے اس روایت پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کانوں کے سامنے کا حصہ چہرے کے حکم میں ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے اور جو اس کا پچھلا حصہ ہے وہ سر کے حکم میں ہے سر کے ساتھ اس کا بھی مسح کیا جائے۔

اس مسئلے میں دوسرے لوگوں نے انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کانوں کا سر سے تعلق ہے سر کیساتھ ان کی اگلی اور

marfat.com

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔

پچھلی دونوں طرفوں کا مسح کیا جائے اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے۔

حضرت شقیق بن سلمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو کرتے ہوئے سر اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پس سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں ہم سے عبدالعزیز نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يكَرِبَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔

حضرت عبدالرحمٰن بن میسرہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب سر کے مسح پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں پھر ان کو (پیچھے کی طرف) لے گئے کہ گدی تک پہنچ گئے پھر ان کو واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا وَخَارِجَهُمَا۔

حضرت عبادہ بن تمیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے سر اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔

marfat.com

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا حَبِيْبُ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَهُوَ حَبِيْبُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ جَدِّ حَبِيْبٍ هٰذَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَدَلَكَ اُذُنَيْهِ حِيْنَ مَسَحَهُمَا۔

حضرت حبیب بن زید، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ ابن زید سے جو ان (حضرت حبیب) کے جدامجد ہیں۔ روایت کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے کانوں کا مسح کرتے وقت ان کو مَلا۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بِاِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّابَتَيْنِ بَاطِنَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا تو آپ نے شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں ڈالتے ہوئے ان کے ظاہری حصے کا انگوٹھوں سے اور اندرونی حصے کا انگشت شہادت سے مسح فرمایا۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ اُذُنَيْهِ مَعَ الرَّاْسِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: کان سر سے ہیں۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَاْسَهٗ عَلٰى مَجَارِي الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیعہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو فرمایا تو آپ نے بالوں کے اُگنے کی جگہ پر سر کا مسح فرمایا: نیز کنپٹیوں اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ

حضرت سعید بن ایوب فرماتے ہیں مجھ

marfat.com

قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے ابن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں مجھ سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن محمد، حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت روح بن قاسم حضرت عبداللہ بن محمد سے وہ حضرت ربیع سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ حُكْمَ الْاُذُنَيْنِ مَا اَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا اَدْبَرَ مِنَ الرَّاْسِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ بِذٰلِكَ مَالَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَيْسَ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا وَلَهَا اَنْ تُغَطِّيَ رَاْسَهَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ اُذُنَيْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ کانوں کی اگلی پچھلی دونوں اطراف کا حکم بھی وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اس کے خلاف سے متعلق اس قدر متواتر روایات نہیں ہیں آثار کے طریقے پر اس باب کی صورت یہ ہے۔
اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ احرام والی عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں بلکہ وہ سر کو ڈھانپے گی اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر و باطن

marfat.com

حُكْمُهُمَا حُكْمُ الرَّأْسِ فِي الْمَسْحِ لَا حُكْمُ الْوَجْهِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ مَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَاخْتَلَفُوا فِيمَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَرَأَيْنَا الْأَعْضَاءَ الَّتِي قَدِ اتَّفَقُوا عَلَى فَرْضِيَّتِهَا فِي الْوُضُوءِ هِيَ الْوَجْهُ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ فَكَانَ الْوَجْهُ يُغْسَلُ كُلُّهُ وَكَذَلِكَ الْيَدَانِ وَكَذَلِكَ الرِّجْلَانِ وَلَمْ يَكُنْ حُكْمُ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَعْضَاءِ خِلَافَ حُكْمِ بَقِيَّتِهِ بَلْ جُعِلَ حُكْمُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا حُكْمًا وَاحِدًا فَجُعِلَ مَغْسُولًا كُلُّهُ أَوْ مَمْسُوحًا كُلُّهُ وَاتَّفَقُوا أَنَّ مَا أَدْبَرَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ الْمَسْحُ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا كَذَلِكَ وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُ الْأُذُنِ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ الَّتِي ذَكَرْنَا فَهَذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَعَ رَأْسِهِ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأُذُنَيْنِ.

۱۴۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

کر دھاپ سکتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسح کے سلسلے میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے والا حکم نہیں۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس مسئلے میں خلاف نہیں کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے ان کا اختلاف سامنے والے حصے میں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا وضو میں جن کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ پورا دھویا جاتا ہے۔ یہی حال ہاتھوں اور پاؤں کا ہے ان اعضاء کے کسی ایک حصے کا حکم بقیہ عضو کے حکم کے خلاف نہیں بلکہ تمام عضو کے لیے ایک ہی حکم ہے یا تو سارے کا سارا دھویا جاتا ہے یا مکمل عضو کا مسح ہوتا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصے کا حکم مسح کرنا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کے سامنے والے حصے کا بھی یہی حکم ہو اور مکمل کان کا ایک ہی حکم ہو، جیسا کہ باقی ان تمام اعضاء کا حکم ہے جن کا ہم نے ذکر کیا،

اس باب میں قیاس کے طریقے پر یہ حکم ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور سر کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں (کے مسح) کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید نے بیان فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت

marfat.com

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور اپنے کانوں کے ظاہر و پوشیدہ کا مسح فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ عَمِلَ هُوَ بِذٰلِكَ وَتَرَكَ مَا حَدَّثَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ نَسْخَ مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا اور ان ہی سے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے اس (دوسری روایت) پر عمل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اسے چھوڑ دیا پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے

۱۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوهُمَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کان بمنزلہ سر ہیں ان کا مسح کیا کرو۔

۱۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

حضرت غیلان بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کان، سر سے ہیں۔

۱۵۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا يَتَتَبَّعُ بِذٰلِكَ الْغُضُونَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرماتے تھے اور اسے (کانوں کی) جھریوں تک لے جاتے۔

بَابٌ ۹ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

باب ۹: نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت

۱۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز ظہر

marfat.com

مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

اَلْقَوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْاَثَرِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ اَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّهُ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَسْحُهُ بِرِجْلِهٖ اَيْضًا كَمَا۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّاُ لَكَ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

پڑھ کر لوگوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے پھر پانی لایا گیا تو آپ نے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سر اور پاؤں کا مسح فرمایا اور باقی ماندہ کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مکروہ ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے کیا جیسے میں نے کیا ہے اور یہ اس آدمی کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو۔

اس روایت پر کلام

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ پاؤں کا مسح فرض ہے کیونکہ اس میں تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت دھونا تھا تو اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کا مسح بھی اسی طرح ہو۔ (یعنی دھونا)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے پانی بہایا ہوا تھا (غسل کیا ہوا تھا) آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن لائے آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے وضو نہ کروں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد انہوں نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ایک لپ پانی لیا اور اسے دائیں پاؤں پر اور پھر اسی طرح بائیں پاؤں پر ڈالا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے لپ

marfat.com

تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ مِلْأَ کَفِّہٖ مَآءً فَرَشَّ بِہٖ عَلٰی قَدَمَیْہِ وَھُوَ مُتَنَعِّلٌ۔

پھر پانی لے کر پاؤں پر چھڑکا اور آپ نعلین مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَصْبَہَانِیُّ قَالَ اَنَا شَرِیْکٌ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَہٗ لَکَانَ بَاطِنُ الْقَدَمِ اَحَقَّ مِنْ ظَاھِرِہٖ۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور قدم کے ظاہری حصہ پہ مسح کرتے ہوئے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو قدم کے ظاہر کی نسبت، اندرونی حصہ اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَیْنِ اللَّھَبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاہُ فِیْ قَدَمَیْہِ مَسَحَ ظُھُوْرَ قَدَمَیْہِ بِیَدَیْہِ وَیَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ھٰکَذَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب وضو فرماتے اور آپ کی نعلین مبارک پاؤں میں ہوتیں تو ہاتھوں سے قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْہَالِ قَالَ ثَنَا ھَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ یَحْیَی ابْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَمِّہٖ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ حَتّٰی قَالَ اِنَّہٗ لَا تَتِمُّ صَلٰوۃُ اَحَدِکُمْ حَتّٰی یُسْبِغَ الْوُضُوْءَ کَمَا اَمَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَیَغْسِلَ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَیَمْسَحَ بِرَأْسِہٖ وَرِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرمایا تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو مکمل کرے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَی الْقَدَمَیْنِ

حضرت عبادہ بن تمیم اپنے چچا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور قدموں پر مسح فرمایا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

marfat.com

وَاِنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا هٰكَذَا حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ يُمْسَحَانِ كَمَا يُمْسَحُ الرَّأْسُ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُغْسَلَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ۔

۱۵۸۔ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهٖ اِيْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ بِمَاءٍ وَطَسْتٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نہیں بلکہ ان کو دھویا جائے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ (استنجا کرنے کے بعد) صحن میں داخل ہوئے پھر غلام سے فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ وہ پانی اور ایک طشت لایا آپ نے وضو فرمایا اور پاؤں تین تین بار دھوئے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تھا۔

حضرت ابوحیہ وداعی بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے ان سے ابواسحٰق نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے عبد خیر سے سنا انھوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا پھر اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت معاویہ بن عبیداللہ بن جعفر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین بار دھویا اور فرمایا میں

marfat.com

بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ دَارَةَ بَيْتَهُ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اُمَضْمِضُ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى وُضُوْئِيْ۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی مریم فرماتے ہیں میں حضرت زید بن دارہ کے گھر ان کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے حدیث سنائی میں کلی کر رہا تھا۔ انھوں نے مجھے فرمایا اے ابو محمد! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا میں نے حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرنے کی جگہ دیکھا آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور تین تین بار پاؤں کو دھویا پھر فرمایا جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو وہ میرا وضو دیکھ لے۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانٍ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ لَوْ قُلْتُ اِنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ۔

حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین تین بار دھویا اور فرمایا اگر میں کہوں کہ یہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے تو میں سچ کہنے والا ہوں گا۔

۱۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

حضرت مستورد بن شداد قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان مل رہے تھے۔ اور یہ صرف دھونے میں ہوتا ہے

marfat.com

الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْقُرَشِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ وَهٰذَا لَا يَكُونُ إِلَّا فِي الْغَسْلِ لِأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيهِ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُورِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً۔

کیونکہ مسح وہاں تک نہیں پہنچتا۔ وہ خاص طور پر پاؤں کی پیٹھ پر ہوتا ہے۔

١٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا۔

حضرت عمرو بن عبیداللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پاؤں کو تین بار دھویا۔

١٦٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لیے وضو فرماتے تو اپنے پاؤں مبارک تین تین بار دھوتے۔

١٦٩- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو تین بار کلی کی ناک میں پانی چڑھایا چہرے کو تین بار دھویا بازوؤں کو تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں کا وضو کیا (دھویا)۔

١٧٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سوال کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے پانی طلب فرمایا اور

marfat.com

وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ۔

۱۷۱۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ وَابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

۱۷۲۔ **حَدَّثَنَا** بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِوُضُوْءٍ فَقَالَ تَوَضَّأْ يَا أَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَأَ بِفِيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَأْ بِفِيْكَ فَإِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَأُ بِفِيْهِ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

۱۷۳۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَهْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ لِلصَّلٰوةِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا

تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں کو دھو کر فرمایا وضو اس طرح ہے پس جس نے اس سے زیادہ یا کم کیا اس نے گناہ اور ظلم کیا۔

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے۔ تو انھوں نے پانی منگوایا وضو کیا اور پاؤں دھوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو جبیر کندی (رضی اللہ عنہم) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لیے وضو کا پانی لانے کا حکم فرمایا پھر فرمایا اے ابو جبیر! وضو کرو، انھوں نے منہ سے ابتداء کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے منہ سے ابتداء نہ کرو کیونکہ منہ سے ابتداء کافر کرتے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگوا کر تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے۔

حضرت لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن صالح سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن صالح سے سنا ہے۔

یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ آپ نے نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں مبارک کو دھویا۔ آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو

marfat.com

مَا يَدُلُّ أَنَّ حُكْمَهُمَا الْغُسْلُ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ ـ

۱۷۴ - مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْ إِلَيْهَا رِجْلَاهُ ـ

۱۷۵ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ سَائِرَ رِجْلَيْهِ إِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشَى بِهِمَا إِلَيْهَا ـ

۱۷۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا أَدْرِي كَمْ حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا أَفْرَادًا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى ذَقَنِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى مِرْفَقَيْهِ وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ

اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم دھونا ہے اس سلسلے میں مروی روایات سے یہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جنہیں اس نے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کیا نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان وضو کرتے ہوئے پاؤں مکمل طور پر دھوئے تو پانی کے قطروں کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف وہ ان (قدموں) کے ساتھ چلا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نہیں کیا معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بات بیان فرمائی کہ جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنے چہرے کو اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جائے پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی ٹخنوں کی طرف جاری ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف

maarifat.com

كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ

١٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

١٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُوْرِهٖ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهٖ وَأَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهٖ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهٖ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُوْنِ قَدَمَيْهِ.

١٧٩ - حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ وَأَبِيْ يَحْيٰى وَأَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِيْ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ.

فرما دیتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن محمد بن خشیش بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالولید نے ان سے قیس نے بیان کیا پھر اپنی سند کے ساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں حضرت شرحبیل بن سمط نے فرمایا ہم سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے گا تو حضرت عمرو بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کے لیے پانی منگا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے اور داڑھی کے کناروں سے گناہ گر جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے تو پوروں کے کناروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے کناروں سے گناہ اتر جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو قدموں کے نچلے حصے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھ تین بار دھوئے تیرے گناہ ناخنوں اور پوروں کے درمیان سے نکل جائیں گے جب تو کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔ چہرہ اور بازو (کہنیوں تک سمیت) دھوئے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے تو تو نے اپنے عام گناہوں سے غسل کر لیا۔

marfat.com

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الرِّجْلَيْنِ فَرْضُهُمَا الْغَسْلُ لِاَنَّ فَرْضَهُمَا لَوْ كَانَ هُوَ الْمَسْحُ لَمْ يَكُنْ فِيْ غَسْلِهِمَا ثَوَابٌ اَلَا تَرٰى اَنَّ الرَّاْسَ الَّذِيْ فَرْضُهُ الْمَسْحُ ثَوَابٌ فِيْ غَسْلِهٖ فَلَمَّا كَانَ فِيْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ ثَوَابٌ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ فَرْضَهُمَا هُوَ الْغَسْلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ.

یہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے کیونکہ اگر ان کا مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ سر کے جتنے حصے کا مسح فرض ہے اس کے دھونے پر ثواب نہیں ملتا تو جب پاؤں کے دھونے پر ثواب ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دھونا ہی فرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں بھی روایات آئی ہیں۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَدَمِ رَجُلٍ لُمْعَةً لَمْ يَغْسِلْهَا فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ حصہ خشک دیکھا اس نے دھویا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُنَادِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

حضرت مہری کے غلام حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو آواز دے رہی تھیں کہ وضو مکمل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت مقبری حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرما رہی تھیں۔ آگے اس

marfat.com

عنها تقول يا عبد الرحمٰن ثم ذكر مثله۔

کی مثل روایت ہے۔

١٨٤- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن سالم الدوسي عن عائشة مثله۔

حضرت یحییٰ بن کثیر نے حضرت سالم دوسی سے انھوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

١٨٥- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو زرعة قال انا حيوة بن شريح قال انا ابو الاسود ان ابا عبد الله مولى شداد بن الهاد حدثه انه دخل على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعندها عبد الرحمٰن بن ابي بكر ثم ذكر مثله۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ ان سے شداد بن ہاد کے غلام عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہا) تھے پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

١٨٦- حدثنا فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا سليمان بن بلال قال حدثني سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار يوم القيمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

١٨٧- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة قال قال ابو القاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے خرابی ہے۔

١٨٨- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا علي بن الجعد قال ثنا شعبة فذكر مثله باسناده۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٩- حدثنا يونس قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث عن حيوة بن شريح عن عقبة بن مسلم عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ويل للاعقاب وبطون الاقدام من النار۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پاؤں کی ایڑیوں اور تلووں کے لیے نارِ جہنم سے خرابی ہے۔

١٩٠- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے

marfat.com

اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے سُنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم سے خرابی ہے۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى قَوْمًا تَوَضَّؤُا وَكَاَنَّهُمْ تَرَكُوْا مِنْ اَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا گویا انھوں نے پاؤں کا کچھ حصہ (دھوئے بغیر) چھوڑ دیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَتٰى عَلٰى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ اُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّؤُا وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک پانی پر تشریف لائے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ وضو کر چکے تھے اور ان کی ایڑیاں (خشک رہنے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔ وضو پورا کیا کرو۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ جب آپ ہم تک پہنچے تو نمازِ عصر کا وقت ہو چکا تھا ہم وضو کرتے ہوئے

marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَۃٍ سَافَرْنَاھَا فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ اَرْھَقَتْنَا صَلٰوۃُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِلَالٌ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

۱۹۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَکَرَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو اَنَّھُمْ کَانُوْا یَمْسَحُوْنَ حَتّٰی اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَھُمْ فَقَالَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ حُکْمَ الْمَسْحِ الَّذِیْ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَہٗ قَدْ نَسَخَہٗ مَا تَاَخَّرَ عَنْہُ مِمَّا ذَکَرْنَا فَھٰذَا حُکْمُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْھُہٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ ذَکَرْنَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَیْہِ فِیْ وُضُوْئِہٖ مِنَ الثَّوَابِ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّھُمَا مِمَّا یُغْسَلُ وَاَنَّھُمَا لَیْسَتَا کَالرَّاْسِ الَّذِیْ یُمْسَحُ وَغَاسِلُہٗ لَا ثَوَابَ لَہٗ فِیْ غَسْلِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ثَبَتَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ۔

تَاوِیْلُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ الْاٰیَۃَ

وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَرْجُلَکُمْ فَاَضَافَہٗ قَوْمٌ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ قَصْدًا عَلٰی مَعْنٰی وَ

اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو تین بار آواز دی ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ وہ (صحابہ کرام) پاؤں کا مسح کیا کرتے تھے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وضو مکمل کرنے کا حکم دیا اور ڈراتے ہوئے فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم سے خرابی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مسح وہ کرتے تھے اس کے حکم کو بعد والے حکم نے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے منسوخ کر دیا۔ ___ یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے۔ ___ لیکن غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم نے اس باب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس کا ثواب ذکر کیا جو وضو میں پاؤں دھونے والے کے لیے ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ان اعضاء میں سے ہے جن کو دھویا جاتا ہے یہ سر کی طرح نہیں ہیں جس کا مسح کیا جاتا ہے اور دھونے والے کے لیے دھونے میں کوئی ثواب نہیں، ان آثار سے ثابت ہونے والا یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

آیت کریمہ کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کے قول وَاَرْجُلَکُمْ کی تاویل میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک قوم نے اس کی اضافت... وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ کی طرف کرتے ہوئے "وَامْسَحُوْا

marfat.com

امْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَأَضَافَهُ قَوْمٌ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ فَقَرَءُوا وَأَرْجُلَكُمْ نَصْبًا عَلَى قَوْلِهِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ وَاغْسِلُوا أَرْجُلَكُمْ عَلَى الْإِضْمَارِ وَالنَّسَقِ وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُونَهُمْ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذَلِكَ.

"برؤوسکم وارجلکم" کو ایک معنیٰ میں منحصر کیا ہے جب کہ دوسری قوم نے "فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق" کی طرف منسوب کرتے ہوئے "وارجلکم" (نصب کے ساتھ) پڑھا ہے۔

اس بارے میں صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے جو کچھ مروی ہے وہ یہ ہے۔

۱۹۶- مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَرَأَ وَأَرْجُلَكُمْ بِالْفَتْحِ.

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے "وارجلکم" فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذَلِكَ.

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

حضرت یوسف بن مہران حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمًا يَقُولُ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذَلِكَ وَقَالَ عَادَ إِلَى الْغَسْلِ.

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے اسی طرح پڑھا اور فرمایا یہ قرأت دھونے کی طرف لوٹتی ہے۔

۲۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ رَجَعَ الْقِرَاءَةُ إِلَى

حضرت قیس، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قرأت قرآن دھونے کی طرف لوٹتی ہے اور آپ نے نصب کے

marfat.com

الْغَسْلِ وَقَرَأَ وَأَرْجُلَكُمْ وَنَصَبَهَا۔

ساتھ "وَأَرْجُلَكُمْ" پڑھا۔

٢٠١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

٢٠٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان بن عیینہ، بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٠٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو التیاح، حضرت شہر بن حوشب سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٢٠٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغَسْلِ۔

حضرت عاصم، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قرآن (پاؤں کے) مسح کے ساتھ اترا اور سنت دھونے کے ساتھ وارد ہے۔

٢٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا وَأَرْجُلِكُمْ خَفَضَهَا۔

حضرت حمید اعرج، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے جر کے ساتھ "وَأَرْجُلِكُمْ" پڑھا۔

٢٠٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ۔

حضرت قرہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَغْسِلُونَ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ پاؤں دھوتے تھے اس سلسلے میں مروی روایات یہ ہیں۔

٢٠٧ - مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ أَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت اسود سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" وہ انھیں خوب دھوتے تھے۔

---

٢٠٨ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

marfat.com

مغيرة عن ابراهيم قال توضأ عمر فغسل قدميه.

جب نے وضو فرمایا تو پاؤں کو دھویا۔

۲۰۹۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا ابو ربيعة قال ثنا ابو عوانة عن ابي حمزة قال رايت ابن عباس يغسل رجليه ثلثا ثلثا.

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین تین بار پاؤں دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۔ حدثنا ربيع بن الجيزي قال ثنا ابو الاسود قال انا ابن لهيعة عن عمارة بن غزية عن ابن المجمر قال رايت ابا هريرة مرة وكان اذا غسل ذراعيه كاد ان يبلغ نصف العضد ورجليه الى نصف الساق فقلت له في ذلك فقال اريد ان اطيل غرتي اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان امتي ياتون يوم القيمة غرا محجلين من الوضوء ولا ياتي احد من الامم كذلك.

حضرت ابن محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک بار (اعضاء دھوتے ہوئے) وضو فرماتے جب ہاتھ دھوتے تو قریب ہوتا کہ بازو کے نصف تک پہنچ جائیں اور جب پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک پہنچنے کے قریب ہوتے، میں نے اس سلسلے میں ان سے بات کی فرمایا میں چمک بڑھانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ وضو کے انکے اعضاء چمک رہے ہونگے دوسری کوئی امت اس طرح نہیں آئیگی۔

۲۱۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب قال ثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن مجاهد انه ذكر له المسح على القدمين فقال كان ابن عمر يغسل رجليه غسلا فانا اسكب عليه الماء سكبا.

حضرت ابو بشر، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس پاؤں پر مسح کا ذکر گیا تو فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاؤں کو خوب دھوتے تھے اور میں آپ پر پانی بہاتا۔

۲۱۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة عن ابي بشر عن مجاهد عن ابن عمر مثله.

حضرت ابو بشر، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۳۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا عبد العزيز بن عبد الله الماجشون عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر انه كان يغسل رجليه اذا توضا.

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے تو پاؤں کو دھوتے۔

۲۱۴۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں میں نے

marfat.com

بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ لَا۔

وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوْجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّي رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عَدِمَ الْمَاءَ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يَيَمَّمُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهُ وَلَا رِجْلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى فَرْضٍ آخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ وَيُسْقِطُ فَرْضَ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلَى فَرْضٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُوْنُ فَرْضُهَا الْغَسْلَ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى فَرْضٍ مِنْ ذٰلِكَ الْجُنُبُ عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ سَائِرَ بَدَنِهِ بِالْمَاءِ فِي حَالِ وُجُوْدِهٖ وَإِنْ عَدِمَ الْمَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِي وَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ فَأُسْقِطَ فَرْضُ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهٖ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلَى بَدَلٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيْلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهُ مِنْ ذٰلِكَ لَا إِلَى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهُ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَكُوْنُ سُقُوْطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى بَدَلٍ بِدَلِيْلٍ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَبَطَلَتْ بِذٰلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذْ كَانَ قَدْ لَزِمَهُ فِي قَوْلِهٖ مِثْلُ مَا أَلْزَمَ

حضرت عطاء سے پوچھا کیا کسی صحابی سے آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ انھوں نے پاؤں پر مسح کیا ہو، فرمایا نہیں۔

کسی گمان کرنے والے کا خیال ہے کہ غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے (نماز کے وضو میں) پاؤں پر مسح کرنا واجب ہے وہ کہتا ہے میں نے دیکھا کہ ان کا حکم سر کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں جب کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم فرض ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھ کا تیمم (مسح) کرتا ہے۔ سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کرتا۔ پس جب پانی کا نہ ہونا چہرے اور ہاتھوں کے دھونے کی فرضیت کو دوسرے فرض کی طرف ساقط کر دیتا ہے اور وہ تیمم ہے جبکہ سر اور پاؤں کے فرض (دھونے) کو کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں کرتا تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں پاؤں کا حکم سر کے حکم جیسا ہے، چہرے اور ہاتھوں کی طرح نہیں۔

اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں پانی کی موجودگی میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ ہونے کی صورت میں یہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ اسی سے جنبی ہے اس پر لازم ہے کہ پانی کی موجودگی میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس پر (صرف) چہرے اور ہاتھوں کا تیمم واجب ہوتا ہے تو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی تمام بدن کے حکم کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن کسی بدل کی طرف نہیں۔ پس یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہو تو پانی کی موجودگی میں اس کا مسح فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں (کے دھونے) کی فرضیت کا کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ پانی کی موجودگی میں ان کا حکم مسح تھا۔ اس سے مخالفت کی علت باطل ہو گئی کیونکہ اس نے اپنے قول سے جو کچھ مخالف پر لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم ہو گیا۔

marfat.com

بَابُ الْوُضُوْءِ هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اَمْ لَا

باب: کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ

٢١٥ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ.

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن تھا تو آپ نے ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔

٢١٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ صَنَعْتَ شَيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ يَا عُمَرُ.

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

٢١٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت سلیمان اپنے والد سے (رضی اللہ عنہما) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَوَضَّؤُا لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا

ایک قوم کا خیال ہے کہ مقیم لوگوں پر ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن اس معاملے میں اکثر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا وضو صرف بے وضو ہونے والے پر واجب ہے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ان کے مسلک کے

marfat.com

ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۱۸ - فَاِنَّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقُرِّبَتْ لَهُمْ شَاةٌ مُصَلِّيَةٌ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى فَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ حَانَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ وُضُوْءُهٗ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَلٰى مَا رَوٰى ابْنُ بُرَيْدَةَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ فِيْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَيُلْتَمَسَ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ۔

۲۱۹ - قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهٖ فَانْصَرَفْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَجْلِسِهٖ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ وَقَدْ فَطِنْتَ بِهٰذَا مِنِّيْ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنْ كَانَ لَكَافِيْ وُضُوْئِيْ

موافق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے گھر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ اس نے ان کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ پس آپ نے اور ہم نے اسے کھایا۔ پھر ظہر کا وقت ہوگیا تو آپ نے وضو کرکے ظہر کی نماز پڑھی، پھر باقی کھانے کی طرف لوٹے اس سے تناول فرمایا پھر عصر کا وقت ہوگیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن (نیا) وضو نہیں کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر اسی ایک وضو سے پڑھی جو ظہر کے وقت کیا تھا اور جائز ہے کہ آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا جیسا کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے طلب فضیلت کے لیے ہو وجوب کے لیے [illegible]

سوال: اگر کوئی کہے کہ کیا اس میں کوئی فضیلت ہے جسے طلب کیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا ہاں!

حضرت ابوغطیف ہذلی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہ اپنے گھر کی مجلس میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب عصر کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کرکے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی نشست گاہ کی طرف تشریف لے آئے میں بھی ساتھ ہی لوٹا۔ حتیٰ کہ مغرب کے لیے اذان ہوگئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمن! یہ کیا ہے ہر نماز کے لیے وضو؟ انہوں نے فرمایا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سنت (مؤکدہ) نہیں مجھے صبح کی نماز کا وضو تمام نمازوں کے لیے کافی ہے جب تک میں بے وضو نہ ہو جاؤں۔ لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلَوَاتٍ كُلَّهَا مَا لَمْ اُحْدِثْ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَفِيْ ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ .

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لِاِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۲۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ .

فَهٰذَا اَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهٖ وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ ثُمَّ نُسِخَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْاٰثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۲۲۱ - فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ تَوَضِّيَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْهِ اَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

سے سنا آپ نے فرمایا جس نے حالتِ طہارت میں وضو کیا اس کے لیے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ تو اے بھتیجے! میں نے اس بات کی خواہش کی ہے۔

لہٰذا جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جو حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس فضیلت کو پانے کے لیے ہو اس لیے نہیں کہ یہ آپ پر واجب تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات پر حدیث مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عمرو بن عامر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا اور "آپ لوگ"؟ فرمایا ہم ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے ہیں۔

یہ ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا حکم جانتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور انھوں نے اسے ہر نماز کے لیے فرض نہیں سمجھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اس وقت واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا اس سلسلے میں ہم نے غور کیا کہ ہمیں کچھ روایا مل سکتی ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ روایات یہ ہیں):۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے عام اس سے کہ باوضو ہوں یا بے وضو؟ انھوں نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز

marfat.com

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ
بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ
طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ
لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً
عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَا لَمْ يَكُنِ الْحَدَثُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيْجَابُ السِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَكَيْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِكَ وَتَعْمَلُوْنَ بِكُلِّ الْحَدِيْثِ إِذْ كُنْتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِهٖ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دُوْنَ أُمَّتِهٖ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا هُمْ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ سَوَآءً وَلَيْسَ يُوْصَلُ إِلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

۲۲۲- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

۲۲۳- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

کے لیے وضو کا حکم دیا گیا۔ باوضو ہوں یا بے وضو، جب آپ کے لیے یہ مشکل ہوگیا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیا گیا۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر اس کی طاقت دیکھتے ہیں پس ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا پھر یہ منسوخ ہوگیا پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جب تک آدمی بے وضو نہ ہو، (پہلا) وضو کافی ہے۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں ہر نماز کے لیے مسواک کے واجب ہونے کا ذکر ہے تم کیسے اسکو واجب نہیں سمجھتے حالانکہ تم مکمل حدیث پر عمل کرتے ہو جبکہ تم اس کے بعض پر عمل کر چکے ہو۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے مسواک کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو امت کو نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور وہ (امتی) اس سلسلے میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت تک پہنچنا اس وقت ممکن نہیں جب تک واقفیت حاصل نہ کی جائے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کچھ پاتے ہیں جو ہماری راہنمائی کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

marfat.com

أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بیان کیا۔

۲۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَلِيفَ الْغُبَارِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع حضرت عبد اللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے ہم نے صرف ابن مرزوق سے نقل کیا ہے۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ام حبیبہ کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

marfat.com

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ السِّوَاكَ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

٢٢٩ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

٢٣٠ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٣١ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مِثْلَهُ.

حضرت ابوالزناد حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِذٰلِكَ وَأَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّ فِي ارْتِفَاعِ ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَهُوَ الْمَجْعُوْلُ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا أُمِرُوْا بِهِ وَأَنَّ الْمَأْمُوْرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُمْ وَأَنَّ حُكْمَهُ كَانَ فِي ذٰلِكَ غَيْرَ حُكْمِهِمْ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ ارْتِفَاعُ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْوُضُوْءَ طَهَارَةً مِنْ حَدَثٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو حکم نہیں دیا اور یہ ان پر واجب نہیں اور اس کا اٹھا دینا بالخصوص جبکہ یہی نماز کے لیے وضو کا بدل ہے اس بات کی دلیل ہے کہ ان پر ہر نماز کے لیے وضو واجب نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا ان (صحابہ کرام) کو نہیں اور اس سلسلے میں آپ کا الگ حکم تھا اور صحابہ کرام کا الگ۔

مفہوم روایات کی تصحیح کا اعتبار کرتے ہوئے اس باب کا بیان یہی ہے اور اس سے ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب کا حکم اٹھ گیا۔

غور و فکر اور قیاس کے اعتبار سے ان کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، وضو، حدث سے طہارت حاصل کرنا ہے

marfat.com

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الطَّهَارَاتِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كَيْفَ حُكْمُهَا وَمَا الَّذِي يَنْقُضُهَا فَوَجَدْنَا الطَّهَارَاتِ الَّتِي تُوجِبُهَا الْأَحْدَاثُ عَلَى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهَا الْغُسْلُ وَمِنْهَا الْوُضُوءُ فَكَانَ مَنْ جَامَعَ وَأَجْنَبَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَكَانَ مَنْ بَالَ أَوْ تَغَوَّطَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ فَكَانَ الْغُسْلُ الْوَاجِبُ بِمَا ذَكَرْنَا لَا يَنْقُضُهُ مُرُورُ الْأَوْقَاتِ وَلَا يَنْقُضُهُ إِلَّا الْأَحْدَاثُ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الطَّهَارَةِ مِنَ الْجِمَاعِ وَالِاحْتِلَامِ كَمَا ذَكَرْنَا كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ حُكْمُ الطَّهَارَاتِ مِنْ سَائِرِ الْأَحْدَاثِ كَذٰلِكَ وَإِنَّهُ لَا يَنْقُضُ ذٰلِكَ مُرُورُ وَقْتٍ كَمَا لَا يَنْقُضُ الْغُسْلَ مُرُورُ وَقْتٍ.

وَحُجَّةٌ أُخْرَى إِنَّا رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْمُسَافِرَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الْحَاضِرِ فَوَجَدْنَا الْأَحْدَاثَ مِنَ الْجِمَاعِ وَالِاحْتِلَامِ وَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُلَّ مَا إِذَا كَانَ مِنَ الْحَاضِرِ كَانَ حَدَثًا يُوجِبُ بِهِ عَلَيْهِ طَهَارَةً فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ مِنَ الْمُسَافِرِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَوَجَبَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ كَانَ حَاضِرًا وَرَأَيْنَا طَهَارَةً أُخْرَى يَنْقُضُهَا خُرُوجُ وَقْتٍ وَهِيَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَكَانَ الْحَاضِرُ وَالْمُسَافِرُ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً يَنْقُضُ طَهَارَتَهُمَا خُرُوجُ وَقْتٍ مَا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فِي نَفْسِهِ مُخْتَلِفًا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَأَنَّ مَا يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْحَاضِرِ مِنْ ذٰلِكَ يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْمُسَافِرِ وَكَانَ خُرُوجُ الْوَقْتِ عَنِ الْمُسَافِرِ لَا يَنْقُضُ طَهَارَتَهُ كَانَ خُرُوجُهُ عَنِ

تو ہم نے ارادہ کیا ہے کہ دیکھیں احداث سے طہارت کا کیا حکم ہے اور اسے کیا چیز توڑتی ہے تو ہم نے ان طہارتوں کو جو حدث سے واجب ہوتی ہیں دو قسموں پر پایا ان میں سے ایک غسل ہے اور دوسرا وضو، پس جو شخص جماع کرے یا جنبی ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے اور جو آدمی پیشاب یا قضائے حاجت کرے اس پر وضو واجب ہے جس واجب غسل کا ذکر ہم نے کیا ہے وہ اوقات کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتا اور اسے صرف حدث توڑتے ہیں جب ثابت ہوا کہ جماع اور احتلام سے طہارت حاصل کرنے کا حکم اسی طرح ہے جیسے ہم نے ذکر کیا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ تمام حدثوں سے طہارت اسی طرح حاصل ہو اور وقت کے گزرنے سے وہ نہ ٹوٹے جس طرح وقت کا گزرنا غسل کو نہیں توڑتا۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ تمام فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ مسافر جب تک بے وضو نہ ہو تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ اختلاف مقیم کے بارے میں ہے پس ہم نے دیکھا کہ جماع، احتلام، قضائے حاجت، پیشاب اور ہر وہ چیز جو مقیم کے لیے حدث ہے اور اس پر طہارت کو واجب کرتی ہے۔ جب وہ مسافر سے وقوع پذیر ہو تو وہ بھی اسی طرح ہوگی اور اس پر اسی طہارت کا حصول واجب ہوگا جو مقیم ہونے کی صورت میں اس پر واجب ہوتا۔ ایک دوسری طہارت جو وقت گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے یعنی موزوں پر مسح اس میں بھی مسافر اور مقیم برابر ہیں۔ ان کی طہارت کسی نہ کسی وقت کے نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہے اگرچہ سفر و حضر کے اعتبار سے وقت میں تفاوت ہے۔

جب ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اسی طرح ہے اور جو چیز مقیم کی طہارت کو توڑتی ہے۔ اس سے مسافر کی طہارت بھی ختم ہو جاتی ہے اور وقت کا نکلنا مسافر کی طہارت کو نہیں توڑتا، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وقت نکلنے سے مسافر کی طہارت بھی نہ ٹوٹے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

عَنِ الْمُقِيمِ أَيْضًا كَذَٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَىٰ مَا بَيَّنَّا مِنْ ذَٰلِكَ وَهَٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ بِذَٰلِكَ جَمَاعَةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک جماعت اس کی قائل رہی ہے۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَصْحَابَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوُا الظُّهْرَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامُوا لِيَتَوَضَّئُوا فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ أَحْدَثْتُمْ فَقَالُوا لَا فَقَالَ الْوُضُوءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ لَيُوشِكُ أَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَبَاهُ وَأَخَاهُ وَعَمَّهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کھڑے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں کیا ہوا تم بے وضو ہو گئے، انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو کیا بغیر حدث کے وضو کرتے ہو، قریب ہے کہ کوئی شخص حدث کے بغیر وضو کرنے پر اپنے باپ، بھائی، چچا اور چچازاد بھائی کو قتل کر دے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ.

حضرت عمرو بن عامر فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہا) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کرتے۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَسْعُودُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ وَزَادَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَيَتْلُو إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ.

حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور یہ آیت تلاوت فرماتے (ترجمہ) اور جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھو لو۔ (آخر تک)۔

marfat.com

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ ذٰلِكَ عَلَى الْقِيَامِ وَهُمْ مُحْدِثُوْنَ اَلَا تَرٰى اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ حُكْمَ الْمُسَافِرِ هُوَ هٰذَا وَاَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُحْدِثَ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْمُسَافِرِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَدْ خُوْطِبَ بِهَا كَمَا خُوْطِبَ الْحَاضِرُ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ الْحَاضِرِ فِيْهَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَدْ قَالَ ابْنُ الْفَغْوَاءِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحْدَثُوْا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا حَتّٰى يَتَوَضَّئُوْا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَخْبَرَ اَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الْقِيَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ حَدَثٍ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس آیت میں ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہاں بے وضو ہونے کی حالت میں نماز کا ارادہ کرنا مراد ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام فقہاء کا مسافر کے لیے اسی حکم پر اجماع ہے اور یہ کہ جب تک وہ بے وضو نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں جب معلوم ہوا کہ مسافر کا یہ حکم اسی آیت میں ہے اور اسے بھی اسی طرح مخاطب کیا گیا جیسے مقیم کو خطاب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں مقیم کا حکم بھی وہی ہے۔

ابن فغواء نے فرمایا کہ جب وہ (صحابہ کرام) بے وضو ہوتے تو اس وقت تک کلام نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ" الآیۃ تو بتایا کہ یہ بے وضو ہونے کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ۔

حضرت شعبہ نے حضرت مسعود بن علی (رضی اللہ عنہم) سے یہ بات روایت کی لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِهِ الْمَذِيُّ كَيْفَ يَفْعَلُ

باب ۱۱: جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے

۲۳۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ

marfat.com

قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اِیَاسِ ابْنِ خَلِیْفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ یَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِیِّ فَقَالَ یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَهٗ وَیَتَوَضَّاُ۔

کو حکم دیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھیں تو آپ نے فرمایا وہ اپنے اعضائے تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔

اَلْکَلَامُ فِی الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ غَسْلَ الْمَذَاکِیْرِ وَاجِبٌ عَلَی الرَّجُلِ اِذَا اَمْذٰی وَاِذَا بَالَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْاَثَرِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِیْجَابِ غَسْلِ الْمَذَاکِیْرِ وَلٰکِنَّهٗ لِیَتَقَلَّصَ الْمَذِیُّ فَلَا یَخْرُجُ قَالُوْا وَمِنْ ذٰلِكَ مَا اُمِرَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِی الْهَدْیِ اِذَا کَانَ لَهٗ لَبَنٌ اَنْ یَّنْضَحَ ضَرْعَهٗ بِالْمَاءِ لِیَتَقَلَّصَ ذٰلِكَ فِیْهِ فَلَا یَخْرُجُ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِمَا یَدُلُّ عَلٰی مَا قَالُوْا مِنْ ذٰلِكَ۔

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم کا مذہب ہے کہ جب کسی شخص کو مذی آئے یا پیشاب کرے تو اس پر اعضائے تناسل کو دھونا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اعضائے تناسل کو دھونا واجب نہیں کرتا بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ مذی رک جائے اور نہ نکلے وہ فرماتے ہیں اسی سے آپ کا مسلمانوں کو قربانی کے بارے میں حکم دینا ہے کہ اگر وہ دودھ والا ہو تو تھنوں پہ پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ دودھ رک جائے۔

ایسی روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں جو ان لوگوں کے موقف پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے ہے۔

۲۴۰۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا یَّسْاَلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی تو میں نے ایک شخص کو کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھے۔ آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ اَبِیْ یَعْلَی الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت منذر ابو یعلی ثوری، حضرت محمد بن حنفیہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے سنا وہ اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) سے بتاتے

marfat.com

الْحَنَفِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَجِدُ مَذْيًا فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يُمْذِي فَإِذَا كَانَ الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ وَإِذَا كَانَ الْمَذْيُ فَفِيهِ الْوُضُوءُ۔

کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے مذی آتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھیں میں خود پوچھنے سے شرم محسوس کرتا تھا۔ کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر مذکر کو مذی آتی ہے اگر منی ہو تو اس میں غسل ہے اور اگر مذی ہو تو اس میں وضو ہے

۲۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْهُ۔

حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی اور میرے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں تو میں نے آپ کی خدمت میں (کسی کو) بھیجا تو آپ نے فرمایا وضو کرو اور اسے دھو لو۔

---

۲۴۳ ۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔ اور منی میں غسل ہے۔

---

۲۴۴ ۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ إِذَا أَمْذَيْتُ اغْتَسَلْتُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ

حضرت ہانی بن ہانی، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی زیادہ آتی تھی تو جب بھی مجھے مذی آتی میں غسل کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

---

۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں ہم کو اسرائیل نے خبر دی اور حضرت ربیع مؤذن فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسد نے اور ان سے اسرائیل نے بیان کیا اس کے بعد انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

٢٤٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ الْمَنِيَّ فَاغْتَسِلْ.

٢٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِي فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ذَكَرَ وُضُوءَ الصَّلَاةِ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَا كَانَ سِوَى وُضُوءِ الصَّلَاةِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ فَإِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِغَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِي وَجَبَ لَهُ وُضُوءُ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَوَى سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى هَذَا أَيْضًا.

٢٤٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ

حضرت حصین ابن قبیصہ حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھا آپ نے فرمایا جب مذی کو دیکھو تو وضو کرو اور عضو مخصوص کو دھوؤ۔ اور جب منی دیکھو تو غسل کرو۔

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کیا تو مجھے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں چنانچہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا تو انھوں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا جو اس صورت میں واجب ہوتی ہے تو آپ نے نماز کے وضو کا ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وضو کے علاوہ جس بات کا آپ نے حکم دیا وہ اس سبب سے نہ تھا جس سبب سے مذی کی صورت میں وضو کرنا واجب ہے چنانچہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

پس آپ نے بتایا کہ اس سے وضو واجب ہوتا ہے اور یہ اس بات کی نفی ہے کہ وضو کے

marfat.com

فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيهِ هُوَ الْوُضُوءُ وَذٰلِكَ يَنْفِي أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوءِ غَيْرُهُ.

ساتھ کچھ اور بھی واجب ہو

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى قَدْ ذَكَرَ.

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی بات مروی ہے جو پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے اور وہ یہ روایت کرے۔

۲۴۹- مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيُلَاعِبُهَا فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنو عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ کھیل کود کرتا تھا۔ اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم پانی (مذی) پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتیں کو دھو لو اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

قِيلَ لَهُ: يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ وَجْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

اس کو جواب میں کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ وہی ہو جو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں بیان کی ہے اور بعد والے لوگوں میں سے ایک جماعت سے اس کے موافق مروی ہے۔

۲۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ فَالْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ فَإِنَّهُ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ منی، مذی اور ودی ہے۔ مذی اور ودی سے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرے۔ البتہ منی (کی صورت) میں غسل ہوگا۔

۲۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَأُمْذِي فَقَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سواری پر سوار ہوتا ہوں تو مذی نکل آتی ہے۔ آپ نے فرمایا عضو تناسل دھوؤ اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

marfat.com

لِلصَّلٰوۃِ۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِیْنَ ذَکَرَ مَا یَجِبُ فِی الْمَذْیِ ذَکَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّۃً وَّحِیْنَ اَمَرَ اَبَا جَمْرَۃَ اَمَرَہٗ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّکَرِ۔

۲۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا الرَّبِیْعُ ابْنُ صَبِیْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِی الْمَذْیِ وَالْوَدْیِ قَالَ یَغْسِلُ فَرْجَہٗ وَیَتَوَضَّاُ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

۲۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ بْنِ فَیَّاضٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِذَا اَمْذَی الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَۃَ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَھٰذَا وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ فَقَدْ ثَبَتَ بِہٖ مَا وَصَفْنَا وَاَمَّا وَجْہُ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا خُرُوْجَ الْمَذْیِ حَدَثًا فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ خُرُوْجِ الْاَحْدَاثِ مَا الَّذِیْ یَجِبُ بِہٖ فَکَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ یَجِبُ بِہٖ غَسْلُ مَا اَصَابَ الْبَدَنَ مِنْہُ وَلَا یَجِبُ غَسْلُ مَا سِوٰی ذٰلِکَ اِلَّا التَّطَھُّرَ لِلصَّلٰوۃِ وَکَذٰلِکَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ اَیِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ فِیْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِکَ حَدَثًا فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ خُرُوْجُ الْمَذْیِ الَّذِیْ ھُوَ حَدَثٌ لَا یَجِبُ فِیْہِ غَسْلُ غَیْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اَصَابَہٗ مِنَ الْبَدَنِ غَیْرَ التَّطَھُّرِ لِلصَّلٰوۃِ فَثَبَتَ ذٰلِکَ اَیْضًا بِمَا ذَکَرْنَا مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب مذی سے واجب ہونے والی چیز کا ذکر کیا تو صرف وضو کا ذکر فرمایا اور جب حضرت ابوجمرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وضو کے ساتھ عضو تناسل کو دھونے کا حکم بھی فرمایا۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مذی اور ودی کا حکم نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی مذی نکلے تو وہ حشفے (آلہ تناسل کے سر) کو دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس باب کا معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے بیان تھا اس سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا غور و فکر اور اجتہاد کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مذی کا نکلنا حدث ہے پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں احداث کے نکلنے کی صورت میں کیا واجب ہوتا ہے، تو بول و براز کے نکلنے کی صورت میں بدن کے اس حصے کو دھونا واجب ہے جہاں وہ (نجاست) لگی اس کے علاوہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے طہارت حاصل کرے اسی طرح خون کا نکلنا ہے جس جگہ سے بھی نکلے ان لوگوں کے نزدیک جو اس کو حدث قرار دیتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ چونکہ مذی کا نکلنا بھی حدث ہے لہٰذا اس میں بھی بدن کا اتنا حصہ ہی دھونا واجب ہو جس کو یہ لگی ہے۔ البتہ نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے تو ہمارا موقف قیاس کے طریقے پر بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ۱۲ حُكْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ أَمْ نَجِسٌ

۲۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَرَأَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ شُعْبَةُ أَنَا عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

باب ۱۲: منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کو احتلام ہوگیا۔ ام المومنین کی ایک لونڈی نے ان کو دیکھا کہ وہ کپڑے سے نجاست کا اثر دھو رہے ہیں یا کپڑا دھو رہے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو آپ نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچنے سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں حضرت شعبہ نے حضرت حکم (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ہمیں خبر دی اسکے بعد انھوں نے اپنی سند کیساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زید، حضرت اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود بن یزید اور ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُهُ.

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں اس میں اضافہ نہیں کرتی تھی کہ کپڑے سے رگڑ دیتی اور جب وہ خشک ہوتا تو کھرچ دیتی۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَقَدْ رَأَتْنِي عَائِشَةُ وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِنْ ثَوْبِي فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّهُ لَيُصِيبُ ثَوْبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَفْعَلَ بِهِ هٰكَذَا تَعْنِي يَفْرُكُهُ.

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت کا اثر دھو رہا تھا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو یہ (اثر) پہنچتا تو وہ اس عمل یعنی کھرچنے پر اضافہ نہ فرماتے۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کا اثر کھرچ دیتی تھی۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو مخلد، حضرت حارث بن نوفل سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک سے منی کھرچتی تھی۔ اور ان دنوں ہماری چادریں اونی ہوتی

marfat.com

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ مِرْطِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُرُوطُنَا يَوْمَئِذٍ الصُّوفَ۔

تھیں۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَأَغْسِلُهُ أَوْ أَمْسَحُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا شَكَّ الْحُمَيْدِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور دھو دیتی یا (فرمایا) پونچھ دیتی۔ جب وہ تر ہوتی (دھونے اور پونچھنے کے بارے میں) حمیدی راوی کو شک ہے۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ أَخِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي شَعَالَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوشعالہ نخعی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْأَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فَذَهَبَ ذَاهِبُونَ إِلَى أَنَّ الْمَنِيَّ طَاهِرٌ وَأَنَّهُ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ وَإِنْ وَقَعَ فِيهِ وَأَنَّ حُكْمَهُ فِي ذَلِكَ حُكْمُ النُّخَامَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ هُوَ نَجِسٌ وَقَالُوا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هَذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّهَا إِنَّمَا جَاءَتْ فِي ذِكْرِ ثِيَابٍ يُنَامُ فِيهَا وَلَمْ تَأْتِ فِي ثِيَابٍ يُصَلَّى فِيهَا وَقَدْ رَأَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَأْسَ بِالنَّوْمِ فِيهَا وَلَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ

حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو رینٹھ کا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے لوگوں نے اس بارے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ناپاک ہے اور کہا کہ ان روایات میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ان کپڑوں کے بارے میں آئی ہیں جن میں سویا جاتا ہے یہ روایات ان کپڑوں کے بارے میں نہیں جن میں نماز پڑھی جاتی ہے اور ہم بول و براز، پیشاب اور خون والے کپڑوں میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

marfat.com

الْمَنِيُّ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا لَوْ كُنَّا نَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ النَّوْمُ فِي الثَّوْبِ النَّجِسِ فَإِذَا كُنَّا نُبِيْحُ ذٰلِكَ وَنُوَافِقُ مَا رَوَيْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَنَقُوْلُ مِنْ بَعْدُ لَا يَصْلُحُ الصَّلٰوةُ فِي ذٰلِكَ فَلَمْ نُخَالِفْ شَيْئًا مِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَاءَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْمَا كَانَتْ تَفْعَلُ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ إِذَا أَصَابَ الْمَنِيُّ۔

۲۶۸۔ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَبِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِيْ ثَوْبِهٖ۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا عَمْرٌو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰكَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُ بِثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْهُ وَتَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِهِ الَّذِيْ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْهِ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ۔

البتہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا جائز ہے کہ منی کا بھی یہی حکم ہو۔ یہ حدیث ہمارے خلاف اس وقت حجت بنتی جب ہم کہتے کہ ناپاک کپڑوں میں سونا بھی صحیح نہیں جب ہم اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ایسے کپڑے میں نماز جائز نہیں تو ہم اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی مخالفت نہیں کر رہے۔

حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے منی لگنے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ جو عمل کرتی تھیں اس کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ابھی آپ کے کپڑے میں پانی کے اثرات ہوتے تھے۔

حضرت ابومعاویہ نے حضرت عمرو سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمرو نے خبر دی پھر ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کے ساتھ جس میں آپ نماز پڑھتے۔ یہ عمل اختیار کرتی تھیں کہ اس سے منی کو دھو ڈالتیں اور جس میں آپ نے نماز نہ پڑھی ہوتی کھرچ دیتیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت اس کے موافق ہے۔

marfat.com

٢٧١ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا إسحاق بن بكر بن مضر قال حدثني أبي عن جعفر بن ربيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن سويد بن قيس عن معاوية بن حديج عن معاوية بن أبي سفيان أنه سأل أخته أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في الثوب الذي يضاجعك فيه فقالت نعم إذا لم يصبه أذى.

حضرت معاویہ بن ابوسفیان (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے انھوں نے اپنی ہمشیرہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ جس میں آپ سے ہم بستر ہوتے انھوں نے فرمایا ہاں جب کہ نجاست نہ پہنچتی۔

٢٧٢ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو وابن لهيعة والليث عن يزيد فذكر بإسناده مثله.

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے عمرو، ابن لہیعہ اور لیث نے حضرت یزید (رضی اللہ عنہم) سے خبر دی پھر انھوں نے انکی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وقد روي عن عائشة أيضا ما يوافق ذلك.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

٢٧٣ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا خالد بن الحارث عن أشعث عن محمد عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في لحف نسائه.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے ہم بستری والے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

٢٧٤ - حدثنا فهد قال ثنا أحمد بن حميد قال ثنا غندر عن شعبة عن أشعث فذكر بإسناده مثله غير أنه قال في لحفنا.

حضرت شعبہ، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں (لحف نسائہ کی بجائے "لحفنا" کے الفاظ ہیں۔

قال أبو جعفر فثبت ما ذكرنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يصلي في الثوب الذي ينام فيه إذا أصابه شيء من الجنابة وثبت أن ما ذكره الأسود وهمام عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم إنما هو في ثوب النوم.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں آرام فرما ہوتے جب کہ اس کے ساتھ جنابت (منی) سے کچھ لگا ہوتا اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ نیند کے لباس کے بارے میں ہے۔

marfat.com

لَا فِيْ ثَوْبِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ عَلٰى اَهْلِ الْقَوْلِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ۔

نماز کے لباس سے متعلق نہیں ہے۔
پس پہلے مسلک کے قائلین دوسرے قول والوں کے خلاف ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِاَصَابِعِيْ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَلَا يَغْسِلُهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے خشک منی، اپنی انگلیوں کے ساتھ کھرچ دیتی پھر وہ اس میں نماز پڑھتے اور اسے نہ دھوتے۔

۲۷۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم، حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی پھر آپ اس میں نماز ادا کرتے۔

۲۷۸ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت مجاہد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ الصَّلٰوةِ كَمَا تَفْرُكُهُ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) (حضور علیہ السلام کے) نماز کے کپڑوں سے بھی منی کھرچ دیتی

marfat.com

من ثوب النوم قال ابو جعفر وليس في هذا عندنا دليل على طهارته فقد يجوز ان يكون كانت تفعل به هذا فيطهر بذلك الثوب والمني في نفسه نجس كما قد روي فيما اصاب النعل من الاذى۔

۲۸۰- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن كثير قال ثنا الاوزاعي عن محمد بن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وطئ احدكم الاذى بخفه او بنعله فطهورهما التراب۔

قال ابو جعفر فكان ذلك التراب يجزئ من غسلهما وليس في ذلك دليل على طهارة الاذى في نفسه فكذلك ما روينا في المني يحتمل ان يكون كان حكمه عندهم كذلك يطهر الثوب بازالتهم اياه عنه بالفرك وهو في نفسه نجس كما كان الاذى يطهر النعل بازالتهم اياه عنها وهو في نفسه نجس فالذي وقفنا عليه من هذه الآثار المروية في المني هو ان الثوب يطهر مما اصابه من ذلك بالفرك اذا كان يابسا ويجزئ ذلك من الغسل وليس في شيء من هذا دليل على حكمه هو في نفسه اطاهر هو ام نجس فذهب ذاهب الى انه قد روي عن عائشة ما يدل على انه كان عندها نجسا وذكر في ذلك۔

۲۸۱- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة

تھیں جیسے شب باشی کے لباس سے کھرچتی تھیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں بھی ہمارے نزدیک طہارت کی کوئی دلیل نہیں، ہوسکتا ہے وہ اس طرح اس لیے کرتی ہوں کہ اس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے جب کہ منی ذاتی طور پر ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست لگنے کے سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے موزے یا جوتے کے ساتھ نجاست پر چلے تو مٹی ان کو پاک کرنے والی ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں مٹی ان دونوں کو دھونے کی جگہ کفایت کرتی ہے اس میں نجاست کے ذاتی طور پر پاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے بارے میں روایت کیا ہے ہوسکتا ہے ان کے نزدیک اس کا حکم بھی یہی ہو کہ کھرچ کر اسے دور کرنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ بذات خود ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست دور کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست فی ذاتہ ناپاک ہے۔

منی کے بارے میں مروی آثار سے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو یہ لگ جائے وہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ دھونے کی جگہ کافی ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے یا ناپاک۔

بعض حضرات تو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بھی مروی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی ناپاک ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت قاسم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب کپڑے میں منی لگ جائے

marfat.com

أنها قالت في المني إذا أصاب الثوب إذا
رأيته فاغسله وإن لم تره فانضحه .

۲۸۲ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا وهب
قال ثنا شعبة فذكر بإسناده مثله .

۲۸۳ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا
عبد الرحمن بن زياد قال حدثنا شعبة قال
أنا أبو بكر بن حفص قال سمعت عمتي
تحدث عن عائشة مثله .

۲۸۴ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر
بن عمر قال ثنا شعبة فذكر بإسناده مثله
قال فهذا قد دل على نجاسته عندها .

قيل له ما في ذلك دليل على ما
ذكرت لأنه لو كان حكمه عندها حكم
سائر النجاسات من الغائط والبول والدم
لأمرت بغسل الثوب كله إذا لم يعرف
موضعه منه ألا ترى أن ثوبا لو أصابه بول
فخفي مكانه أنه لا يطهره النضح وإنه
لا بد من غسله كله حتى يعلم طهوره من
النجاسة فلما كان حكم المني عند
عائشة إذا كان موضعه من الثوب غير
معلوم النضح ثبت بذلك أن حكمه
كان عندها بخلاف سائر النجاسات .

وقد اختلف أصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم في ذلك فروي عنهم في ذلك .

۲۸۵ - ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن
قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم
قال أنا حصين عن مصعب بن سعد عن أبيه
أنه كان يفرك الجنابة من ثوبه .

فهذا يحتمل أن يكون كان يفعل

اگر تم دیکھو تو دھو لو اگر نہ دیکھو تو اس پر پانی چھڑک دو۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں، میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہوئے فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ (منی) ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے نزدیک ناپاک ہے۔

ان سے پوچھا گیا جو کچھ آپ نے بیان اس حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ اگر ان کے نزدیک اس کا حکم باقی تمام نجاستوں مثلاً بول و براز، پیشاب اور خون جیسا ہوتا تو آپ پورے کپڑے کو دھونے کا حکم فرماتیں جب اس کی جگہ معلوم نہ ہوتی کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ پوشیدہ ہو تو محض پانی بہانے (چھینٹے مارنے) سے وہ پاک نہیں ہوتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے حتیٰ کہ نجاست سے اس کا پاک ہونا معلوم ہو جائے پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک منی کا حکم یہ ہے کہ جب کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو چھینٹے ماریں جائیں تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک اس کا حکم دیگر نجاستوں کے خلاف ہے۔

اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے مروی ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت (منی) کو کھرچتے تھے۔

پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ایسا اسلیے

marfat.com

ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُ بِالرَّوْثِ الْمَحْكُوْكِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهٗ اِعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِّنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُّصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً فِي الرَّكْبِ فَرَكِبَ حَتّٰى جَآءَ الْمَآءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ۔

۲۸۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهٗ۔

فَاَمَّا مَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ لِضِيْقِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ اِيَّاهُ عَلٰى مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ بِالْمَآءِ

کرتے ہوں کہ یہ ان کے نزدیک پاک ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس کے ساتھ یہ عمل اس بنیاد پر کرتے ہوں کہ جیسے جوتے سے گوبر کو کھرچا جاتا ہے اسلیے ایسا نہیں کرتے تھے کہ ان کے نزدیک یہ پاک ہے

حضرت یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواروں کے اس دستے میں عمرہ کیا جس میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر کے سفر کے دوران بعض مقامات پر پانی کے قریب رات کو ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی سواروں کے پاس پانی نہ ملا آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آئے اور احتلام سے جو کچھ دیکھا اسے دھونے لگے حتیٰ کہ صبح روشن ہو گئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبح ہو گئی ہے ہمارے پاس کپڑے ہیں اپنے کپڑے چھوڑ دیجیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ مجھے نظر آتا ہے اسے دھوؤں گا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گئے تو انھوں نے اچانک دیکھا تو ان کو احتلام آیا ہوا تھا اور انھوں نے غسل نہیں کیا تھا فرمایا اللہ کی قسم ابھی اپنے آپ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ مجھے احتلام ہوا اور مجھے پتہ نہ چل سکا، میں نے نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا پھر انھوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں نظر آیا اسے دھویا اور جو نظر نہ آیا اس پر چھینٹے مارے۔

اور جو کچھ حضرت یحییٰ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے وقت کی تنگی کے پیش نظر جو کچھ ضروری تھا کیا اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ دیکھا اس میں انھوں نے آپ کی اتباع کی۔

marfat.com

فَاِنَّ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ وَ اَنْضِحْ مَا لَمْ اَرَ مِمَّا اَتَوَهَّمُ اَنَّهٗ اَصَابَهٗ وَلَا اَتَيَقَّنُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ عَنْهُ الشَّكُّ فِيْمَا يُسْتَانَفُ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْبَلَلُ مِنَ الْمَآءِ۔

اور آپ کا یہ فرمانا کہ جو کچھ میں نے نہیں دیکھا اس پہ چھینٹے ماروں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہو کہ جہاں مجھے چیز نہ دیکھوں جس کا مجھے وہم ہے کہ اسے منی لگی ہوگی اور اس بات کا مجھے یقین نہیں ہوا لہٰذا شک دور کرنے کے لیے ایسا کروں گا۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ اِنْ رَاَيْتَهٗ فَاغْسِلْهُ وَاِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهٗ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَرَاهُ نَجَسًا۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے اس منی کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اگر اسے دیکھو تو دھو لو ورنہ پورے کپڑے کو دھوؤ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے ناپاک سمجھتے تھے۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمْسَحُوْا بِاِذْخِرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے اذخر (گھاس) سے رگڑ دو۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَرَاهُ طَاهِرًا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے پاک سمجھتے تھے۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ اَنْضِحْهُ بِالْمَآءِ۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِالنَّضْحِ الْغَسْلَ لِاَنَّ النَّضْحَ قَدْ يُسَمّٰى غَسْلًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضِحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا يَعْنِيْ يَضْرِبُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ اَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

پس جائز ہے کہ چھینٹے مارنے سے مراد دھونا ہو کیونکہ "نضح" کو دھونا بھی کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے ایک کنارے سے ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد کچھ اور ہو۔

marfat.com

۲۹۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَاَنَا عِنْدَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ اَهْلَهُ قَالَ صَلِّ فِيْهِ اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلَهُ وَلَا تَنْضِحْهُ فَاِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا شَرًّا۔

حضرت عبدالملک بن عمیر سے مروی ہے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اس لباس میں نماز پڑھتا ہے جس میں وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے آپ نے فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اگر اس میں کچھ چیز (منی وغیرہ) دیکھو تو اسے دھولو، لیکن چھینٹے نہ مارنا اس سے خرابی بڑھتی ہے۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ قَطِيْفَةٍ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا۔

حضرت عبدالکریم بن رشید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس چادر کے بارے میں پوچھا گیا جس کے ساتھ منی لگ جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے، آپ نے فرمایا اسے دھولو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِيْهِ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِهٖ كَيْفَ هُوَ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثًا اَغْلَظَ الْاَحْدَاثِ لِاَنَّهٗ يُوْجِبُ اَكْبَرَ الطَّهَارَاتِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ خُرُوْجُهَا حَدَثٌ كَيْفَ حُكْمُهَا فِيْ نَفْسِهَا فَرَاَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ خُرُوْجُهُمَا حَدَثٌ وَهُمَا نَجِسَانِ فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَكَذٰلِكَ دَمُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ هُمَا حَدَثٌ وَهُمَا نَجِسَانِ فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَدَمُ الْعُرُوْقِ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ خُرُوْجُهٗ حَدَثًا فَهُوَ نَجِسٌ فِيْ نَفْسِهٖ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثٌ ثَبَتَ اَيْضًا اَنَّهٗ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْهِ غَيْرَ اَنَّا اتَّبَعْنَا فِيْ اِبَاحَةِ حُكْمِهٖ اِذَا كَانَ يَابِسًا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا جب اس مسئلے میں یہ اختلاف ہے اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں اس کے حکم پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ کیا ہے تو ہم نے قیاس کے طریقے پر اس کا اعتبار کیا۔ ہم نے منی کا نکلنا سب سے زیادہ غلیظ حدث پایا، کیونکہ وہ سب سے بڑی طہارت کو واجب کرتا ہے تو ہم نے چاہا کہ ان اشیاء کا حکم دیکھیں جن کا نکلنا حدث ہے۔ تو دیکھا کہ بول و براز کا نکلنا حدث ہے اور وہ ذاتی طور پر ناپاک ہیں، اسی طرح حیض اور استحاضہ حدث ہیں اور وہ بھی ذاتی طور پر ناپاک ہیں۔ رگوں کے خون کے بارے میں بھی قیاس یہی ہے۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جس کا نکلنا حدث ہے وہ ذاتی طور پر ناپاک ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ منی کا نکلنا حدث ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ ذاتی طور پر ناپاک ہے۔ اس میں قیاس یہی ہے البتہ یہ کہ اس کے خشک ہونے کی صورت میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں اس کے جواز پر عمل کرتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى.

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۳ الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ

باب ۱۳: جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا الطُّهُوْرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوْا ذٰلِكَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوْبَ فَقَالَ ذٰلِكَ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا اس پر طہارت حاصل کرنا لازم ہے، پھر فرمایا میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے نیز فرمایا میں نے حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن ابی کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات فرمائی نیز فرمایا مجھے ابو سلمہ نے خبر دی۔ انھوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عروہ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابو ایوب سے پوچھا تو انھوں نے یہی بات فرمائی (رضی اللہ عنہم)

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا وَسُؤَالَ عُرْوَةَ أَبَا أَيُّوْبَ.

حضرت عبدالوارث نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابو ایوب سے عروہ (رضی اللہ عنہما) کے سوال کا تذکرہ کیا۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ فَأَتَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر سست ہو جاتا ہے (انزال نہیں ہوتا) فرمایا اس پر غسل نہیں، پھر میں نے حضرت زبیر بن عوام اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انھوں نے بھی اس طرح کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ

حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت ابی بن کعب

marfat.com

إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْإِكْسَالِ إِلَّا الطُّهُورُ۔

(رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہوت ٹوٹنے (انزال نہ ہونے) میں غسل سے ہے۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَيُكْسِلُ قَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو جماع کرتا ہے۔ پھر انزال نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اسے جو کچھ (نجاست وغیرہ) لگے دھولے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

۲۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِإِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْزِلُوا الْأَمْرَ كَمَا تَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ أَرَأَيْتُمْ أَنْ أَغْتَسِلَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى لَا يَكُونَ فِي نَفْسِكَ حَرَجٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے انصار بھائیوں سے کہا تم اپنے فیصلے پر قائم رہو کہ غسل، انزال کی صورت میں ہوتا ہے تمہارا کیا خیال ہے میں غسل کر دوں؟ انہوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! یہاں تک کہ آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

۳۰۰ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً قَالَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ أَيْ فَقَدْ مَاءً كَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اس کو بلایا وہ اس حال میں باہر نکلا کہ اس کے سر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں بلانے میں جلدی کی اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تمہیں جلدی ہو یا پانی نہ پاؤ تو وضو کر لیا کرو۔

marfat.com

۳۰۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی کے نکلنے) سے ہے۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سعاد حضرت ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَبْطَاَ فَقَالَ مَا حَبَسَكَ قَالَ كُنْتُ اَصَبْتُ مِنْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُكَ اغْتَسَلْتُ وَلَمْ اُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَالْغُسْلُ عَلٰی مَنْ اَنْزَلَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلا بھیجا اس نے دیر کر دی۔ آپ نے فرمایا تجھے کس بات نے روک رکھا تھا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے جماع کیا تھا جب آپ کا قاصد آیا تو میں نے غسل کیا اور کوئی کام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی) سے ہے اور غسل اس پر واجب ہے جس کو انزال ہو۔

اَلْكَلَامُ فِی الْمَسْئَلَةِ

تحقیقِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَنْ وَطِئَ فِی الْفَرْجِ فَلَمْ يُنْزِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ جو شخص فرج میں وطی کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں اس سلسلے میں انھوں نے اند مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر غسل واجب ہے اگرچہ اسے انزال نہ ہو اس ضمن میں انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

marfat.com

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ فَقَالَتْ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيْعًا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے جماع کیا لیکن اسے انزال نہ ہوا تو انہوں نے فرمایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے پھر ہم اس سے اکٹھے غسل کرتے۔

۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اغْتَسَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اَيُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَنَا اٰتِيْكُمْ بِعِلْمِ ذٰلِكَ فَنَهَضَ وَتَبِعْتُهُ حَتّٰى اَتٰى عَائِشَةَ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَكِ فَقَالَتْ سَلْ فَاِنَّمَا اَنَا اُمُّكَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اَيَجِبُ الْغُسْلُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ اغْتَسَلَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے مذاکرہ کیا کہ کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سلسلے میں تمہیں معلومات پہنچاتا ہوں چنانچہ وہ اٹھے اور میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا یہاں تک کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے ام المومنین! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا پوچھو میں تمہاری ماں ہوں۔ عرض کیا کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟ ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو شرمگاہوں کے ملنے کی صورت میں غسل کیا کرتے تھے۔

۳۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

marfat.com

٣٠٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ اَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ام کلثوم نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر اسے انزال نہیں ہوتا کیا اس پر غسل واجب ہے اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں۔ آپ نے فرمایا میں اور یہ (ام المومنین) ایسے کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں۔

اَلْقَوْلُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ

قَالُوْا فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ اِذَا جَامَعَ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ فَقِيلَ لَهُمْ هٰذِهِ الْآثَارُ اِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يَفْعَلَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ وَالْآثَارُ الْاُوَلُ تُخْبِرُ عَمَّا يَجِبُ وَمَا لَا يَجِبُ فَهِيَ اَوْلٰى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ الْآثَارَ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِنْهُمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ لَا غَيْرُ وَضَرْبٌ مِنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلٰى مَنْ اَكْسَلَ حَتّٰى يُنْزِلَ فَاَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيهِ ذِكْرُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ اَنَّ مُرَادَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ قَدْ كَانَ غَيْرَ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

ان روایات پر گفتگو

ان فقہاء کرام نے فرمایا یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہے کہ آپ جماع کے بعد غسل فرماتے تھے انزال ہو یا نہ ہو۔

پس ان سے کہا گیا کہ ان آثار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا پتہ چلتا ہے اور ممکن ہے آپ وہ عمل کریں جو آپ پر لازم نہ ہو جبکہ پہلی روایات واجب اور غیر واجب کی خبر دیتی ہیں، لہٰذا ان پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

پس دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے پہلی فصل میں جو روایات نقل کی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ صرف انزال کی صورت میں غسل ہے (پانی سے پانی ہے) اور دوسری قسم یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سست ہو جائے اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو اس میں جو "پانی سے پانی" کا ذکر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ نہیں ہے جس پر اسے پہلے قول کے قائلین نے محمول کیا ہے۔

marfat.com

۳۰۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْاِحْتِلَامِ إِذَا رَاٰى أَنَّهُ يُجَامِعُ ثُمَّ لَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "انزال کی صورت میں غسل ہے" یہ احتلام کے بارے میں ہے کہ جب اس نے اپنے آپ کو جماع کرتے ہوئے دیکھا پھر انزال نہ ہوا تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ وَجْهَهُ غَيْرُ الْوَجْهِ الَّذِي حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فَضَادَّ قَوْلُهُ قَوْلَهُمْ وَأَمَّا مَا رُوِيَ فِيمَا بَيَّنَ فِيهِ الْأَمْرَ وَأُخْبِرَ فِيهِ بِالْقَصْدِ وَأَنَّهُ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ الْمَاءُ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے بتایا کہ اس قول کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے اپنایا ہے لہٰذا آپ کے اور ان کے قول میں تضاد ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے اور اس میں غسل کا بیان کر کے اپنے قصد وارادہ کا اظہار کیا ہے کہا گیا کہ اس صورت میں اس پر غسل واجب نہیں جب تک کہ انزال نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اس (عورت) کی چار شاخوں (دو ہاتھ دو ٹانگیں) کے درمیان بیٹھ کر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو رافع، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی (اپنی زوجہ کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر شرمگاہ سے شرمگاہ ملائے تو غسل واجب

marfat.com

شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ہو جاتا ہے۔

٣١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُضَادُّ الْآثَارَ الْأُوَلَ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى النَّاسِخِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں لیکن پہلی روایات کے لیے ان کے ناسخ ہونے پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم نے اس بارے میں دیکھا (تو یہ روایات سامنے آئیں)۔

٣١٥ - فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَحْكَمَ اللّٰهُ الْأَمْرَ نُهِيَ عَنْهُ۔

حضرت سہیل بن سعد، حضرت اُبی بن کعب (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ الماء من الماء (انزال کی صورت میں غسل) آغاز اسلام میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا تو اس سے روک دیا گیا۔

٣١٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ مَنْ أَرْضٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَأَمَرَ بِالْغُسْلِ۔

حضرت اُبی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع میں انزال کی صورت میں غسل کی اجازت فرمائی پھر اس سے منع کر دیا گیا اور غسل کا حکم دیا گیا۔

٣١٧ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ

حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ

marfat.com

عن ابن شهاب قال قال سهل بن سعد الساعدي قال حدثني أبي بن كعب فذكر مثله.

اس کی مثل روایت کیا۔

قال أبو جعفر فهذا أبي يخبر أن هذا هو الناسخ لقوله الماء من الماء وقد روي عنه بعد ذلك من قوله ما يدل على هذا أيضا.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہ حدیث "الماء من الماء" کی ناسخ ہے ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں جو اس بات (نسخ) پر دلالت کرتی ہیں۔

۳۱۸ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال أنا يحيى بن سعيد عن عبد الله بن كعب عن محمود بن لبيد أنه سأل زيد بن ثابت عن الرجل يصيب أهله ثم يكسل ولا ينزل فقال زيد يغتسل فقلت له إن أبي بن كعب كان لا يرى فيه الغسل فقال زيد إن أبيا قد نزع عن ذلك قبل أن يموت.

حضرت محمود بن لبید بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی زوجہ کے پاس جاتا ہے لیکن سست پڑ جاتا ہے اور انزال نہیں ہوتا۔ حضرت زید نے فرمایا غسل کرے، میں نے ان سے عرض کیا حضرت ابی بن کعب اس کے لیے غسل ضروری نہیں سمجھتے۔ حضرت زید نے فرمایا حضرت ابی نے وفات سے پہلے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

۳۱۹ - حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد فذكر بإسناده مثله.

حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت یحییٰ بن سعید نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

قال أبو جعفر فهذا أبي قد قال هذا وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك فلا يجوز هذا عندنا إلا وقد ثبت نسخ ذلك عنده من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت اُبی نے یہ بات فرمائی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔ پس یہ ہمارے نزدیک جائز نہ ہوگا جب تک ان کے نزدیک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا نسخ ثابت نہ ہوتا۔

۳۲۰ - حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يقولون إذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، کہ جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

فهذا عثمان أيضا يقول هذا

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات فرماتے ہیں اور

marfat.com

وَقَدْ رَوٰى عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهٗ فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهٗ۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَ اِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَةُ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَهٰذَا اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُفْتُوْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا جَامَعَ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَا يُتَابِعُوْنَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ عُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ هُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَقَدْ سَمِعَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْهُمَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُمَا ثُمَّ قَدْ كَشَفَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَحَمَلَ النَّاسَ عَلٰى غَيْرِهٖ وَاَمَرَهُمْ بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ

اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے تو یہ ان کے نزدیک جائز نہ ہوتا اگر ان کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا۔

حضرت حبیب بن شہاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا جب حشفہ غائب ہو جائے۔

حالانکہ اس باب میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا پس یہ اس کے نسخ پر دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ انصاری فتویٰ دیتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو اس پر غسل واجب نہیں مہاجرین اس سلسلے میں ان کی اتباع نہیں کرتے تھے۔

یہ بھی اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں سے تھے اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات سنی ہے جو ہم نے ان سے اس باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر انہوں نے اس کے خلاف قول کیا پس یہ ان سے ہرگز جائز نہ ہوتی اگر ان دونوں کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے سامنے یہ مسئلہ رکھا تو ان کے نزدیک ثابت نہ ہوا لہٰذا انہوں نے لوگوں کو اس کے علاوہ کی ترغیب دیتے ہوئے غسل کا حکم فرمایا اور اس سلسلے میں ان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہ کیا بلکہ سب نے تسلیم کر لیا یہ اس بات کی

marfat.com

فِيْ ذٰلِكَ اَحَدٌ وَسَلَّمُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ
عَلٰى رُجُوْعِهِمْ اَيْضًا اِلٰى قَوْلِهٖ ۔

۳۲۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَتَذَاكَرْنَا الْغُسْلَ مِنَ الْاِنْزَالِ فَقَالَ زَيْدٌ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ اِلَّا اَنْ يَغْسِلَ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَجْلِسِ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ اِذْهَبْ اَنْتَ بِنَفْسِكَ فَائْتِنِيْ بِهٖ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الشَّاهِدَ عَلَيْهِ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهٖ وَعِنْدَ عُمَرَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ عَدُوُّ نَفْسِكَ تُفْتِي النَّاسَ بِهٰذَا فَقَالَ زَيْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ مَا ابْتَدَعْتُهٗ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَعْمَامِيْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَمِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ عِنْدَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَمَنْ اَسْاَلُ بَعْدَكُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارُ فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ ظَهَرْتَ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ

دلیل ہے کہ ان سب نے اسی بات کی طرف رجوع کر لیا۔
(یعنی غسل واجب ہے۔)

حضرت عبید بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے تو انزال کی صورت میں غسل پر ہماری گفتگو ہوئی حضرت زید رضی عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی انزال کے بغیر جماع کرے تو اس پر صرف اتنا لازم ہے کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اہل مجلس میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس نے آکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اس آدمی سے فرمایا تم خود جاؤ اور حضرت زید کو میرے پاس لے کر آؤ تاکہ تم اس پر گواہی دو، وہ گیا اور ان کو لے آیا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے جن میں حضرت علی ابن طالب اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے نفس کے دشمن ہو یہ فتویٰ دیتے ہو، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ میں نے اپنے چچاؤں حضرت رفاعہ بن رافع اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما سے سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود صحابہ کرام سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ انھوں نے اس مسئلے میں اختلاف کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم اہل بدر، بہترین لوگ ہو تمہارے بعد میں کس سے پوچھوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی طرف بھیجیں اگر ان کے پاس اس کے بارے میں کچھ ہوا تو وہ آپ کے سامنے ظاہر کر دیں گی۔ انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا جس کے سوال پر انھوں نے فرمایا مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے (یعنی

marfat.com

الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ
عِنْدَ ذٰلِكَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا فَعَلَهٗ ثُمَّ لَمْ يَغْتَسِلْ
اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا۔

۳۲۴ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ
اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ
اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ
ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ اِنِّيْ لَجَالِسٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذْ جَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَاْيِهٖ
فَقَالَ عُمَرُ اَعْجِلْ عَلَيَّ بِهٖ فَجَاءَ زَيْدٌ فَقَالَ
عُمَرُ قَدْ بَلَغَنِيْ مِنْ اَمْرِكَ اَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ
بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَاْيِكَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ اَمَا وَ
اللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اَفْتَيْتُ بِرَاْيِيْ وَلٰكِنِّيْ
سَمِعْتُ مِنْ اَعْمَامِيْ شَيْئًا فَقُلْتُ بِهٖ فَقَالَ مِنْ اَيِّ
اَعْمَامِكَ فَقَالَ مِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَ
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ عُمَرُ فَقَالَ مَا يَقُوْلُ
هٰذَا الْفَتٰى قَالَ قُلْتُ اِنَّا كُنَّا لَنَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا نَغْتَسِلُ
قَالَ اَفَسَاَلْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَا قَالَ عَلَيَّ بِالنَّاسِ فَاتَّفَقَ
النَّاسُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا مِنَ الْمَاءِ
اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَا
اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ
فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَجِدُ اَحَدًا اَعْلَمَ

داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا کیا پھر غسل نہ کیا تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اے امیر المومنین! حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں جلد از جلد میرے پاس لائیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مسجد نبوی میں بیٹھ کر غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا! امیر المومنین! اللہ کی قسم! میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتا بلکہ میں نے اپنے چچاؤں سے کچھ سنا ہے پس وہی بات کہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا تمہارے کون سے چچا؟ حضرت زید نے بتایا حضرت ابی بن کعب اور حضرت رفاعہ بن رافع (رضی اللہ عنہم) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری (حضرت رفاعہ کی) طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ نوجوان کیا کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہم عہد رسالت میں ایسا کرتے تھے پھر غسل نہیں کرتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا۔ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا لوگوں کو میرے پاس بلاؤ تو تمام نے اتفاق کیا کہ انزال کی صورت میں غسل ہے البتہ حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے (اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو) تو غسل واجب ہو جاتا ہے انہوں نے کہا اے امیر المومنین! میں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ازواج مطہرات سے زیادہ کسی کو علم والا نہیں پاتا، چنانچہ

marfat.com

بِهٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَتَحَطَّمَ عُمَرُ وَقَالَ لَئِنْ اُخْبِرْتُ بِاَحَدٍ يَفْعَلُهٗ ثُمَّ لَا يَغْتَسِلُ اِلَّا اَنْهَكْتُهٗ عُقُوْبَةً۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا تو انھوں نے فرمایا مجھے علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل واجب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا اگر مجھے کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے ایسا کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

۳۲۵ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ تَذَاكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فَقَالَ عُمَرُ قَدِ اخْتَلَفْتُمْ عَلَيَّ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارُ فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ ذٰلِكَ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ عِنْدَ ذٰلِكَ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَقُوْلُ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہم سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں صحابہ کرام کا غسلِ جنابت کے بارے میں مذاکرہ ہوا بعض نے کہا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے بعض نے کہا، انزال کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میرے پاس اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تو تمہارے بعد والوں کا کیا حال ہو گا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین! اگر آپ یہ مسئلہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کسی کو ازواج مطہرات کے پاس بھیج کر پوچھ لیں چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے کسی سے سنا کہ (صرف) انزال کی صورت میں غسل واجب ہے تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى هٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ وَقَوْلُ رِفَاعَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اِسْحٰقَ فَقَالَ النَّاسُ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ

پس یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اس بات کی ترغیب دی اور کسی نے بھی آپ کی بات کا انکار نہیں کیا، ابن اسحاق کی روایت میں حضرت رفاعہ کا قول "پانی' پانی سے ہے۔" کے بارے میں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے قبول نہ کیا ہو، کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال تھا جسے بعض صحابہ کرام نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال تھا جو حضرت ابن

marfat.com

تکون کما قال ابن عباس فلما لم یثبتوا له ذلک ترک قولهم فصار الی ما رآه هو وسائر اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد روی عن آخرین منهم ما یوافق ذلک ایضا۔

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمائی (احتلام کی صورت میں انزال کا شرط ہونا) پس جب وہ لوگ (انزال کی شرط لگانیوالے) حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بات ثابت نہ کر سکے تو آپ نے وہی بات اختیار فرمائی جو آپکی اور باقی تمام صحابہ کرام کی رائے تھی کچھ دوسرے لوگوں سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

۳۲۶ - حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا یحیی بن عبد الله بن بکیر قال ثنا حماد بن زید عن الحجاج عن ابی جعفر عن محمد بن علی رضی الله عنهما قال اجتمع المهاجرون انه ما اوجب علیه الحد من الجلد والرجم اوجب الغسل ابو بکر وعمر وعثمان وعلی رضی الله عنهم منهم۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مہاجرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو چیز کوڑے مارنے اور رجم کرنے کی حد کو واجب کرتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ان مہاجرین میں سے ہیں۔

۳۲۷ - حدثنا یزید قال ثنا عبد الرحمن ابن مهدی قال ثنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن عبد الله فی الرجل یجامع فلا ینزل قال اذا بلغت ذلک اغتسلت۔

حضرت ابراہیم، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں جس نے جماع کیا اور اسے انزال نہ ہوا نقل کرتے ہیں کہ جب تم اس (انزال) تک پہنچو تو غسل کرو۔

۳۲۸ - حدثنا یزید قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله مثله۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۲۹ - حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن نافع عن ابن عمر قال اذا خلف الختان الختان فقد وجب الغسل

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ کے پیچھے چلی جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۳۰ - حدثنا روح قال ثنا ابن بکیر قال ثنا حماد بن زید عن مصعب بن زهیر عن عبد الله بن الاسود قال کان ابی یبعثنی الی عائشة قبل ان احتلم فلما احتلمت جئت فنادیت فقلت ما یوجب الغسل فقالت اذا التقت

حضرت عبد اللہ بن اسود فرماتے ہیں، میرے والد ماجد، مجھے بالغ ہونے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے، جب میں بالغ ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر آواز دی میں نے عرض کیا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے، انہوں نے فرمایا جب شرمگاہیں مل جائیں۔

marfat.com

المواسی

۳۳۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۳۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت نافع، حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب ایک شرمگاہ، دوسری کے پیچھے چلی جائے (داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت زر نے حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ بِطَرِيقِ النَّظَرِ وَالْقِيَاسِ

غور و فکر اور قیاس کے طور پر حل مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى وُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ الَّذِي لَا إِنْزَالَ مَعَهُ حَدَثٌ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوا فِيهِ أَغْلَظَ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْغُسْلُ وَقَالَ قَوْمٌ هُوَ كَأَخَفِّ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوا فِيهِ أَخَفَّ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْوُضُوءُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ هَلْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے جو روایات بیان کی ہیں ان سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہو گئی جو شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کو واجب سمجھتے ہیں۔ اس باب کا آثار کے طریقے پر یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ فقہاء کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ شرمگاہ میں انزال کے بغیر جماع حدث ہے بلکہ ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ سخت ترین حدث ہے پس انھوں نے اس میں اعلیٰ درجے کی طہارت واجب قرار دی ہے اور وہ غسل ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کم درجے کے حدث کی طرح ہے لہٰذا انھوں نے ہلکے درجے کی طہارت واجب کی ہے اور وہ وضو ہے ہم نے چاہا کہ دو شرمگاہوں کے ملنے کے بارے میں غور کریں کہ

هُوَ اَغْلَظُ الْاَشْيَاۤءِ فَتُوْجِبُ فِيْهِ اَغْلَظَ مَا
يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا اَشْيَاۤءَ يُوْجِبُهَا الْجِمَاعُ
وَهُوَ فَسَادُ الصِّيَامِ الْقَضَاۤءَ وَالْحَجِّ فَكَانَ
ذٰلِكَ بِالْتِقَاۤءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ
اِنْزَالٌ وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ فِي الْحَجِّ الدَّمَ وَقَضَاۤءَ
الْحَجِّ وَيُوْجِبُ فِي الصِّيَامِ الْقَضَاۤءَ وَالْكَفَّارَةَ
فِيْ قَوْلِ مَنْ يُّوْجِبُهَا وَلَوْ كَانَ جَامَعَ فِيْمَا دُوْنَ
الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ دَمٌ فَقَطْ وَلَمْ
يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الصِّيَامِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّنْزِلَ وَ
كُلُّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ فِيْ حَجِّهٖ وَصِيَامِهٖ

وَكَانَ مَنْ زَنٰى بِامْرَاَةٍ حُدَّ وَاِنْ لَّمْ
يُنْزِلْ وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ فَسَقَطَ
بِهَا الْحَدُّ عَنْهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ وَكَانَ لَوْ
جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِيْ
ذٰلِكَ حَدٌّ وَّلَا مَهْرٌ وَّلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ اِذَا لَمْ
تَكُنْ هُنَاكَ شُبْهَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا تَزَوَّجَ
الْمَرْاَةَ فَجَامَعَهَا جِمَاعًا لَا خَلْوَةً فِي الْفَرْجِ
ثُمَّ طَلَّقَهَا كَانَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ
وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَاَحَلَّهَا ذٰلِكَ
لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ وَلَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ
لَمْ يَجِبْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّكَانَ عَلَيْهِ فِي
الطَّلَاقِ نِصْفُ الْمَهْرِ اِنْ كَانَ سَمّٰى لَهَا
مَهْرًا اَوِ الْمُتْعَةُ اِذَا لَمْ يَكُنْ سَمّٰى لَهَا مَهْرًا
فَكَانَ يَجِبُ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْيَاۤءِ الَّتِيْ وَصَفْنَا
الَّتِيْ لَا اِنْزَالَ مَعَهَا اَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْجِمَاعِ
الَّذِيْ مَعَهُ الْاِنْزَالُ مِنَ الْحُدُوْدِ وَالْمُهُوْرِ وَغَيْرِ
ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ
فِيْ حُكْمِ الْاَحْدَاثِ اَغْلَظُ الْاَحْدَاثِ وَيَجِبُ
فِيْهِ اَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْاَحْدَاثِ وَهُوَ

کیا وہ سب سے سخت چیز ہے تاکہ ہم اس میں سخت ترین چیز واجب قرار دیں پس ہم نے ان اشیاء کو دیکھا جو جماع سے لازم آتی ہیں اور وہ روزے اور حج کا ٹوٹنا ہے اور بعض کے نزدیک کفارہ بھی لازم آتا ہے اگر شرمگاہ کے علاوہ جماع کرے تو حج کی صورت میں صرف دم (قربانی دینا) لازم آتا ہے جبکہ روزے کی صورت میں کچھ بھی لازم نہیں مگر یہ کہ اسے انزال ہو جائے اور یہ تمام کام حج اور روزے کی حالت میں حرام ہیں اور جو آدمی کسی عورت سے زنا کرے اسے حد لگائی جائے گی اگرچہ انزال نہ ہو اور اگر شبہے کی بنیاد پر ایسا کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور مہر واجب ہو جائے گا اور اگر وہ فرج کے علاوہ کرے تو اس پر نہ حد واجب ہو گی اور نہ ہی مہر لیکن اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی جب وہاں شبہ نہ ہو۔ اور جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے خلوت کے بغیر جماع کرے پھر اسے طلاق دے تو اس پر مہر لازم ہو گا انزال ہو یا نہ ہو، اس پر عدت بھی واجب ہو گی اور یہ عمل اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے گا اور اگر فرج کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پر کچھ بھی واجب نہ ہو گا اور طلاق کی صورت میں اسے نصف مہر دینا ہو گا بشرطیکہ مہر مقرر کیا ہو اگر مہر مقرر نہیں کیا تو کچھ سامان (کپڑے وغیرہ) دینا ہو گا ان صورتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا کہ انزال نہ ہوا اس سے وہی سخت چیز لازم آئے گی جو انزال کی صورت میں جماع سے لازم آتی ہے یعنی حد نافذ ہو گی اور مہر بھی لازم ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ پس اس پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدث سب سے سخت قسم کا حدث ہو گا اور حدث کی صورت میں جو سخت ترین چیز لازم ہوتی ہے وہی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

marfat.com

الغسل۔

وَحُجَّةٌ اُخْرٰی فِیْ ذٰلِكَ اِنَّا رَاَیْنَا هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ الَّتِیْ وَجَبَتْ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ فَاِذَا کَانَ بَعْدَهَا الْاِنْزَالُ لَمْ یَجِبْ بِالْاِنْزَالِ حُکْمٌ ثَانٍ وَاِنَّمَا الْحُکْمُ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ اَلَا تَرٰی اَنَّ رَجُلًا لَوْ جَامَعَ امْرَاَةً جِمَاعَ زِنَاءٍ فَالْتَقٰی خِتَانَاهُمَا وَجَبَ الْحَدُّ عَلَیْهِمَا بِذٰلِكَ وَلَوْ اَقَامَ عَلَیْهِمَا حَتّٰی اَنْزَلَ لَمْ یَجِبْ بِذٰلِكَ عَلَیْهِ عُقُوْبَةٌ غَیْرُ الْحَدِّ الَّذِیْ وَجَبَ عَلَیْهِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ وَلَوْ کَانَ ذٰلِكَ الْجِمَاعُ عَلٰی وَجْهِ شُبْهَةٍ فَوَجَبَ عَلَیْهِ الْمَهْرُ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ ثُمَّ اَقَامَ عَلَیْهَا حَتّٰی اَنْزَلَ لَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنْزَالِ شَیْءٌ بَعْدَ مَا وَجَبَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ وَکَانَ مَا یَحْکُمُ بِهٖ فِیْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءِ عَلٰی مَنْ جَامَعَ فَاَنْزَلَ هُوَ مَا یَحْکُمُ بِهٖ عَلَیْهِ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ یُنْزِلْ وَکَانَ الْحُکْمُ فِیْ ذٰلِكَ هُوَ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ لَا لِلْاِنْزَالِ الَّذِیْ یَکُوْنُ بَعْدَهُ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَکُوْنَ الْغُسْلُ الَّذِیْ یَجِبُ عَلٰی مَنْ جَامَعَ وَاَنْزَلَ هُوَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ لَا بِالْاِنْزَالِ الَّذِیْ یَکُوْنُ بَعْدَهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ الْجِمَاعَ یُوْجِبُ الْغُسْلَ کَانَ مَعَهُ اِنْزَالٌ اَوْ لَمْ یَکُنْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ دو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہونے والی چیزوں کو ہم نے دیکھا تو (معلوم ہوا کہ) اگر اس کے بعد انزال ہو تو انزال سے کوئی دوسرا حکم واجب نہیں ہوگا، حکم تو شرمگاہوں کے ملنے سے نافذ ہوگا کیا تم نہیں دیکھتے اگر کوئی شخص کسی عورت سے بطور زنا جماع کرے تو ان کی شرمگاہیں ملنے سے ان پر حد واجب ہو جائے گی اور اگر وہ اس پر برقرار رہے یہاں تک کہ انزال ہو جائے تو اس حد کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہوئی ہے کوئی دوسری سزا واجب نہیں ہوگی اور اگر وہ جماع شبہے کے طور پر ہوا تو شرمگاہوں کے ملنے سے اس پر مہر واجب ہوگا پھر اس پر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ انزال ہو گیا تو اب اس انزال سے اس کے سوا کچھ بھی لازم نہ ہوگا جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہو گیا۔ ان صورتوں میں جو کچھ اس شخص پر لازم ہوگا جس نے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا وہی اس پر بھی لازم ہوگا جس نے جماع کیا لیکن انزال نہیں ہوا۔ یہاں حکم شرمگاہوں کے ملنے پر لگے گا نہ اس انزال پر جو بعد میں ہوا۔ غور و فکر سے معلوم ہوا کہ انزال کے ساتھ جماع کرنے والے پر غسل شرمگاہوں کے ملنے کے باعث ہوا نہ اس انزال کی وجہ سے جو بعد میں ہوا۔ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہو گئی جو کہتے ہیں کہ جماع غسل کو واجب کرتا ہے اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

۲۲۵۔ وَحُجَّةٌ اُخْرٰی فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ زَیْدٍ عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ تُفْتِیْنَ اَنَّ الرَّجُلَ

اس سلسلے میں ایک اور دلیل یہ ہے: حضرت ابوصالح فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ آدمی جب جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب ہے مرد پر نہیں۔ حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح وہ فتویٰ دیتی ہیں بلکہ جب

marfat.com

إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ فَإِنَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلَ وَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا أَفْتَيْنَ وَإِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ إِنَّمَا هُوَ فِي الرِّجَالِ الْمُجَامِعِيْنَ لَا فِي النِّسَاءِ الْمُجَامَعَاتِ وَإِنَّ الْمُخَالَطَةَ تُوْجِبُ عَلَى النِّسَاءِ الْغُسْلَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا إِنْزَالٌ وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِنْزَالَ يَسْتَوِيْ فِيْهِ حُكْمُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْمُخَالَطَةِ الَّتِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهَا يَسْتَوِيْ فِيْهَا حُكْمُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ.

بَابُ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ هَلْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا

۳۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ الْوُضُوْءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَخَذَهُ الْحَسَنُ عَنْ أَنَسٍ وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ وَأَخَذَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۳۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ عَمْرٌو وَالثَّوْرُ الْقِطْعَةُ.

۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ

شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انصار جو انزال کے باعث غسل کو ضروری سمجھتے تھے وہ جماع کرنے والے مردوں کے بارے میں تھا ان عورتوں کے بارے میں نہیں جن سے جماع کیا جاتا۔ اور یہ کہ باہم ملنے سے عورت پر غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ وہاں انزال نہ ہو حالانکہ ہم دیکھتے ہیں انزال کی صورت میں وجوب غسل کے سلسلے میں عورتوں اور مردوں کے لیے ایک جیسا حکم ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس میل جول میں انزال نہ ہو وہاں بھی مردوں اور عورتوں کے لیے وجوب غسل کا ایک جیسا حکم ہونا چاہیے۔

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا یا نہیں

حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے مطر الوراق سے پوچھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کس سے یہ حدیث لی کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے، انھوں نے فرمایا حضرت حسن نے حضرت انس سے انھوں نے حضرت ابوطلحہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا اس کے بعد وضو کیا حضرت عمر فرماتے ہیں "ثور" ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ۔

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس چیز (کے کھانے) سے وضو کرو جس کو آگ بدل دے۔

۳۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عقیل ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن خالد بن عمرو ابن عثمان رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بعد اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۳۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ ابْنِ الْمُغِیْرَةِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ لَهٗ بِسَوِیْقٍ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَتْ یَا ابْنَ اَخِیْ تَوَضَّ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اُحْدِثْ شَیْئًا فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں مجھے ابوسعید بن ابوسفیان ابن مغیرہ نے بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، تو انھوں نے ان کے لیے ستو منگوائے۔ انھوں (حضرت ابوسعید) نے نوش کیے پھر ام المومنین نے فرمایا اے بھتیجے وضو کرو۔ انھوں نے عرض کیا میں بے وضو نہیں ہوں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس چیز کو آگ چھوئے اس (کے استعمال) سے وضو لازم ہوتا ہے۔

۳۴۳ - حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس، حضرت ام حبیبہ

marfat.com

إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ أُخْتِي۔

(رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا "اے میرے بھانجے"

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز کے باعث وضو کرو اگرچہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پنیر کے ٹکڑے (کے کھانے) سے وضو کرو۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَإِنَّا نَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ وَنَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھوئے اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہو (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے ابوہریرہ! ہم تیل استعمال کرتے ہیں وہ آگ پر گرم کیا جاتا ہے اور پانی سے وضو کرتے ہیں وہ بھی آگ پر گرم کیا جاتا ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنو تو مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

marfat.com

۳۴۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس چیز کو آگ چھوئے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

---

۳۴۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے فرمایا میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے پس میں نے وضو کیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھو جائے۔

---

۳۵۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

حضرت عبد بن خالد نے حضرت ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۳۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت مطلب بن حنطب نے حضرت ابوہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۳۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

حضرت حسین بن معلم نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۳۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو لوگوں کو ایک

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْخٍ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا سَهْلُ بْنُ حَنْظَلِيَّةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ۔

بزرگ کے پاس جمع دیکھا وہ ان سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ سہل بن حنظلیہ ہیں تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَنُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا

حضرت ابو قلابہ، ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ہر اس چیز سے (کے بعد) وضو کرتے جسے آگ بدل دے، دودھ (پینے) کے بعد کلی کرتے اور کھجور (کھانے) کے بعد کلی نہیں کرتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْأَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا وُضُوْءَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ۔

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اس صورت میں وضو ضروری نہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کو اپنایا۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت روح بن قاسم نے حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا

حضرت علی بن عبد اللہ ابن عباس اپنے والد

marfat.com

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحیی بن یعمر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا، اس کے بعد (حضرت ابن عباس نے) اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۳۶۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَضَرَبَ عَلَى يَدَيَّ وَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ نَاسٍ يَتَوَضَّئُونَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمًا ثِيَابَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِثَرِيدٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے اس چیز سے وضو کرتے ہیں جسے آگ نے چھوا ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے اکٹھے کیے (درست کیے) پھر ثرید لایا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر اٹھے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَالرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے

marfat.com

قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْھَادِ یُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَنَشَلْتُ لَہٗ کَتِفًا فَاَکَلَ مِنْھَا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

لیے بکری کا شانہ بھونا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا

۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ شَدَّادٍ یَقُوْلُ سَاَلَ مَرْوَانُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ فَاَمَرَہٗ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ نَسْاَلُ اَحَدًا وَفِیْنَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْھَا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ۔

حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس چیز سے وضو کے بارے میں پوچھا جسے آگ بدل دے، تو آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر فرمایا ہم کس طرح کسی سے پوچھیں جبکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات موجود ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ لوگوں کو بھیجا جنھوں نے ام المومنین سے پوچھا ـــــ اس کے بعد حضرت شعبہ کی روایت (حدیث ۳۶۲) کی مثل روایت کیا۔

۳۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک بھنا ہوا پہلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے تناول فرمایا لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَۃُ بْنُ قُدَامَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اُتِیْنَا وَمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَاَکَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ اَحَدٌ مِّنَّا ثُمَّ تَعَشَّیْنَا بِبَقِیَّۃِ الشَّاۃِ ثُمَّ قُمْنَا اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم کھانا لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ہمراہ تھے ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی وضو نہ کیا پھر ہم نے بکری کا بقیہ حصہ کھایا اس کے بعد عصر کی نماز کے لیے چلے گئے اور ہم میں سے کسی نے بھی پانی کو ہاتھ نہ لگایا۔

marfat.com

وَلَمْ يَمَسَّ أَحَدٌ مِّنَّا مَاءً۔

۳۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۳۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَتْنَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفَرَشَتْ لَنَا صَوْرًا فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُورِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۶۸ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ حَدِّثِينِي فِي شَيْءٍ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَتْ قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا إِلَّا قَدَّمْنَا لَهُ حَبَّةً تَكُونُ بِالْمَدِينَةِ فَيَأْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ۔

۳۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فُلَانَةَ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمَّاهَا وَنَسِيتُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي بَطْنٌ مُعَلَّقٌ فَقَالَ لَوْ طَبَخْتِ لَنَا مِنْ هَذَا الْبَطْنِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَصَنَعْنَاهُ فَأَكَلَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن محمد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ایک انصاری خاتون نے دعوت دی پھر ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (خاتون) نے کھجور کے درختوں میں بچھونا بچھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے پانی طلب فرمایا پھر ہم نے کھایا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اس چیز کے بارے میں مجھے کوئی حدیث بتائی جسے آگ نے بدل دیا ہو۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ہمارے ہاں تشریف لاتے مگر ہم آپ کے لیے مدینہ طیبہ کے دانے بھونتے آپ ان سے تناول فرماتے اور نماز پڑھتے لیکن کھانے کے بعد وضو نہ فرماتے۔

حضرت عمارہ بن زاذان، حضرت محمد بن منکدر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا (حضرت عمارہ فرماتے ہیں) انھوں نے نام لیا لیکن میں بھول گیا، (پھر فرمایا) ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے ہاں پیٹ (کا گوشت) لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم میرے لیے اس پیٹ سے فلاں فلاں حصہ پکاتیں، فرماتی ہیں ہم نے ایسا کیا تو آپ نے اس سے کھایا اور وضو نہ کیا۔

marfat.com

۳۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ كَتِفًا فَاٰذَنَهُ بِلَالٌ بِالْاَذَانِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے شانہ تناول فرمایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے ذریعے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا فَائِدٌ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ طَبَخْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبید اللہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کے پیٹ سے (گوشت) پکایا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز عشا ادا کی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

---

۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا لیکن آپ نے عشاء کا ذکر نہیں فرمایا۔

---

۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِي حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ عَمَّتِهَا قَالَتْ زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَكَلَ عِنْدَنَا كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنی پھوپھی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے پھر ہمارے پاس بکری کا شانہ تناول فرمایا اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن وضو نہ فرمایا۔

---

۳۷۴ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ

حضرت عبد اللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا پھر نماز کھڑی ہو گئی تو ہم نے کنکریوں کے ساتھ ہاتھ پونچھے پھر نماز کے لیے

marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ قَدْ شُوِيَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ۔

کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

۳۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (بکری کا) بازو تناول فرما رہے تھے آپ اس سے کاٹتے تھے پھر نماز کی طرف بلایا گیا آپ کھڑے ہوئے چھری پھینک دی اور نماز پڑھی لیکن (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

۳۷۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت بشیر ابن یسار مولی بنو حارثہ فرماتے ہیں: سوید بن نعمان نے ان سے بیان کیا کہ وہ (فتح) خیبر کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے جب مقام صہبا پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو اتر کر نماز پڑھی پھر زادِ راہ منگوایا تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ کے حکم سے انہیں تر کیا گیا پس آپ نے بھی تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر مغرب کی نماز کے لیے اٹھ کھڑے اور کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

۳۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ۔

حضرت حماد نے حضرت یحییٰ سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ خیبر کے قریب ہے۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ

حضرت عمرو بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

marfat.com

فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

٣٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَشْيَخَةِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ أُمِّ عَامِرِ بْنِ يَزِيدَ امْرَأَةٍ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَتَعَرَّقَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کرنے والی خواتین میں سے ایک حضرت ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنو عبد الاشہل کی مسجد میں ایک گوشت والی ہڈی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے اس سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ أَكْلُ مَا مَسَّتِ النَّارُ حَدَثًا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْوُضُوءِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هُوَ وُضُوءُ الصَّلٰوةِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ لَا وُضُوءُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا رَوَيْنَا أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَا الْآخِرُ مِنْ ذٰلِكَ.

ان روایات میں اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے حدث لازم آتا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو نہیں فرمایا۔ پہلی روایات میں جس وضو کا حکم دیا گیا ہے ہو سکتا ہے وہ نماز کا وضو ہو اور ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو نماز کا وضو مقصود نہ ہو، لیکن یہ بات تو بہرحال آپ سے ثابت ہے کہ آپ نے وضو فرمایا پھر بلا وضو بھی کیا۔ پس ہم نے چاہا کہ آپ کا آخری عمل معلوم کریں۔

فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَبُو أُمَيَّةَ وَأَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَدْ حَدَّثُونَا قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ان دو باتوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو ترک کرنا تھا۔

٣٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا پھر وضو فرمایا پھر ایک شانہ تناول فرمایا۔ اس کے بعد نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

marfat.com

نُوْدِیَ قِطٌ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَكَلَ بَعْدَهُ كَتِفًا فَصَلّٰی وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَإِنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ نُسِخَ بِالْفِعْلِ الثَّانِیْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْوُضُوْءِ يُرِيْدُ بِهِ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ وَإِنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ بِهِ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَثْبُتْ بِالْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ أَكْلَ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ حَدَثٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ أَكْلَ مَا مَسَّتِ النَّارُ لَيْسَ بِحَدَثٍ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اس چیز (کے کھانے) سے وضو نہ کرنا تھا جس کو آگ نے بدل دیا ہو۔ اور جو روایات اس کے خلاف ہیں وہ آپ کے دوسرے عمل سے منسوخ ہو گئیں۔

یہ اس صورت میں ہے کہ اگر آپ کے فرمودہ وضو سے نماز کا وضو مراد لیا جائے اور اگر اس سے نماز کا وضو مراد نہ لیا جائے تو پہلی حدیث سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ جس چیز کو آگ بدل دے وہ (استعمال کرنا) حدث ہے۔ ان آثار کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جس چیز کو آگ چھو لے وہ حدث نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِیْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ أَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ صَلّٰی

(متعدد طرق سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عبداللہ بن محمد کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

marfat.com

وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَأَكَلْنَا مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

۳۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۸۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابونعیم وہب بن کیسان سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

۳۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ إِنَّ هٰذَا لَا يَدَعُنَا يَعْنِي الزُّهْرِيَّ أَنْ نَأْكُلَ شَيْئًا إِلَّا أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَكَلْتَهُ فَهُوَ طَيِّبٌ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ وُضُوءٌ فَإِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ فِيهِ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا فَهَلْ بِالْبَلَدِ مِنْ أَحَدٍ فَقُلْتُ نَعَمْ أَقْدَمُ رَجُلٍ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ عَطَاءٌ فَأَرْسَلَ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَيَّ فَمَا تَقُولُ فَقَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سلیمان بن ہشام نے مجھ سے کہا کہ یہ یعنی امام زہری ہمیں کسی چیز کے کھانے پر وضو کا حکم دیے بغیر نہیں چھوڑتے میں نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے فرمایا جب تم کوئی چیز کھاؤ تو وہ طیب ہے اس سے تم پر وضو لازم نہیں جب نکلے تو وہ ناپاک ہے اس سے تم پر وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں میں اختلاف ہو گیا شہر میں کوئی شخص ہے جو فیصلہ کرے میں نے کہا ہاں جزیرۂ عرب کا بزرگ ترین انسان ہے انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ میں نے کہا وہ حضرت عطاء ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت عطاء کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے تو عرض کیا میرے سامنے ان دونوں کا اختلاف ہوا آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اسکے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پہلی روایت کی مثل نقل کیا۔

۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں

marfat.com

الاوزاعي عن عطاء قال حدثني جابر انه
رأى ابا بكر فعل ذلك۔

نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں کرتے ہوئے
دیکھا۔

۳۸۷- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو
الوليد قال ثنا شعبة عن حماد ومنصور
وسليمان ومغيرة عن ابراهيم ان ابن
مسعود وعلقمة خرجا من بيت عبد الله
ابن مسعود يريدان الصلوة فجئ بقصعة
من بيت علقمة فيها ثريد ولحم فاكلا
فمضمض ابن مسعود وغسل اصابعه
ثم قام الى الصلوة۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضرت عبداللہ ابن اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر سے نماز پڑھنے کے لیے
باہر آئے تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک
پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا ان دونوں نے
تناول فرمایا پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
کلی کی انگلیاں دھوئیں اور نماز کے لیے کھڑے ہو
گئے۔

۳۸۸- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا
حجاج قال ثنا حماد عن الحجاج عن
الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن
ابن مسعود قال لان اتوضأ من الكلمة
المنتنة احب الي من ان اتوضأ من
اللقمة الطيبة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں مجھے پاک لقمے سے وضو کرنے کی نسبت لغویات
سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔

۳۸۹- حدثنا يونس قال ثنا ابن
وهب ان مالكا حدثه عن محمد ابن
المنكدر وصفوان بن سليم انهما اخبراه
عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي
عن ربيعة بن عبد الله بن الهدير انه
تعشى مع عمر بن الخطاب ثم صلى ولم
يتوضأ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے
ہیں حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر نے حضرت عمر بن
خطاب (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ شام کا کھانا کھایا
پھر نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہیں کیا۔

۳۹۰- حدثنا يونس قال انا ابن
وهب ان مالكا حدثه عن ضمرة ابن
سعيد المازني عن ابان بن عثمان ان عثمان
اكل خبزا ولحما وغسل يديه ثم مسح
بهما وجهه ثم صلى ولم يتوضأ۔

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا اور ہاتھ
دھوئے پھر ان کو چہرے پر ملا اس کے بعد نماز پڑھی
اور وضو نہیں فرمایا۔

۳۹۱- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا

حضرت عبید بن حنین فرماتے ہیں میں نے

أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ أُتِيَ بِثَرِيدٍ فَأَكَلَ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے پاس ثرید لایا گیا تو انھوں نے تناول فرمایا، پھر کلی کی اس کے بعد منہ دھویا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، وضو نہیں فرمایا۔

۳۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ الْكِنَانِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَلَ خُبْزًا رَقِيقًا وَلَحْمًا حَتَّى سَالَ الْوَدَكُ عَلَى أَصَابِعِهِ فَغَسَلَ يَدَهُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ۔

حضرت ابو نوفل بن ابو عقرب کنانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے ایک چپاتی اور گوشت تناول فرمایا حتیٰ کہ چربی (کی چکناہٹ) آپ کے انگلیوں پر بہنے لگی پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔

۳۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أُتِيَ بِجَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ عِنْدَ الْعَصْرِ فَأَكَلَ مِنْهَا فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس عصر کے وقت ثرید کا ایک پیالہ اور گوشت لایا گیا آپ نے اس سے کھایا پھر پانی لایا گیا تو آپ نے انگلیوں کے کنارے دھوئے اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ دَخَلَ قَوْمٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَطْعَمَهُمْ طَعَامًا ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ عَلَى طِنْفِسَةٍ فَوَضَعُوا عَلَيْهَا وُجُوهَهُمْ وَجِبَاهَهُمْ وَمَا تَوَضَّؤُوا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو آپ نے ان کو کھانا کھلایا پھر ان کو ایک چٹائی پر نماز پڑھائی، اس پر انھوں نے اپنے چہرے اور پیشانیاں رکھیں اور وضو نہیں کیا۔

۳۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا تَقُولُ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ تَوَضَّأْ مِنْهُ قَالَ فَمَا تَقُولُ فِي الدُّهْنِ وَالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ أَنْتَ رَجُلٌ

حضرت سعید ابن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں انھوں نے فرمایا اس سے وضو کرو حضرت ابن عمر نے پوچھا آپ تیل اور گرم پانی کے بارے میں کیا کہتے ہیں،

marfat.com

مِنْ قُرَيْشٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ دَوْسٍ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَعَلَّكَ تَلْتَجِئُ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ۔

انھوں نے فرمایا تم ایک قریشی مرد ہو اور میں قبیلہ دوس سے ہوں۔ انھوں نے فرمایا اے ابوہریرہ! شاید آپ اس آیت کا سہارا لیتے ہیں "بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہے۔"

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا تَتَوَضَّأْ مِنْ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کسی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرو۔ (یعنی ضروری نہ سمجھو)۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ۔

حضرت ابوغالب، حضرت ابوامامہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور فرمایا وضو نکلنے والی چیز سے ہے داخل ہونے والی چیز سے (واجب) نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ فِي أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ وُضُوءًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِينَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذٰلِكَ مِمَّنْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جلیل القدر صحابہ کرام اس چیز کو کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے جسے آگ بدل دے، ان دوسرے صحابہ کرام سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے آگ سے بدلنے والی چیز (کھانے) سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۸۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُتِينَا بِطَعَامٍ سَخِنٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعِرَاقِيَّةٌ ثُمَّ انْتَهَرَانِي فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا أَفْقَهُ مِنِّي۔

حضرت عبدالرحمن بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے، ابوطلحہ انصاری اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہم کے پاس ایک گرم کیا ہوا آگ پر پکا ہوا کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر میں نماز کے لیے اٹھا اور وضو کیا ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے فرمایا کیا یہ عراقی ہیں پھر ان دونوں نے مجھے ڈانٹا تو میں جان گیا کہ وہ دونوں مجھ سے زیادہ فقیہ ہیں۔

marfat.com

۳۹۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّآ الخ

حضرت عبدالرحمن بن زید انصاری فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے تشریف لائے ـــــ پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ ابوطلحہ اور اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ آخر تک۔

۴۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَكَلْتُ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ فَقُمْتُ لِأَنْ أَتَوَضَّأَ فَقَالَا لِي أَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عِرَاقِيَّةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہم) نے آگ پر پکا ہوا کھانا کھایا، میں وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو انھوں نے فرمایا کیا تم پاکیزہ چیزوں سے وضو کرتے ہو، تم نے ایک عراقی جیسا کام کیا ہے؟

فَهٰذَانِ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ قَدْ صَلَّيَا بَعْدَ أَكْلِهِمَا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَمْ يَتَوَضَّآ وَقَدْ رَوَيَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا لَا يَكُونُ عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ مَا قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِي قَدِ اخْتُلِفَ فِي أَكْلِهَا أَنَّهُ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا إِذَا مَسَّتْهَا النَّارُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ أَكْلَهَا قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ إِيَّاهَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ لِلنَّارِ حُكْمٌ يَجِبُ فِي الْأَشْيَاءِ إِذَا مَاسَّتْهَا فَيَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهَا

تو یہ ہیں حضرت ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما جنہوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد (تازہ) وضو کیے بغیر نماز پڑھی حالانکہ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اس باب میں ان دونوں سے روایت کر چکے ہیں لہٰذا ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ انھوں نے (پہلے) روایت کیا ان کے نزدیک اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

قیاس اور غور و فکر

بطور قیاس اور غور و فکر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو دیکھا جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ جب ان کو آگ مس کرے تو ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر انھیں آگ نہ چھوئے تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا تو ہم نے غور کیا کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب وہ ان اشیاء تک پہنچے تو وہ حکم ان کی طرف منتقل ہو جائے تو ہم نے دیکھا کہ

marfat.com

إِلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْمَاءَ الْقَرَاحَ طَاهِرًا تُؤَدَّى بِهِ الْفُرُوضُ ثُمَّ رَأَيْنَاهُ إِذَا سُخِّنَ فَصَارَ مِمَّا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ إِنَّ حُكْمَهُ فِي طَهَارَتِهِ عَلَى مَا كَانَ قَبْلَ مُمَاسَّتِهِ النَّارَ إِيَّاهُ وَإِنَّ النَّارَ لَمْ تُحْدِثْ فِيهِ حُكْمًا يَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهُ إِلَى غَيْرِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْبَدْءِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذَٰلِكَ كَانَ فِي النَّظَرِ أَنَّ الطَّعَامَ الطَّاهِرَ الَّذِي لَا يَكُونُ أَكْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ حَدَثًا إِذَا مَسَّتْهُ النَّارُ لَا تَنْقُلُهُ عَنْ حَالِهِ وَلَا تُغَيِّرُ حُكْمَهُ وَيَكُونُ حُكْمُهُ بَعْدَ مَسِيسِ النَّارِ إِيَّاهُ كَحُكْمِهِ قَبْلَ ذَٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

خالص پانی پاک ہے اس کے ساتھ کئی فرائض ادا کیے جاتے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ جب اسے گرم کیا جائے اور ان چیزوں میں سے ہو جائے جن کو آگ نے مس کیا تو بھی طہارت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو آگ کے اس تک پہنچنے سے پہلے تھا اور آگ نے اس میں کوئی ایسا حکم پیدا نہیں کیا کہ اب پہلے حکم کے خلاف کی طرف منتقل ہو جائے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے تو وہ پاک کھانا جسے آگ کے پہنچنے سے پہلے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو آگ کے مس کرنے سے بھی اس کا حکم نہیں بدلے گا اور آگ پر پکنے کے بعد بھی وہی حکم ہوگا جو پہلے تھا۔ یہ بات ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بیان کی ہے، امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

وَقَدْ فَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُومِ الْغَنَمِ وَلُحُومِ الْإِبِلِ فَأَوْجَبُوا فِي أَكْلِ لُحُومِ الْإِبِلِ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُوجِبُوا ذَٰلِكَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْغَنَمِ.

کچھ لوگوں نے بکریوں اور اونٹوں کے گوشت میں فرق کرتے ہوئے اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کو واجب قرار دیا اور بکری کا گوشت کھانے سے واجب نہیں کیا۔

۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ لَا.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں، آپ نے فرمایا "ہاں" پوچھا کیا بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد بھی وضو کریں؟ فرمایا "نہیں"۔

---

۴۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت جعفر بن ابی ثور نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

marfat.com

۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ.

حضرت جعفر اپنے دادا حضرت جابر (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ آپ نے فرمایا چاہو تو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا ہاں۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عثمان ابن عبد اللہ بن موہب حضرت جعفر بن ابی ثور سے وہ حضرت جابر بن سمرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ لِلصَّلٰوةِ بِأَكْلِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِي أَرَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ وَفَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُوْمِ الْإِبِلِ وَلُحُوْمِ الْغَنَمِ فِي ذٰلِكَ لِمَا ذٰلِكَ فِي لُحُوْمِ الْإِبِلِ مِنَ الْغِلَظِ وَمِنْ غَلَبَتِهِ وَدَكِهَا عَلَى يَدِ آكِلِهَا فَلَمْ يُرَخِّصْ فِي تَرْكِهِ عَلَى الْيَدِ وَأَبَاحَ أَنْ لَا يَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لِعَدَمِ ذٰلِكَ مِنْهَا وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فِي حَدِيْثِ جَابِرٍ أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَإِذَا كَانَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَهُوَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَفِي ذٰلِكَ لُحُوْمُ الْإِبِلِ وَغَيْرُهَا كَانَ فِي تَرْكِهِ ذٰلِكَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ.

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کسی کے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے وضو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہاتھ دھونا ہو انھوں نے اونٹ اور بکری کے گوشت میں اس لیے فرق کیا ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ زیادہ ہوتی ہے لہٰذا کھانے والے کے ہاتھ پر چربی کے غلبہ کی وجہ سے اسے ہاتھ پر چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی اور چونکہ بکری میں یہ بات نہیں ہوتی لہٰذا اس کے لیے وضو نہ کرنا (ہاتھ نہ دھونا) جائز رکھا گیا ہے۔ ہم نے پہلے باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا چھوڑ دیا تھا جب آپ کا پہلا عمل یہ تھا کہ آپ وضو پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرتے تھے اور اس میں اونٹ کا گوشت وغیرہ برابر تھے تو اس کے چھوڑنے سے اونٹ کے گوشت سے وضو کا چھوڑنا بھی ثابت ہو گیا۔

---

marfat.com

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ سَوَآءً فِيْ حِلِّ بَيْعِهِمَا وَشُرْبِ لَبَنِهِمَا وَطَهَارَةِ لُحُوْمِهِمَا وَاِنَّهُ لَا تَفْتَرِقُ اَحْكَامُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمَا فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِهِمَا سَوَآءٌ فَكَمَا كَانَ لَا وُضُوْءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَكَذٰلِكَ لَا وُضُوْءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

روایات کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ ہم نے دیکھا کہ اونٹ اور بکری کی خرید و فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کے پاک ہونے میں برابر ہیں اس سلسلے میں ان کے احکام میں کوئی تفاوت نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کا گوشت کھانے کے سلسلے میں ایک جیسا حکم ہو پس جس طرح بکری کا گوشت کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اسی طرح اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی لازم نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَسِّ الْفَرْجِ هَلْ يَجِبُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ اَمْ لَا

کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَقَالَ مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَكَانَ عُرْوَةُ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِهَا رَاْسًا فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلَيْهَا شُرْطِيًّا فَرَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور مروان کے درمیان شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو (لازم ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم فرمایا۔ حضرت عروہ نے ان (بسرہ) کی حدیث پر سر نہ اٹھایا تو مروان نے حضرت بسرہ کے پاس ایک سپاہی بھیجا اس نے واپس آکر انکو بتایا کہ وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم دیتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ وَالْقَوْلُ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ

تحقیق مسئلہ اور روایت پر بحث

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْاَثَرِ وَاَوْجَبُوا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

بعض لوگوں نے اس روایت کو اپناتے ہوئے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیا ہے جب کہ

marfat.com

اٰخرون فقالوا لا وضوء فيه واحتجوا
في ذلك على اهل المقالة الاولى فقالوا في
حديثكم هذا ان عروة لم يرفع بحديث
بسرة رأسا فان كان ذلك لا تهامها عنده في
حال من لا يؤخذ ذلك عنها ففي تضعيف
من هو اقل من عروة لبسرة ما يسقط به
حديثها وقد تابعه على ذلك غيره۔

٤٠٦ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن
وهب قال اخبرني زيد عن ربيعة انه قال
لو وضعت يدي في دم او حيضة ما نقض
وضوئي فمس الذكر ايسر ام الدم ام الحيضة
قال وكان ربيعة يقول لهم ويحكم مثل
هذا يأخذ به احد ونعمل بحديث بسرة
والله لو ان بسرة شهدت على هذه النعل
لما اجزت شهادتها انما قوام الدين الصلوة
وانما قوام الصلوة الطهور فلم يكن في
صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم
من يقيم هذا الدين الا بسرة۔

قال ابن زيد على هذا ادركنا مشيختنا
ما منهم واحد يرى في مس الذكر وضوءا
وان كان انما ترك ان يرفع بذلك رأسا
لان مروان عنده ليس في حال من يجب
القبول من مثله فان خبر شرطي مروان عن
بسرة دون خبره هو عنها فان كان مروان
خبره في نفسه عند عروة غير مقبول فخبر
شرطيه اياه عنها كذلك احرى ان لا
يكون مقبولا وهذا الحديث ايضا فلم
يسمعه الزهري من عروة انما دلس به

٤٠٧ - وذلك ان يونس حدثنا قال ثنا

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر وضو واجب نہیں ہوتا
انھوں نے اس ضمن میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل دیتے ہوئے
کہا کہ تمہاری (روایت کردہ) اس حدیث میں ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ
نے حضرت بسرہ کی روایت کو قابل حجت سمجھا اگر یہ اس لیے تھا کہ حضرت
عروہ کے نزدیک حضرت بسرہ ان لوگوں میں سے تھیں جن کی حدیث قبول نہیں
کی جاتی تو آپ کا حضرت بسرہ کی تضعیف کرنا (کمزور قرار دینا) اس بات کا
متقاضی ہے کہ ان کی روایت کو ساقط کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں

حضرت زید، حضرت ربیعہ سے روایت کرتے
ہیں انھوں نے فرمایا اگر میں اپنے ہاتھ خون یا حیض (کے
خون) میں رکھوں تو میرا وضو نہیں ٹوٹے گا تو آلہ تناسل
کو ہاتھ لگانا کم درجہ رکھتا ہے یا حیض کا خون؟ وہ
فرماتے ہیں حضرت ربیعہ فرماتے تھے تم پر افسوس
ہے کیا کوئی شخص اس قسم کی روایت قبول کرتا ہے
ہمیں حضرت بسرہ کی روایت کا علم ہے اللہ کی قسم!
اگر بسرہ اس جوتے پر گواہی دیں تو میں اس کی شہادت
کو قبول نہیں کروں گا، دین نماز کے ساتھ قائم ہے اور
نماز وضو کے ساتھ قائم ہوتی ہے تو کیا بسرہ کے علاوہ
کوئی دوسرا صحابی نہیں جو اس دین کو قائم کرے۔

ابن زید فرماتے ہیں ہم نے اپنے مشائخ کو اس پر
پایا کہ ان میں سے کوئی بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں
وضو کو ضروری نہیں سمجھتا۔ حضرت عروہ نے اسے اس لیے قبول
نہیں کیا کہ ان کے نزدیک مروان اس مقام کا آدمی نہیں تھا جس
سے اس قسم کی حدیث قبول کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سپاہی کا
حضرت بسرہ سے مروان کو خبر دینا اس سے کم ہے کہ اگر وہ
خود ان سے سنتا تو جب حضرت عروہ کے نزدیک مروان کی
اپنی خبر غیر مقبول ہے تو سپاہی کا حضرت بسرہ سے نقل کرنا
عدم قبولیت کے زیادہ لائق ہے نیز حضرت زہری رحمہ اللہ
کو حضرت عروہ سے سماعت حاصل نہیں انھوں نے اس میں
حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مروان بن حکم سے

marfat.com

شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ إِلَى بُسْرَةَ فَقَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ.

روایت کرتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اس بات کی خبر دی ہے اس نے بسرہ کے پاس پیغام بھیجا تو انھوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے باعث وضو کیا جاتا ہے تو عضو مخصوص کو ہاتھ لگانے کا بھی ذکر فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَصَارَ هٰذَا الْأَثَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ فَقَدِ انْحَطَّ بِذٰلِكَ دَرَجَةً لِأَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ لَيْسَ حَدِيْثُهُ عَنْ عُرْوَةَ كَحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَلَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَهُمْ فِي حَدِيْثِهِ بِالْمُتْقِنِ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت زہری سے منقول ہے انھوں نے حضرت عبد اللہ ابن ابوبکر سے انھوں نے حضرت عروہ سے روایت کیا اس سے اس کا درجہ گر گیا کیونکہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر کی حضرت عروہ سے روایت، زہری کی حضرت عروہ سے روایت کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی ان محدثین کے نزدیک حضرت عبد اللہ بن ابی بکر حدیث کے معاملے میں مضبوط راوی ہیں۔

لَقَدْ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَزِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عِنْدَ وَاحِدٍ مِنْ نَفَرٍ سَمَّاهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَخِرْنَا مِنْهُ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْرِفُوْنَ الْحَدِيْثَ وَأَنْتُمْ فَقَدْ تُضَعِّفُوْنَ مَا هُوَ مِثْلُ هٰذَا بِأَقَلَّ مِنْ كَلَامِ مِثْلِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ آخَرُوْنَ أَنَّ الَّذِيْ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

مجھ سے یحییٰ بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابن وزیر نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام شافعی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی شخص کو فلاں فلاں اشخاص جن میں عبد اللہ بن ابی بکر بھی ہیں میں سے کسی ایک کے پاس حدیث لکھتے ہوئے دیکھتے تو اس سے مذاق کرتے کیونکہ وہ لوگ حدیث کا علم نہیں رکھتے تھے اور تم (پہلے قول کے قائلین) بھی ایسے لوگوں کی تضعیف کرتے ہو اگرچہ ابن عیینہ کے کلام سے کم درجہ کے ساتھ ہی سہی۔ اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت زہری اور عروہ کے درمیان حضرت ابوبکر بن محمد ہیں۔

۲۲۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے (حضرت بسرہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد، آلہء تناسل کو چھونے سے وضو کرے۔ اگر وہ کہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے بھی یہ حدیث اپنے والد سے روایت

marfat.com

الذَّكَرِ فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهِشَامٌ لَيْسَ مِمَّنْ يُتَكَلَّمُ فِيْ رِوَايَتِهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

کی ہے اور ہشام ان لوگوں میں سے نہیں جن کی روایت میں کچھ کلام کیا جاتا ہے پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلَنِيْ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ فِيْهِ فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ الَّذِيْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان نے مجھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا اس سے وضو نہیں ہے۔ مروان نے کہا اس میں وضو ہے پھر ابو بکرہ کی حدیث جو اس باب کے شروع میں حسین بن مہدی سے مروی ہے کی مثل ذکر کیا۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ۔

حضرت حماد نے حضرت ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا کہ حضرت عروہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

یوسف ابن عدی فرماتے ہیں ہم سے علی بن مسہر نے حضرت ہشام سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہشام نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو جب تک وضو نہ کرے ہرگز نماز نہ پڑھے۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہشام اپنے والد سے وہ مروان سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

marfat.com

قِيلَ لَهُ إِنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ أَيْضًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا فَدَلَّسَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ .

اس معترض سے کہا جائیگا کہ ہشام بن عروہ نے بھی اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ انھوں نے بھی ابوبکر بن محمد سے سنی ہے لہٰذا انھوں نے اپنے باپ سے تدلیس کے ساتھ روایت کی ہے۔ (باپ کا نام نہ لیا)۔

۴۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ عَلَى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ .

حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوبکر بن محمد ابن عمر بن حزم نے حضرت عروہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ مروان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر ابن ابی عمران اور ابن خزیمہ کی طرح بیان کیا۔

فَرَجَعَ الْحَدِيثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا فَإِنْ قَالُوا فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرُ هِشَامٍ فَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ .

پس یہ حدیث بھی ابوبکر کی طرف لوٹ گئی اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت عروہ سے زہری اور ہشام کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور وہ اس سلسلے میں (یوں) ذکر کریں

۴۱۵ - مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَذْكُرُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عروہ سے سنا وہ حضرت بسرہ کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے تھے۔

قِيلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّونَ فِي هٰذَا بِابْنِ لَهِيعَةَ وَأَنْتُمْ تَجْعَلُونَهُ حُجَّةً لِخَصْمِكُمْ فِيمَا يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْكُمْ وَلَمْ أُرِدْ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعْنَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا عَلَى ابْنِ لَهِيعَةَ وَلَا عَلَى غَيْرِهِمَا وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ فَثَبَتَ وَهَاءُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ بِالَّذِي دَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُرْوَةَ وَوَهَاءُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ أَيْضًا وَهِشَامٍ بِالَّذِي بَيْنَ عُرْوَةَ وَبُسْرَةَ لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا وَقَدْ سَقَطَ الْحَدِيثُ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ .

ان سے کہا جائے گا کہ تم اس سلسلے میں ابن لہیعہ سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم اس چیز میں جس کے ساتھ تمہارے خلاف دلیل دی جاتی ہے اسے (ابن لہیعہ کو) اپنے مدمقابل کی طرف سے حجت قرار نہیں دیتے۔ اس سے میرا مقصد عبداللہ بن ابی بکر، ابن لہیعہ اور ان کے غیر پر طعن کرنا نہیں بلکہ مخالف کے ظلم کو ظاہر کرنا ہے پس اس شخص کی وجہ سے جو زہری اور عروہ کے درمیان داخل ہوا زہری کی روایت کا واہی (کمزور) ہونا ثابت ہو گیا نیز زہری اور ہشام کی روایت کا اس آدمی کے سبب کمزور ہونا ثابت ہوا جو حضرت عروہ اور بسرہ کے درمیان ہے کیونکہ حضرت عروہ نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ اس کی طرف توجہ کی حالانکہ حدیث اس سے کم پر ہی ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کریں۔

۴۱۶ - بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت

marfat.com

اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

کرتے ہیں انہوں نے ایک آدمی سے سُنا جو مسجد نبوی میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا۔ (مذکورہ بالا حدیث)۔

قِيْلَ لَهُمْ كَفٰى بِكُمْ ظُلْمًا اِنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائیگا تمہارے ظالم ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اس کی مثل سے استدلال کرو اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں۔

۴۱۷- بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبدالاعلیٰ ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

قِيْلَ لَهٗ اَنْتَ لَا تَجْعَلُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحٰقَ حُجَّةً فِيْ شَيْءٍ اِذَا خَالَفَهٗ فِيْهِ مِثْلُ مَنْ خَالَفَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا اِذَا انْفَرَدَ وَنَفْسُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُنْكَرٌ وَاَخْلَقُ بِهٖ اَنْ يَكُوْنَ غَلَطًا لِاَنَّ عُرْوَةَ حِيْنَ سَاَلَهٗ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَاَجَابَهٗ مِنْ رَاْيِهٖ اَنْ لَا وُضُوْءَ فِيْهِ فَلَمَّا قَالَ لَهٗ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ قَالَ لَهٗ عُرْوَةُ مَا سَمِعْتُ بِهٖ وَهٰذَا بَعْدَ مَوْتِ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ بِكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُنْكِرَ عُرْوَةُ عَلٰى بُسْرَةَ مَا قَدْ حَدَّثَهٗ اِيَّاهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ۔

اس سے کہا جائے گا کہ تم محمد بن اسحٰق کو کسی بات میں حجت نہیں ٹھہراتے نہ اس وقت کہ جب کوئی ان سے اختلاف کرے جیسے اس حدیث میں ہے اور نہ ہی اس وقت جب وہ منفرد ہوں۔ علاوہ ازیں یہ حدیث منکر ہے اور ممکن ہے کہ غلط ہو کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنی رائے سے جواب دیا جب مروان نے حضرت بسرہ سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو حضرت عروہ نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی اور یہ زید بن خالد کی وفات سے کتنا ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے تو اگر زید بن خالد نے یہ حدیث حضرت عروہ سے بیان کی ہوتی تو وہ حضرت بسرہ کی حدیث کا انکار نہ کرتے۔

اگر اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کیا جائے۔

۴۱۹- بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت عمر بن شریح، ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت

marfat.com

اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ الْاَشْهَلِیُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُرَیْحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

---

۴۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْفَرْوِیُّ اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

اسحاق بن محمد فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قِیْلَ لَهُمْ اَنْتُمْ لَا تُسَوِّغُوْنَ خَصْمَكُمْ اَنْ تَحْتَجَّ عَلَیْكُمْ بِمِثْلِ عُمَرَ بْنِ شُرَیْحٍ فَكَیْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ثُمَّ ذٰلِكَ اَیْضًا فِیْ نَفْسِهٖ مُنْكَرٌ لِاَنَّ عُرْوَةَ لَمَّا اَخْبَرَهٗ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ بِمَا اَخْبَرَهٗ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ یَكُنْ عَرَفَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا عَنْ عَائِشَةَ وَلَا عَنْ غَیْرِهَا فَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ.

تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے مخالف کو عمر بن شریح جیسے لوگوں سے استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو خود کیوں ان سے استدلال کرتے ہو نیز یہ حدیث بھی منکر ہے کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ کو بسرہ کی روایت بتائی تو وہ اسے پہلے سے نہیں جانتے تھے نہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی کسی اور سے' اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور کہیں)

---

۴۲۱ - بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَیْمُ بْنُ الْیَتِیْمِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

صدقہ بن عبد اللہ، ہشام بن زید سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

قِیْلَ لَهُمْ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَكُمْ ضَعِیْفٌ فَكَیْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ وَهِشَامُ بْنُ زَیْدٍ فَلَیْسَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِیْنَ یُثْبَتُ بِرِوَایَتِهِمْ مِثْلُ هٰذَا وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ.

تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ صدقہ بن عبد اللہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہیں تو تم ان کی بات کو کیسے حجت بناتے ہو اور ہشام بن زید ان اہل علم سے نہیں ہیں جن کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو، اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور یہ حدیث پیش کریں)

۴۲۲ - بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْیَتَوَضَّاْ.

علاء بن سلیمان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِالْعَلَاءِ هٰذَا وَهُوَ عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

ان سے کہا جائے گا تم اس علاء سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ اور اگر وہ دلیل دیتے ہوئے کہیں۔

۴۲۳ - بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْضٰى بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَّلَا حِجَابٌ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

یزید بن عبد الملک نے مقبری سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ تک پہنچائے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو تو وہ وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ يَزِيْدُ هٰذَا عِنْدَكُمْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ لَا يَسْتَوِيْ حَدِيْثُهٗ شَيْئًا فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا یہ یزید تمہارے نزدیک منکر الحدیث ہے اس کی کوئی روایت بھی ٹھیک نہیں ہوتی تو تم اس سے کیسے استدلال کرتے ہو؟ اگر وہ استدلال کرتے ہوئے کہیں۔

۴۲۴ - بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ مَعْنٍ۔

ابن ابی ذئب نے حضرت عقبہ بن عبدالرحمن سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس بن معن کی روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِنَ الْحُفَّاظِ يَقْطَعُهٗ وَيُوْقِفُهٗ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

ان سے کہا جائے گا کہ حفاظ میں سے جس نے بھی یہ حدیث ابن ابی ذئب سے روایت کی ہے انھوں نے اسے روایت کرتے ہوئے محمد بن عبدالرحمن پر موقوف کیا ہے۔

۴۲۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

ابن ابی ذئب، عقبہ سے وہ محمد بن عبدالرحمن سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَهٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُخَالِفُوْنَ فِيْهِ ابْنَ نَافِعٍ وَهُوَ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثٍ

ان حفاظ حدیث نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمن پر موقوف کیا وہ اس میں ابن نافع کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ وہ (ابن نافع) تمہارے نزدیک ان پر حجت ہے جب کہ وہ (محمد بن عبدالرحمن) ان پر حجت نہیں تو تم اس سلسلے میں

marfat.com

مُنْقَطِعٍ فِيْ هٰذَا وَاَنْتُمْ لَا تُثْبِتُوْنَ الْمُنْقَطِعَ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

حدیث منقطع سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں مانتے۔ اگر وہ استدلال کریں کہ

۴۲۶۔ بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُوْنُسُ وَرَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

مکحول نے عنبسہ ابن ابی سفیان سے انہوں نے زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنِ الْهَيْثَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابو مسہر نے ہیثم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ اَيْضًا لِاَنَّ مَكْحُوْلًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ شَيْئًا۔

ان سے کہا جائے گا یہ حدیث بھی منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عنبسہ بن ابو سفیان سے کچھ نہیں سنا۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَاَنْتُمْ تَحْتَجُّوْنَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا بِقَوْلِ اَبِيْ مُسْهِرٍ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ابن ابو داؤد نے بتایا کہ میں نے ابو مسہر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا اور تم اس قسم کی بات میں ابو مسہر کے قول سے استدلال کرتے ہو۔

اگر وہ ان روایات سے استدلال کریں۔

۴۲۹۔ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ بُسْرَةَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ تَضْرِبُ بِيَدِهَا فَتُصِيْبُ فَرْجَهَا قَالَ تَتَوَضَّأُ يَا بُسْرَةُ۔

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بسرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اپنا ہاتھ ہلاتی ہے تو شرمگاہ کو جا لگتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اے بسرہ! وضو کر لیا کرو۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ۔

کو ہاتھ لگائے وہ بھی وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ اَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ عَنْهُ عَنْ صَحِيْفَةٍ فَهٰذَا عَلٰى قَوْلِكُمْ مُنْقَطِعٌ وَالْمُنْقَطِعُ فَلَا يَجِبُ بِهٖ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ فَقَدْ ثَبَتَ فَسَادُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يَّذْهَبُ اِلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا تمہارا خیال ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کچھ نہیں سُنا انھوں نے ان کے صحیفہ سے نقل کرکے روایت کیا، تمہارے قول کے مطابق یہ منقطع ہے اور تمہارے نزدیک منقطع حجت نہیں۔ پس ان تمام آثار کا فساد ثابت ہوگیا جن سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں جو شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۳۱ - فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ قَالَ لَا۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔

۴۳۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت مُسدّد کہتے ہیں ہم سے محمد بن جابر نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عُتْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

ایوب بن عتبہ، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن بدر سحیمی، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ وَأَحْمَدُ ابْنُ يُونُسَ وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ایوب، قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا تَوَضَّأَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا بِضْعَةٌ مِنْكَ أَوْ مُضْغَةٌ مِنْكَ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے، وہ نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں آپ سے ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ یا (فرمایا) گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

فَهٰذَا حَدِيثُ مُلَازِمٍ صَحِيحٌ مُسْتَقِيمُ الْإِسْنَادِ غَيْرُ مُضْطَرِبٍ فِي إِسْنَادِهِ وَلَا فِي مَتْنِهِ فَهُوَ أَوْلَى عِنْدَنَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ أَوَّلًا مِنَ الْآثَارِ الْمُضْطَرِبَةِ فِي أَسَانِيدِهَا۔

وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ حَدِيثُ مُلَازِمٍ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ بُسْرَةَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ الْإِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهِ فَحَدِيثُ مُلَازِمٍ هٰذَا أَحْسَنُ إِسْنَادًا وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ بِظَهْرِ كَفِّهِ أَوْ بِذِرَاعَيْهِ لَمْ يَجِبْ فِي ذٰلِكَ وُضُوءٌ فَالنَّظَرُ أَنْ يَكُونَ مَسُّهُ إِيَّاهُ بِبَطْنِ كَفِّهِ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ لَوْ

یہ ملازم (راوی) کی صحیح حدیث ہے اس کی سند درست ہے نہ اس کی سند میں اضطراب ہے اور نہ ہی متن میں۔ پس یہ ہمارے نزدیک ان روایات سے زیادہ بہتر ہے جنکو ہم نے پہلے روایت کیا اور انکی اسناد میں اضطراب ہے۔

مجھ سے ابن ابی عمران نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عباس بن عبدالعظیم عنبری کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے سنا کہ ملازم کی یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے زیادہ اچھی ہے اگر اس باب کو سند اور اس کی استقامت کے حوالے سے دیکھنا ہو تو ملازم (راوی) کی یہ حدیث سند کے اعتبار سے نہایت اچھی ہے، اور اگر غور وفکر کے طریقے سے دیکھنا ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہتھیلی کی پیٹھ یا بازوؤں کے ساتھ چھونے سے وضو واجب نہ ہونے پر ان (فقہاء کرام) کا کوئی اختلاف نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں

marfat.com

مَا سَّهٗ بِفَخِذِهٖ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وُضُوْءٌ وَالْفَخِذُ عَوْرَةٌ فَاِذَا كَانَتْ مِمَّا سَّتُهٗ اِيَّاهُ بِالْعَوْرَةِ لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءًا فَمَسُّهٗ اِيَّاهُ بِغَيْرِ الْعَوْرَةِ اَحْرٰى اَنْ لَّا تُوْجِبَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ فَقَدْ اَوْجَبَ الْوُضُوْءَ فِيْ مَسِّهٖ بِالْكَفِّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ۔

کہ اگر وہ اس (شرمگاہ کو) ران کے ساتھ چھوئے تو اس سے وضو واجب نہ ہوگا حالانکہ ران قابل ستر عضو ہے پس جب کسی ستر والی جگہ کے ساتھ اس کا چھونا وضو کو واجب نہیں کرتا تو غیر ستر والے عضو کے ساتھ چھونے سے وضو کا واجب نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ جو لوگ اس سے وضو کو واجب قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں صحابہ کرام نے ہتھیلی کے ساتھ اسے چھونے کی صورت میں وضو واجب قرار دیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

٤٣٧ - مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى اَبِيْ فَمَسِسْتُ فَرْجِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَتَوَضَّاَ ۔

حضرت مصعب بن سعید بن ابی وقاص فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے لیے قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا انھوں نے مجھے وضو کرنے کا حکم دیا۔

---

٤٣٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهٗ قَالَا يَتَوَضَّاُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ عَمَّنْ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اس شخص کے بارے میں جو اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے، فرماتے تھے کہ وہ وضو کرے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ کس سے مروی ہے انھوں نے فرمایا عطاء بن ابی رباح سے۔

٤٣٩ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰهُ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ اِنِّيْ مَسِسْتُ فَرْجِيْ فَنَسِيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ ۔

حضرت سالم سے مروی ہے انھوں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایسی نماز پڑھی جو اس سے پہلے کبھی نہ پڑھی تھی۔ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیسی نماز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تھا تو میں وضو کرنا بھول گیا۔

٤٤٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حماد، ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٤١ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی یا (فرمایا)، ہمیں

marfat.com

عن مجاهد قال صلينا مع ابن عمر او صلى بنا ابن عمر ثم سار ثم اناخ جمله فقلت يا ابا عبد الرحمن انا قد صلينا فقال ان ابا عبد الرحمن قد عرف ذلك ولكني مسست ذكري قال فتوضأ واعاد.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی پھر وہ چلے گئے اس کے بعد اونٹ بٹھایا میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! ہم تو نماز پڑھ چکے ہیں انھوں نے فرمایا ابو عبدالرحمن کو معلوم ہے لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا چنانچہ انھوں نے وضو کیا اور نماز لوٹائی۔

قيل لهم اما ما رأيتموه عن مصعب بن سعد بن ابي وقاص فانه قد روي عن مصعب بن سعد عن ابيه خلاف ما رواه عنه الحكم.

ان سے کہا جائے گا جس کو تم مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے خیال کرتے ہو تو مصعب سعد نے اپنے والد سے اس روایت کے خلاف بھی روایت کیا ہے جو ان سے حکم نے روایت کی ہے۔ (یعنی حدیث نمبر ۴۳۷)۔

۴۴۲ - حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا عبد الله بن جعفر عن اسمعيل بن محمد عن مصعب بن سعد قال كنت آخذ على ابي المصحف فاحتككت فاصبت فرجي فقال اصبت فرجك قلت نعم احتككت فقال اغمس يدك في التراب ولم يامرني ان اتوضأ.

حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے پاس قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے شرمگاہ کو ہاتھ لگالیا۔ انھوں نے فرمایا تو نے شرمگاہ کو چھوا ہے، میں نے کہا جی ہاں، مجھے کھجلی ہورہی تھی۔ انھوں نے فرمایا اپنے ہاتھ مٹی سے مل لو۔ اور آپ نے مجھے وضو کا حکم نہ دیا۔

وروي عن مصعب ايضا ان اباه امره بغسل يده.

حضرت مصعب سے یہ بھی مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو ہاتھ دھونے کا حکم دیا۔

۴۴۳ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال وحدثنا زائدة عن اسمعيل بن ابي خالد عن الزبير ابن عدي عن مصعب بن سعد مثله غير انه قال قم فاغسل يدك.

حضرت زبیر بن عدی، حضرت مصعب بن سعد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ (اس میں یہ ہے کہ) انھوں نے فرمایا اٹھو اور ہاتھ دھو لو۔

فقد يجوز ان يكون الوضوء الذي رواه الحكم في حديثه عن مصعب هو غسل اليد على ما بينه عنه الزبير بن عدي حتى لا يتضاد الروايتان وقد روي عن سعد من قوله انه لا وضوء في ذلك.

حکم نے مصعب سے حدیث روایت کرتے ہوئے جس وضو کا ذکر کیا ہے ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو جس طرح ہم نے زبیر بن عدی سے روایت کیا ہے۔ تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد سے ان کا یہ قول بھی مروی ہے کہ اس ضمن میں واجب نہیں۔

marfat.com

٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَعْدٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں حضرت سعد سے شرمگاہ چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اگر ناپاک ہے تو کاٹ دو، (اس کے چھونے میں) کوئی حرج نہیں۔

٤٤٥ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِسَعْدٍ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اقْطَعْهُ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ.

حضرت قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت سعد سے کہا کہ اس نے نماز کی حالت میں شرمگاہ کو ہاتھ لگایا ہے انہوں نے فرمایا اسے کاٹ دو، وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی تو ہے۔

فَهٰذَا سَعْدٌ لَمَّا كَشَفْتَ الرِّوَايَاتِ عَنْهُ ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ لَا وُضُوْءَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ فِيْهِ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ.

یہ حضرت سعد ہیں ان کی واضح روایات سے ثابت ہوا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ اور وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے واجب ہونے کے بارے میں مروی ہے تو ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

٤٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسِسْتُ أَوْ أَنْفِيْ.

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا میرا ہاتھ (شرمگاہ کو) چھو جائے یا ناک کو۔

٤٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ، حضرت ابن عباس سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٤٨ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا.

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو چھونے کی صورت میں وضو کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف

marfat.com

مَا رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ فَلَمْ تَعْلَمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتٰى بِالْوُضُوْءِ مِنْهُ غَيْرَ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ خَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بھی مروی ہے جو قتادہ نے بواسطہ عطاء ان سے روایت کیا ہے تو تم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی صحابی رسول کو نہیں جانو گے کہ انھوں نے اس سے وضو کا فتویٰ دیا ہو، اور اکثر صحابہ کرام نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ أَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ مَا أُبَالِيْ أَنْفِيْ مَسَسْتُ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ ذَكَرِيْ۔

حضرت ابو ظبیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اپنی ناک کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں کو یا شرمگاہ کو۔

۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ ابْنِ السَّكَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَا أُبَالِيْ ذَكَرِيْ مَسَسْتُ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ أَنْفِيْ۔

حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ نماز میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں یا ناک کو۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں میں نے ہزیل سے سنا وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت منہال ابن عمرو اور قیس بن سکن، حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سلیمان شیبانی، ابو قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۵۴ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں میں ایک مجلس میں تھا جہاں عمار بن یاسر بھی تھے، شرمگاہ کو چھونے کا ذکر ہوا تو فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک

marfat.com

اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْہِ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَذُکِرَ مَسُّ الذَّکَرِ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ بِضْعَۃٌ مِّنْکَ مِثْلَ اَنْفِیْ اَوْ اَنْفِکَ وَاِنَّ لِکَفِّکَ مَوْضِعًا غَیْرَہٗ۔

حصہ ہے جیسے میرا ناک یا (فرمایا) تمہارا ناک اور تمہاری ہتھیلی کے لیے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ بھی ہے۔

۴۵۵- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ قَیْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شُعْبَۃَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَدُوْسِیًّا یُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ قَیْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اِیَادِ ابْنِ لَقِیْطٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَیْفَۃَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ اِیَّاہُ مَسِسْتُ اَوْ اَنْفِیْ۔

حضرت براء بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اسے (شرمگاہ کو) ہاتھ لگاؤں یا اپنے ناک کو۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ حُذَیْفَۃَ نَحْوَہٗ۔

حضرت قتادہ، مخارق بن احمد سے وہ حضرت حذیفہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَرَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرَوْنَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوْءًا۔

حضرت حسن، پانچ صحابہ کرام جن میں حضرت علی ابن ابی طالب، عبد اللہ ابن مسعود، حذیفہ بن یمان، عمران بن حصین اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم شامل ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے اور وہ

marfat.com

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عمران حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۵۹ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ۔

حمید الطویل، حضرت حسن سے وہ حضرت عمران بن حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاِنْ كَانَ يَجِبُ فِي مِثْلِ هٰذَا تَقْلِيْدُ ابْنِ عُمَرَ فَتَقْلِيْدُ مَنْ ذَكَرْنَا اَوْلٰى مِنْ تَقْلِيْدِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ۔

اگر اس قسم کے مسئلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کی تقلید ضروری ہے تو جن لوگوں کا نام نے ذکر کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کی نسبت ان کی تقلید زیادہ ضروری ہے حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۴۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

---

۴۶۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، قتادہ سے وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۶۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ مَسَّ الْفَرْجِ فَاِنْ فَعَلَهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانا مکروہ سمجھتے تھے لیکن کوئی ایسا کرے تو اس پر وضو کو لازم نہیں جانتے تھے۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے نقل کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں جانتے تھے ـــــ ہمارا یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَمْ وَقْتُهُ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ

موزوں پر مسح کا بیان
مقیم کیلئے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی؟

۴۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَارَةُ الْقِبْلَتَيْنِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَثَلٰثَةً قَالَ وَثَلٰثَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ اِمْسَحْ مَا بَدَا لَكَ۔

حضرت اُبی بن عمارہ سے مروی ہے اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، انھوں (حضرت ابی بن عمارہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں موزوں پر مسح کر دوں فرمایا ہاں، عرض کیا یا رسول اللہ! ایک دن فرمایا ہاں اور دو دن عرض کیا اور دو دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں اور تین دن عرض کیا اور تین دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں، یہاں تک کہ سات (کی گنتی) تک پہنچے، پھر فرمایا جتنا مناسب سمجھو مسح کرو۔

۴۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ایوب بن قطن، حضرت عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت ابی بن عمارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں میں سے ہیں۔

۴۶۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

محمد بن یزید بن ابی زیاد، ایوب بن قطن سے وہ عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا وَقْتَ لِلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ وَلَا فِي الْحَضَرِ قَالُوا وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا فَذَكَرُوا۔

ایک قوم نے اسے اپنا تے ہوئے کہا موزوں پر مسح کے لیے سفر و حضر میں کوئی وقت مقرر نہیں اس بات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں بیان کیا۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُبْرِدْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَخَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَعَلَيَّ خُفَّانِ مُجَرْمَقَانِيَانِ فَقَالَ لِي مَتَى عَهْدُكَ يَا عُقْبَةُ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذِهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ لِي أَصَبْتَ السُّنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شام سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (میں جمعۃ المبارک کے دن (ملک) شام سے نکلا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ طیبہ میں داخل ہوا۔ میں نے مجرمقانی موزے پہن رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا اے عقبہ! ان موزوں کو کب اتارو گے، میں نے عرض کیا میں نے ان کو جمعہ کے دن پہنا ہے اور آج بھی جمعہ ہے۔ انھوں نے مجھے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

---

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ قَاضِي أَهْلِ مِصْرَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ۔

حضرت عبداللہ بن حکم بلوی نے حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۶۶۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ السُّنَّةَ۔

حضرت عبداللہ بن حکم بلوی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی بن رباح لخمی کو حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل خبر دیتے ہوئے سنا البتہ ان کی روایت میں "اصبت" کا لفظ ہے سنت کا لفظ نہیں ہے۔

قَالُوا فَفِي قَوْلِ عُمَرَ هٰذِهِ لِعُقْبَةَ أَصَبْتَ السُّنَّةَ يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنْ

فقہاء کرام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ تم نے سنت کو

marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ السُّنَّةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنْهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ عَلٰى خُفَّيْهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَقَالُوْا اَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ اَصَبْتَ السُّنَّةَ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ عِنْدَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ السُّنَّةَ قَدْ تَكُوْنُ مِنْهُ وَقَدْ تَكُوْنُ مِنْ خُلَفَآئِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ۔

۴۷۰ ـ حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لِرَبِيْعَةَ فِيْ اُرُوْشِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّهَا السُّنَّةُ يُرِيْدُ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ عُمَرُ رَاٰى مَا قَالَ لِعُقْبَةَ وَهُوَ مِنْ خُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَسَمّٰى رَاْيَهٗ ذٰلِكَ سُنَّةً مَعَ اَنَّهٗ قَدْ جَآءَتِ الْاٰثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ بِتَوْقِيْتِ الْمَسْحِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ بِخِلَافِ مَا جَآءَ بِهٖ حَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ ۔

۴۷۱ ـ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

پالیا۔ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کی سنت مراد ہے کیونکہ سنت صرف آپ کے طریقہ مبارکہ کو کہتے ہیں لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مقیم اپنے موزوں پر ایک دن رات اور مسافر تین دن اور راتیں مسح کرے انھوں نے کہا جو کچھ تم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے "اصبت السنۃ" کے الفاظ نقل کیے ہیں ان میں ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے ثابت ہو کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد ہے کیونکہ کبھی آپ کے عمل کو سنت کہا جاتا ہے اور کبھی آپ کے خلفاء کے عمل پر سنت کا اطلاق کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میری اور میرے ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت لازم ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں۔

اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عورت کی انگلیوں کے بارے میں فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے اور اس سے آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔

پس ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت عقبہ سے فرمایا وہ ان کے اپنے نزدیک جائز ہو اور آپ خلفائے راشدین میں سے ہیں چنانچہ انھوں نے اپنی اس رائے کو سنت قرار دیا۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں کہ آپ نے مسافر اور مقیم کے لیے مسح کا وقت مقرر فرمایا بخلاف حضرت ابی بن عمارہ کی روایت کے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر کیے ہیں۔

marfat.com

قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۴۷۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ نَمْسَحَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَاِذَا كُنَّا مُقِيْمِيْنَ فَيَوْمًا وَّلَيْلَةً۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انھوں نے فرمایا ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ سفر میں ہوں تو تین دن رات اور مقیم ہوں تو ایک دن رات مسح کریں۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَرَيْنَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِيْتِ عَلِيًّا فَهُوَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا سَفْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّثَلٰثَ لَيَالٍ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کا موزوں پر مسح کے بارے میں کیا خیال ہے۔ انھوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اس مسئلہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہمیں تین دن رات موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

۴۷۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ

حضرت خزیمہ بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے موزوں پر مسح مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمایا۔ فرماتے ہیں اگر پوچھنے والا زیادہ پوچھتا تو آپ جواب میں بھی اضافہ فرماتے۔

marfat.com

اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً قَالَ وَلَوْ اَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِىْ مَسْئَلَتِهٖ لَزَادَهٗ -

۴۷۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَجَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا -

حضرت سفیان اور جریر، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے یہ الفاظ فرمائے "اگر ہم (سوال میں) اضافہ کرتے تو آپ بھی ہمیں زیادہ جواب دیتے۔

۴۷۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا -

حضرت ابو عبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں مگر انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ اگر ہم مزید پوچھتے تو آپ بھی جواب میں اضافہ فرماتے۔

۴۷۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ -

حضرت حماد بن سلمہ نے حضرت حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت شعبہ نے حضرت حکم اور حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۴۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ وَاَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت ہشام، حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابو عبداللہ جدلی حضرت خزیمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے۔

marfat.com

الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔

۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد ابراہیم سے وہ ابو عبداللہ سے وہ حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت حکم اور حماد نے حضرت ابراہیم سے خبر دی کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا الصَّعِقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ ابْنُ عَسَّالٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُسَافِرُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَأَفْتِنِي عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص آیا جسے صفوان بن عسال کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سفر کرتا ہوں تو مجھے موزوں پر مسح کے بارے میں حکم بتائیے آپ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن (اور راتیں) اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات ہے۔

۴۸۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقُلْتُ حَكَّ فِي نَفْسِي أَوْ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ

حضرت زر فرماتے ہیں میں صفوان بن عسال کے پاس آیا تو عرض کیا قضائے حاجت اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل یا (فرمایا) سینے میں کچھ کھٹکا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں جب ہم مسافر ہوں (راوی کو شک ہے کہ سفراً کا لفظ فرمایا یا مسافرین کا) تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جنابت کے علاوہ قضائے

marfat.com

إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ۔

حاجت یا پیشاب کی صورت میں موزے نہ اتاریں۔

٤٨٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

سلیمان بن حرب فرماتے ہیں حماد بن زید نے عاصم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ انھوں (عاصم) نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٨٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حجاج، حضرت حماد بن سلمہ سے، وہ عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَوْقٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْغَرِيفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَّلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَسْحًا عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات موزوں پر مسح کرے۔

٤٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ إِذَا لَبِسْتَهُمَا عَلَى طَهَارَةٍ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جب تم اسے طہارت پر پہنو۔

٤٨٩ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فِي التَّوْقِيتِ خَاصَّةً وَزَادَ أَنَّهُ جَعَلَ ذٰلِكَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی مسح کے لیے وقت مقرر کرنے کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے غزوہ تبوک میں یہ وقت مقرر فرمایا۔

marfat.com

۴۹۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

یحییٰ بن حسان فرماتے ہیں ہشیم نے داؤد سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَكَانَتْ سُنَّةً لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ۔

حضرت عامر بن عروہ بن مغیرہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ تقاضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا۔ آپ پر ایک شامی جبہ تھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا تو (مسح) مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات سنت قرار پایا۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور راتیں ہے۔

فَهَذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ مِثْلَ هَذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِلَى مِثْلِ حَدِيثِ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ۔

پس یہ روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر ہے لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان متواتر روایات کو چھوڑ کر اُبی بن عمارہ کی حدیث جیسی روایت کو قبول کرے۔

وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِمَّا رَوَاهُ عُقْبَةُ عَنْ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بِخِلَافِ ذَلِكَ۔

اور انھوں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے عقبہ کی روایت کے ساتھ جو استدلال کیا ہے تو خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف متواتر روایات مروی ہیں۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حِمَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں میں نے بناتہ جعفی سے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہمارے مقابلے میں زیادہ جرأت سے بات

marfat.com

قال قلنا لبنانة الجعفي وكان اجرانا على عمر سله عن المسح على الخفين فسأله فقال للمسافر ثلاثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة

کر سکتے تھے کہ آپ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھو انھوں نے پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۴ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا عمران ابن مسلم عن سويد بن غفلة ان بنانة سال عمر عن ذلك فقال امسح عليهما يوما وليلة.

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت بنانہ نے حضرت عمر فاروق سے اس (موزوں پر مسح) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں ان پر ایک دن رات مسح کرتا ہوں۔

۴۹۵ - حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال انا مالك بن مغول عن عمران بن مسلم عن سويد بن غفلة قال اتينا عمر فسأله بنانة عن المسح على الخفين فقال عمر للمسافر ثلاثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة.

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت بنانہ نے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۶ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود عن بنانة عن عمر مثله.

حضرت حماد ابراہیم سے، وہ اسود سے، وہ حضرت بنانہ سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۷ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود عن بنانة عن عمر مثله.

حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حماد سے انھوں نے حضرت بنانہ سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۹۸ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا هشام عن حماد فذكر باسناده مثله.

حضرت ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں: انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۹ - حدثنا ابن خزيمة قال ثنا مسلم قال ثنا هشام قال ثنا حماد عن ابراهيم عن الاسود عن عمر مثله.

حضرت ہشام فرماتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کیا۔ انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے اسود کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

۵۰۰ - حدثنا فهد قال ثنا محمد

حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق

marfat.com

ابْنُ سَعِيْدِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ قَدَمَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا اِلَى مِثْلِ سَاعَتِهٖ مِنْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی اپنے پاک پاؤں (موزوں میں داخل کرے وہ ایک دن رات گزرنے کے بعد آنے والے) اس وقت تک ان پر مسح کرے۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موزوں پہ مسح کے سلسلے میں ہمیں لکھا کہ مسافر کے لیے تین دن راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ جَاءَ فِيْ هٰذَا مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْقِيْتِ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ عُقْبَةَ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ كَانَ مِنْ عُمَرَ لِاَنَّهٗ عَلِمَ اَنَّ طَرِيْقَ عُقْبَةَ الَّذِيْ جَاءَ مِنْهُ طَرِيْقًا لَّا مَاءَ فِيْهِ فَكَانَ حُكْمُهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ فَسَاَلَهٗ مَتٰى عَهْدُكَ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ اِذَا كَانَ حُكْمُكَ هُوَ التَّيَمُّمُ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا اَخْبَرَهٗ وَهٰذَا الْوَجْهُ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِيُوَافِقَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ سِوَاهُ وَلَا يُضَادَّهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ عُمَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا فِي التَّوْقِيْتِ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق روایات آئی ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے تعین وقت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی احتمال ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو کیونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت عقبہ جس راستے سے آئے ہیں اس میں پانی نہیں ہے تو انھیں تیمم کا حکم تھا لہٰذا آپ نے پوچھا کہ جب آپ کے لیے تیمم کا حکم ہوا تو آپ کب موزے اتار رہیں گے تو انھوں نے جو جواب دینا تھا، دیا۔ اس حدیث کو اس بات پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ مروی روایت سے موافق ہو جائے اور اس کے متضاد نہ ہو، ہم نے جو کچھ تطبیق کے سلسلے میں ذکر کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِيْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهٗ اَعْلَمُهُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں، وہ حضور کے ساتھ سفر کرتے تھے، چنانچہ میں نے ان

يُسَافِرُ مَعَهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ وَثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ۔

پاس جا کر سوال کیا تو انھوں نے فرمایا مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہیں۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ جَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا۔

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے موزے پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن قرار دی۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ثَلٰثًا۔

حضرت عمر بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ تین دن تک موزے نہیں اتارتے تھے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ۔

حضرت موسیٰ بن سلمیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں ہم سے ابو ولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذٰلِكَ۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے غیلان بن عبداللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت سلام بن مسکین، حضرت عبدالعزیز سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابو زید انصاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

کے ایک صحابی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ وَقَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت یونس اور قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهِ أَقْوَالُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اتَّفَقَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُّخَالِفَ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

صحابہ کرام کے یہ اقوال اس بات کے موافق ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کے تعین کے سلسلے میں ذکر کی ہے بس کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ بھی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالَّذِيْ لَيْسَ عَلٰى وُضُوْءٍ وَقِرَاءَتِهِمُ الْقُرْاٰنَ

جنبی، حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ

۵۱۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِيْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے فقط یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند کرتا ہوں۔

۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے یا فرمایا (راوی کو شک ہے) میں

وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ أَوْ قَالَ مَرَرْتُ بِهِ وَقَدْ بَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ تَعَالٰى بِشَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ عَلٰى حَالٍ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلٰى حَالِ حَدَثٍ تَيَمَّمَ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَإِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَقَالُوْا فِيْمَا سِوَى السَّلَامِ مِثْلَ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۵۱۳ - مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَتَيَمَّمَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَتَيَمَّمَ لِذِرَاعَيْهِ قَالَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّيْ

آپ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر چکے تھے میں نے سلام عرض کیا تو جب تک آپ وضو سے فارغ نہ ہو لیے سلام کا جواب نہ دیا۔

اقوالِ اہل علم

ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ کسی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا صرف اسی صورت میں جائز ہے جب ایسی حالت میں ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ (یعنی پاک ہو) لیکن اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ بے وضو ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے اگرچہ شہر میں ہو (یعنی اگرچہ تیمم کے لیے کوئی دوسرا عذر نہ بھی ہو) سلام کے علاوہ (ذکر وغیرہ) کے سلسلے میں ان کا وہی قول ہے جو پہلے مسلک والوں

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک کام کے سلسلے میں ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا انھوں نے ان کی حاجت کو پورا کیا ان دنوں ان سے ایک حدیث مشہور تھی کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص کسی گلی میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہوئے تھے اس شخص نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر قریب تھا کہ وہ شخص کسی گلی میں چھپ جاتا تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا اور چہرے کا تیمم کیا پھر دوسری ضرب مار کر بازوؤں کا مسح کیا اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں باوضو نہ تھا۔

marfat.com

كُنْتُ لَسْتُ بِطَاهِرٍ.

۵۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى أَتَى حَائِطًا فَتَيَمَّمَ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت عمیر فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبد اللہ بن یسار جو حضرت ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے، آئے اور ابو الجہم بن حارث ابن صمہ انصاری کے پاس حاضر ہوئے ابو جہم نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے تشریف لائے تو ایک شخص کی آپ سے ملاقات ہوئی اس نے سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا (تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت عبد الرحمن اعرج، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوا فَبِهٰذِهِ الْآثَارِ رَخَّصْنَا لِلَّذِي يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَرُدَّ السَّلَامَ لِيَكُونَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلسَّلَامِ وَهٰذَا كَمَا رَخَّصَ قَوْمٌ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجَنَازَةِ وَلِلْعِيدَيْنِ إِذَا خِيفَ فَوْتُ ذٰلِكَ

ان حضرات نے فرمایا ان روایات کے ذریعے، ہمیں اجازت دی گئی ہے کہ جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ طہارت پر نہ ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے تاکہ سلام کا جواب بن سکے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کچھ لوگوں کو جنازے اور عید کی نمازوں کے سبب تیمم کی اجازت دی گئی کہ اگر وہ نماز کے

marfat.com

إِذَا اشْتُغِلَ بِطَلَبِ الْمَآءِ بِوُضُوْءِ الصَّلٰوةِ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

وضو کے لیے پانی تلاش کرنے میں مشغول ہوں تو نماز کے نکلنے کا ڈر ہوگا۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۵۱۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَيُّوْبَ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ تَفْجَأُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهَا.

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا ہے (نماز) جنازہ کی جلدی ہو اور وہ بے وضو ہو انھوں نے فرمایا وہ تیمم کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھے۔

۵۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ وَزَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ.

حضرت عامر اور یونس، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ.

حضرت شعبہ، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ.

حضرت سفیان، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهٗ.

حضرت سفیان، حماد سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَمُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ نَحْوَهٗ.

حضرت یونس، حسن اور مغیرہ سے وہ ابراہیم اور عبدالملک سے وہ عطاء سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

ابو داؤد، عباد بن راشد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۲۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ

ابن وہب کہتے ہیں مجھے یونس نے ابن

marfat.com

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ وَقَالَ لِي اللَّيْثُ مِثْلَهُ.

شہاب سے اس کی مثل خبر دی اور فرمایا کہ ابو اللیث نے مجھے اسی طرح فرمایا۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي غُنْيَةَ عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ.

شجاع بن ولید، عبدالملک بن ابو عتبہ سے وہ حکم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ قَدْ رُخِّصَ فِي التَّيَمُّمِ فِي الْاَمْصَارِ خَوْفَ فَوْتِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَفِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِذَا فَاتَ لَمْ يُقْضَ قَالُوْا فَكَذٰلِكَ رَخَّصْنَا فِي التَّيَمُّمِ فِي الْاَمْصَارِ لِرَدِّ السَّلَامِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلْمُسْلِمِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَفْعَلْ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ حِيْنَئِذٍ فَاتَ ذٰلِكَ وَاِنْ رَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِجَوَابٍ لَهُ وَاَمَّا مَا سِوَى ذٰلِكَ مِمَّا لَا يُخَافُ فَوْتُهُ مِنَ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ اَحَدٌ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ.

پس جب شہروں میں نماز جنازہ اور نماز عید نکل جانے کے خوف سے تیمم کی اجازت دی گئی کیونکہ یہ نمازیں جب فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں تو علماء فرماتے ہیں اسی طرح ہم نے شہروں میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کی اجازت دی ہے تاکہ سلام کرنیوالے کو جواب دے سکے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس وقت سلام کا جواب نہیں دے سکے گا اور وہ رہ جائے گا اگر اس کے بعد جواب دے تو وہ جواب نہیں ہوگا اس کے علاوہ وہ امور جن کے فوت ہونے کا ڈر نہیں، مثلاً ذکر الٰہی، قرأت قرآن (وغیرہ) تو ان کو طہارت کے بغیر بجالانا کسی کے لیے مناسب نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِي ذٰلِكَ خَلَا الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِمَا اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ.

اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جنابت وغیرہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قرآن پاک جنابت اور حیض کے علاوہ (حالتوں) میں پڑھ سکتا ہے۔ جنبی اور حائضہ کے لیے قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۵۲۶ - بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ فَبَعَثَهُمَا فِي وَجْهٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے قبیلے کا ایک آدمی اور بنو اسد کا ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان دونوں کو ایک کام کے لیے بھیجا پھر فرمایا تم دونوں طاقتور ہو اپنے دین کی مدد کرو، فرماتے ہیں پھر وہ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے جب باہر آئے تو لپ بھر پانی لائے اس سے چہرے کا مسح کیا

marfat.com

فَمَسَحَ بِهَا وَجَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَرَأَنَا كَأَنَّا أَنْكَرْنَا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجِزُهُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا انھوں نے دیکھا کہ گویا ہم اسے ناپسند کر رہے ہیں فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو ہمیں قرآن پاک پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے آپ کو جنابت کے سوا کوئی چیز اس عمل سے مانع نہ ہوتی۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلمہ سے اور انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت فرماتے پھر قرآن پاک پڑھتے۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

عبدالرحمن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے ذکر کیا۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ السُّوسِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِيمَا رَوَيْنَا عَنْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ كَذٰلِكَ وَمُنِعَ الْجُنُبُ مِنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْمَا يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذکر خداوندی اور تلاوت قرآن وضو کے بغیر بھی جائز ہے اور جنبی کو صرف قرآن پاک پڑھنے سے منع کیا گیا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو طہارت کے بغیر ذکر خداوندی کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۳۲۔ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَبْيَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

حضرت عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ وَثَابِتٌ فَحَدَّثَ عَاصِمٌ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَيْنَا فَحَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا يَعْنِيْ اَبَا ظَبْيَةَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَنْ مُعَاذٍ۔

ابو ظبیہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "علی ذکر اللہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے حضرت ثابت فرماتے ہیں وہ (یعنی ابو ظبیہ) ہمارے پاس آئے تو ہم سے بھی انھوں نے یہی حدیث بیان کی اور مجھے اس کا علم نہیں (عفان فرماتے ہیں) میں نے حضرت حماد سے پوچھا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہی بیان فرمایا تو انھوں نے فرمایا ہاں حضرت معاذ کی روایت سے ہی بیان کیا۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت زید بن ابو انیسہ، حضرت عاصم بن ابو النجود سے وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَيْضًا بَعْدَ النَّوْمِ فَفِيْ ذٰلِكَ

یہ بھی نیند کے بعد ہے پھر اس سے واضح ہوتا ہے کہ

marfat.com

اِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْحَدَثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ۔

طہارت کے بغیر بھی اللہ تعالے کا ذکر کرنا جائز ہے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۵۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالی کا ذکر کرتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا اِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ وَلَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ طَيْبَةَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ بَيَانُ فَرْقِ مَا بَيْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ ۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں اللہ تعالی کا ذکر کرنا جائز ہے لیکن اس حدیث اور ابوطیبہ کی روایت میں قرآن پاک پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں حالت جنابت میں قرأت قرآن اور ذکر خداوندی کے درمیان فرق کا بیان ہے حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنے کی ممانعت کے بارے میں بھی روایات آئی ہیں

۵۳۶ - مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ الْقُرْاٰنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حیض والی عورت قرآن پاک نہ پڑھے۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي الْكَنُوْدِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ الْغَافِقِيِّ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَجَرَّنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا اَخْبَرَنِيْ اَنَّكَ اَكَلْتَ وَاَنْتَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاْتُ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلٰكِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ وَلَا اَقْرَاُ حَتّٰى

حضرت مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا، میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتائی وہ مجھے کھینچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہاں جب میں وضو کرتا ہوں تو کھاتا اور پیتا ہوں لیکن جب تک غسل نہ کر لوں نہ نماز پڑھتا ہوں اور نہ ہی قرآن پاک کی قرأت کرتا ہوں۔

marfat.com

اِغْتَسَلَ۔

فَفِيْ هٰذَيْنِ الْأَثَرَيْنِ مَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ أَحَدِهِمَا مَنْعُ الْحَائِضِ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ مَعَ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ هٰذَا الْحَدَثِ غَيْرِ الْجَنَابَةِ وَأَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً مَكْرُوْهَةٌ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيَّ هٰذِهِ الْآثَارِ تَأَخَّرَ فَنَجْعَلُهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۵۲۸۔ فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْرَاقَ الْمَاءَ إِنَّمَا نُكَلِّمُهُ فَلَا يُكَلِّمُنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا حَتّٰى نَزَلَتْ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

فَأَخْبَرَ عَلْقَمَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حُكْمَ الْجُنُبِ كَانَ عِنْدَهُ قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَأَنْ لَا يَرُدَّ السَّلَامَ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فَأَوْجَبَ بِهَا الطَّهَارَةَ عَلٰى مَنْ أَرَادَ الصَّلٰوةَ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِي الْجَهْمِ وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُهَاجِرِ مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا وَأَنَّ الْحُكْمَ الَّذِيْ فِيْ

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنبی آدمی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے ان میں سے ایک حدیث کے مطابق حیض والی عورت کے لیے بھی ممانعت ہے۔ان دو روایتوں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کے مضمون سے ثابت ہوا کہ جنابت کے علاوہ حدث کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قراءت قرآن میں کوئی حرج نہیں۔جنابت اور حیض کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا خاص طور پر مکروہ (حرام) ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان روایات میں سے بعد والی کونسی ہیں تاکہ ہم ان کو پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ بن فغواء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں ہوتے تو ہم آپ سے کلام کرتے آپ ہم سے گفتگو نہ فرماتے۔ہم آپ کو سلام کرتے لیکن آپ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو" الآیہ۔

اس حدیث میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نزولِ آیت (مذکورہ بالا) سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جنبی کا حکم یہ تھا کہ وہ نہ تو گفتگو کرے اور نہ ہی سلام کا جواب دے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے وہ حکم منسوخ کر دیا اور صرف اس شخص پر طہارت کا حصول لازم کیا جو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوجہم کی روایت نیز حضرت ابن عمر، ابن عباس اور مہاجر رضی اللہ عنہم کی روایات تمام کی تمام منسوخ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں

marfat.com

حَدِيثِ عَلِيٍّ مُتَأَخِّرٌ عَنِ الْحُكْمِ الَّذِي فِيهِمَا وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذَٰلِكَ أَيْضًا۔

بیان کردہ حکم، ان روایات میں بیان کردہ حکم سے متاخر ہے اس بات پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۳۹ - مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ وَهُمَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک پڑھتے حالانکہ وہ بے وضو ہوتے۔

۵۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

عبدالرحمٰن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا کہ وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد، حمید سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ حِزْبَهُ وَهُوَ مُحْدِثٌ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنا وظیفہ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے تھے۔

۵۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَبَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِذَا أَهْرَقْتُ الْمَاءَ أَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ أَيُّ شَيْءٍ إِذَا أَهْرَقْتَ الْمَاءَ قَالَ إِذَا بُلْتُ قَالَ نَعَمْ أُذْكُرِ اللّٰهَ۔

ازرق بن قیس ایک شخص سے جسے ابان کہا جاتا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا جب میں پانی بہاؤں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا پانی بہانے سے تمہاری مراد کیا ہے؟ اس نے کہا (یعنی) جب میں پیشاب کروں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ فِي حَالِ الْحَدَثِ حَتّٰى يَتَيَمَّمَ

یہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات کیا کہ آپ نے حدث کی حالت میں سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تیمم فرمایا

marfat.com

وَهُمَا فَقَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي حَالِ الْحَدَثِ وَلَا يَجُوزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ أَيْضًا عِنْدَهُمَا وَقَدْ تَابَعَهُمَا عَلَى مَا ذَهَبَا إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا قَوْمٌ۔

اور ان دونوں حضرات نے حالت حدث میں قرآن پاک پڑھا۔ اور ہمارے نزدیک یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان دونوں حضرات کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہو۔ اس سلسلے میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی ان دونوں کی اتباع کی ہے۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُقْرِئُ رَجُلًا فَلَمَّا انْتَهٰى إِلٰى شَاطِئِ الْفُرَاتِ كَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ قَالَ أَحْدَثْتُ قَالَ اقْرَأْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَجَعَلَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے جب فرات کے کنارے پر پہنچے تو وہ شخص رک گیا آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا میں بے وضو ہو گیا آپ نے فرمایا پڑھو، چنانچہ وہ پڑھنے لگا۔ اور آپ اسے لقمہ دیتے تھے۔ (تصحیح کرتے تھے)۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ أَحْدَثَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ فَقِيلَ لَهُ أَتَقْرَأُ وَقَدْ أَحْدَثْتَ قَالَ نَعَمْ إِنِّي لَسْتُ بِجُنُبٍ۔

حضرت سلمان سے مروی ہے کہ وہ بے وضو ہو گئے اور انہوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا آپ سے کہا گیا آپ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں جنبی نہیں ہوں۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رُبَّمَا قَرَأَ السُّورَةَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ وہ بے وضو ہے۔ فرمایا میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات طہارت کے بغیر بھی سورت پڑھتے تھے۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب بن جریر، شعبہ سے، وہ سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

ابن خزیمہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا انہوں نے حضرت قتادہ سے نقل کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ مَا رَوَيْنَا

جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کی تصحیح سے حضرت ابن

نسخ حديث ابن عباس ومن تابعه وثبوت حديث علي على ما قد شدّه من أقوال الصحابة فبذلك نأخذ فنكره للجنب والحائض قراءة الآية تامة ولا نرى بذلك بأسا للذي على غير وضوء ولا نرى لهم جميعا بأسا بذكر الله تعالى وقد روي عن عمر بن الخطاب في منع الجنب أيضا من قراءة القرآن ما يوافق ما قلنا۔

عباس اور ان کے متبعین رضی اللہ عنہم کی روایت کا نسخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث کا ثبوت جیسا کہ اقوال صحابہ سے اسے مضبوطی حاصل ہوئی، ثابت ہوا ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں انھوں نے جنبی اور حیض والی عورت کے لیے پوری آیت پڑھنے کا انکار کیا ہے اور بے وضو کے لیے ہم اس سلسلے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ذکر کرنے کے بارے میں ہم ان تمام کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی ہمارے قول کے مطابق مروی ہے کہ جنبی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے۔

۵۴۹۔ حدثنا إبراهيم بن محمد الصيرفي قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة عن الأعمش عن شقيق عن عبيدة قال كان عمر يكره أن يقرأ القرآن وهو جنب۔

حضرت عبیدہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ جانتے تھے۔

۵۵۰۔ حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي قال ثنا الأعمش فذكر مثله بإسناده۔

حضرت عمر بن حفص کہتے ہیں ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

فهذا عندنا أولى من قول ابن عباس لما قد وافقه مما قد رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث علي بن أبي طالب وابن عمر رضي الله عنهما وأبي موسى ومالك بن عبادة وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد ابن الحسن رحمهم الله۔

ہمارے نزدیک یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ اچھا ہے کیونکہ یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے حضرت علی ابن ابیطالب، ابن عمر، ابوموسیٰ اور مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے کیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

وقد روي عن ابن عباس أيضا ما يدل على خلاف ما رواه نافع عنه في حديث محمد بن ثابت الذي ذكرناه فيما تقدم في كتابنا هذا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی وہ روایت مروی ہے جو حضرت نافع کی اس روایت کے خلاف پر دلالت کرتی ہے جسے حضرت نافع نے محمد بن ثابت کی حدیث کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اور ہماری اس کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۵۵۱۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان

marfat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ فَقِيْلَ لَهٗ تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَتَوَضَّأَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ نے کھانا تناول فرمایا عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ فرمایا میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا کہ وضو کروں۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

ابن جریج فرماتے ہیں مجھے سعید بن حویرث نے خبر دی اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت عمرو سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيْلَ لَهٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَاَتَوَضَّأُ فَاَخْبَرَ اَنَّ الْوُضُوْءَ اِنَّمَا يُرَادُ لِلصَّلٰوةِ لَا لِلذِّكْرِ فَهٰذَا مُعَارِضٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمِلَ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ عَمَلُهٗ بِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ هُوَ النَّاسِخُ۔

کیا تم نہیں دیکھتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں پس آپ نے بتایا کہ نماز کے لیے وضو کا ارادہ کیا جاتا ہے ذکر کے لیے نہیں۔

پس یہ روایت ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب کے شروع میں روایت کی ہیں اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس پر عمل کیا پس اس پر آپ کا

فَاِنْ عَارَضَ فِيْ ذٰلِكَ مُعَارِضٌ۔

اگر مخالف اس کے خلاف کوئی روایت لے آئے (مثلاً)۔

۵۵۵ - بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ اِلَّا تَوَضَّأَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْهُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے تو اس سے باہر آنے کے بعد نماز کے وضو جیسا وضو فرمایا۔

marfat.com

قالوا فهذا يدل على فساد ما رأيتموه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يذكر الله على كل أحيانه قيل له ما في هذا دليل على ما ذكرت لأنه قد يجوز أن يكون كان يذكر الله في كل أحيانه أي في حين طهارته وحدثه حتى لا يتضاد الآثار مع أنه قد خالف ذلك حديث ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قال أريد الصلوة فأتوضأ فدل ذلك على أنه لم يكن يتوضأ إلا وهو يريد الصلوة فقد يحتمل أن يكون ما حضرت منه عائشة من الوضوء عند خروجه إنما هو لإرادته الصلوة لا للخروج من الخلاء ويحتمل أيضا أن يكون ذلك إخبارا منها عما كان يفعل قبل نزول الآية وما في حديث خالد ابن سلمة أخبار منها ما كان يفعل بعد نزول الآية حتى يتفق ما روي عنها وما روي عن غيرها ولا يتضاد من ذلك شيء.

اگر وہ کہیں کہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے خلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ تو اس سے کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ ہر حالت میں ذکر کرتے ہوں یعنی طہارت اور حدث دونوں صورتوں میں، تاکہ احادیث میں تعارض نہ ہو۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز کا ارادہ کرتے وقت وضو کرتا ہوں، اس کے خلاف ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صرف ارادۂ نماز کے وقت وضو کرتے تھے پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد وضو کا ذکر کیا ہے وہ آپ کے ارادۂ نماز کے لیے ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام المؤمنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزولِ آیت سے پہلے کے عمل کی خبر دی ہو اور جو کچھ خالد بن سلمہ کی روایت میں ہے وہ آپ کے اس عمل کی خبر ہے جو آپ نزولِ آیت کے بعد کرتے تھے تاکہ ام المؤمنین کی روایت اور دوسروں کی روایات متفق ہو جائیں اور اس سلسلے میں کوئی تضاد نہ ہو۔

باب حكم بول الغلام والجارية قبل أن يأكلا الطعام

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم

۵۵۶- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا بكر بن خلف قال ثنا معاذ بن هشام قال أخبرني أبي عن قتادة عن أبي حرب ابن أبي الأسود عن أبيه عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر (پانی) چھڑکا جائے۔

marfat.com

قَالَ فِي الرَّضِيعِ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ.

۵۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَالَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَعْطِنِي ثَوْبَكَ أَغْسِلُهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنَ الْأُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ.

حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا اپنا کپڑا مجھے دیجیے تاکہ میں اسے دھولوں۔ آپ نے فرمایا بچی (کے پیشاب) سے دھویا جاتا ہے اور لڑکے (کے پیشاب) سے (پانی) چھڑکا جاتا ہے۔

۵۵۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

ابوبکر بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَاللَّيْثُ وَعَمْرٌو وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

۵۶۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت سفیان نے زہری سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ وَيَدْعُوا لَهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ تحنیک (کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) اور دعا کے لیے لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

marfat.com

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى التَّفْرِيْقِ بَيْنَ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَبَوْلِ الْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّاكُلَا الطَّعَامَ فَقَالُوْا بَوْلُ الْغُلَامِ طَاهِرٌ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَسَوَّوْا بَيْنَ بَوْلَيْهِمَا جَمِيْعًا وَجَعَلُوْهُمَا نَجِسَيْنِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنَّضْحِ صَبَّ الْمَاءِ عَلَيْهِ فَقَدْ تُسَمِّي الْعَرَبُ ذٰلِكَ نَضْحًا وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا فَلَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ النَّضْحِ الرَّشَّ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ يَلْزَقُ بِجَانِبِهَا قَالُوْا وَاِنَّمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا لِاَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ يَكُوْنُ فِيْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ لِضِيْقِ مَخْرَجِهٖ وَبَوْلَ الْجَارِيَةِ يَتَفَرَّقُ لِسَعَةِ مَخْرَجِهٖ فَاَمَرَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ بِالنَّضْحِ يُرِيْدُ صَبَّ الْمَاءِ فِيْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَاَرَادَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِيَةِ اَنْ يَّتَتَبَّعَ بِالْمَاءِ لِاَنَّهٗ يَقَعُ فِيْ مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةٍ وَهٰذَا مُحْتَمِلٌ لِمَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۵۶۲۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ الرَّشُّ بِالرَّشِّ وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ مِنَ الْاَبْوَالِ كُلِّهَا۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کھانا کھانے کی عمر سے پہلے کے بچے اور بچی میں تفریق کرتے ہوئے کہا ہے کہ لڑکے کا پیشاب پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے۔

جبکہ دوسروں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے دونوں (لڑکے اور لڑکی) کے پیشاب کو ایک جیسا ناپاک قرار دیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکو" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے چھڑکنے سے پانی بہانا مراد لیا ہو اہل عرب اس کو لفظ "نضح" سے تعبیر کرتے ہیں اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے کنارے پر پانی ڈالتا ہے آپ نے یہاں لفظ "نضح" سے چھڑکنا مراد نہیں لیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کے کنارے سے مل جاتا ہے۔

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان فرق اس لیے کیا کہ لڑکے کا پیشاب مخرج کے تنگ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ ہوتا ہے جبکہ لڑکی کا مخرج تنگ ہونے کے سبب اسکا پیشاب بکھرا ہوتا ہے تو آپ نے لڑکے کے بارے میں "نضح" کا حکم دیا اور اس سے آپکی مراد ایک جگہ پانی ڈالنا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ مسلسل پانی ڈالا جائے کیونکہ وہ متفرق مقامات پر ہوتا ہے اسکا اس بات میں احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا بعض متقدمین سے ایسے اقوال مروی ہیں جو اس معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام پیشابوں میں چھڑکنے کے ساتھ چھڑکنا اور بہانے کے ساتھ بہانا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ سے مروی ہے فرمایا کہ

marfat.com

ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حمید عن الحسن انه قال بول الجاریۃ یغسل غسلا وبول الغلام یتتبع بالماء۔

بچی کا پیشاب اچھی طرح سے دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر لگاتار پانی ڈالا جائے۔

افلا تری ان سعیدا قد سوی بین حکم الابوال کلھا من الصبیان وغیرھم فجعل ما کان منہ رشا یطھر بالرش وما کان منہ صبا یطھر بالصب لیس ان بعضھا عندہ طاھر وبعضھا غیر طاھر ولکنھا کلھا عندہ نجسۃ وفرق بین التطھر من نجاستھا عندہ بضیق مخرجھا وسعتہ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بچوں اور دیگر لوگوں تمام کے پیشاب کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا کہ اس میں سے جو چھینٹوں کی صورت میں ہوگا وہ پانی چھڑکنے سے پاک ہو جائے گا اور جو بہنے کی صورت میں ہوگا وہ پانی بہانے سے پاک ہوگا یہ مطلب نہیں کہ ان کے نزدیک کچھ پاک ہوگا اور کچھ ناپاک، بلکہ ان کے نزدیک تمام ناپاک ہے البتہ آپ نے مخرج کے تنگ اور کشادہ ہونے کے باعث اسکی نجاست سے پاکیزگی کے حصول میں فرق بیان کیا ہے۔

ثم اردنا بذلک ان ننظر فی الآثار المأثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل فیھا ما یدل علی شیء مما ذکرنا۔

پھر ہم نے ارادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آثار کو دیکھیں کیا ان میں ہمارے مذکورہ موقف پر دلالت کرنے والی کوئی روایت ہے۔

فنظرنا فی ذلک فاذا محمد بن عمرو بن یونس قد

پس ہم نے دیکھا تو محمد بن عمرو بن یونس سے مروی ہے

۵۶۴۔ حدثنا قال ثنا ابو معاویۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالصبیان فیدعو لھم فاتی بصبی مرۃ فبال علیہ فقال صبوا علیہ الماء صبا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

۵۶۵۔ حدثنا ربیع قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن حازم فذکر باسنادہ مثلہ۔

محمد بن حازم نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۶۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا عبدۃ بن سلیمان عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس پر پانی ڈالا اور اسے (اچھی طرح) نہ دھویا۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

حضرت مالک فرماتے ہیں ان سے ہشام نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے (نہیں دھویا) کے الفاظ نہیں کہے۔

وَاتْبَاعُ الْمَاءِ حُكْمُهُ حُكْمُ الْغُسْلِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَ ثَوْبَهُ عَذِرَةٌ فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتَّى ذَهَبَ بِهَا أَنَّ ثَوْبَهُ قَدْ طَهُرَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَقَالَ فِيهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ النَّضْحَ عِنْدَهُمْ هُوَ الصَّبُّ.

پانی ڈالنے کا حکم وہی ہے جو دھونے کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو پاخانہ لگ جائے تو وہ اس پر پانی ڈالے حتیٰ کہ وہ زائل ہو جائے تو اس کا کپڑا پاک ہو گیا۔

یہ حدیث حضرت زائدہ نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا، مالک، ابو معاویہ، اور عبدہ، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک چھڑکنے سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے۔

---

۵۶۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعَجِّلُوهُ فَقَالَ ابْنِي ابْنِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو لایا گیا انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا بعض لوگوں نے (انہیں اٹھانے کی) جلدی کی تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو چھوڑ دو، میرے بیٹے کو چھوڑ دو، جب وہ پیشاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس پر پانی ڈالا۔

---

۵۶۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت وکیع، حضرت ابن لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ اپنے دادا عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا

marfat.com

ابن ابی لیلی عن ابیه قال کنت جالسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی بطنه او علی صدره حسن او حسین فبال علیه حتی رأیت بوله اساریع فقمنا الیه فقال دعوه فدعا بماء فصبه علیه۔

۵۷۱ - حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا شریک عن سماک عن قابوس عن ام الفضل قالت لما ولد الحسین قلت یا رسول الله اعطنیه او ادفعه الی فلاکفله او ارضعه بلبنی ففعل فاتیته به فوضعه علی صدره فبال علیه فاصاب ازاره فقلت یا رسول الله اعطنی ازارک اغسله قال انما یصب علی بول الغلام ویغسل بول الجاریة۔

قال ابو جعفر فهذه ام الفضل فی حدیثها هذا انما یصب علی بول الغلام وفی حدیثها الذی ذکرناه فی الفصل الاول انما ینضح من بول الغلام فلما کان ما ذکرناه کذلک ثبت ان النضح الذی اراد به فی الحدیث الاول هو الصب المذکور ههنا حتی لا یتضاد الآثاران وهذا ابو لیلی فلم یختلف عنه انه رأی النبی صلی الله علیه وسلم صب علی البول الماء فثبت بهذه الآثار ان حکم بول الغلام هو الغسل الا ان ذلک الغسل یجزئ منه الصب وان حکم بول الجاریة هو الغسل ایضا وفرق فی اللفظ بینهما وان کانا مستویین فی المعنی للعلة التی ذکرناها من ضیق المخرج وسعته

تھا اور آپ کے شکم اطہر یا سینہ مبارکہ پر امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما تھے انھوں نے پیشاب کر دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے پیشاب کو تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا ہم اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انھیں مجھے عطا کیجیے تاکہ میں ان کی کفالت کروں یا (فرمایا) میں انھیں اپنا دودھ پلاؤں آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں (ایک دن) انھیں لے کر آئی تو انھوں نے آپ کی چادر پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی چادر مجھے دیجیے تاکہ میں اسے دھو دوں آپ نے فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور اس روایت میں جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا، یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے جب وہ چیز جس کا ہم نے ذکر کیا یوں ہے تو ثابت ہوا کہ پہلی روایت میں جس چھڑکنے کا ذکر ہے اس سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ پایا جائے اور حضرت ابولیلیٰ کی روایات میں اختلاف نہیں ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب پر پانی ڈالا۔

پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ بچے کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے مگر یہ کہ اس میں صرف پانی بہا دینا کافی ہے اور بچی کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے دونوں کا حکم بیان کرتے ہوئے لفظ میں فرق کیا ہے اگرچہ معنوی طور پر برابر ہیں اس فرق کی علت پیشاب نکلنے کی جگہ کا تنگ اور کشادہ ہونا ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

marfat.com

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ حُكْمُ أَبْوَالِهِمَا سَوَاءٌ بَعْدَ مَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا سَوَاءً قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ فَإِذَا كَانَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسًا فَبَوْلُ الْغُلَامِ أَيْضًا نَجِسٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے اور غور و فکر کی صورت میں یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب بچہ اور بچی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد ان دونوں کے پیشاب کا حکم برابر ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھانا کھانے کی عمر سے پہلے بھی دونوں برابر ہوں پس جب لڑکی کا پیشاب ناپاک ہو تو لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہوگا۔ یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ١٩ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ إِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ هَلْ يَتَوَضَّأُ بِهِ أَوْ يَتَيَمَّمُ

جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے۔

٥٧٢ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَاءٌ قَالَ مَعِيَ نَبِيْذٌ فِيْ إِدَاوَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصْبُبْ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ بِهِ وَقَالَ شَرَابٌ وَطَهُوْرٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے انھوں نے عرض کیا میرے پاس برتن میں کھجور کا نبیذ (رس) ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ڈالو پھر آپ نے اس سے وضو کیا اور فرمایا یہ مشروب ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

٥٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْتَاجَ إِلٰى مَاءٍ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو رافع حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ "لیلۃ الجن" میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی ضرورت محسوس فرمائی تاکہ اس کے ساتھ وضو کریں اور آپ کے پاس صرف (کھجور کا) نبیذ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک کھجور اور پاک

marfat.com

يَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا النَّبِيذُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّأَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی ہے پھر آپ نے اس کے ساتھ وضو فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا نَبِيذَ التَّمْرِ فِي سَفَرِهِ تَوَضَّأَ بِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُتَوَضَّأُ بِنَبِيذِ التَّمْرِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ تَيَمَّمَ وَلَا يَتَوَضَّأُ بِهِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُو يُوسُفَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ عَلَى أَهْلِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ إِنَّمَا رَوَى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الطُّرُقِ الَّتِي وَصَفْنَا وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الطُّرُقُ طُرُقًا تَقُومُ بِهَا الْحُجَّةُ عِنْدَ مَنْ يَقْبَلُ خَبَرَ الْوَاحِدِ وَلَمْ يَجِئْ أَيْضًا الْمَجِيءَ الظَّاهِرَ فَيَجِبُ عَلَى مَنْ يَسْتَعْمِلُ الْخَبَرَ إِذَا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بِهِ فَهٰذَا مِمَّا لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ لِمَا ذَكَرْنَا عَلَى مَذْهَبِ الْفَرِيقَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جو شخص سفر میں کھجور کے رس کے سوا کچھ نہ پائے وہ اس کے ساتھ وضو کرے انھوں نے اس ضمن میں ان آثار سے استدلال کیا ہے ان لوگوں میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں جو شخص اس کے علاوہ نہ پائے وہ تیمم کرے اس کے ساتھ وضو نہ کرے۔ اس مسلک والوں میں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا جن طریقوں سے مروی ہے وہ ان لوگوں کے نزدیک جو خبر واحد قبول کرتے ہیں ایسے طریقے پر نہیں ہیں جو حجت بن سکے، کیونکہ راوی نے وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا تاکہ متواتر طرق سے مروی روایت بھی قبول ہوتی۔ لہٰذا اس روایت کے مطابق دونوں فریقوں کے مطابق عمل کرنا صحیح نہیں نیز حضرت ابوعبیدہ بن عبد اللہ سے جو کچھ مروی ہے اس کے مطابق اس رات حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھے۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَعَ رَسُولِ

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے؟ انھوں نے فرمایا "نہیں"۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَقَالَ لَا۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ فَلَمَّا انْتَفٰى عِنْدَ أَبِيْ عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ وَهٰذَا أَمْرٌ لَا يَخْفٰى مِثْلُهٗ عَلٰى مِثْلِهٖ بَطَلَ بِذٰلِكَ مَا رَوَاهُ غَيْرُهٗ مِمَّا يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ إِذْ كَانَ مَعَهٗ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ الْآثَارُ الْأُوَلُ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا لِأَنَّهَا مُتَّصِلَةٌ وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ لِأَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئًا قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ احْتَجَجْنَا بِكَلَامِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ إِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ لِأَنَّ مِثْلَهٗ عَلٰى تَقَدُّمِهٖ فِي الْعِلْمِ وَمَوْضِعِهٖ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُلْطَتِهٖ لِخَاصَّتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا مِنْ أُمُوْرِهٖ فَجَعَلْنَا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ حُجَّةً فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ وَصَفْتُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ كَلَامِهٖ بِالْإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ مَا قَدْ وَافَقَ مَا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَلَوَدِدْتُّ أَنِّيْ كُنْتُ مَعَهٗ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ

ابن مرزوق فرماتے ہیں حضرت وہب نے حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا تو جب ابوعبیدہ نے لیلۃ الجن میں اپنے والد کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی نفی کی اور ایسی بات ہے کہ ان جیسی شخصیت پر مخفی نہیں رہ سکتی تھی تو اس سے ان کے غیر کی وہ روایت باطل ہو گئی جس میں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات وہ عمل کیا جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔

اگر کہا جائے کہ پہلی روایات اس سے اولیٰ ہیں کیونکہ وہ متصل ہیں اور یہ منقطع ہے اس لیے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

تو اس سے کہا جائے گا کہ ہم نے حضرت ابوعبیدہ کے کلام سے اس جہت سے استدلال نہیں کیا بلکہ ہم نے ان سے اس لیے استدلال کیا ہے کہ ان جیسا شخص جسے علمی تقدم اور اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل ہے اور وہ ان سے خاص میل جول رکھتا ہے اس پر اس قسم کے امور مخفی نہیں رہ سکتے ہم نے اس طریقے پر ان سے استدلال کیا۔ اس طریقے پر نہیں جس پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا کلام متصل سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جو حضرت ابوعبیدہ کے قول کے موافق ہے۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھا حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

marfat.com

قَالَ ثنا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ هَلْ كَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْجِنِّ اَحَدٌ فَقَالَ لَمْ یَصْحَبْهُ مِنَّا اَحَدٌ وَلٰكِنَّا فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقُلْنَا اسْتُطِیْرَ اَوْ اغْتِیْلَ فَتَفَرَّقْنَا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ نَلْتَمِسُهُ وَبِتْنَا بِشَرِّ لَیْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ نَقُوْلُ اسْتُطِیْرَ اَمْ اُغْتِیْلَ فَقَالَ اِنَّهُ اَتَانِیْ دَاعِی الْجِنِّ فَذَهَبْتُ اُقْرِئُهُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَنْكَرَ اَنْ یَّكُوْنَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْجِنِّ فَهٰذَا الْبَابُ اِنْ كَانَ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ صِحَّةِ الْاِسْنَادِ فَهٰذَا الْحَدِیْثُ الَّذِیْ فِیْهِ الْاِنْكَارُ اَوْلٰی لِاسْتِقَامَةِ طَرِیْقِهٖ وَمَتْنِهٖ وَثَبْتِ رُوَاتِهٖ وَاِنْ كَانَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَیْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَیْهِ اَنَّهُ لَا یُتَوَضَّاُ بِنَبِیْذِ الزَّبِیْبِ وَلَا بِالْخَلِّ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ نَبِیْذُ التَّمْرِ اَیْضًا كَذٰلِكَ وَقَدْ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ نَبِیْذَ التَّمْرِ اِذَا كَانَ مَوْجُوْدًا فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ اَنَّهُ لَا یُتَوَضَّاُ بِهٖ لِاَنَّهُ لَیْسَ بِمَاءٍ فَلَمَّا كَانَ خَارِجًا مِنْ حُكْمِ الْمِیَاهِ فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ كَانَ كَذٰلِكَ هُوَ فِیْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ وَحَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِیْ فِیْهِ التَّوَضِّیْ بِنَبِیْذِ التَّمْرِ اِنَّمَا فِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِهٖ وَهُوَ غَیْرُ مُسَافِرٍ لِاَنَّهُ اِنَّمَا خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ یُرِیْدُهُمْ فَقِیْلَ اِنَّهُ تَوَضَّاَ بِنَبِیْذِ التَّمْرِ فِیْ ذٰلِكَ

کیا لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی شخص تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا لیکن ہم نے آپ کو ایک رات نہ پایا تو کہا شاید آپ کو کوئی اڑا لے گیا ہے یا آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ ہوا ہے پس ہم آپ کی تلاش میں گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے اور ہم نے نہایت بری رات گزاری لوگ رات بھر یہی کہتے رہے کہ آپ کو اڑایا گیا یا آپ کے ساتھ دھوکہ ہوا پھر آپ نے (تشریف لانے کے بعد) فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا تو میں ان کو قرآن پڑھانے گیا تھا۔ آپ نے ہمیں ان کی نشانیاں بھی بتائیں۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا انکار فرما رہے ہیں اگر اس باب کو صحت اسناد کے طریقے پر قبول کیا جائے تو یہ حدیث جس میں انکار ہے اپنے طریق روایت متن کی استقامت اور راویوں کے ثبت کی وجہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر غور و فکر کے طریقے پر دیکھا جائے تو ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے کہ کشمش کے رس اور سرکے کے ساتھ وضو نہ کیا جائے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہو، علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں کھجور کے رس سے وضو نہ کیا جائے کیونکہ وہ پانی نہیں ہے تو جب پانی کی موجودگی میں وہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی بات ہوگی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں کھجور کے رس سے وضو کرنا مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس سے غیر حالت سفر میں وضو کیا کیونکہ آپ مکہ مکرمہ سے ان (جنوں) کے ارادے سے باہر تشریف لے گئے تھے پس کہا گیا ہے کہ آپ نے اس جگہ کھجور کے رس سے وضو کیا جو مکہ مکرمہ کے حکم میں ہے کیونکہ آپ نے نماز پوری پڑھی تو آپ کا وہاں نبیذ استعمال کرنا مکہ مکرمہ میں استعمال کرنے کے حکم میں ہے پس اگر اس روایت سے

marfat.com

اَلْمَكَانِ وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ هُوَ بِمَكَّةَ لِاَنَّهُ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ فَهُوَ اَيْضًا فِيْ حُكْمِ اِسْتِعْمَالِهِ ذٰلِكَ النَّبِيْذَ هُنَالِكَ فِيْ حُكْمِ اِسْتِعْمَالِهِ اِيَّاهُ بِمَكَّةَ فَلَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْاَثَرُ اَنَّ النَّبِيْذَ مِمَّا يَجُوْزُ التَّوَضِّيُّ بِهِ فِي الْاَمْصَارِ وَالْبَوَادِيْ ثَبَتَ اَنَّهُ يَجُوْزُ التَّوَضِّيُّ بِهِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ وَفِيْ حَالِ عَدَمِهِ فَلَمَّا اَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ ذٰلِكَ وَالْعَمَلُ بِضِدِّهِ فَلَمْ يُجِيْزُوا التَّوَضِّيَ بِهِ فِي الْاَمْصَارِ وَلَا فِيْمَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْاَمْصَارِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُمْ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَخَرَجَ حُكْمُ ذٰلِكَ النَّبِيْذِ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْمِيَاهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّوَضِّيُّ بِهِ فِيْ حَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

ثابت ہو جائے کہ نبیذ ان چیزوں میں سے ہے جن سے شہروں اور وادیوں میں وضو کرنا جائز ہے تو ثابت ہوگا کہ پانی کی موجودگی اور غیر موجودگی دونوں صورتوں میں اس سے وضو جائز ہوگا۔ پس اس کے ترک پر اجماع اور اس کے خلاف پر عمل ہے تو انھوں نے شہروں میں اس کے ساتھ وضو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی ان مقامات میں جو شہروں کے حکم میں ہیں، اس سے وضو جائز ہے تو اس سے ان کا اس حدیث کو چھوڑنا ثابت ہوگیا اور اس نبیذ کا حکم پانیوں کے حکم سے خارج ہوگیا اور ثابت ہوا کہ اس کے ساتھ کسی حالت میں بھی وضو کرنا جائز نہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک قیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْنِ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ اَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ کو دیکھا انھوں نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح فرماتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین مبارک پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ

حضرت اوس بن ابی اوس فرماتے ہیں میں ایک سفر میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ ہم بدوؤں کے ایک پانی پر اترے۔ میرے والد نے پیشاب

marfat.com

اِنِّیْ فِیْ سَفَرٍ وَّ نَزَلْنَا بِمَاءٍ مِّنْ مِّیَاهِ الْاَعْرَابِ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ مَا اَزِیْدُكَ عَلٰی مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

کیا پھر وضو کیا اور جوتوں پہ مسح فرمایا۔ میں نے پوچھا آپ ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے اس پہ اضافہ نہیں کروں گا۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَی الْمَسْحِ عَلَی النَّعْلَیْنِ كَمَا یُمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَقَالُوْا قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَا

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّهٗ رَاٰی عَلِیًّا بَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ ثُمَّ صَلّٰی۔

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ موزوں پہ مسح کی طرح جوتوں پہ بھی مسح کیا جائے وہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت اسے تقویت پہنچاتی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔ حضرت ابو ظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوا کر وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح فرمایا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَی الْمَسْحَ عَلَی النَّعْلَیْنِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهٖ ذٰلِكَ اِلٰی جَوْرَبَیْهِ لَا اِلٰی نَعْلَیْهِ وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَا عَلَیْهِ بِلَا نَعْلَیْنِ جَازَ لَهٗ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْهِمَا فَكَانَ مَسْحُهٗ ذٰلِكَ مَسْحًا اَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَیْنِ فَاَتٰی ذٰلِكَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ فَكَانَ مَسْحُهٗ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ هُوَ الَّذِیْ تَطَهَّرَ بِهٖ وَمَسْحُهٗ عَلَی النَّعْلَیْنِ فَضْلٌ۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم جوتوں پر مسح جائز نہیں سمجھتے۔ اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پہ مسح اس لیے کیا ہو کہ ان کے نیچے موزے ہوں اور آپ کا مقصد موزوں کا مسح کرنا ہو، جوتوں کا نہیں۔ اور موزے اس چیز سے بنے ہوتے ہوں گے کہ اگر وہ جوتے کے بغیر ہوتے تب بھی ان پہ مسح جائز ہوتا تو مسح سے آپ کا ارادہ موزوں پہ مسح ہی تھا اور آپ نے جوتوں اور موزوں پہ مسح کیا۔ پس طہارت کے لیے موزوں پہ مسح تھا اور جوتوں پر مسح زائد تھا۔ چنانچہ اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے۔

۵۸۱۔ وَقَدْ بَیَّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں اور نعلین مبارک

marfat.com

ثنا عيسى بن يونس عن ابي سنان عن الضحاك ابن عبد الرحمن عن ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه۔

پر مسح فرمایا۔

۵۸۲۔ حدثنا ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا ابو عاصم عن سفيان الثوري عن ابي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة ابن شعبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله۔

حضرت ہزیل بن شرجیل، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فاخبر ابو موسى والمغيرة عن مسح النبي صلى الله عليه وسلم على نعليه كيف كان منه وقد روي عن ابن عمر في ذلك وجه آخر۔

پس حضرت ابوموسیٰ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک پر مسح کی کیفیت بیان فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی دوسری وجہ بھی مروی ہے۔

۵۸۳۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا احمد بن الحسين اللهبي قال ثنا ابن ابي فديك عن ابن ابي ذئب عن نافع ان ابن عمر كان اذا توضأ ونعلاه في قدميه مسح على ظهور قدميه بيديه ويقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع هكذا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو آپ کی نعلین پاؤں میں ہی ہوتیں تو ہاتھوں کے ساتھ قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

فاخبر ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان في وقت ما كان يمسح على نعليه يمسح على قدميه۔

پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے قدموں پر مسح فرماتے۔

فقد يحتمل ان يكون ما مسح على قدميه هو الفرض وما مسح على نعليه كان فضلا فحديث اوس يحتمل عندنا ما ذكر فيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسحه على نعليه ان يكون كما قال ابو موسى والمغيرة او كما قال ابن عمر فان كان كما قال ابو موسى والمغيرة فانا

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ کا پاؤں پر مسح کرنا فرض ہو اور نعلین پر مسح زائد ہو۔ پس حضرت اوس کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نعلین پر مسح کا ذکر ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا بھی احتمال ہے، اگر وہ احتمال ہو جو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تو ہمارا بھی یہی قول

marfat.com

نَقُوْلُ بِذٰلِكَ لِاَنَّا لَا نَرٰی بَاْسًا بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ وَ اَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰی ذٰلِكَ حَتّٰی يَكُوْنَا صَفِيْقَيْنِ وَيَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ فَيَكُوْنَانِ كَالْخُفَّيْنِ وَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِثْبَاتُ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ وَمَا عَارَضَهٗ وَمَا نَسَخَهٗ فِيْ بَابِ فَرْضِ الْقَدَمَيْنِ فَعَلٰى اَيِّ الْمَعْنَيَيْنِ كَانَ وَجْهُ حَدِيْثِ اَوْسِ بْنِ اَبِيْ اَوْسٍ مِّنْ مَّعْنٰی حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰی وَ الْمُغِيْرَةِ وَمِنْ مَّعْنٰی حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

ہے، کیونکہ ہمارے نزدیک جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ دبیز ہوں۔ حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ نے یہی فرمایا اور حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں جب تک وہ دبیز نہ ہوں اور ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو اس وقت وہ موزوں کی طرح ہوں گی۔ اور اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہو تو اس میں پاؤں پر مسح کا اثبات ہے تو اس کا ثبوت معارضہ اور نسخ "فرض القدمین" کے باب میں گذر چکا ہے تو حضرت اوس کی روایت کا جو بھی معنیٰ ہو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے جو مفہوم بیان کیا وہ مراد ہو یا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کردہ احتمال مراد ہو (دونوں صورتوں میں) نعلین پر مسح کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ حَدِيْثُ اَوْسٍ مَّا ذَكَرْنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ فِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ الْتَمَسْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهٗ فَرَاَيْنَا الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ جُوِّزَ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا اِذَا تَخَرَّقَا حَتّٰی بَدَتِ الْقَدَمَانِ مِنْهُمَا اَوْ اَكْثَرُ الْقَدَمَيْنِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا كَانَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا يَجُوْزُ اِذَا غَيَّبَا الْقَدَمَيْنِ وَيَبْطُلُ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يُغَيِّبَا الْقَدَمَيْنِ وَكَانَتِ النَّعْلَانِ غَيْرَ مُغَيِّبَيْنِ لِلْقَدَمَيْنِ ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَالْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَا يُغَيِّبَانِ الْقَدَمَيْنِ۔

جب حضرت اوس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس میں نعلین پر مسح کے جواز کی کوئی دلیل نہیں تو ہم نے قیاس اور غور و فکر کے طور پر دیکھا تاکہ ہم اس کا حکم معلوم کر سکیں تو ہم نے ان موزوں کو دیکھا جن پر مسح جائز ہے تو جب وہ پھٹے ہوئے ہوں اور ان سے دونوں پاؤں یا ان کا اکثر حصہ نظر آتا ہو اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے لہٰذا جب موزوں پر مسح اسی صورت میں جائز ہے جب ان میں پاؤں چھپے ہوئے ہوں اور جب پاؤں مخفی نہ ہوں تو مسح باطل ہو گا اور نعلین سے پاؤں چھپتے نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ ان موزوں کی طرح ہیں جو پاؤں کو نہیں چھپاتے۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَتَطَهَّرُ لِلصَّلٰوةِ

مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت

marfat.com

السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَإِنَّهَا اسْتُحِيضَتْ حَتّٰى لَا تَطْهُرَ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِّنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قُرُوْئِهَا الَّتِي تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لِتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّتُصَلِّي۔

ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں انھیں اسقدر خون آتا کہ پاک نہ ہوتیں۔ ان کا مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کا ایک دھکا ہے انھیں چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں کا خیال رکھیں اور نماز نہ پڑھیں اس کے بعد والے دنوں کا اندازہ لگا کر ہر نماز کے وقت غسل کریں۔ اور نماز پڑھیں

۵۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَنْغَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ وَهُوَ مَمْلُوٌّ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَغَالِبُهُ ثُمَّ تُصَلِّي۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا دور رسالت میں مستحاضہ ہوتیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا تو وہ پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتیں پھر باہر نکلتیں تو اس (پانی) پر خون غالب ہوتا پھر نماز ادا کرتیں۔

اَقْوَالُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اقوال اہل علم

اَلْقَوْلُ الْاَوَّلُ

پہلا قول

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْوِيِّ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَبِفِعْلِ أُمِّ حَبِيبَةَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت، عادت کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے، انھوں نے ان آثار میں مروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عمل سے استدلال کیا جو نبی

marfat.com

بِنْتِ جَحْشٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں وقوع پذیر ہوا۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَعَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ وَلٰكِنَّهُ عِرْقٌ فَتَقَهُ إِبْلِيْسُ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَائِضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوا الْمَاءَ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَنَعَهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عروہ اور عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جسے شیطان نے کھول دیا ہے۔ جب حیض کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو جب حیض آ جائے تو نماز چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعض اوقات وہ اپنی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ٹب (وغیرہ) میں غسل کرتیں اور وہ (حضرت عائشہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتیں تو آپ ان کو نماز سے نہ روکتے۔

---

۵۸۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَكَانَتْ هِيَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوئیں تو انھوں نے اس کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ان کو غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

---

۵۸۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى

ابن شہاب، حضرت عروہ سے، وہ حضرت

marfat.com

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت لیث فرماتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

٥٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اللَّيْثِ.

ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے سنا انھوں نے بواسطہ عمرہ بنت عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا لیکن (ابراہیم بن سعد نے) لیث کا قول ذکر نہیں کیا۔

٥٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

حضرت سفیان زہری سے وہ حضرت عمرۃ سے وہ حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوا فَهٰذِهِ أُمُّ حَبِيبَةَ قَدْ كَانَتْ تَفْعَلُ هٰذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا بِالْغُسْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا عَلَى الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْتَيَا بِذٰلِكَ.

ان فقہائے کرام نے فرمایا کہ دیکھئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے غسل کرتی تھیں تو ان کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل ضروری تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول تھا اور انھوں نے اسی پر فتویٰ دیا۔

٥٩١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ فَتَتَرْتَرَ فِيهِ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَرَأْتُهُ فَقَالَ لِابْنِهِ أَلَا هَذْرَمْتَهُ كَمَا هَذْرَمَهُ الْغُلَامُ الْبِصْرِيُّ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ فَاسْتَفْتَتْ عَلِيًّا فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک خط لے کر آئی اس وقت آپ کی بینائی جا چکی تھی۔ انھوں نے وہ خط اپنے صاحبزادے کو دیا انھوں نے جلدی جلدی کچھ پڑھ کر مجھے دے دیا۔ میں نے اسے پڑھا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا تو نے ایسے کیوں نہیں پڑھا جیسے اس مصری لڑکے نے پڑھا ہے۔ اس میں تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، ایک مسلمان عورت کی طرف سے اسے استحاضہ کا خون آیا تو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے حکم دیا کہ غسل کر کے نماز پڑھے۔ یا اللہ! یہی حضرت علی رضی اللہ عنہ

marfat.com

فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا اَعْلَمُ الْقَوْلَ اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ قَتَادَةُ وَاَخْبَرَنِیْ عَزْرَةُ عَنْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْكُوْفَةَ اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّهٗ يَشُقُّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ۔

۵۹۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اسْتُحِيْضَتْ فَكَتَبَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ تُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ امْرَاَةٌ مُّسْلِمَةٌ اَصَابَنِیْ بَلَاءٌ وَاِنَّمَا اسْتُحِضْتُ مُنْذُ سَنَتَيْنِ فَمَا تَرَوْنَ فِیْ ذٰلِكَ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ وَقَعَ الْكِتَابُ فِیْ يَدِهٖ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ لَهَا اِلَّا اَنْ تَدَعَ قُرُوْءَهَا وَتَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ فَتَتَابَعُوْا عَلٰی ذٰلِكَ۔

۵۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَاصَّةً مِّثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضِهَا۔

اَلْقَوْلُ الثَّانِیْ

فَجَعَلَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَی الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِّمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالَ الَّذِیْ يَجِبُ عَلَيْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا

کے قول کے علاوہ نہیں جانتا، تین بار فرمایا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عزرہ نے حضرت سعید سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان سے کہا گیا کوفہ ٹھنڈا علاقہ ہے لہٰذا ہر نماز کے لیے غسل کرنا مشکل ہے تو انھوں نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت بات میں مبتلا کرتا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک کوفی عورت کو استحاضہ ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کو لکھا اور قسم دے کر پوچھا کہ میں ایک مسلمان عورت ہوں اور بیماری میں مبتلا ہوں دو سال سے مجھے خون آرہا ہے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ یہ خط سب سے پہلے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ آیا انھوں نے فرمایا میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حیض کے دنوں کو چھوڑ کر (باقی دنوں میں) ہر نماز کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھے چنانچہ ان دونوں حضرات نے بھی ان کی اتباع میں یہی بات فرمائی۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما نے خاص طور پر اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔

دوسرا قول

اس (پہلے) قول والوں نے ان روایات کی بنیاد پر مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے لیے غسل کا پابند کیا لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس پر ظہر وعصر کے لیے ایک غسل کرنا واجب ہے اس غسل کے ساتھ ظہر کی نماز آخری وقت میں اور نماز عصر

تُصَلِّیْ بِهِ الظُّهْرَ فِیْ اٰخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرَ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَتَغْتَسِلَ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ غُسْلًا وَّاحِدًا تُصَلِّیْهِمَا بِهٖ وَتُؤَخِّرَ الْاُوْلٰی مِنْهُمَا وَتُعَجِّلَ الْاٰخِرَةَ كَمَا فَعَلَتْ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا۔

پہلے وقت میں پڑھے، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے ساتھ دونوں نمازیں پڑھے پہلی نماز کو دیر سے اور دوسری کو جلدی پڑھے جیسا کہ ظہر و عصر میں کیا اور صبح کے لیے الگ غسل کرے۔

۵۹۴- وَذَهَبُوْا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ لِتَجْلِسْ اَیَّامَ اَقْرَآئِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّیْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَآءَ وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ مستحاضہ ہوگئی ہیں آپ نے فرمایا چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں میں بیٹھ جائے (نماز نہ پڑھے) پھر غسل کرے ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھے اور عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے نماز پڑھے۔ مغرب میں دیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور فجر کے لیے غسل کرے۔

۵۹۵- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ امْرَاَةً اُسْتُحِیْضَتْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَدْرَ اَیَّامِهَا۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت کو استحاضہ ہوا تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ بھی فرمایا کہ اس (حیض) کے دنوں کا اندازہ (ٹھہرے)

۵۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً اُسْتُحِیْضَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُمِرَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ تَرْكَهَا الصَّلٰوةَ اَیَّامَ اَقْرَآئِهَا وَلَا اَیَّامَ حَیْضِهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں ایک عورت کو استحاضہ ہوا تو اسے حکم دیا گیا، اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے (حیض اور اقراء میں سے کوئی لفظ بھی نہیں)

۵۹۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی حبیش

marfat.com

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اُسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔

کو اتنے عرصے سے استحاضہ ہے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ شیطان کی طرف سے ہے چاہیے کہ وہ ٹب (وغیرہ) میں بیٹھ جائے پس جب پانی پر زردی کا دیکھے تو ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے پھر مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے درمیان وضو کرے۔

فَقَوْلُهُ وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِمَا يَكُونُ مِنْهَا مِنَ الْأَحْدَاثِ الَّتِي تُوجِبُ نَقْضَ الطَّهَارَاتِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِلصُّبْحِ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى خِلَافِ مَا تَقَدَّمَهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ قَالُوا فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا فِي جَمْعِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَفِي جَمْعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَإِفْرَادِ الصُّبْحِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ أَوْلٰى مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هٰذَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ۔

اس وضو میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اگر وضو کو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تو وضو کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صبح کے لیے وضو کرے لیکن اس میں حضرت شعبہ اور سفیان کی گذشتہ روایات کے خلاف کوئی بات نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ظہر و عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے، مغرب و عشاء کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور فجر کے لیے الگ غسل کرے۔ ہمارا بھی موقف ہے اور یہ ان پہلی روایات سے زیادہ بہتر جن میں ہر نماز کے لیے غسل کا حکم ہے کیونکہ ایسی روایات بھی مروی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے لیے ناسخ ہیں۔ انھوں نے ذکر کیا۔

۵۹۸- فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِيضَتْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو مستحاضہ ہو گئیں تو حضور علیہ السلام نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیا لیکن جب یہ کام ان کیلئے مشکل ہو گیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کریں، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کریں اور صبح کے لیے الگ غسل کریں۔

marfat.com

ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَّتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ۔

قَالُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ نَاسِخٌ لِّلْحُكْمِ الَّذِيْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقَوْلُ بِهِ أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ **قَالُوْا** وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مُّسْتَحَاضَةٌ تَسْأَلُهُ فَلَمْ يُفْتِهَا وَقَالَ لَهَا سَلِيْ غَيْرِيْ قَالَ فَأَتَتِ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُصَلِّيْ مَا رَأَيْتِ الدَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِنْ كَادَ لَيُكَفِّرُكِ قَالَ ثُمَّ سَأَلَتْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ تِلْكَ رِكْزَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ أَوْ قُرْحَةٌ فِي الرَّحِمِ اغْتَسِلِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ مَرَّةً وَّصَلِّيْ قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكِ إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ۔

۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ قَالَ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا۔

وہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم پہلی روایت میں مذکورہ حکم کے لیے ناسخ ہے کیونکہ آپ نے یہ حکم اس سے بعد دیا لہٰذا پہلی روایات کو اختیار کرنے کی نسبت اسے اپنانا زیادہ بہتر ہے انھوں نے کہا یہ بات حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے چنانچہ انھوں نے ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مستحاضہ عورت ان کے پاس حاضر ہو کر مسئلہ پوچھنے لگی تو انھوں نے فتویٰ نہ دیا اور فرمایا کسی دوسرے سے پوچھو۔ حضرت سعید فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا جب تک خون دیکھو نماز نہ پڑھو، پھر وہ حضرت ابن عباس کی طرف لوٹ گئی اور اس بات کی خبر دی انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ قریب تھا کہ وہ تمہیں کفر تک پہنچا دیتے، راوی فرماتے ہیں پھر اس عورت نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا یہ ایک شیطانی ٹھوکر ہے یا رحم میں زخم ہے ہر دو نمازوں کے لیے ایک غسل کر کے نماز پڑھو اس کے بعد اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کر کے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں تمہارے لیے یہی بات پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہماری زمین سرد ہے تو فرمایا ظہر کی نماز مؤخر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے۔ فجر کے لیے الگ غسل کرے۔

پس ان حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا

marfat.com

القول الثالث

فذهب هؤلاء إلى هذه الآثار، وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا تدع المستحاضة الصلوٰة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوٰة وتصلي۔

٦٠١ - وذهبوا في ذلك إلى ما حدثنا محمد بن عمرو بن يونس السوسي قال ثنا يحيى بن عيسى قال ثنا الأعمش عن حبيب ابن أبي ثابت عن عروة عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أستحاض فلا ينقطع عني الدم فأمرها أن تدع الصلوٰة أيام أقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوٰة وأن تصلي وإن قطر الدم على الحصير قطرًا۔

٦٠٢ - حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ قال ثنا أبو حنيفة ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا أبو حنيفة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني أحيض الشهر والشهرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ذلك ليس بحيض وإنما ذلك عرق من دمك فإذا أقبل الحيض فدعي الصلوٰة وإذا أدبر فاغتسلي لطهرك ثم توضئي عند كل صلوٰة۔

٦٠٣ - حدثنا علي بن شيبة قال

تیسرا قول

اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کر کے نماز پڑھے، اس سلسلے میں انہوں نے بیان کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت جبیش نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خون آتا ہے جو بند نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا حیض کے دن چھوڑ دو پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرو اور نماز پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابو جبیش نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے مہینہ دو مہینے خون آتا رہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ یہ تمہارے خون کی ایک رگ ہے لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کی مدت) ختم ہو جائے تو حصولِ طہارت کے لیے غسل کرو پھر ہر نماز کے وقت وضو کرو۔

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ

marfat.com

ثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على شريك عن أبي اليقظان ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد بن الأصبهاني قال أنا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المستحاضة تدع الصلوة أيام حيضها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وتصوم وتصلي

ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مستحاضہ، حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے اور وضو کرے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔

قالوا وقد روي عن علي مثل ذلك.

۶۰۴- فذكروا ما **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن علي رضي الله عنه مثله يعني مثل حديثه عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم الذي ذكرناه في الفصل الذي قبل هذا.

وہ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے انھوں نے ذکر کیا حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی اس حدیث کی مثل جو انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور اس سے پہلی فصل میں ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

قال فيما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي من هذا القول....

فعارضهم معارض فقال أما حديث أبي حنيفة الذي رواه عن هشام عن عروة فخطأ وذلك إن الحفاظ عن هشام بن عروة رووه على غير ذلك.

فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس قول کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے تو معارض نے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ابو حنیفہ کی روایت جو انھوں نے بواسطہ ہشام، حضرت عروہ سے روایت کی ہے وہ صحیح نہیں، حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے اس کے علاوہ روایت کی ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۶۰۵- فذكروا ما **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني عمرو وسعيد بن عبد الرحمن ومالك والليث عن هشام بن عروة أنه أخبرهم عن أبيه عن عائشة أن فاطمة ابنة أبي حبيش جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت تستحاض فقالت يا رسول الله إني والله ما أطهر أفأدع الصلوة أبدا فقال رسول الله صلى

حضرت عمرو، سعید بن عبد الرحمن، مالک اور لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بواسطہ والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں (خون سے) پاک نہیں رہتی کیا میں ہمیشہ نماز چھوڑ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض

marfat.com

اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فاترکی الصلوۃ واذا ذھب قدرھا فاغتسلی عنک الدم ثم صلی۔

نہیں ہے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اتنے دنوں کا اندازہ گزر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

---

۲۰۶ - حدثنا محمد بن علی بن داود قال ثنا سلیمان بن داود قال ثنا عبد الرحمن ابن ابی الزناد عن ابیہ وھشام کلیھما عن عروۃ عن عائشۃ مثلہ۔

حضرت عبید الرحمٰن بن ابی الزناد اپنے والد اور حضرت ہشام دونوں سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فھکذا روی الحفاظ ھذا الحدیث عن ھشام بن عروۃ لا کما رواہ ابو حنیفۃ فکان من الحجۃ علیھم ان حماد بن سلمۃ قد روی ھذا الحدیث عن ھشام فزاد فیہ حرفا یدل علی موافقتہ لابی حنیفۃ۔

حفاظِ حدیث نے یہ حدیث حضرت ہشام بن عروہ سے اس طرح روایت کی ہے اس طرح نہیں جیسے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے۔ پس ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حضرت ہشام سے روایت کی اور اس میں ایک ایسے حرف کا اضافہ کیا جو اس کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت پر دلالت کرتی ہے۔

۲۰۷ - حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن المنھال قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث یونس عن ابن وھب وحدیث محمد بن علی عن سلیمان بن داود غیر انہ قال فاذا ذھب قدرھا فاغسلی عنک الدم وتوضئی وصلی۔

حضرت حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتی ہیں جو یونس نے ابن وہب سے اور محمد بن علی نے سلیمان بن داؤد سے روایت کی البتہ انہوں نے فرمایا کہ جب اس (حیض) کی مدت کا اندازہ گذر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر وضو کرو اور نماز پڑھو۔

ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھا بالوضوء مع امرہ ایاھا بالغسل فذلک الوضوء ھو الوضوء لکل صلوۃ فھذا معنی حدیث ابی حنیفۃ ولیس حماد بن سلمۃ عندکم فی ھشام بن عروۃ بدون مالک واللیث وعمرو بن الحارث فقد ثبت بما ذکرنا صحۃ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کے ساتھ ساتھ وضو کا بھی حکم دیا اور یہ وہی وضو ہے جو ہر نماز کے لیے ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی روایت میں حماد بن سلمہ کا مقام مالک، لیث اور عمرو بن حارث سے کم نہیں ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مستحاضہ

marfat.com

الرِّوَايَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ فِي حَالِ اسْتِحَاضَتِهَا لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ **فَأَرَدْنَا** أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُعْمَلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الْوَهْبِيِّ فِي أَمْرِ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا أَجْهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا فَكَانَ مَا أَمَرَهَا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا كَانَ أَمَرَهَا بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

حالت استحاضہ میں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی مروی ہے جس کا ذکر اس باب میں گزر چکا ہے۔

پس ہم نے چاہا کہ اس بارے میں غور وفکر کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کس بات پر عمل مناسب ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا۔ اس کا اس حدیث سے منسوخ ہونا ثابت ہو گیا جسے ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں سہلہ بنت سہل کے معاملے میں بواسطہ ابن ابی داؤد وہبی کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ اسے ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے۔ جب اس پر یہ گراں گزرا تو اسے ایک غسل کے ساتھ ظہر وعصر اور ایک غسل کے ساتھ مغرب وعشاء کو جمع کرنے اور صبح کے لیے الگ غسل کا حکم فرمایا تو آپ کا یہ حکم اس سے پہلے حکم کا ناسخ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ مَعْنَاهُ فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَدْ رَوٰى عَنْ أَبِيهِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي اُسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتُلِفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي ذٰلِكَ فَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ وَأَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس سلسلے میں مروی روایات کے مفہوم میں غور کریں تو دیکھا عبدالرحمن بن قاسم نے عہد رسالت کی مستحاضہ کے بارے میں اپنے والد سے روایت کیا تو اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمن سے اختلاف کیا گیا حضرت ثوری نے ان سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کا حکم دیا اور فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں۔

marfat.com

وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيْضًا عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ اِلَّا اَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِيْ مَعْنٰى مَتْنِ الْحَدِيْثِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ فِيْ اَيَّامِ الْاِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اَيَّامَ الْحَيْضِ كَانَ مَوْضِعُهَا مَعْرُوْفًا ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَيَّامَ الْاَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ كَشَفْنَاهُ لِنَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فَكَانَ ذِكْرُ اَيَّامِ الْاَقْرَاءِ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَجَبَ اَنْ يُّجْعَلَ رِوَايَتُهُ عَنْ زَيْنَبَ غَيْرَ رِوَايَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ الْاَقْرَاءِ حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ اَهْلُ الْخَبَرِ لِاَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَاِنَّمَا جَاءَ اِنْقِطَاعُهُ لِاَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُوْلَدْ فِيْ زَمَنِهَا لِاَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ اَوَّلُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ هُوَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْاَقْرَاءِ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ عَلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ اَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ فَقَدْ وَجَدْنَا الْاِسْتِحَاضَةَ قَدْ تَكُوْنُ عَلٰى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَمِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَاَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوْفَةٌ

ابن عیینہ نے بھی عبدالرحمن کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت زینب کا ذکر نہیں کیا البتہ انھوں نے متن حدیث کے مفہوم میں ثوری سے موافقت کی ہے اور یہ اسی استحاضہ کے دنوں میں خاص طور پر دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ایام حیض معروف تھے۔

پھر حضرت شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن ان کے والد سے انھوں نے حدیث عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت ثوری اور ابن عیینہ کی طرح روایت کیا لیکن انھوں نے ایام حیض کا ذکر نہیں کیا اس سلسلے میں محمد بن اسحق نے ان کی اتباع کی ہے۔ پس یہ حدیث یوں مروی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا کہ اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہم نے اس کو واضح کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اختلاف کہاں سے آیا۔ ایام حیض کا ذکر جو بواسطہ قاسم حضرت زینب کی روایت میں ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نہیں لہٰذا ضروری ہے کہ حضرت زینب سے ان کی روایت کو حضرت عائشہ سے مروی روایت کا غیر قرار دیا جائے پس حضرت زینب کی روایت جس میں حیض کا ذکر ہے حدیث منقطع ہے محدثین کے نزدیک وہ ثابت نہیں کیوں کہ وہ حدیث منقطع کے ساتھ استدلال نہیں کرتے۔ انقطاع اس لیے پیدا ہوا کہ حضرت قاسم نے حضرت زینب کا زمانہ نہیں پایا اور وہ ان کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ان کا انتقال ہو چکا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان کا ہی انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایام حیض کا ذکر نہیں اس میں صرف یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حدیث میں ہے اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ کون سی مستحاضہ تھیں۔

Marfat.com

لها فسبيلها ان تدع الصلوة ايام حيضها ثم تغتسل وتتوضأ بعد ذلك **ومنها** ان تكون مستحاضة لان دمها قد استمر بها فلا ينقطع عنها وايام حيضها قد خفيت عليها فسبيلها ان تغتسل لكل صلوة لانها لا ياتي عليها وقت الا احتمل ان تكون فيه حائضا او طاهرا من حيض او مستحاضة فيحتاط لها فتؤمر بالغسل **ومنها** ان تكون مستحاضة قد خفيت عليها ايام حيضها ودمها غير مستمر بها ينقطع ساعة ثم يعود بعد ذلك هكذا هي في ايامها كلها فتكون قد احاط علمها انها في وقت انقطاع دمها اذا اغتسلت حينئذ غير طاهر من حيض طهرا يوجب عليها غسلا فلها ان تصلي في حالها تلك ما ارادت من الصلوات بذلك الغسل ان امكنها ذلك **فلما** وجدنا المرأة قد تكون مستحاضة بكل وجه من هذه الوجوه التي معانيها مختلفة واحكامها مختلفة واسم المستحاضة يجمعها ولم نجد في حديث عائشة ذلك بيان استحاضة تلك المرأة التي امر النبي صلى الله عليه وسلم لها بما ذكرنا اي مستحاضة هي لم يجز لنا ان نحمل ذلك على وجه من هذه الوجوه دون غيره الا بدليل يدلنا على ذلك **فنظرنا** في ذلك هل نجد فيه دليلا۔

۶۰۸- **فاذا** ابكر بن ادريس قد **حدثنا** قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں مستحاضہ کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا خون مسلسل جاری ہو اور حیض کے دن معروف ہوں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے اور اس کے بعد وضو کرے (اور نماز پڑھے) دوسری صورت یہ ہے کہ مستحاضہ ہو یعنی اس کا خون مسلسل جاری ہو ختم نہ ہوتا ہو اور حیض کے دن اس پر مخفی ہوں اس کا حکم یہ ہے، کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے کیونکہ ہر وقت اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ وہ حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو پس اسے احتیاطاً غسل کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مستحاضہ پر ایام حیض مخفی ہوتے ہیں اور خون مسلسل جاری نہیں ہوتا اور ایک گھڑی کے لیے رک جاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے تمام دنوں میں یہی صورتحال رہتی ہے تو وہ خیال کرے گی کہ خون بند ہونے کی حالت میں جب وہ غسل کرے تو اسے حیض سے وہ طہر حاصل نہیں ہوگا جس سے اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ پس وہ اسی حالت میں اس غسل کے ساتھ جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ اس کے لیے ممکن ہو۔

پس جب ہم نے دیکھا کہ عورت بعض اوقات ان مختلف صورتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مستحاضہ ہوتی ہے اور ہر صورت کا حکم مختلف ہے جبکہ لفظ مستحاضہ سب کو شامل ہے تو ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے بارے میں جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حکم دیا وضاحت نہیں ملتی کہ وہ کون سی مستحاضہ تھی تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک مفہوم پر محمول کریں اور باقی کو چھوڑ دیں۔ بنا بریں ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی دلیل ہے۔

حضرت مسروق کی زوجہ، حضرت عمیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں

marfat.com

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَالْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَبَيَانٌ قَالُوْا سَمِعْنَا عَامِرَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ قَمِيْرَ امْرَأَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ وَبَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت سفیان، فراس اور بیان سے اور وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهَا الَّذِيْ اَفْتَتْ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا ذَكَرْنَا اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ عَنْهَا ثَبَتَ بِجَوَابِهَا ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ هُوَ النَّاسِخُ لِلْحُكْمَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ لِاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا عَلَيْهَا اَنْ تَدَعَ النَّاسِخَ وَتُفْتِيَ بِالْمَنْسُوْخِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَسَقَطَتْ رِوَايَتُهَا فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا ذَكَرْنَا وَجَبَ الْقَبُوْلُ بِهٖ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهَا.

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ اسی کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور مستحاضہ کا حکم جو ہم نے ذکر کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے اور یہ تمام باتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو آپ کے اس جواب سے ثابت ہوا کہ یہ حکم دوسرے دو حکموں کا ناسخ ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے بارے میں یہ خیال رکھنا جائز نہیں کہ انھوں نے ناسخ کو چھوڑ دیا اور منسوخ کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی روایت ساقط ہو جاتی پس جب ثابت ہوا کہ یہی ناسخ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس قول کو اپنانا واجب ہے اور اس کے خلاف جائز نہیں ہے۔

هٰذَا وَجْهٌ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلَيْهِ وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذَا وَجْهٌ اٰخَرُ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ اَبِيْ حُبَيْشٍ لَا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اَمْرِ سَهْلَةَ ابْنَةِ سُهَيْلٍ لِاَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ

روایات کے معانی کے سلسلے میں یہ بات بھی ہو سکتی ہے اور جائز ہے کہ کوئی دوسرا احتمال ہو اور ہو سکتا ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بارے میں جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اس کے مخالف نہ ہو جو سہلہ بنت سہیل کے معاملے میں مروی ہے کیونکہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کے ایام حیض معروف تھے اور حضرت سہلہ کے دن معلوم نہ تھے، البتہ ان کا خون کسی وقت ختم ہو جاتا اور کسی وقت

أيامها معروفة وسهلة كانت أيامها مجهولة إلا أن دمها ينقطع في أوقات ويعود في أوقات وهي قد أحاط علمها أنها لم تخرج من الحيض بعد غسلها إلى أن صلت الصلاتين جميعا فإن كان ذلك كذلك فإنا نقول بالحديثين جميعا فنجعل حكم حديث فاطمة على ما صرفناه إليه ونجعل حكم حديث سهلة على ما صرفناه أيضا إليه.

وأما حديث أم حبيبة فقد روي مختلفا فبعضهم يذكر عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرها بالغسل عند كل صلاة ولم يذكر أيام أقرائها فقد يجوز أن يكون أمرها بذلك ليكون ذلك الماء علاجا لها لأنها تقلص الدم في الرحم فلا يسيل وبعضهم يرويه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرها أن تدع الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل لكل صلاة فإن كان ذلك كذلك فقد يجوز أن يكون أراد به العلاج وقد يجوز أن يكون أراد به ما ذكرنا في الفصل الذي قبل هذا لأن دمها سائل دائم السيلان فليست صلاة إلا يحتمل أن تكون عندها طاهرا من حيض ليس لها أن تصليها إلا بعد الاغتسال فأمرها بالغسل لذلك فإن كان هذا هو معنى حديثها فإنا كذلك نقول أيضا فيمن استمر بها الدم ولم تعرف أيامها فلما اختلفت هذه الآثار ما ذكرنا ورويناه عن عائشة من قولها بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

لوٹ آتا، اس لیے وہ خیال کر سکتی تھیں کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے نہیں نکلیں یہاں تک کہ وہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھتیں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بیک وقت دونوں حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اس پر لگاتے ہیں جس کی طرف ہم نے اسے پھیرا (ایام حیض کا معلوم ہونا) اور حضرت سہلہ والی روایت کا حکم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا۔

رہا مسئلہ ام حبیبہ والی حدیث کا تو وہ اختلاف کے ساتھ مروی ہے بعض راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ام حبیبہ) کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کے ایام حیض کا ذکر نہ فرمایا پس جائز ہے کہ آپ نے یہ حکم علاج کے طور پر دیا ہو کیونکہ یہ رحم میں خون کو ختم کر دیتا ہے اور وہ جاری نہیں ہوتا۔ اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیں پھر ہر نماز کے لیے غسل کریں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو جائز ہے کہ اس سے علاج مراد لیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ بات مراد ہو جس کا ہم نے اس سے پہلی فصل میں ذکر کیا کیونکہ ان کا خون ہمیشہ جاری رہتا تھا تو ہر نماز کے وقت حیض سے پاک ہونے کا احتمال ہوتا اور غسل کے بعد ہی نماز پڑھ سکتی تھیں تو اس بنیاد پر ان کو غسل کا حکم فرمایا۔ اگر بات اسی طرح ہو تو ہم اس عورت کے بارے میں جس کا خون جاری ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں یہی بات کہتے ہیں۔

جب یہ روایات اس کا احتمال رکھتی ہیں جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عہد رسالت کے بعد کا قول ہم نے اس معنی میں روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے تو ثابت ہوا

marfat.com

وَصَفْنَا ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي لَا تَعْرِفُ أَيَّامَهَا وَثَبَتَ أَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ مِمَّا رُوِيَ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُسْتَحَاضَةٍ اسْتِحَاضَتُهَا غَيْرُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهِ أَوْ فِي مُسْتَحَاضَةٍ اسْتِحَاضَتُهَا مِثْلُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهِ إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَيِّ الْمَعَانِي كَانَ فَمَا رُوِيَ فِي أَمْرِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ أَبِي حُبَيْشٍ أَوْلٰى لِأَنَّ مَعَهُ الْاِخْتِيَارَ مِنْ عَائِشَةَ لَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَلِمَتْ مَا خَالَفَهُ وَمَا وَافَقَهُ مِنْ قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ إِنَّمَا اخْتَلَفَتْ أَقْوَالُهُ فِي ذٰلِكَ لِاخْتِلَافِ الْاِسْتِحَاضَةِ الَّتِي أَفْتٰى فِيهَا بِذٰلِكَ.

وَأَمَّا مَا رَوَوْا عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي اغْتِسَالِهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنَّهَا كَانَتْ تَتَعَالَجُ بِهِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْاٰثَارِ وَهِيَ الَّتِي يُحْتَجُّ بِهَا فِيهِ ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِينَ قَالُوا أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَزُفَرَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَلَا يَعْرِفُونَ ذِكْرَ الْوَقْتِ فِي ذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيحًا فَرَأَيْنَاهُمْ

کہ یہ اس مستحاضہ کا حکم ہے جس کے دن معروف نہ ہوں اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اس کے خلاف بواسطہ ام المؤمنین، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے وہ اس استحاضہ کے علاوہ ہے یا اس مستحاضہ کے بارے میں ہے جس کا استحاضہ اس کی مثل ہے مگر یہ کہ اس سے جو بھی مراد ہو جو کچھ فاطمہ بنت ابی جیش کے معاملے میں مروی ہے وہ اولیٰ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہی اختیار فرمایا حالانکہ آپ کو علم تھا کہ حضور علیہ السلام کا کون سا قول اس کے موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہم نے مستحاضہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے نیز انہی سے مروی ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے تو اس سلسلے میں آپ کے اقوال کا اختلاف اس استحاضہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جس کے بارے میں آپ نے فتویٰ دیا۔

اور جو کچھ انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں تو ہمارے نزدیک اس کا مقصد اس غسل کے ساتھ علاج کرنا تھا۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے اور انہی روایات سے استدلال کیا جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے درمیان بھی اختلاف ہے جو ہر نماز کے لیے وضو کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔ امام ابوحنیفہ، امام زفر، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں ہر نماز کے لیے وضو کرے اور اس سلسلے میں ذکر وقت کے بارے میں نہیں جانتے۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو

marfat.com

قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهَا اِذَا تَوَضَّأَتْ فِيْ وَقْتِ
صَلٰوةٍ فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ الْوَقْتُ فَاَرَادَتْ
اَنْ تُصَلِّيَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ اَنَّهٗ لَيْسَ ذٰلِكَ لَهَا
حَتّٰى تَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا جَدِيْدًا وَرَاَيْنَاهَا لَوْ
تَوَضَّأَتْ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَرَادَتْ
تَطَوُّعَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا مَادَامَتْ
فِي الْوَقْتِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الَّذِيْ يَنْقُضُ
تَطَهُّرَهَا هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ فَاِنَّ وُضُوْءَهَا
يُوْجِبُهُ الْوَقْتُ لَا الصَّلٰوةُ وَقَدْ رَاَيْنَاهَا لَوْ
فَاتَتْهَا صَلَوَاتٌ فَاَرَادَتْ اَنْ تَقْضِيَهُنَّ
كَانَ لَهَا اَنْ تَجْمَعَهُنَّ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ
بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَلَوْ كَانَ الْوُضُوْءُ يَجِبُ عَلَيْهَا
لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَكَانَ يَجِبُ اَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ
مِنَ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فَلَمَّا كَانَتْ تُصَلِّيْهِنَّ
جَمِيْعًا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُضُوْءَ
الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهَا هُوَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ الْوَقْتُ.
وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الطَّهَارَاتِ
تَنْتَقِضُ بِاَحْدَاثٍ مِّنْهَا الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ وَ
طَهَارَاتٌ تَنْتَقِضُ بِخُرُوْجِ اَوْقَاتٍ وَّهِيَ
الطَّهَارَةُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ يَنْقُضُهَا خُرُوْجُ
وَقْتِ الْمُسَافِرِ وَخُرُوْجُ وَقْتِ الْمُقِيْمِ وَهٰذِهِ
الطَّهَارَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا لَمْ نَجِدْ فِيْمَا
يَنْقُضُهَا صَلٰوةً اِنَّمَا يَنْقُضُهَا حَدَثٌ اَوْ خُرُوْجُ
وَقْتٍ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ طَهَارَةَ الْمُسْتَحَاضَةِ
طَهَارَةٌ يَنْقُضُهَا الْحَدَثُ وَغَيْرُ الْحَدَثِ
فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ غَيْرُ الْحَدَثِ هُوَ
خُرُوْجُ الْوَقْتِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ فَرَاغٌ
مِنْ صَلٰوةٍ وَلَمْ نَجِدِ الْفَرَاغَ مِنَ الصَّلٰوةِ
حَدَثًا فِيْ شَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ وَجَدْنَا

سامنے لائیں تو ہم نے دیکھا کہ جب عورت مستحاضہ ایک نماز کے
وقت کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے حتی کہ وقت نکل جائے
پھر اس وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتی یہاں
تک کہ نیا وضو کرے اور ہم نے دیکھا کہ اگر وہ کسی نماز کے وقت
وضو کر کے نماز پڑھے پھر اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے
تو جب تک وقت موجود ہے پڑھ سکتی ہے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے
کہ اس کا وضو وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور وقت (کے
دخول) سے ہی اس پر وضو واجب بھی ہوتا ہے نماز سے
نہیں، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس سے کچھ نمازیں رہ جائیں
اور وہ ان کو قضا کرنا چاہے تو وہ ان کو ایک وقت میں ایک
وضو کے ساتھ جمع کر سکتی ہے۔ اگر ہر نماز کے لیے وضو واجب
ہوتا تو اس پر لازم ہوتا کہ فوت شدہ نمازوں میں سے ہر
نماز کے لیے وضو کرے جب وہ ان تمام نمازوں کو ایک وضو
کے ساتھ پڑھ سکتی ہے تو ثابت ہوا کہ وضو کا وجوب غیر نماز
یعنی وقت کے سبب سے ہے۔

اور دوسری دلیل یہ ہم دیکھتے ہیں کہ حدثوں کے ساتھ
وضو ٹوٹ جاتا ہے ان حدثوں میں سے پاخانہ اور پیشاب
بھی ہے۔ بعض طہارتیں وقت نکلنے کے ساتھ بھی ٹوٹ جاتی
ہیں۔ مثلاً موزوں پر مسح کی طہارت، مسافر کا وقت اور مقیم کا
وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان طہارتوں کے بارے
میں جن پر سب کا اتفاق ہے ان کو توڑنے والی چیزوں میں
ہم نماز کو نہیں پاتے انہیں یا تو حدث توڑتا ہے یا وقت کا
نکلنا، پس ثابت ہوا کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے
جو حدث یا غیر حدث سے ٹوٹتی ہے۔ ایک قوم نے کہا یہ
غیر حدث یعنی وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے اور دوسروں
نے کہا وہ نماز سے فراغت کے ساتھ ٹوٹتی ہے اور ہم اس
کے علاوہ کہیں فراغت نماز کو حدث کے طور پر نہیں پاتے
البتہ وقت کا نکلنا اس کے علاوہ بھی حدث ہے لہٰذا بہتر یا

marfat.com

لِخُرُوْجِ الْوَقْتِ حَدَثًا فِيْ غَيْرِهٖ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ أَنْ نَرْجِعَ فِيْ هٰذَا الْحَدَثِ فِيْهِ فَنَجْعَلَهٗ كَالْحَدَثِ الَّذِيْ قَدْ أُجْمِعَ عَلَيْهِ وَوُجِدَ لَهٗ أَصْلٌ وَلَا نَجْعَلُهٗ كَمَا لَمْ يُجْمَعْ عَلَيْهِ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ أَصْلًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۲۲ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلٰى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَنَّهٗ قَدْ حَفِظَ عَنْهُ أَبْوَالَهَا۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ بَوْلَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ طَاهِرٌ وَأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَحُكْمِ

یہ ہے کہ ہم اس حدث کے بارے میں جس میں اختلاف ہے رجوع کر کے اسے اس حدث کی طرح قرار دیں جس پر اتفاق ہے اور اس کی کوئی اصل بھی ہے ہم اسے اس کی طرح قرار نہیں دیں گے جس پہ ائمہ کا اتفاق بھی نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل بھی نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کا موقف یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی ہوا موافق نہ آئی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ پیو۔ ابو بکرہ کہتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "ابوال" (پیشاب) کا لفظ یاد کیا ہے۔

حضرت ثابت، قتادہ اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور (کہتے ہیں) انھوں نے فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔

بیانِ مسئلہ

ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب

marat.com

لَحْمِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَالُوْا لَمَّا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَآءً لِمَا بِهِمْ ثَبَتَ أَنَّهٗ حَلَالٌ لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهٖ لِأَنَّهٗ دَآءٌ لَيْسَ بِشِفَآءٍ كَمَا قَالَ فِيْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ.

۶۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بِأَرْضِنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا أَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ ذَاكَ دَآءٌ وَلَيْسَ بِشِفَآءٍ وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهٗ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِيْ رِجْسٍ أَوْ فِيْمَا حُرِّمَ شِفَآءً.

۶۱۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ اشْتَكٰى رَجُلٌ مِّنَّا فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۶۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفٰى بِالْخَمْرِ.

پاک ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو اس جانور کے گوشت کا ہے جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں ان میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں انھوں نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان لوگوں کیلئے دوا قرار دیا تو ثابت ہوا کہ یہ حلال ہے کیونکہ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ اس کے ساتھ ان کا علاج تجویز نہ فرماتے کیونکہ یہ بیماری ہے شفاء نہیں جیسا کہ علقمہ بن وائل بن حجر کی حدیث

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہیں ہم ان کا رس نکالتے ہیں کیا ہم اس سے پی سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بیماری ہے شفاء نہیں

اور جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھتا۔

حضرت عاصم، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص بیمار ہو گیا تو ہم نے اسے ایک نشہ آور چیز بتائی پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو کچھ حرام کیا ہے اس میں

حضرت عطاء فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا مانگی "یا اللہ! شراب کے ساتھ علاج کرنے والے کو شفاء نہ دینا"!

marfat.com

قالوا فلما ثبت بهذه الآثار ان الشفاء لا يكون فيما حرم على العباد ثبت بالاثر الاول الذي جعل النبي صلى الله عليه وسلم ابوال الابل فيه دواء انه طاهر غير حرام.

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك ايضا ما.

٦١٦ - حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابن هبيرة عن حنش بن عبد الله عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في ابوال الابل والبانها شفاء للذربة بطونهم.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے پیشابوں اور دودھ میں ان کی شکمی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

قالوا ففي ذلك تثبيت ما وصفنا ايضا وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ابوال الابل نجسة وحكمها حكم دمائها لا حكم البانها ولحومها وقالوا اما ما رويتموه في حديث العرنيين فذلك انما كان للضرورة فليس في ذلك دليل انه مباح في غير الضرورة لانا قد راينا اشياء ابيحت في الضرورات ولم تبح في غير الضرورات وقد رويت فيها الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وہ (ائمہ) فرماتے ہیں اس حدیث میں بھی اُس بات کا ثبوت ہے جسے ہم نے بیان کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو ان کے خون کا ہے، ان کے دودھ اور گوشت والا حکم نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ تم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق جو حدیث بیان کی ہے تو وہ (حکم) ضرورت کے تحت تھا۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ ضرورت کے بغیر بھی مباح ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت سی چیزیں ضرورت کے طور پر جائز ہوتی ہیں لیکن ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہوتیں اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

٦١٧ - حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال انا همام ح وحدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا همام قال انا قتادة عن انس ان الزبير وعبد الرحمن ابن عوف شكوا الى النبي صلى الله عليه وسلم القمل فرخص لهما في قميص

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ کے موقع پر بارگاہ نبوی میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں پر ریشمی قمیص دیکھی ہے۔

marfat.com

الحرير في غزاة لهما قال أنس فرأيت على كل واحد منهما قميصا من حرير.

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أباح الحرير لمن أباح له اللبس من الرجال للحكة التي كانت بمن أباح ذلك له فكان ذلك من علاجها ولم يكن في إباحته ذلك لهم للعلة التي كانت بهم ما يدل أن ذلك مباح في غير تلك العلة فكذلك أيضا ما أباحه رسول الله صلى الله عليه وسلم للعرنيين للعلل التي كانت بهم فليس في إباحته ذلك لهم دليل أن ذلك مباح في غير تلك العلل ولم يكن في تحريم لبس الحرير ما ينفي أن يكون حلالا في حال الضرورة ولأنه علاج من بعض العلل وكذلك حرمة البول في غير حال الضرورة ليس فيه دليل أنه حرام في حال الضرورة **فثبت** بذلك أن قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر إنه داء وليس بشفاء إنما هو لأنهم كانوا يستشفون بها لأنها خمر فذلك حرام وكذلك معنى قول عبد الله عندنا إن الله عز وجل لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم إنما هو لما كانوا يفعلون بالخمر لإعظامهم إياها ولأنهم كانوا يعدونها شفاء في نفسها فقال لهم إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم **فهذه** وجوه هذه الآثار فلما احتملت ما ذكرنا ولم يكن فيها دليل على طهارة الأبوال احتجنا

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کے لیے ریشم پہننا جائز قرار دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لیے علاج تھا۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کے لیے ریشم کے جواز میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس بیماری کے علاوہ بھی ریشم جائز ہے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے لیے بیماری کے باعث جو چیز حلال قرار دی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اس بیماری کے علاوہ بھی حلال ہو۔ ریشمی لباس پہننے کی حرمت ضرورت کی حالت میں اس کے حلال ہونے کی نفی نہیں کرتی اسی طرح ضرورت کے بغیر پیشاب کے حرام ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرورت کے وقت بھی حرام ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ شراب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ بیماری ہے اس میں شفاء نہیں، اس بنیاد پر تھا کہ وہ اسے شراب سمجھتے ہوئے اس سے شفاء حاصل کرتے تھے اور یہ حرام ہے ہمارے نزدیک حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی، اس بنیاد پر تھا کہ وہ شراب کی تعظیم کرتے تھے اور وہ اسے ذاتی طور پر نافع سمجھتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی جسے تم پر حرام کیا ہے۔

ان روایات میں یہ احتمالات ہیں پس جب ان میں یہ احتمال بھی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس میں پیشاب کے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ضروری سمجھا کہ غور و فکر کریں

marfat.com

اَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظْرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهٗ۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا لُحُوْمُ بَنِيْ اٰدَمَ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهَا لُحُوْمٌ طَاهِرَةٌ وَاَنَّ اَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ فَكَانَتْ اَبْوَالُهُمْ بِاتِّفَاقِهِمْ مَحْكُوْمًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهِمْ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ اَبْوَالُ الْاِبِلِ يُحْكَمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ اَبْوَالَ الْاِبِلِ نَجِسَةٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ۔

قیاس کے طور پر دیکھیں کہ اس کا حکم کیا ہے۔ جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق گوشت پاک اور پیشاب ناپاک ہے اور پیشاب کا حکم سب کے نزدیک خون کے تابع ہے گوشت کے حکم پر مبنی نہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کے بارے میں اسی طرح ان کے خون کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گوشت کی بنیاد پر نہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے ان سے مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۶۱۸ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اَنْ يُتَدَاوٰى بِهَا۔

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں، اونٹ، گائے اور بکری کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ لِاَنَّهَا عِنْدَهٗ حَلَالٌ طَاهِرَةٌ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا كَمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَبَاحَ الْعِلَاجَ بِهَا لِلضَّرُوْرَةِ لَا لِاَنَّهَا طَاهِرَةٌ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مُبَاحَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ۔

ممکن ہے انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار کیا ہو کہ یہ (پیشاب) ان کے نزدیک تمام حالات میں حلال پاک ہو جیسا کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا اور ہو سکتا ہے کہ انھوں نے ضرورت کے تحت اس سے محض علاج جائز قرار دیا ہو، اس لیے نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے اور غیر ضروری حالات میں بھی جائز ہے۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَشْفُوْنَ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ لَا يَرَوْنَ بِهَا بَاْسًا۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

فَقَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا اَيْضًا مَا احْتَمَلَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے قول میں ہے

۶۲۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ

حضرت عطاء فرماتے ہیں جس چیز کا گوشت

marfat.com

ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن عبد الكريم عن عطاء قال كل ما أكلت لحمه فلا بأس ببوله.

فهذا حديث مكشوف المعنى.

کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں، اس حدیث کا معنیٰ واضح ہے۔

٦٢١ - حدثنا بكر بن إدريس قال ثنا آدم قال ثنا شعبة عن يونس عن الحسن أنه كره أبوال الإبل والبقر والغنم أو كلاما هذا معناه.

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اونٹ، گائے اور بکری کا پیشاب مکروہ جانتے تھے یا اس کے ہم معنیٰ مروی ہے۔

باب ٢٣ صفة التيمم كيف هي

تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

٦٢٢ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن إسحق عن الزهري عن عبيد الله عن عبد الله بن عباس عن عمار قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نزلت آية التيمم فضربنا ضربة واحدة للوجه ثم ضربنا ضربة لليدين إلى المنكبين ظهرا وبطنا.

حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب (زمین پر ہاتھ مارنا) چہرے کے لیے ماری پھر ہم نے (دوسری) ضرب کاندھوں تک ہاتھوں کے ظاہر و باطن کے لیے ماری۔

٦٢٣ - حدثنا ابن أبي داود ومحمد ابن النعمان قالا حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي قال ثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب فذكر بإسناده مثله.

حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت صالح سے انہوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٢٤ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن محمد بن أسماء قال أنا جويرية عن مالك عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله أنه أخبره عن أبيه عن عمار قال تمسحنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتراب فمسحنا وجوهنا وأيدينا إلى المناكب.

حضرت عبید اللہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عبد اللہ، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی سے مسح کیا تو ہم نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کاندھوں تک مسح کیا۔

٦٢٥ - حدثنا محمد بن علي بن داود

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد

marfat.com

قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ۔

سے انھوں نے حضرت عمار سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَطَلَبُوهُ حَتَّى أَصْبَحُوا وَلَيْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ فَظَاهِرَ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَبَاطِنَهَا إِلَى الْآبَاطِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ صحابہ کرام تلاش کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور قوم کے پاس پانی نہ تھا تو مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت کا حکم نازل ہوا چنانچہ مسلمان اٹھے اور انھوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کے ظاہر کا کاندھوں تک اور اندرونی حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

۶۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم

marfat.com

فقالوا هكذا التيمم ضربة للوجه وضربة للذراعين إلى المناكب والآباط وخالفهم في ذلك آخرون فافترقوا فرقتين فقالت فرقة منهم التيمم للوجه واليدين إلى المرفقين وقالت فرقة منهم التيمم للوجه والكفين فكان من الحجة لهذين الفريقين على الفرقة الأولى أن عمار بن ياسر لم يذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمرهم أن يتيمموا كذلك وإنما أخبرهم عن فعلهم فقد يحتمل أن تكون الآية لما أنزلت لم تنزل بتمامها وإنما أنزل منها فتيمموا صعيدا طيبا ولم يبين لهم كيف يتيممون فكان ذلك عندهم على كل ما فعلوا من التيمم لا وقت في ذلك وقتا ولا عضوا مقصودا به إليه بعينه حتى نزلت بعد ذلك فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه.

۶۲۹ - ومما يدل على ما قلنا من ذلك ما حدثنا أحمد بن عبد الرحمن قال ثنا عمي عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الأسود حدثه أنه سمع عروة يخبره عن عائشة قالت أقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة له حتى إذا كنا بالمعرس قريبا من المدينة نعست من الليل وكانت علي قلادة تدعى السمط تبلغ السرة فجعلت أنعس فخرجت من عنقي فلما نزلت مع رسول الله صلى

کا یہی موقف ہے وہ کہتے ہیں تیمم کا طریقہ یہی ہے ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کاندھوں اور بغلوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔ ــــ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان کے بھی دو گروہ بن گئے۔ ایک جماعت کہتی ہے تیمم چہرے اور کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے تیمم صرف چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے۔ پہلی جماعت کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم فرمایا ہے انھوں نے صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں خبر دی ہے لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو وہ مکمل نہ اتری ہو اور اس کا صرف یہی حصہ نازل ہوا ہو "تو پاک مٹی سے تیمم کرو" اور ان کے لیے تیمم کا طریقہ بیان نہ کیا ہو، اور ان کے نزدیک تیمم کا وہی طریقہ ہو جس طرح انھوں نے کیا نہ اس کے لیے وقت مقرر ہو اور نہ کوئی خاص عضو مقصود ہو یہاں تک کہ اس کے بعد نازل ہوا "پس اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (پاک مٹی) سے مسح کرو۔"

اسی سے یہ روایت بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آئے یہاں تک کہ جب مدینہ طیبہ کے قریب مقام معرس پر پہنچے تو رات کے وقت مجھے نیند آگئی اور میں نے ایک ہار پہن رکھا تھا جسے "سمط" کہا جاتا تھا اور وہ ناف تک پہنچتا تھا میں سوتی رہی اور وہ میرے گلے سے اتر کر نکل گیا جب میں نماز فجر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتری تو میں نے عرض کیا میرا ہار گلے سے گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو چنانچہ

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَّتْ قِلَادَتِيْ مِنْ عُنُقِيْ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اُمَّكُمْ قَدْ ضَلَّتْ قِلَادَتُهَا فَابْتَغُوْهَا فَابْتَغَاهَا النَّاسُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاشْتَغَلُوْا بِابْتِغَائِهَا اِلٰى اَنْ حَضَرَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَوَجَدُوا الْقِلَادَةَ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْكَفِّ وَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْمَنْكِبِ وَبَعْضُهُمْ عَلٰى جَسَدِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ نُزُوْلَ اٰيَةِ التَّيَمُّمِ كَانَ بَعْدَ مَا تَيَمَّمُوْا هٰذَا التَّيَمُّمَ الْمُخْتَلِفَ الَّذِيْ بَعْضُهُ اِلَى الْمَنَاكِبِ فَعَلِمْنَا تَيَمُّمَهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَهُمْ اَصْلُ التَّيَمُّمِ وَعَلِمْنَا بِقَوْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ اَنَّ الَّذِيْ نَزَلَ بَعْدَ فِعْلِهِمْ هُوَ صِفَةُ التَّيَمُّمِ فَهٰذَا وَجْهُ حَدِيْثِ عَمَّارٍ عِنْدَنَا وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَنْفِيْ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى غَيْرُهٗ عَنْهُ فِي التَّيَمُّمِ الَّذِيْ عَمِلَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ خِلَافَ ذٰلِكَ۔

۶۳۰۔ فَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَهٗ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

لوگوں نے اسے تلاش کیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا وہ تلاش ہار میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا انہیں ہار تو مل گیا لیکن پانی پر قادر نہ تھے تو ان میں سے کسی نے ہتھیلیوں تک تیمم کیا اور کسی نے کاندھے تک کیا اور بعض نے تو (پورے) جسم پر تیمم کیا یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو (اس وقت) آیت تیمم نازل ہوئی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نزول آیت اس تیمم کے بعد ہوا جس میں اختلاف ہے کہ بعض نے کاندھوں تک تیمم کیا معلوم ہوا کہ انھوں نے تیمم اسی وقت کیا جب ان کے نزدیک اصل تیمم پہلے سے ثابت تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی، سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ان کے عمل کے بعد نازل ہوا وہ تیمم کا طریقہ تھا۔ ہمارے نزدیک حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی یہی مطلب ہے۔

اور ان باتوں میں سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ آیت ان کے عمل کی نفی کرتی ہے یہ بھی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرے لوگوں نے انہی سے اس کے بعد کا عمل بھی روایت کیا جو اس کے خلاف ہے۔ اسی سے یہ ہے۔

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

---

marfat.com

۶۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرَّ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ فِي سَفَرٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَذْكُرُ إِنِّي كُنْتُ أَنَا وَإِيَّاكَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَإِمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ أَمَّا أَنْتَ فَكَانَ يَكْفِيكَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ فَضَرَبَ بِهِمَا وَنَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

فَفَعَلَ عَمَّارٌ إِذْ اتَّمَرَّغَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ التَّيَمُّمَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ نُزُولِ الْآيَةِ فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ عَمِلَ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ لِلْجَنَابَةِ غَيْرُ التَّيَمُّمِ لِلْحَدَثِ حَتّٰى عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ.

حضرت ابن ابی عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں سفر میں تھا تو جنبی ہو گیا لیکن مجھے پانی نہ ملا، تو حضرت عمر نے فرمایا "تم نماز نہ پڑھو"، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایک لشکر میں تھے، ہم جنبی ہو گئے اور ہم نے پانی نہ پایا، آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ گیا پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ عمل کافی ہے آپ نے ہاتھوں کا اشارہ کرتے ہوئے انھیں مٹی پر مارا۔ پھر ان میں پھونک ماری اور ان کے ساتھ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تیمم کے ارادے سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہوئے تھے اور آپ کا یہ عمل نزول آیت کے بعد تھا تو ہمارے نزدیک انھوں نے ایسا اسلیے کیا تھا کہ وہ جنابت کے لیے تیمم کو حدث کے تیمم سے جدا سمجھتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ وَشُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ إِلَى الْمِفْصَلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت ابو مالک، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تیمم کہنیوں تک ہے۔ انھوں نے یہ حدیث مرفوعًا بیان نہیں کی۔

۶۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے کافی ہے کہ یوں تیمم کرو، اعمش راوی نے (بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک مار کر ان سے

marfat.com

تقول هكذا وضرب الاعمش بيديه الارض ثم نفخهما ومسح بهما وجهه وكفيه۔

چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

۶۳۴ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرني الحكم عن ذر عن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له انما كان يكفيك هكذا وضرب شعبة بكفيه الى الارض وادناهما من فيه فنفخ فيهما ثم مسح وجهه وكفيه۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں اس طرح کافی ہے حضرت شعبہ (راوی) نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انہیں اپنے منہ کے قریب کیا۔ ان میں پھونک ماری پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

قال ابوجعفر هكذا قال محمد ابن خزيمة في اسناد هذا الحديث عن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه وانما هو عن ذر عن ابن عبد الرحمن عن ابيه۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں محمد بن خزیمہ نے اس حدیث کی سند میں اسی طرح بیان فرمایا کہ عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا حالانکہ حضرت ذر، حضرت عبدالرحمن سے (براہ راست نہیں بلکہ) ان کے بیٹے سعید کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۵ - حدثنا ابوبكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن سلمة قال سمعت ذرا يحدث عن ابن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه نحوه قال سلمة لا ادري بلغ الذراعين ام لا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذر سے سنا وہ بواسطہ ابن عبدالرحمن (سعید) ان کے والد (عبدالرحمن بن ابزیٰ) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں وہ بازوؤں تک پہنچے یا نہیں؟

۶۳۶ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا محمد بن كثير قال انا سفيان عن سلمة ابن كهيل عن ابي مالك عن عبد الرحمن ابن ابزى مثله وزاد فمسح بهما وجهه ويديه الى انصاف الذراع۔

حضرت ابومالک نے حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اس کی مثل اور اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا۔ پس آپ نے ان ہاتھوں سے چہرے اور نصف کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کیا۔

۶۳۷ - حدثنا ابوبكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابوبکرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے مؤمل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فقد اضطرب علينا حديث عمار هذا غير انهم جميعا قد نفوا ان يكون قد بلغ المنكبين والابطين فثبت بذلك

—— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اضطراب ہے لیکن ان تمام (راویوں) نے اس بات کی نفی فرمائی ہے کہ وہ کاندھوں یا بغلوں

marfat.com

انتفاء ما روی عنہ فی حدیث عبید اللہ عن ابیہ وابن عباس وثبت احد القولین الآخرین **فنظرنا** فی ذلک فاذا ابو جھیم قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تیمم وجھہ وکفیہ فذلک حجۃ لمن ذھب الی ان التیمم الی الکفین وروی نافع عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ تیمم الی مرفقیہ وقد ذکرت ھذین الحدیثین جمیعا فی باب قراءۃ القرآن للحائض۔

تک پہنچے پس اس سے اس بات کی نفی ثابت ہوئی جو ان (حضرت عمار) سے بواسطہ حضرت عبید اللہ ان کے والد یا حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے روایت کی ہے اور آخری دو قولوں میں سے ایک ثابت ہو گیا ــــــ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ ابو جہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو (مسح کے ساتھ) گھیر لیا یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہتھیلیوں تک تیمم کے قائل ہیں۔ حضرت نافع راوی حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہنیوں تک تیمم فرمایا۔ میں نے یہ دونوں حدیثیں "حائضہ کا قرآن پاک پڑھنا" کے باب میں اکٹھی ذکر کی ہیں۔

۶۳۸ - وقد **حدثنا** محمد بن الحجاج قال ثنا علی بن معبد قال ثنا ابو یوسف عن الربیع ابن بدر قال حدثنی ابی عن جدی عن اسلع التمیمی قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال لی یا اسلع قم فارحل لنا قلت یا رسول اللہ اصابتنی بعدک جنابۃ فسکت عنی حتی اتاہ جبرائیل بآیۃ التیمم فقال لی یا اسلع قم فتیمم صعیدا طیبا ضربتین ضربۃ لوجھک وضربۃ لذراعیک ظاھرھما وباطنھما فلما انتھینا الی الماء قال یا اسلع قم فاغتسل

حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو ہمارے لیے سواری تیار کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد مجھے جنابت لاحق ہوئی، آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام آیت تیمم لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو اور پاک مٹی سے تیمم کرو، یہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لیے اور دوسری تمہارے بازوؤں کے ظاہر و باطن کے لیے، جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع اٹھو اور غسل کرو۔

فلما اختلفوا فی التیمم کیف ھو واختلفت ھذہ الروایات فیہ رجعنا الی النظر فی ذلک لنستخرج بہ من ھذہ الاقاویل قولا صحیحا فاعتبرنا ذلک فوجدنا الوضوء علی الاعضاء التی ذکر

جب انہوں نے (فقہاء کرام نے) تیمم کے بارے میں اختلاف کیا کہ اس کا طریقہ کیا ہے اور اس سلسلے میں روایات بھی مختلف ہیں تو ہم نے اس ضمن میں غور و فکر کی طرف رجوع کیا تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس کا جائزہ لیا تو وضو ان اعضاء پر پایا جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی

marfat.com

اللهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ وَكَانَ التَّيَمُّمُ قَدْ أُسْقِطَ عَنْ بَعْضِهَا فَأُسْقِطَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ فَكَانَ التَّيَمُّمُ هُوَ عَلٰى بَعْضِ مَا عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ إِلَى الْمَنَاكِبِ لِأَنَّهُ لَمَّا بَطَلَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ وَهُمَا مِمَّا يُوَضَّأُ كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجِبَ عَلٰى مَا لَا يُوَضَّأُ ثُمَّ اخْتُلِفَ فِي الذِّرَاعَيْنِ هَلْ يُيَمَّمَانِ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْوَجْهَ يُيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ كَمَا يُغْسَلُ بِالْمَاءِ وَرَأَيْنَا الرَّأْسَ وَالرِّجْلَيْنِ لَا يُيَمَّمُ مِنْهُمَا شَيْءٌ فَكَانَ مَا سَقَطَ التَّيَمُّمُ عَنْ بَعْضِهِ سَقَطَ عَنْ كُلِّهِ وَكَانَ مَا وَجَبَ فِيْهِ التَّيَمُّمُ كَانَ وَالْوُضُوْءُ سَوَاءً لِأَنَّهُ جُعِلَ بَدَلًا مِنْهُ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ بَعْضَ مَا يُغْسَلُ مِنَ الْيَدَيْنِ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ يُيَمَّمُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ التَّيَمُّمَ فِي الْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ۔

کتاب میں ذکر کیا اور تیمم بعض اعضاء سے ساقط کر دیا گیا وہ سر اور پاؤں سے ساقط کر دیا گیا تو تیمم وضو کے بعض اعضاء پر ہوا پس اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو اسے کندھوں تک مانتا ہے کیونکہ جب یہ سر اور پاؤں سے ساقط ہو گیا حالانکہ یہ اعضاء وضو میں سے ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ ان اعضاء پر واجب نہ ہو جن کا وضو نہیں کیا جاتا۔

پھر بازوؤں میں اختلاف ہے کہ کیا اُن کا تیمم کیا جائے گا یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ مٹی کے ساتھ چہرے کا تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ پانی سے دھویا جاتا ہے سر اور پاؤں کو دیکھا تو ان میں سے کسی کا تیمم نہیں ہوتا تو گویا جس عضو کے بعض حصے کا تیمم ساقط کیا گیا اُس پورے عضو کا تیمم بھی ساقط ہوا۔ اور جس حصے پر واجب کیا گیا وہاں وضو اور تیمم کا ایک ہی حکم رکھا گیا کیونکہ اسے وضو کا بدل قرار دیا گیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں ہاتھوں کے جس بعض حصے کو دھویا جاتا ہے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصے کا کیا جاتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہاتھوں کا تیمم (مسح) کہنیوں تک ہے قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے۔

۶۳۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور دوسری ضرب مار کر اپنے بازوؤں کا مسح فرمایا۔

۶۴۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز ابو رواد، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۶۴۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ اَقْبَلَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ تَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے واپس تشریف لائے مقام مربد پر پہنچے تو پاک مٹی سے تیمم فرمایا آپ نے اس کے ساتھ چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

۶۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَاِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ اَصِرْتَ حِمَارًا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا التَّيَمُّمُ۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں جنبی ہو گیا اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا انھوں نے فرمایا کیا تم گدھے بن گئے، ہو؟ اس کے بعد آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہے۔ حضرت حسن سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةٌ لِّلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے اور دوسری ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔

۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت ابوالاشہب، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے کہنیوں تک کے الفاظ نہیں کہے۔

بَابُ ۲۴ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۲۴: یوم جمعہ کا غسل

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ اس بات کا تذکرہ

marfat.com

ثنا أبي عن ابن إسحٰق عن الزُّهريِّ عن طاوسٍ قال قلتُ لابن عبّاسٍ ذكروا أنّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال اغتسلوا يوم الجمعة واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبًا وأصيبوا من الطّيب فقال ابن عبّاسٍ أمّا الغسل فنعم وأمّا الطّيب فلا أعلمه۔

کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھولو اگرچہ جنبی نہ ہو اور کچھ خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا غسل کے بارے میں تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

۶۴۷- حدّثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو اليمان قال أنا شعيب بن أبي حمزة عن الزُّهريِّ قال قال طاوسٌ قلتُ لابن عبّاسٍ ثمّ ذكر مثله۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت طاؤس نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، پھر (راوی نے) اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۴۸- حدّثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصمٍ قال ثنا ابن جريجٍ عن إبراهيم ابن ميسرة عن طاوسٍ عن ابن عبّاسٍ مثله۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹- حدّثنا ابن مرزوقٍ قال ثنا عثمان بن مسلمٍ قال ثنا شعبة عن أبي إسحٰق عن يحيى ابن وثّابٍ قال سمعتُ رجلًا سأل ابن عمر عن الغسل يوم الجمعة فقال أمرنا به رسول الله صلّى الله عليه وسلّم۔

حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۵۰- حدّثنا فهدٌ قال ثنا أبو نعيمٍ قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحٰق عن نافعٍ وعن يحيى بن وثّابٍ قالا سمعنا ابن عمر يقول سمعتُ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول ذلك۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت نافع اور یحییٰ بن وثاب (دونوں) سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے یہ بات فرمائی ہے۔

۶۵۱- حدّثنا ابن مرزوقٍ قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن الحكم أنّه سمع نافعًا يحدّث عن ابن عمر عن النّبيّ

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

۶۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج، زہری سے وہ سالم بن عبد اللہ کی حدیث سے وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

۶۵۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ایوب، نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ أَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن شہاب حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

marfat.com

جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

۶۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر، زوجۂ رسول حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جمعہ کے لیے جانے والے ہر بالغ پر اور ہر اس شخص پر جو مسجد کی طرف جاتا ہے غسل لازم ہے۔

۶۵۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَيَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّادٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ ۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ، یزید بن موہب، اور عبداللہ بن عباد بصری کہتے ہیں ہم سے حضرت مفضل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَتَطَيَّبَ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس ہو، ہر مسلمان پر لازم ہے

۶۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ يَوْمًا وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَفْوَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيْبٌ فَاِنَّ الْمَاءَ طِيْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِيْجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهٗ مِمَّا قَدْ اَمَرَ

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

marfat.com

بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ۔

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

۶۶۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ طُهُوْرٌ وَّخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى اٰذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيْبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بو پھیل گئی حتی کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِکَ۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ یَحْیٰی قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ غُسْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَذَکَرَتْ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ کَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَیَرُوْحُوْنَ بِهَیْاٰتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تُخْبِرُ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانَ نَدَبَهُمْ اِلَی الْغُسْلِ لِلْعِلَّةِ الَّتِیْ اَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَّهُ لَمْ یَجْعَلْ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ حَتْمًا وَهِیَ اَحَدُ مَنْ رَوَیْنَا عَنْهَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ لَمْ یَقَعْ عِنْدَهُ مَوْقِعَ الْفَرْضِ۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَلْاٰنَ حِیْنَ تَوَضَّاْتَ فَقَالَ مَا زِدْتُ حِیْنَ سَمِعْتُ الْاَذَانَ عَلٰی اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَکَرْتُهُ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا سَمِعْتُ

سے مروی ہے کہ آپ غسل کا حکم فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے غسل جمعہ کے بارے میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انھوں نے ذکر کیا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کام کاج میں مصروف ہوتے پھر اسی صورت میں واپس لوٹتے تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم غسل کر لیتے۔

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس علت کی بنیاد پر غسل کی ترغیب دی جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دی ہے آپ نے اسے ان پر لازم نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان راویوں میں سے ایک ہیں جن سے ہم نے پہلی فصل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک یہ حکم فرض کے قائم مقام نہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اس وقت اور صرف وضو کر کے آئے ہو اس نے عرض کیا میں اذان سننے کے بعد وضو سے زائد کچھ نہیں کر سکا پھر میں حاضر ہو گیا جب امیر المؤمنین (خانہ اقدس میں) داخل ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! آپ نے سنا جو کچھ اس شخص نے کہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا اس

marfat.com

مَا قَالَ قَالَ وَمَا قَالَ قُلْتُ قَالَ مَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّا أُمِرْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ الْغُسْلُ قُلْتُ أَنْتُمْ أَيُّهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ أَمِ النَّاسُ جَمِيعًا قَالَ لَا أَدْرِي۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ قَالَ مَالِكٌ وَالرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ أَنَّهُ عُثْمَانُ۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

نے کہا جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو کیا اور آ گیا آپ نے فرمایا اس کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم دیا گیا میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا "غسل"۔ میں نے کہا اے پہلے ہجرت کرنے والے حضرات! آپ تمام لوگوں کی بنیاد ہیں انھوں نے فرمایا مجھے کچھ معلوم نہیں۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اس وقت) خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون سی گھڑی ہے؟ اس نے عرض کیا اے امیرالمومنین! میں بازار سے لوٹا تو اذان کی آواز سنی اور صرف وضو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔ مالک (راوی) فرماتے ہیں یہ صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت جویریہ، حضرت مالک سے وہ زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے مالک کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت معمر، زہری سے وہ سالم سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل

۲ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ لَهُ عُمَرُ وَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۳ - وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ مَا كَانَ إِلَّا الْوُضُوْءَ ثُمَّ الْإِقْبَالُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا یہ کون سا وقت ہے؟ (آنے والے نے) جواب دیا صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ غَيْرُ مَعْنًى يَنْفِيْ وُجُوْبَ الْغُسْلِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَإِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَغْتَسِلْ وَاكْتَفٰى بِالْوُضُوْءِ وَقَدْ قَالَ لَهُ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَأْمُرْهُ عُمَرُ أَيْضًا بِالرُّجُوْعِ لِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِالْغُسْلِ۔ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْغُسْلَ الَّذِيْ كَانَ أَمَرَ بِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمَا عَلَى الْوُجُوْبِ وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ مَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكَهُ عُثْمَانُ وَلَمَا سَكَتَ عُمَرُ عَنْ أَمْرِهِ بِالرُّجُوْعِ حَتّٰى يَغْتَسِلَ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ سَمِعُوْا ذٰلِكَ

امام ابوجعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پہلی روایات کے خلاف) ان روایات میں ایک سے زائد باتیں ہیں جو وجوب غسل کی نفی کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ کیا اور وضو پر اکتفاء کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر غسل کی بناء پر واپس لوٹنے کا حکم نہیں دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس غسل کا حکم دیا گیا تھا وہ ان دونوں حضرات کے نزدیک واجب نہ تھا وہ اس سبب سے تھا جس کا ذکر حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے کیا یا کسی اور سبب سے تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کرنا نہ چھوڑتے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس کرنے کے حکم سے خاموش رہتے یہاں تک کہ وہ غسل کر

marfat.com

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ وَعَلِمُوا مَعْنَاهُ الَّذِي أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَمْ يَأْمُرُوا بِخِلَافِهِ فَفِي هٰذَا إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلَى نَفْيِ وُجُوبِ الْغُسْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيقِ الْاِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ۔

لیتے اور صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحابہ کرام وہ مفہوم سمجھ گئے جو ان کی مراد تھی لہٰذا انھوں نے نہ تو ان کی بات کا انکار کیا اور نہ اس کے خلاف حکم دیا۔

اس میں وجوب غسل کی نفی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ غسل اختیار اور فضیلت حاصل کرنے کے طریقے پر تھا۔

۶۷۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بھی ٹھیک ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ اچھی بات ہے۔

---

۶۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ انھوں نے فرمایا "اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔"

---

۶۷۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ نِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ربیع بن صبیح اور سفیان ثوری، یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

---

۶۷۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ أَنَا قَيْسُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

۶۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَمْلُوكِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَقَدْ أَدَّى الْفَرْضَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ (وسلم) سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اس نے فرض ادا کر دیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فَبَيَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْفَرْضَ هُوَ الْوُضُوءُ وَأَنَّ الْغُسْلَ أَفْضَلُ لِمَا يُنَالُ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ لَا عَلَى أَنَّهُ فَرْضٌ فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي وُجُوبِ ذَلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ فرض صرف وضو ہے اور غسل افضل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فضیلت حاصل ہوتی اس لیے نہیں کہ فرض ہے۔
اگر کوئی استدلال کرنے والا اس کے وجوب پر حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرے (مثلاً)

۶۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ سَعْدٍ فَذَكَرَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ابْنُهُ فَلَمْ أَغْتَسِلْ فَقَالَ سَعْدٌ مَا كُنْتُ أَرَى مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عبد اللہ بن حارث فرماتے ہیں میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا انھوں نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں ذکر کیا تو ان کے صاحبزادے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی مسلمان کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ جمعہ کے دن غسل چھوڑ دے۔

۶۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ اغْتَسِلْ إِذَا شِئْتَ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِي هُوَ الْغُسْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى.

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب چاہو غسل کرو، میں نے عرض کیا میں آپ سے اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل (باعث ثواب) ہے فرمایا جمعہ کے دن، عرفہ (نویں ذوالحجہ)، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن۔

۶۸۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

marfat.com

يَقُوْلُ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْتَسِلُ وَيَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَيَمَسُّ طِيْبًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهٖ۔

کا حق اور مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر ہفتے (ایک بار) غسل کرے اپنے جسم سے ہر چیز دھو ڈالے اور خوشبو لگائے اگر گھر میں ہو۔

٦٨٢ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُصْعَبَ ابْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ثَابِتَ ابْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَهُ اغْتَسِلْ لِلْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ فَقَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَةِ۔

حضرت ثابت بن ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا جمعہ کے لیے غسل کرو انھوں نے جواب کہا میں نے جنابت کا غسل کر لیا ہے۔

٦٨٣ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحْدِثُ بَعْدَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُعِيْدُ الْغُسْلَ۔

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزی فرماتے ہیں، ان کے والد جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد بے وضو ہو جاتے تو وضو کرتے اور غسل نہ لوٹاتے۔

قِيْلَ لَهٗ اَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى الْفَرْضِ لِاَنَّهٗ لَمَّا قَالَ لَهٗ زَاذَانُ اِنَّمَا اَسْاَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ اَيِ الَّذِيْ فِيْ اِصَابَتِهِ الْفَضْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ فَقَرَنَ بَعْضَ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرَ مَعَ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی روایت میں فرضیت کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب زاذان نے ان سے کہا کہ میں اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل ہے یعنی جس سے فضیلت حاصل ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن، عید الفطر کے دن، قربانی کے دن اور نویں ذوالحجہ کے دن، تو آپ نے ان دنوں کو ایک دوسرے سے ملایا تو جمعہ کے غسل کے ساتھ جن کا ذکر ہوا ہے جب وہ فرض نہیں تو جمعہ کے غسل کا بھی وہی حکم ہوگا۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهٖ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَيْ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ الْكَبِيْرِ مَعَ خِفَّةِ مُؤْنَتِهٖ۔

اور وہ جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن کسی مسلمان کو غسل چھوڑتا ہوا نہ دیکھتا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تھوڑی مشقت کے ساتھ زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهٖ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ فَقَدْ قَرَنَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ

اور وہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہفتے میں (ایک دن) غسل کرے تو آپ نے اسے خوشبو لگانے کے ساتھ

marfat.com

وَلْيَمَسَّ طِيبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ فَلَمْ يَكُنْ مَسِيسُ الطِّيبِ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ وَهُوَ فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ لِعُثْمَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوعِ بِحَضْرَتِهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ۔

ملایا اگر گھر میں خوشبو ہو، اور خوشبو لگانا فرض نہیں لہٰذا غسل کا بھی یہی حکم ہوگا حالانکہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی تھی جو انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم نہیں دیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت نہیں کی تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی غسل کا یہی حکم ہے (واجب نہیں)۔

وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ إِرَادَةٌ مِنْهُ لِلْقَصْدِ بِالْغُسْلِ إِلَى الْجُمُعَةِ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى خِلَافَ ذٰلِكَ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى

اور وہ جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ہم نے اس سلسلے میں ذکر کیا تو ان کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن قصداً غسل کیا جائے تاکہ اس کی فضیلت حاصل ہو اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے ہم نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ ۲۵

باب ۲۵: ڈھیلے کا استعمال

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (استنجاء کے لیے) ڈھیلا استعمال کرے اسے طاق ڈھیلے استعمال کرنے چاہییں۔

۶۸۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو ادریس خولانی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائذ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم

marfat.com

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَائِذِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس کی مثل فرمایا۔

۶۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو ادریس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَتَى أَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

حضرت ابو صالح سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں (سے استنجاء) کا حکم فرماتے۔

۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَنْظِفُ بِهَا فَإِنَّهَا سَتَكْفِيهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے نکلے تو تین پتھر لے جائے۔ جن کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرے، بے شک یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

۶۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ڈھیلا (یا پتھر) استعمال کرے تو طاق استعمال کرے۔

marfat.com

مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

٦٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ ثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَعْنِي فِي الْاِسْتِجْمَارِ۔

حضرت ابو صالح، سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے تھے اس سے مراد استنجاء کے لیے استعمال کرنا ہے۔

٦٩٢- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِجْمَارِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کے لیے پتھر استعمال کرنے کے سلسلے میں فرمایا تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو

٦٩٣- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَاثِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمٰنَ قَالَ نُهِينَا أَنْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِئُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا اسْتَجْمَرَ بِهِ مِنْهَا فَأَنْقَى بِهِ الَّذِي ثَلَاثَةً

بیان مسئلہ

ایک قوم کا موقف ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کافی نہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے جن کا ہم نے ذکر کیا، استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جتنے پتھروں سے بھی استنجاء کیا جائے ان سے

marfat.com

كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا أَوْ قَلَّ وِتْرًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ وِتْرٍ كَانَ ذٰلِكَ طُهْرًا ۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا بِالْوِتْرِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ مِنْهُ لِلْوِتْرِ لَا عَلَى أَنَّ مَا كَانَ غَيْرَ وِتْرٍ لَا يُطَهِّرُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ التَّوْقِيتَ الَّذِي لَا يُطَهِّرُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ ۔

نجاست دور کی جائے تین ہوں یا زیادہ یا کم، طاق ہوں یا نہ ان سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طاق ڈھیلوں کا حکم دینا استحباب کے لیے ہو یہ نہیں کہ طاق نہ ہوں تو طہارت حاصل نہیں ہوگی۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا تعداد مقرر کرنا اس صورت میں ہو جب کم کے ساتھ طہارت حاصل نہ ہوتی ہو۔

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ۔

اس سلسلے میں جب ہم نے دیکھا کہ آیا ہم اس پر دلالت کرنے والی کوئی روایت پاتے ہیں تو دیکھا۔

۶۹۴ - فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيبًا يَجْمَعُهُ فَلْيَسْتَتِرْ بِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَاعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں جو شخص استنجا کے لیے پتھر استعمال کرے تو طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا تو نہایت اچھا ہے اور جو خلال کرے اسے چاہیے کہ نکلنے والے ریزوں کو پھینک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ پردہ کرے اگر ریت کے علاوہ کچھ نہ پائے تو اسے جمع کر کے آڑ بنائے کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔

۶۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ ۔

حضرت ابوسعید الخیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے جس نے اس طرح کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

marfat.com

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْوِتْرِ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ اِسْتِحْبَابًا مِّنْهُ لِلْوِتْرِ لَا اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْفَرْضِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا هُوَ.

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جو طاق بار کا حکم فرمایا وہ طاق بار کے اچھا ہونے کے سبب سے ہے فرض کے طور پر نہیں کہ اس کے سوا کفایت نہ کرے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ اَيْضًا.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْغَائِطَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةً فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا مجھے تین پتھر لاکر دو۔ مجھے تلاش کے بعد صرف دو پتھر اور لید ملی، آپ نے لید پھینک دی دونوں پتھر لے لیے اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۶۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

حضرت علقمہ اور اسود فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ لِلْغَائِطِ فِيْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيْهِ اَحْجَارٌ لِقَوْلِهٖ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَاوِلْنِيْ ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ وَلَوْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمَا احْتَاجَ اِلٰى اَنْ يُنَاوِلَهٗ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَلَمَّا اَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اسْتِعْمَالِهِ الْحَجَرَيْنِ وَعَلٰى اَنَّهٗ قَدْ رَاٰى اَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ بِهِمَا

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایسے مقام پر بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے کیونکہ آپ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے تین پتھر لا دو اگر وہاں کوئی ایسی چیز ہوتی تو آپ دوسری جگہ سے حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے جب حضرت عبد اللہ ابن مسعود دو پتھر اور لید لے کر آئے تو آپ نے لید پھینک دی اور دو پتھر لے لیے یہ آپ کے دو پتھر استعمال کرنے کی دلیل ہے، اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس جگہ جہاں تین پتھر کفایت کرتے ہیں

marfat.com

يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْاِسْتِجْمَارُ بِالثَّلٰثِ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِئُ الْاِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّبْغِيَهٗ ثَالِثًا فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى اكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْاٰثَارِ.

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ اِذَا غُسِلَا بِالْمَاءِ مَرَّةً فَذَهَبَ بِذٰلِكَ اَثَرُهُمَا اَوْ رِيْحُهُمَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ اِنَّ مَكَانَهُمَا قَدْ طَهُرَ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا اُحْتِيْجَ اِلٰى غَسْلِهٖ ثَانِيَةً فَاِنْ غُسِلَ ثَانِيَةً فَذَهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا طَهُرَ بِذٰلِكَ كَمَا يَطْهُرُ بِالْوَاحِدَةِ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا بِغَسْلِ مَرَّتَيْنِ اُحْتِيْجَ اِلٰى اَنْ يُّغْسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَذْهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا فَكَانَ مَا يُرَادُ فِيْ غَسْلِهِمَا هُوَ ذَهَابُهُمَا بِمَا اَذْهَبَهُمَا مِنَ الْغَسْلِ وَلَمْ يُرَدْ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارًا مِنَ الْغَسْلِ مَعْلُوْمًا لَا يُجْزِئُ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْاِسْتِجْمَارُ بِالْحِجَارَةِ لَا يُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِئُ الْاِسْتِجْمَارُ بِاَقَلَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَذْهَبَ بِالنَّجَاسَةِ مِمَّا قَلَّ اَوْ كَثُرَ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

دو پتھروں کو کافی سمجھتے تھے کیونکہ اگر تین پتھروں سے کم کافی نہ ہو سکتے تو آپ دو پتھروں پر اکتفا نہ کرتے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کا حکم فرماتے۔

اس کے چھوڑنے میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ دو پتھر کافی ہیں۔ مفہوم روایات کی تصحیح کے طور پر اس بات کا یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بیان یہ ہے کہ جب پاخانہ اور پیشاب پانی کے ساتھ ایک بار دھو دیے جائیں اور اس سے ان کا اثر اور بُو زائل ہو جائے یہاں تک کہ ان دونوں میں کچھ بھی باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس (ایک بار دھونے) کے ساتھ ان کا رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگی۔ اگر دوبارہ دھونے سے ان کا رنگ اور بُو دور ہو جائیں تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح ایک بار دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔ اگر دوبارہ دھونے سے بھی رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو مزید دھونے کی حاجت ہوگی حتیٰ کہ ان (نجاستوں) کا رنگ اور بُو ختم ہو جائے گویا ان کے دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاستوں کا دور ہونا ہے جتنی بار دھونے سے بھی زائل ہوں دھونے کی کوئی معلوم مقدار مراد نہیں کہ اس سے کم کفایت نہ کرے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ پتھروں سے استنجا کی صورت میں بھی پتھروں کی معلوم مقدار مراد نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجا نہ ہو سکے بلکہ اس قدر پتھر کافی ہیں جن سے نجاست دور ہو جائے کم ہوں یا زیادہ قیاس یہی چاہتا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

marfat.com

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ بِالْعِظَامِ ٢٦

۶۹۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَّسْتَطِيْبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ بِرَوْثَةٍ.

۶۹۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ ابْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِيْنَا أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ أَوْ رَجِيْعٍ.

۷۰۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَّسْتَطِيْبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ جِلْدٍ.

۷۰۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۲۶: ہڈیوں سے استنجاء کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی یا لید سے پاکیزگی حاصل کرے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہڈی یا گوبر کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ایک صحابی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، لید، یا چمڑے سے پاکیزگی حاصل کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور رمّہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ رمّہ ہڈی کو کہتے ہیں۔

marfat.com

وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَوْثٍ اَوْ رِمَّةٍ وَ الرِّمَّةُ الْعِظَامُ

۷۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا رُوَيْفِعُ بْنَ ثَابِتٍ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ۔

حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے رُوَیفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی طویل ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جو شخص جانور کے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے گا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُسْتَنْجٰى بِالْعِظَامِ وَجَعَلُوا الْمُسْتَنْجِيَ بِهَا فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ يَنْهَ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ لِاَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِهٖ لَيْسَ كَالْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهٖ وَلٰكِنَّهٗ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ جُعِلَ زَادَ الْجِنِّ فَاُمِرُوْا بِاَنْ لَّا يُقَذِّرُوْهُ عَلَيْهِمْ۔

۷۰۳ - وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاؤدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاِنَّهُمَا

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا مسلک یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا جائے انھوں نے ان (ہڈیوں) کے ساتھ استنجاء کرنے والے کو استنجاء نہ کرنے والے کے حکم میں رکھا ہے اور اس سلسلے میں انھوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے اسلئے نہیں روکا گیا کہ اس سے استنجاء پتھر وغیرہ کیساتھ استنجاء کیطرح نہیں بلکہ اس لئے روکا گیا ہے کہ اسے جنوں کی خوراک بنایا گیا ہے تو انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے ناپاک نہ کریں۔ اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

marfat.com

أَزْوَادُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ.

٧٠٤. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَتِ الْجِنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ لَقِيَهُمْ فِي بَعْضِ شِعَابِ مَكَّةَ الزَّادَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَظْمٍ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ قَدْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَالْبَعْرُ يَكُونُ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ إِنَّ بَنِي آدَمَ يُنَجِّسُونَهُ عَلَيْنَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِرَوْثِ دَابَّةٍ وَلَا بِعَظْمٍ إِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ.

٧٠٥. حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِي حَاجَةٍ لَهُ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَاسْتَأْنَسْتُ وَتَنَحْنَحْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَطِيبُ بِهِنَّ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي مُلَاءَةٍ فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ أَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ اتَّبَعْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَحْجَارِ وَالْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي وَفْدُ نَصِيبِينَ مِنَ الْجِنِّ وَنِعْمَ الْجِنُّ هُمْ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنوں نے جب آخری رات مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا جو ہڈی تمہارے ہاتھ آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور وہ گوشت سے بھری ہوئی ہو، اور مینگنیاں تمہارے جانوروں کی خوراک ہیں انھوں نے کہا انسان اسے ناپاک کر دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسانوں سے) فرمایا جانور کی لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آپ اپنے کسی کام کے لیے تشریف لے گئے تھے آپ ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے میں آپ کے قریب ہوا اور آپ کو مانوس کرنے کے لیے کھانسا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے کچھ پتھر دو تاکہ میں ان کے ساتھ طہارت حاصل کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ فرماتے ہیں میں آپ کی خدمت میں کچھ پتھر لایا جنھیں میں چادر میں رکھ کر لایا میں نے وہ آپ کے پہلو میں رکھ دیئے پھر میں الگ ہو گیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہو گیا اور میں نے پتھر والی ہڈی اور لید کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے

marfat.com

إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهِ طَعَامًا ۔

٧٠٦ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ لِمَكَانِ الْجِنِّ لَا لِأَنَّهَا لَا تُطَهِّرُ كَمَا الْحَجَرُ وَجَمِيعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنَ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ أَنَّهُ يُطَهِّرُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى ۔

بَابُ ٢٧ الْجُنُبِ يُرِيدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

٧٠٧ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ ۔

٧٠٨ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ صَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ مَالَ إِلَى فِرَاشِهِ وَإِلَى أَهْلِهِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ وَلَا يَمَسُّ

میں سوال کیا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں ان کے لیے دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا لید سے گزریں اس پر خوراک پائیں ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے ۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی وجہ سے ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ وہ پاک نہیں کرتیں جیسے پتھر پاک کرتے ہیں اور یہ تمام بحث جس کی طرف ہم گئے ہیں کہ ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے ۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

باب ۲۷: جنبی کے احکام

جنبی سونے کھانے پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس تشریف لاتے تو جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا نماز پڑھتے پھر اپنے بستر اور اہل خانہ کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر ضرورت محسوس کرتے تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر اسی حالت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی استعمال نہ کرتے ۔

marfat.com

الْمَاءَ

٧٠٩ - حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتّٰى يَقُومَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی پھر آپ پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے یہاں تک کہ اس کے بعد اٹھ کر غسل فرماتے۔

٧١٠ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت حجاج بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

٧١١ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت اسماعیل ابن ابی خالد، ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

٧١٢ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت عبید اللہ بن عمرو، اعمش سے اور وہ ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ فَقَالُوا لَا نَرٰى بَأْسًا أَنْ يَنَامَ الْجُنُبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِأَنَّ التَّوَضِّيَ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ حَالِ الْجَنَابَةِ إِلٰى حَالِ الطَّهَارَةِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ وَقَالُوا

بیان مسئلہ

ایک قوم نے جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں یہی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جنبی وضو کیے بغیر سو جائے کیونکہ وضو کرنا اسے جنابت کی حالت سے حالت طہارت کی طرف نہیں نکال سکتا۔

اور دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مناسب ہے سونے سے پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ حدیث غلط ہے کیونکہ یہ

marfat.com

هٰذا الحديث غلط لأنه حديث مختصر اختصره أبو إسحاق من حديث طويل فأخطأ في اختصاره إياه.

۷۱۳ - وذلك أن فهدا حدثنا قال ثنا أبو غسان قال ثنا زهير قال ثنا أبو إسحاق قال أتيت الأسود بن يزيد وكان لي أخا وصديقا فقلت يا أبا عمرو حدثني ما حدثتك عائشة أم المؤمنين عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام أول الليل ويحيي آخره ثم إن كانت له حاجة قضى حاجته ثم ينام قبل أن يمس ماء فإذا كان عند النداء الأول وثب وما قالت قام فأفاض عليه الماء وما قالت اغتسل وأنا أعلم ما تريد وإن كان جنبا توضأ وضوء الرجل للصلاة.

فهذا الأسود بن يزيد قد أبان في حديثه لما ذكرناه بطوله أنه كان إذا أراد أن ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة وأما قولها فإن كانت له حاجة قضاها ثم ينام قبل أن يمس ماء فيحتمل أن يكون قصد ذلك على الماء الذي يغتسل به لا على الوضوء وقد بين ذلك غير أبي إسحاق عن الأسود عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ وضوءه للصلاة.

۷۱۴ - وذلك ما حدثنا ابن مرزوق

ایک مختصر حدیث ہے جسے ابواسحٰق نے طویل حدیث سے مختصر کیا اور اس کے اختصار میں اُن سے خطا واقع ہوئی۔

ابواسحٰق کہتے ہیں "میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا اے ابو عمرو! مجھ سے وہ حدیث بیان کیجئے جو ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سے بیان فرمائی۔ انھوں نے بتایا کہ ام المؤمنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور اس کے آخری حصے کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھتے۔ پھر اگر کوئی حاجت ہوتی تو اُسے پورا فرماتے (اس سے جماع مراد ہے) پھر پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے جب پہلی اذان ہوتی تو تیزی سے کود جاتے اور ام المؤمنین نے "اٹھ کھڑے ہوتے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ "غسل کرتے" اور میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور اگر جنبی ہوتے تو وضو کرتے جیسا کہ آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ اور یہ اسود بن یزید ہیں جنھوں نے اپنی اس روایت میں جسے ہم نے مکمل ذکر کیا واضح کیا کہ جب آپ حالت جنابت میں ہوتے اور آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح کا وضو کرتے۔ رہا ام المؤمنین کا یہ قول کہ "اگر آپکو جماع کی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر آرام فرماتے" اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اُس پانی کا اندازہ مراد ہو جس سے آپ غسل کرتے وضو پر محمول نہیں ہوگا۔ ابواسحٰق کے علاوہ دوسرے دیگروں نے بھی بواسطہ اسود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے تھے۔

حضرت ابراہیم، اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ يَتَوَضَّأُ۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو فرماتے۔

ثُمَّ رُوِیَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِنْ رَاْيِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت اسود کی رائے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ الْاَسْوَدُ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ فَاَرَادَ اَنْ يَّنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت اسود نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو پھر وہ سونے کا ارادہ کرے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

فَاسْتَحَالَ عِنْدَنَا اَنْ تَكُوْنَ عَائِشَةُ قَدْ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً ثُمَّ يَاْمُرُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْوُضُوْءِ وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ فِیْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

پس ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان سے بیان فرمایا کہ آپ آرام فرما ہوتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے۔ پھر وہ (حضرت اسود) لوگوں کو وضو کا حکم فرماتے تھے لیکن اس سلسلے میں حدیث وہی ہے جسے حضرت ابراہیم نے روایت کیا۔ اسود کے علاوہ لوگوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے موافق روایت کی ہے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرمانا چاہتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

marfat.com

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت اوزاعی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَيَغْسِلُ فَرْجَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (آزاد کردہ) غلام ابوعمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کی مثل روایت کیا جو امام زہری نے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے۔

فَهٰذَا غَيْرُ الْأَسْوَدِ قَدْ رَوٰى عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

پس یہ اسود کے علاوہ لوگ ہیں جنھوں نے بواسطہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق روایت کیا جو ابراہیم نے اسود سے اور انھوں نے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُن کا اپنا قول بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا وَهْبٌ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ

حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس جائے۔ پھر سونا چاہے تو اس وقت تک نہ سوئے

marfat.com

الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

جب تک نماز کے وضو جیسا وضو نہ کرلے۔

۷۲۳۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهٗ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهٖ۔

فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا ثُمَّ تُفْتِيْ بِهٰذَا **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَثَبَتَ مَا رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

محمد بن سعید فرماتے ہیں۔ مجھے ہشام نے بتایا کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل کے ساتھ مجھے خبر دی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ نہیں جانتا شاید نیند کی حالت میں ہی اس کی روح پرواز کر جائے۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کے خلاف بات ہو، پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ دیں۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ابواسحٰق کی اسود سے روایت کا غلط ہونا اور ابراہیم کی اسود سے روایت کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا أَرَادَ أَبُوْ إِسْحٰقَ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا يَمَسُّ مَاءً يَعْنِي الْغُسْلَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ ابواسحٰق کے ان الفاظ کہ آپ نے پانی کو ہاتھ نہ لگایا سے مراد غسل ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا ہے۔

۷۲۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ وَلَا يَغْتَسِلُ۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور موسیٰ بن عقبہ، ابواسحٰق ہمدانی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے وضو نہ فرماتے اور سو جاتے اور غسل بھی نہ کرتے۔

فَكَانَ مَا ذُكِرَ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهٗ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهٖ هُوَ الْغُسْلُ فَذٰلِكَ لَا يَنْفِي الْوُضُوْءَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس میں سونے سے پہلے جس کام کے نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ غسل ہے اور وہ وضو کی نفی نہیں کرتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۷۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے فرمایا ہاں لیکن وضو کر لے۔

---

۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "نماز کے وضو جیسا"۔

---

۷۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عون، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۷۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ "اپنی شرمگاہ کو دھو لو"۔

---

۷۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثُمَّ اجْتَمَعُوا جَمِيعًا فَقَالُوا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت عبداللہ ابن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

---

۷۳۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَ

حضرت عمار بن یاسر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما

marfat.com

أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ۔

سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَأْكُلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے، پینے یا کھانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

---

۷۳۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ نَحْوَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ أَهْلِي وَأُرِيدُ النَّوْمَ قَالَ تَوَضَّأْ وَارْقُدْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں پھر سونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وضو کر کے سو جایا کرو۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ بِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ نَفَرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْهُمْ عَائِشَةُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهَا مِنْ رَأْيِهَا فِيمَا تَقَدَّمَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی کے بارے میں کہ جب وہ سونا چاہے تو وہ عمل کرے جس کا ہم نے ذکر کیا (وضو) تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا، ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور اس سے پہلے ہم ان کی رائے ذکر کر چکے ہیں۔ ـــــ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۷۳۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ فَقَدْ بَاتَ طَاهِرًا۔

حضرت قبیصہ بن ذویب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب جنبی سونے سے پہلے وضو کرے تو اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ

تو یہ ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو بتلاتے

marfat.com

إذا توضأ قبل أن ينام ثم نام كان كمن قد اغتسل قبل أن ينام في ثواب الذي يكتب لمن بات طاهرا وقد ذكرنا حديث الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يأكل وهو جنب توضأ وعن أبي سعيد الخدري ما يوافق ذلك فذهب إلى هذا قوم فقالوا لا ينبغي للجنب أن يطعم حتى يتوضأ وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس أن يطعم وإن لم يتوضأ۔

وكان لهم من الحجة في ذلك أن فهدا۔

۷۳۴۔ حدثنا قال أخبرني سحيم الحراني قال ثنا عيسى بن يونس قال ثنا يونس بن يزيد الأيلي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يأكل وهو جنب غسل كفيه۔

فقد روي عن عائشة ما ذكرنا وروي عنها خلاف ذلك أيضا مما روينا عنها أنه كان يتوضأ وضوءه للصلوة فلما تضاد ذلك عنها احتمل عندنا والله أعلم أن يكون وضوءه حين كان يتوضأ في الوقت الذي قد ذكرناه في غير هذا الباب أنه كان إذا رأى الماء لم يتكلم وكان يتوضأ ليتكلم فيسمي ويأكل ثم نسخ ذلك فغسل كفيه للتنظيف وترك الوضوء وكذلك وضوءه حتى

ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کر کے سو جائے تو وہ اس اعتبار سے جو طہارت کی حالت میں رات گزارنے والے کے لیے لکھا جاتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کیا۔ ــــ ہم نے حکم بن ابراہیم کی روایت ذکر کی ہے جو انھوں نے بواسطہ اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور کھانا تناول فرمانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ تو ایک قوم کا یہی نظریہ ہے کہ جنبی کے لیے کھانا مناسب نہیں جب تک وضو نہ کر لے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کھانے کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وضو نہ کیا ہو اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں کھانا تناول کرنا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حالانکہ آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ جب آپ سے مروی روایات میں تضاد ہو گیا تو ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ کا یہ وضو اس وقت ہو جس کا ہم نے اس کے علاوہ باب میں ذکر کیا کہ جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو نہ کرتے بس آپ گفتگو کرنے کے لیے وضو کرتے پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا تناول فرماتے پھر یہ منسوخ ہو گیا تو آپ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہاتھوں کو دھوتے اور وضو چھوڑ دیا اس طرح سونے کے وقت آپ کے وضو میں یہ احتمال ہے کہ آپ سونے کے

marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ کَانَ یَفْعَلُہٗ اَیْضًا لِیَنَامَ عَلٰی ذِکْرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ وَاُبِیْحَ لِلْجُنُبِ ذِکْرُ اللّٰہِ فَارْتَفَعَ الْمَعْنَی الَّذِیْ لَہٗ تَوَضَّأَ۔

وَقَدْ رَوَیْنَا فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ فَاَتَوَضَّأُ فَاَخْبَرَ اَنَّہٗ لَا یَتَوَضَّأُ اِلَّا لِلصَّلٰوۃِ فَفِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا نَفْیُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ اَوِ الْاَکْلَ اَوِ الشُّرْبَ

وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِکَ اَیْضًا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَوٰی مَا ذَکَرْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَوَابِہٖ لِعُمَرَ ثُمَّ جَآءَ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۷۳۵- مَا حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ وَاَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ اَوْ یَشْرَبَ اَوْ یَنَامَ غَسَلَ کَفَّیْہِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَغَسَلَ فَرْجَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْ قَدَمَیْہِ فَہٰذَا وُضُوْءٌ غَیْرُ تَامٍّ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فِیْ ذٰلِکَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ فَلَا یَکُوْنُ ہٰذَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِکَ عِنْدَہٗ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یُجَامِعُ اَھْلَہٗ ثُمَّ یُرِیْدُ الْمُعَاوَدَۃَ

لیے وضو کرتے ہوں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور جنبی کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہو گیا لہٰذا وہ علت باقی نہ رہی جس کے لیے آپ نے وضو فرمایا۔

ہم نے دوسری جگہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ تو حضور علیہ السلام نے بتایا کہ آپ (فرض) وضو صرف نماز کے لیے کرتے ہیں اس سے بھی جنبی پر سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرتے وقت وضو (کے لازم ہونے) کی نفی ہو گی۔

اس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ارشاد فرمایا (حدیث ۷۲۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو جائے پھر وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو دھوئے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے چہرے اور ہاتھوں نیز شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔

پس یہ نامکمل وضو ہے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں مکمل وضو کا حکم دیا ہے۔ پس یہ بات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان کے نزدیک اس (وضو) کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں بھی مروی ہے کہ جو اپنی بیوی سے ایک بار جماع کرنے کے بعد دوبارہ کرنا چاہتا ہے۔

marfat.com

٧٣٦ - مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے۔

٧٣٧ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت شعبہ نے حضرت عاصم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِهٰذَا فِي حَالِ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيعُ ذِكْرَ اللّٰهِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهِ كَمَا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَهُمْ جُنُبٌ فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُودُ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ۔

ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس وقت دیا ہو جب جنبی وضو کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا تھا تو آپ نے وضو کا حکم فرمایا تاکہ وہ (دوبارہ) جماع کے وقت بسم اللہ پڑھ سکے جس طرح دیگر احادیث میں آپ نے حکم فرمایا پھر آپ نے صحابہ کرام کو حالت جنابت میں ذکر خداوندی کی اجازت دے دی لہذا یہ حکم اٹھ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع فرماتے پھر دوبارہ جماع کرتے لیکن وضو نہ ... ہم نے یہ بات اس باب کے علاوہ ذکر کی ہے پس ہمارے نزدیک اس کی ناسخ ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مروی ہے آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جب ایک ... کر لیتے تو غسل فرماتے اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یہ ذکر کرے

٧٣٨ - وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک دن میں اپنی (تمام یا بعض) ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (جماع کرتے) تو آپ جلدی جلدی ہر ایک کے پاس غسل فرماتے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک بار ہی غسل کریں؟ (تو کیا حرج ہے) آپ نے فرمایا اس میں پاکیزگی اور طہارت زیادہ ہے۔

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ.

قِيلَ لَهُ فِي هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوُجُوبِ لِقَوْلِهِ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ.

تو اس (معترض) سے کہا جائے گا کہ اس میں ایسی بات ہے جو عمل کے وجوب پر دلالت نہیں کرتی اور وہ آپ کا قول ہے کہ یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک غسل کیساتھ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (یعنی بعد میں ایک ہی غسل فرماتے)

۷۳۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَبَحْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات پر چکر لگایا۔

۷۴۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابونعیم، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام بن زید حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ

marfat.com

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

۲ — كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابُ ۲۸ الْأَذَانِ كَيْفَ هُوَ؟

٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يَعْنِيْ عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْآنَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ

باب ۲۸: اذان کا طریقہ

حضرت ام عبدالملک بن ابی محذورہ، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی جس طرح آجکل اذان دی جاتی ہے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" آخر تک اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حضرت روح (راوی) اپنی روایت میں فرماتے ہیں مجھے یہ تمام خبر، عبدالملک بن ابی محذورہ کی ماں نے دی کہ انہوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا، ابوعاصم (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا مجھے یہ تمام خبر عثمان بن سائب نے اپنے والد اور ام عبدالملک بن ابو محذورہ سے دی کہ ان

marfat.com

أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ وَقَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ۔

دونوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا۔

۴۶ ، ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ وَكَانَ يَتِيْمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقٰى عَلَيَّ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّأْذِيْنِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

عبداللہ ابن محیریز جو یتیم تھے اور انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی تھی، حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو، فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے بذاتِ خود مجھے کلماتِ اذان بتائے پھر انھوں نے اس اذان کی مثل ذکر کیا جو پہلی حدیث میں بیان ہوئی

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذَّنَ وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا اِبْتِدَاءُ الْأَذَانِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقَالَ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

اس سلسلے میں گفتگو

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ اذان اس طرح دی جائے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے دو جگہوں میں اختلاف کیا۔ اول ابتدائے اذان: وہ کہتے ہیں اذان کے شروع میں چار بار اللہ اکبر کہا جائے اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۴۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ

حضرت مکحول فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْأَذَانِ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

نے حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی ہے۔ چار بار "اللہ اکبر" پھر باقی اذان اسی طرح جیسے پہلی حدیث میں ہے۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوْفِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَأَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ ثُمَّ ذَكَرُوْا مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت ہمام اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ وہ اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" چار بار کہتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ يَقُوْلُ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا أَصَحَّ الْقَوْلَيْنِ فِي النَّظَرِ لِأَنَّا رَأَيْنَا الْأَذَانَ مِنْهُ مَا يُرَدَّدُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ وَمِنْهُ مَا لَا يُرَدَّدُ إِنَّمَا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا مَا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَلَا يُكَرَّرُ فَالصَّلٰوةُ وَالْفَلَاحُ فَذٰلِكَ يُنَادٰى بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَالشَّهَادَةُ تُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ وَفِيْ آخِرِهٖ فَيُثَنّٰى فِيْ أَوَّلِهٖ فَيُقَالُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُفْرَدُ فِيْ آخِرِهٖ فَيُقَالُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يُثَنّٰى ذٰلِكَ فَكَانَ مَا ثُنِّيَ مِنَ الْأَذَانِ إِنَّمَا

ہمارے امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کے نزدیک قیاس کے مطابق یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اذان کے بعض کلمات دو مقامات پر آتے ہیں اور بعض صرف ایک جگہ میں آتے ہیں جو کلمات صرف ایک مقام پر آتے ہیں اور تکرار سے نہیں آتے وہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" ہیں، یہ دو بار کہے جاتے ہیں۔ کلمہ شہادت دو جگہوں میں آتا ہے اذان کے اول میں بھی اور آخر میں بھی، شروع میں دو بار آتا ہے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ"، اور آخر میں ایک بار "لا الٰہ الا اللہ" کہا جاتا ہے دو بار نہیں آتا پس جو کلمات دو بار آتے ہیں وہ دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں۔ "اللہ اکبر" بھی دو جگہ آتا ہے اذان کے شروع میں اور حی علی الفلاح کے بعد اور اس بات پر اجماع ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ

marfat.com

ثُنِّيَ عَلٰى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِ
فَكَانَ التَّكْبِيْرُ يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ فِيْ أَوَّلِ
الْأَذَانِ وَبَعْدَ الْفَلَاحِ فَأَجْمَعُوْا أَنَّهُ بَعْدَ
الْفَلَاحِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَالنَّظْرُ
عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ
مِمَّا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيْرِ أَنْ
يَكُوْنَ مِثْلَ مَا يُثَنّٰى بِهِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى
مَا بَيَّنَّا مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَيَكُوْنُ مَا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيْرِ
عَلٰى ضِعْفِ مَا يُثَنّٰى فِيْهِ مِنَ التَّكْبِيْرِ فَإِذَا
كَانَ الَّذِيْ هُوَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَانَ
الَّذِيْ يُبْتَدَأُ بِهِ هُوَ ضِعْفُهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَهٰذَا هُوَ
النَّظْرُ الصَّحِيْحُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ قَدْ
رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ.

ہے تو اس قیاس کے مطابق جو ہم نے بیان کیا شروع میں دوگنا ہونا چاہیے جیسے کہ کلمہ شہادت کا ہم نے ذکر کیا تو شروع کی تکبیر (اللہ اکبر) آخر کی تکبیر سے دوگنا ہونی چاہیے۔ لہٰذا جب آخر میں یہ کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر (دو بار) ہیں تو شروع میں (چار بار) اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر ہونا چاہیے۔ یہی صحیح قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی مثل بھی مروی ہے۔

وَالْمَوْضِعُ الْآخَرُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا
فِيْهِ مِنْهُ وَهُوَ التَّرْجِيْعُ، فَذَهَبَ قَوْمٌ
إِلَى التَّرْجِيْعِ وَتَرَكَهُ آخَرُوْنَ.

اختلاف کا دوسرا مقام ترجیع[1] ہے۔ ایک قوم ترجیع کی قائل ہے جبکہ دوسروں نے اسے ترک کر دیا اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۴۹۷ **وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا**
ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَأٰى رَجُلًا
نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ
أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ
فَنَادٰى اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
اللّٰهُ أَكْبَرُ فَذَكَرَ الْأَذَانَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ
أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ
التَّرْجِيْعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آسمان سے ایک شخص اترتا ہوا دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے یا سبز چادریں تھیں وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس نے پکارا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، انہوں نے اذان کا اسی طرح ذکر کیا جیسے ابو محذورہ نے کیا تھا، البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا پھر اس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

---

[1] کلمہ شہادت کو پہلی بار آہستہ اور دوسری بار بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ نِعْمَ مَا رَأَيْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت بلال کو سکھا دو چنانچہ حضرت بلال اٹھے اور دو دو بار کلمات کے ساتھ اذان کہی۔

٧٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَقَامَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى.

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ التَّرْجِيعَ فَقَدْ خَالَفَ أَبَا مَحْذُورَةَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ التَّرْجِيعُ الَّذِي حَكَاهُ أَبُو مَحْذُورَةَ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ لَمْ يَمُدَّ بِذٰلِكَ صَوْتَهُ عَلَى مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ وَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ هٰكَذَا اللَّفْظُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيحًا فَرَأَيْنَا مَا سِوَى مَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ لَا تَرْجِيعَ فِيهِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوفًا عَلَى مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ وَيَكُونَ إِجْمَاعُهُمْ أَنْ لَا تَرْجِيعَ فِي سَائِرِ الْأَذَانِ غَيْرَ الشَّهَادَةِ يَقْضِي عَلَى اخْتِلَافِهِمْ فِي

تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ترجیع کا ذکر نہیں فرمایا لہٰذا اذان میں ترجیع کے سلسلے میں انہوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔

پس اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے جس ترجیع کا ذکر کیا وہ اس بنیاد پر تھی کہ انہوں نے اپنی آواز کو اس انداز میں بلند نہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا دوبارہ کہو اور آواز بلند کرو۔ اس حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں پس احتمال پیدا ہونے کی وجہ سے غور و فکر ضروری ہو گیا۔ تاکہ ہم اس کے ذریعے صحیح قول واضح کر سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ جہاں ترجیع سے متعلق اختلاف ہے کے علاوہ اس (اذان) میں ترجیع نہیں ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہے اسے اس پر قیاس کیا جائے جس پر سب متفق ہیں، اس طرح ان کا شہادت کے علاوہ باقی اذان میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق شہادت کے سلسلے میں اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔ یہی بات ہم ترجیع کی نفی کے سلسلے میں ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

marfat.com

فِي التَّرْجِيعِ فِي الشَّهَادَةِ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا وَمَا بَيَّنَّاهُ مِنْ نَفْيِ التَّرْجِيعِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۲۹ الْإِقَامَةِ كَيْفَ هِيَ

باب ۲۹: اقامت کا طریقہ کیا ہے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُكَسَّرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُشَفِّعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دو بار اور اقامت میں ایک بار کہیں۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سلیمان بن حرب کہتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ اور حماد بن زید نے بیان کیا پھر ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حماد بن یزید، حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہیثم نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا قَدْ أَرَادُوا أَنْ يَضْرِبُوا بِالنَّاقُوسِ وَأَنْ يُوقِدُوا نَارًا لِإِعْلَامِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَى

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے اعلان کے لیے ناقوس (بجانے) اور آگ روشن کرنے کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ اس شخص نے وہ خواب دیکھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو بار (کلمات کے ساتھ) اذان اور ایک

marfat.com

ذٰلِكَ الرَّجُلِ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

بار (کلمات کے ساتھ) اقامت کہیں۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو نِ الْجَزَرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان (کے کلمات) دو بار اور اقامت (کے کلمات) ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

اس میں گفتگو

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا الْاِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً وَخَالَفَهُمْ اٰخَرُوْنَ فِيْ حَرْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّثَنِّيَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اقامت اسی طرح ہے ہر کلمہ ایک ایک بار کہا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ایک کلمے قد قامت الصلوٰۃ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے دو بار کہنا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

حضرت ابوقلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا اذان کے کلمات دو دو بار اور "قد قامت الصلوٰۃ" کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَحَدَّثْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

حضرت اسماعیل (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ایوب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اقامت کے کلمات ایک بار کہے جائیں تو انھوں نے فرمایا "سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے"

marfat.com

بِهٖ اَيُّوْبَ فَقُلْتُ لَهٗ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

٦٦٠- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ مُسْلِمٍ مُؤَذِّنٍ كَانَ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ اِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَعَرَفْنَا اَنَّهَا الْاِقَامَةُ فَيَتَوَضَّأُ اَحَدُنَا ثُمَّ يَخْرُجُ۔

اہل کوفہ کے مؤذن حضرت مسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عہد نبوی میں اذان (کے کلمات) دو، دو بار اور اقامت ایک ایک بار (کلمات کے ساتھ) تھی لیکن جب انھوں نے اقامت کہی تو "قد قامت الصلاۃ" دو بار کہا اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اقامت ہے پس ہم سے ایک وضو کرتا پھر (گھر سے جلدی جلدی) نکل جاتا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مِّنَ النَّظَرِ فَقَالُوْا قَدْ رَاَيْنَا الْاَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ يُثَنَّ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ اِلَّا وَجُعِلَ عَلَى النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَكَانَتِ الْاِقَامَةُ لَا يُبْتَدَاُ بِهَا اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الْاَذَانِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا فِيْهَا مِمَّا هُوَ فِي الْاَذَانِ غَيْرُ مُثَنًّى وَمَا فِيْهَا مِمَّا لَيْسَ فِي الْاَذَانِ مُثَنًّى فَكُلُّ الْاِقَامَةِ فِي الْاَذَانِ غَيْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَيُفْرَدُ الْاِقَامَةُ كُلُّهَا وَلَا يُثَنّٰى غَيْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهَا تُكَرَّرُ لِاَنَّهَا لَيْسَتْ فِي الْاَذَانِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں جو کلمات تکرار کے ساتھ آتے ہیں وہ دوسری بار دوگنا نہیں ہوتے بلکہ شروع کے مقابلہ میں نصف ہوتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں ہیں وہ جفت نہ ہوں اور جو اذان میں نہیں ہیں وہ جفت ہوں پس قد قامت الصلاۃ کے علاوہ تمام اقامت اذان میں پائی جاتی ہے لہٰذا قد قامت الصلاۃ کے علاوہ تمام کلمات اقامت ایک ایک بار ہونے چاہییں، قد قامت الصلاۃ تکرار کے ساتھ ہو کیونکہ وہ اذان میں نہیں ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْاِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَاءً غَيْرَ اَنَّهٗ يُقَالُ فِيْ اٰخِرِهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالُوْا مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اذان کی طرح اقامت کے تمام کلمات دو، دو بار ہیں اور یہ دونوں برابر ہیں البتہ اس کے آخر میں "قد قامت الصلاۃ" کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ان سے ہی اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ ہم عنقریب اسے ذکر کریں گے، ان شاء اللہ۔

marfat.com

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلَى جَزْمِ حَائِطٍ فَأَذَّنَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ نِعْمَ مَا رَأَيْتَ عَلِّمْهَا بِلَالًا۔

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا دو سبز چادریں تھیں۔ اس نے دیوار کے کنارے پر کھڑے ہوکر اذان دی "اللہ اکبر، اللہ اکبر" جیسا کہ ہم نے پہلے باب میں ذکر کیا پھر بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور اسی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا یہ (کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى فِي الْمَنَامِ الْأَذَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى وَقَعَدَ قَعْدَةً۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی۔ تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا حضرت بلال کو یہ سکھا دو، چنانچہ انہوں نے جفت جفت کلمات کے ساتھ اذان کہی اور بیٹھ گئے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَوْلَا أَنِّي أَتَّهِمُ نَفْسِي لَظَنَنْتُ أَنِّي رَأَيْتُ ذٰلِكَ وَأَنَا يَقْظَانُ غَيْرُ نَائِمٍ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَا وَاللهِ لَقَدْ طَافَ بِيَ الَّذِي طَافَ بِعَبْدِ اللهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے اصحاب نے بیان فرمایا انہوں نے پہلے کی مثل ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اپنے نفس کی ملامت کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہتا میں نے یہ بات جاگتے ہوئے دیکھی ہے سوتے ہوئے نہیں، فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! آج رات میرے پاس بھی وہی شخص آیا جو حضرت عبداللہ کے پاس آیا جب میں

marfat.com

سکت

فَفِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ بِتَعْلِيمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ فَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَهٰذَا يُخَالِفُ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مَا رَوٰى أَنَسٌ۔

نے دیکھا کہ لا مجھ سے سبقت لے گئے ہیں تو میں خاموش رہ گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی تعلیم سے اذان دی اور انھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا پس آپ نے اقامت کے کلمات بھی دو بار کہے لہٰذا یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔ پس یہ بات بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی نفی پر دلالت کرتی ہے۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ۔

حضرت اسود، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اذان بھی دو، دو بار کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت کے الفاظ بھی جفت کہتے تھے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اذان بھی جفت کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت بھی۔

۷۶۶۔ فَهٰذَا بِلَالٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي الْإِقَامَةِ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرَ أَنَسٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اقامت کے بارے میں وہ بات مروی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت دو دو بار (کلمات) کے ساتھ سکھائی ہے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت جفت کلمات کے ساتھ سکھائی ہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ

marfat.com

عن ابيه وام عبد الملك بن ابي محذورة قال سمعت ابا محذورة ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن جريج قال اخبرني عثمان بن السائب عن ابيه وام عبد الملك بن ابي محذورة انهما سمعا ابا محذورة يقول علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم الاقامة مثنى مثنى الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله غير ان ابا بكرة لم يذكر في حديثه قد قامت الصلوة.

آخر تک۔ ـــــــ (ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے۔) البتہ ابوبکرہ (راوی) نے اپنی روایت میں قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٧٦٧۔ حدثنا ابو بكرة وعلي بن عبد الرحمن قالا ثنا عفان قال ثنا همام قال حدثني عامر الاحول قال حدثني مكحول ان عبد الله بن محيريز حدثه ان ابا محذورة حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمه الاقامة سبع عشرة كلمة الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر ثم ذكر مثل حديث روح سواء.

حضرت عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں ان سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت سترہ کلمات کے ساتھ سکھائی ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر“ اس کے بعد حضرت روح (راوی) کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ (یعنی حدیث ٧٦٦)

٧٦٨۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا همام ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن سنان قال ثنا همام عن

حضرت مکحول، ابن محیریز سے وہ ابومحذورہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَامِرِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا مَكْحُوْلٌ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً۔

حضرت مکحول، ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی۔

فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ اَنْ تَكُوْنَ الْاِقَامَةُ مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَاءً عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لِاَنَّ بِلَالًا اُخْتُلِفَ فِيْمَا اُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ثَبَتَ هُوَ مِنْ بَعْدُ عَلَى التَّثْنِيَةِ فِي الْاِقَامَةِ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَعُلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ مَا اُمِرَ بِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ التَّثْنِيَةُ اَيْضًا فَقَدْ ثَبَتَتِ التَّثْنِيَةُ فِي الْاِقَامَةِ۔ وَاَمَّا وَجْهُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ قَوْمًا احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ يَقُوْلُ الْاِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً بِالْحُجَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُكَرَّرُ فِي الْاَذَانِ مِمَّا لَا يُكَرَّرُ فَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاَذَانَ كَمَا ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُ مِمَّا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ يُثَنّٰى فِي الْمَوْضِعِ الْاَوَّلِ وَاُفْرِدَ فِي الْمَوْضِعِ الْاٰخِرِ وَمَا كَانَ مِنْهُ غَيْرَ مُثَنًّى وَاُفْرِدَ اَمَّا الْاِقَامَةُ فَاِنَّمَا تُفْعَلُ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْاَذَانِ فَلَهَا حُكْمٌ

ان روایات کے معانی کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ اقامت اور اذان ایک جیسی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اقامت میں جفت کلمات پر ثابت ہے۔ اس ضمن میں روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں، معلوم ہوا کہ آپ کو اسی بات کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جفت کلمات کا ثبوت ہے لہٰذا اقامت میں کلمات کا جفت ہونا ثابت ہو گیا۔

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ اقامت میں کلمات کے ایک ایک ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہے۔ کہ اذان کے بعد کلمات میں تکرار ہے اور کچھ میں تکرار نہیں تو اسی سے استدلال کیا جاتا ہے، جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا کہ جو کلمات دو جگہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ پہلی جگہ دو دو بار اور دوسرے مقام پر انفرادی طور پر آتے ہیں اور جو دو جگہ نہیں آتے وہ ایک ایک بار ہیں لیکن اقامت، اذان ختم ہونے کے بعد کہی جاتی ہے پس اس کا حکم مستقل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ پر اقامت ختم ہوتی ہے اور اسی پر اذان بھی اختتام پذیر ہوتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی اقامت

marfat.com

مُسْتَقِلٌّ وَقَدْ رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هُوَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ أَيْضًا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْإِقَامَةِ عَلٰى مِثْلِ بَقِيَّةِ الْأَذَانِ أَيْضًا فَكَانَ مِمَّا يَدْخُلُ عَلٰى هٰذِهِ الْحُجَّةِ إِنَّا رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ لَا نِصْفَ لَهُ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ مِنْهُ هُوَ نِصْفُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ نِصْفٌ كَانَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ مِمَّا إِذَا وَجَبَ بَعْضُهَا وَجَبَ بِوُجُوْبِهِ كُلُّهَا فَلِهٰذَا صَارَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سَوَاءً فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ لِأَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ عَلَى الْآخَرِ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّهُ فِي الْإِقَامَةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْفَلَاحِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَجِيْءُ بِهِ هٰهُنَا عَلٰى مِثْلِ مَا يَجِيْءُ بِهِ فِي الْأَذَانِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَيْضًا وَلَا يَجِيْءُ بِهِ عَلٰى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا مِنَ الْإِقَامَةِ مِمَّا لَهُ نِصْفٌ عَلٰى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ سَوَاءً كَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الْإِقَامَةِ أَيْضًا هُوَ عَلٰى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ أَيْضًا سَوَاءً لَا يُحْذَفُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

بھی باقی اذان کی طرح ہو۔ البتہ اس دلیل پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جن الفاظ کے ساتھ اقامت ختم ہوتی ہے وہ نصف نہیں ہوتے پس جائز ہے کہ اس سے مقصود اس کا نصف ہونا ہو لیکن جب وہ نصف نہیں ہوتے تو اس کا حکم ان تمام اشیاء کی طرح ہو گا جو تقسیم نہیں ہوتیں اور جب ان کا بعض واجب ہو جائے تو تمام وجوب کے ساتھ واجب ہوتی ہے پس اذان اور اقامت دونوں لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہیں لہٰذا اس میں دونوں میں سے ایک مفہوم پر بھی دلیل نہ ہوئی۔

پھر ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دوبار کہا جاتا ہے تو یہاں یہ کلمات اس طرح لائے جائیں جیسے اذان میں اس مقام پر لائے جاتے ہیں اور اذان کے مقابلے میں یہاں نصف نہیں لائے جاتے، پس جب اقامت میں یہ کلمات اذان میں پائے جانے والے ان کلمات سے نصف نہیں ہوتے تو اقامت کے باقی کلمات بھی اذان کے اعتبار سے ایک جیسے ہونے چاہییں اور اس سے کوئی چیز چھوڑی نہ جائے اس سے ثابت ہوا کہ اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بھی یہی بات منقول ہے۔

marfat.com

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَمِّعِ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ كَانَ يُثَنِّي الْإِقَامَةَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ ثَوْبَانُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى۔

حضرت عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ اذان اور اقامت دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي ذٰلِكَ مَا۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْأُمَرَاءُ۔

فَأَخْبَرَ مُجَاهِدٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ وَإِنَّ الْأَصْلَ هُوَ التَّثْنِيَةُ۔

اس سلسلے میں حضرت مجاہد سے مروی ہے: فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا حکمرانوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا تو حضرت مجاہد نے بتایا کہ یہ بدعت ہے اور اصل بات جفت کلمات کہنا ہے۔

بَابُ ۳۰ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

باب ۳۰: مؤذن کا صبح کی اذان میں ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ کہنا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَرِهَ قَوْمٌ أَنْ يُّقَالَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے

maarfat.com

فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَ
احْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ
فِي الْأَذَانِ الَّذِيْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيْمَهُ إِيَّاهُ بِلَالًا بِالتَّأْذِيْنِ

نزدیک فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے استدلال کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ نے حضرت بلال کو اذان سکھائی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَاسْتَحَبُّوْا
أَنْ يُقَالَ ذٰلِكَ فِي التَّأْذِيْنِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ
وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ وَ
إِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
زَيْدٍ فَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ
أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد یہ کلمات کہنا مستحب ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات حضرت عبد اللہ بن زید کی روایت میں نہیں ہے لیکن اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور انہیں حکم دیا کہ ان کو صبح کی اذان میں داخل کریں۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ
ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ فِي الْأَذَانِ
الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

ام عبدالملک بن ابو محذورہ، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے الفاظ سکھائے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ
بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ
لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ
الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ
مِّنَ النَّوْمِ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا کہ میں بچہ تھا تو حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا "الصلوٰۃ خیر النوم" "الصلوٰۃ خیر النوم"۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ
كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ زَيْدٍ وَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا وَقَدْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور حضرت ابو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ان کا اضافہ ہے تو ان کا استعمال واجب ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

اِسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

کے بعد صحابہ کرام نے بھی ان کو استعمال کیا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ فِی الْاَذَانِ الْاَوَّلِ بَعْدَ الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (صبح کی) پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم، کے الفاظ تھے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ التَّثْوِيْبُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صبح کی نماز میں تثویب یہ ہے کہ مؤذن "حی علی الفلاح" کے بعد دوبار "الصلاۃ خیر النوم" کہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ يُخْبِرَانِ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِهٖ فِیْ اَذَانِ الصُّبْحِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

تو حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ مؤذن صبح کی اذان میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اس سے ہمارا موقف ثابت ہوا امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّاْذِيْنِ لِلْفَجْرِ اَیُّ وَقْتٍ هُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ

باب ۳۱: فجر کی اذان کس وقت دی جائے طلوع فجر کے بعد یا اس سے پہلے

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ پیو،

marfat.com

أَنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت ابن مکتوم نابینا تھے وہ اذان نہ دیتے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا آپ نے صبح کر دی، آپ نے صبح کر دی۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت سالم کے والد) کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب، سالم سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبداللہ نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو، حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم اذان دیں۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَنْصُورٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

٧٨٥ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٧٨٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يُنَادِيَ بِلَالٌ أَوِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ شَكَّ شُعْبَةُ۔

حضرت مالک اور شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت بلال اذان دیں یا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے۔

٧٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن اس میں حضرت بلال اور ابن ام مکتوم کے درمیان شک نہیں ہے۔ اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا کہ یہ (حضرت بلال مقام اذان سے) اترتے اور وہ (حضرت ابن ام مکتوم) چڑھتے۔

٧٨٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا أَوِ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ بِلَالٌ أَوِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ هٰذَا وَأَرَادَ هٰذَا أَنْ يَصْعَدَ تَعَلَّقُوا بِهِ وَقَالُوا كَمَا أَنْتَ حَتَّى نَتَسَحَّرَ۔

حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال یا (فرمایا) حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت بلال یا (فرمایا) ابن ام مکتوم اذان دیں۔ جب یہ (ایک موذن) اترتے اور وہ (دوسرے موذن) اوپر جانا چاہتے تو صحابہ کرام انھیں پکڑ لیتے اور کہتے ٹھہر جاؤ سحری ہونے دو۔

٧٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ وَكَانَتْ قَدْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَ

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اس میں اضافہ ہے کہ حضرت انیسہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور

يَنْزِلُ هٰذَا۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو وَابْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَاءَ بِلَالٍ۔

۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ ابْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ وَيَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ فَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ أَيْضًا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ فَقَالُوْا

وہ اترتے۔

حضرت خبیب بن عبد الرحمن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں لہذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے تک کھاؤ پیئو۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوادہ قشیری سے سنا اور وہ ان کے امام تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ سفیدی، یہاں تک کہ فجر ہو جائے اور پھوٹ نکلے۔

حضرت شعبہ سوادہ قشیری سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کے لیے وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دی جائے اس سلسلے میں انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے، جن لوگوں نے یہ راہ اختیار کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فجر کے لیے بھی وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ باقی نمازوں کے لیے وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی

marfat.com

إِنَّمَا كَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّتِيْ كَانَ يُؤَذِّنُ بِهٖ بِلَيْلٍ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ۔

جاتی ہے انھوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اذان رات کو دیتے تھے وہ نماز کے علاوہ ہوتی تھی انھوں نے اس ضمن میں ذکر کیا۔

۷۹۳۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَعْبَدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَإِنَّهٗ يُنَادِيْ أَوْ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ وَلِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَقَالَ لَيْسَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ إِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَهُمَا وَفِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ خَاصَّةً وَرَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهٗ وَخَفَضَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تم میں سے جو غائب ہیں وہ لوٹ آئیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ جاگ جائیں اور فجر یا (فرمایا) صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور پھر الگ کیا۔ حضرت ظہیر کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ حضرت ظہیر نے اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور جھکایا یہاں تک کہ کہا اس طرح، اور حضرت ظہیر نے اپنے ہاتھوں کو چوڑائی میں پھیلایا۔

فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّدَاءَ كَانَ مِنْ بِلَالٍ لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْغَائِبُ لَا لِلصَّلٰوةِ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس لیے ہوتی تھی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے اور غیر حاضر واپس لوٹ آئے نماز کے لیے نہیں تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهٗ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان لوٹانے کا حکم دیا تو آپ نے آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا، پھر آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَرَجَعَ فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يَرْوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ مِمَّنْ قَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ نِدَائِهِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِمَّا كَانَ مُبَاحًا لَهُ هُوَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَأَنَّ مَا أُنْكِرَ عَلَيْهِ إِذْ فَعَلَهُ قَبْلَ الْفَجْرِ كَانَ لِلصَّلٰوةِ۔

تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کرتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں، تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی وہ اذان جو طلوع فجر سے پہلے ہوتی تھی اور وہ ان کے لیے جائز تھی وہ نماز کے لیے نہ تھی اور جس اذان کے فجر سے پہلے دینے پر اعتراض کیا وہ نماز کے لیے تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا عَنْ حَفْصَةَ مَا۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يُصْبِحَ۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان کہتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور کھانا کھانا حرام قرار دیتے اور فجر سے پہلے اذان نہ ہوتی تھی۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يُؤَذِّنُونَ لِلصَّلٰوةِ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا بِلَالًا أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عَادَتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ أَذَانًا قَبْلَ

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر، جو حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ مؤذن، نماز کے لیے اذان طلوع فجر کے بعد ہی دیتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان لوٹانے کا حکم دیا کہ وہ اعلان کریں بندہ سو گیا تھا، یہ ان کی اس عادت پہ دلالت ہے کہ ان کے ہاں فجر سے پہلے اذان معروف نہ تھی اگر وہ

marfat.com

الفجر ولو كانوا يعرفون ذلك اذا لما احتاجوا الى هذا النداء واداء به عندنا والله اعلم بذلك النداء انما هو ليعلمهم انهم في ليل بعد حتى يصلي من آثر منهم ان يصلي ولا يمسك عما يمسك عنه الصائم وقد يحتمل ان يكون بلال كان يؤذن في وقت كان يرى ان الفجر قد طلع فيه ولا يتحقق ذلك لضعف بصره ـ

اس اذان کو جانتے ہوتے تو اس (دوبارہ) اعلان کے محتاج نہ ہوتے اور ہمارے نزدیک اس اعلان کی مراد یہ تھی، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ انھیں آگاہ کردیں کہ ابھی تک رات ہے تاکہ جو شخص رات کی نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے اور ان امور سے نہ رکے جن سے روزے دار رکتا ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر اذان دیتے ہوں کہ فجر طلوع ہوگئی لیکن بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے صحیح وقت پر نہ کہہ سکتے ہوں۔

والدليل على ذلك ما ـ

اور اس بات کی دلیل یہ ہے:

۷۹۶ ـ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا احمد بن اشكاب ح وحدثنا فهد قال ثنا شهاب بن عباد العبدي قالا ثنا محمد بن بشر عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغرنكم اذان بلال فان في بصره شيئا ـ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری ہے۔

فدل ذلك على ان بلالا كان يريد الفجر فيخطئه لضعف بصره فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يعملوا على اذانه اذ كان من عادته الخطأ لضعف بصره ـ

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کا ارادہ فرماتے لیکن ضعف بصر کی وجہ سے خطا واقع ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ ان کی اذان پر عمل نہ کریں کیونکہ ضعف بصر کی وجہ سے خطا ان کی عادت بن چکی تھی۔

۷۹۷ ـ **وقد حدثنا** الربيع بن سليمان الجيزي قال ثنا ابو الاسود قال ثنا ابن لهيعة عن سالم عن سليمان بن ابي عثمان انه حدثه عن عدي بن حاتم عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال انك تؤذن اذا كان الفجر ساطعا وليس ذلك

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب صبح کی روشنی بلند ہو رہی ہوتی ہے یہ صبح نہیں، صبح اس طرح افق میں پھیلتی ہے۔

الصُّبْحِ إِنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا۔

فَأَخْبَرَهُ فِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ بِطُلُوعِ مَا يَرَى أَنَّهُ الْفَجْرُ وَلَيْسَ هُوَ فِي الْحَقِيقَةِ بِفَجْرٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ أَذَانَيْهِمَا مِنَ الْقُرْبِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَانَا يَقْصِدَانِ وَقْتًا وَاحِدًا وَهُوَ طُلُوعُ الْفَجْرِ فَيُخْطِئُهُ بِلَالٌ لِمَا بِبَصَرِهِ وَيُصِيبُهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ الْجَمَاعَةُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا۔

٧٩٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَتَى تُوتِرِينَ قَالَتْ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَإِنَّمَا كَانُوا يُؤَذِّنُونَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهٰذَا أَذَانُهُمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ الْأَسْوَدَ إِنَّمَا كَانَ سَمَاعُهُ عَنْ عَائِشَةَ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَيْنَا عَنْهَا ذٰلِكَ فَلَمْ تُنْكِرْ عَلَيْهِمْ تَرْكَهُمُ الْأَذَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مُرَادَ

تو آپ نے اس حدیث میں ان کو بتایا کہ وہ اس چیز کے طلوع ہونے پر اذان دیتے ہیں جسے وہ فجر سمجھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں فجر نہیں اور ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ، پیو یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (ام المومنین) فرماتی ہیں ان کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے اور جب ان دونوں کی اذان میں اتنا قرب تھا جو ہم نے بیان کیا تو ثابت ہوا کہ وہ دونوں ایک ہی وقت یعنی طلوع فجر کا قصد کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بصارت میں خرابی کے باعث خطا ہو جاتی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ٹھیک وقت پر اذان دیتے کیونکہ وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک جماعت یہ نہ کہتی صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔" ——— پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آپ نماز وتر کب پڑھتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے۔ حضرت اسود فرماتے ہیں مؤذن صبح کے بعد اذان دیتے تھے۔ اور ان کی یہ اذان مسجد نبوی میں ہوتی تھی کیونکہ حضرت اسود کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سماعت مدینہ طیبہ میں حاصل ہوئی۔ اور ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ان سے روایت کی ہے۔ پس صحابہ کرام کے فجر سے پہلے اذان چھوڑنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ اور غیر صحابہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

marfat.com

بِلَالٍ بِاَذَانِهٖ ذٰلِكَ الْفَجْرُ وَاَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّمَا هُوَ لِاِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

کی اس اذان سے فجر کی اذان مراد تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاؤ، پیئو وہ طلوع فجر کے صحیح ہونے کی بنیاد پر تھا۔

فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَاِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَاِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ اَنَّ ذٰلِكَ التَّاْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ تَاْذِيْنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ اَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ اَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ اَذَانٍ لَهَا لَمَا اُبِيْحَ الْاَذَانُ فِيْهَا

جب یہ روایات اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر تک اذان نہیں دیتے تھے تو جب بات یوں ہے تو وہ معنیٰ باطل ہو گیا جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ گئے ہیں اور اگر وہ دوسری بات ہو اور وہ ارادۃً فجر سے پہلے اذان دیتے ہوں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے اس نے واضح کر دیا کہ وہ اذان غیر نماز کے لیے ہوتی تھی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے طلوع فجر کے بعد اذان دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس نماز کی اذان کا وقت تھا اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان جائز نہ ہوتی۔

فَلَمَّا اُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ وَقْتٌ لِلْاَذَانِ وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ اَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

جب وہ جائز ہوئی تو ثابت ہوا کہ وہ اذان کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی تقدیم میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ اَوْقَاتِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ قَوْمٌ اَلتَّاْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا اَنْ يَّكُوْنَ الْاَذَانُ لَهَا كَالْاَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ

پھر ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بھی اس کا جائزہ لیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ فجر کے علاوہ دیگر نمازوں کے لیے دخول وقت کے بعد ہی اذان دی جاتی ہے۔ فجر میں اختلاف ہوا، ایک قوم کہتی ہے کہ اس کے لیے وقت سے پہلے اذان دی جائے اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ نہیں بلکہ وہ بھی دخول وقت کے بعد ہو گی۔ تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے اذان بھی اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لیے ہوتی ہے جب وہ وقت داخل ہونے

marfat.com

دُخُولِ اَوْقَاتِهَا كَانَ اَيْضًا فِي الْفَجْرِ بِذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

کے بعد ہوتی ہے تو فجر کے لیے بھی اسی طرح ہوگی، یہی قیاس ہے اور یہی امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۹۹ - حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنِّيْ اُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَاءِ بِالنِّدَاءِ فَقَالَ سُفْيَانُ لَا حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن سعید سے سنا ان سے ایک شخص نے کہا کہ میں طلوع فجر سے پہلے اذان کہتا ہوں تاکہ میں اذان کے ذریعے سب سے پہلے سماعت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہو جاؤں تو حضرت سفیان نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کرو) یہاں تک کہ فجر پھوٹ نکلے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے

۸۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ اِلٰى مَكَّةَ فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَّهُ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَذَّنَ۔

فَاَخْبَرَ عَلْقَمَةُ اَنَّ التَّاذِيْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ خِلَافٌ لِسُنَّةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی طرف الوداع کہا آپ رات کو نکلے تو ایک مؤذن کو رات کے وقت اذان دیتے ہوئے سنا، فرمایا اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے۔ اگر یہ سویا رہتا تو اچھا تھا صبح ہوتی تو اذان کہتا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ طلوع فجر سے پہلے اذان کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلَيْنِ يُؤَذِّنُ اَحَدُهُمَا وَيُقِيْمُ الْاٰخَرُ

باب ۳۲: اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا

۸۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ اَنَّهُ

حضرت زیادہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب صبح کا آغاز ہوا تو آپ نے مجھے حکم

marfat.com

سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصُّبْحِ أَمَرَنِيْ فَأَذَّنْتُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

دیا میں نے اذان کہی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لیے آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہ اقامت بھی کہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زیاد بن نعیم، حضرت عبداللہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُّقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ يُّقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا۔
وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے کہا کہ جس آدمی نے نماز کے لیے اذان کہی ہے اس کے غیر کیلئے اقامت کہنا مناسب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا موذن کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کیلئے اقامت کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں انھوں

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ حِيْنَ أُرِيَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَأَقَامَ۔

حضرت عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن زید بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب انھوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے اقامت کہی۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

حضرت ابوعمیس، حضرت عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زید سے وہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ میں نے کس

marfat.com

جَدِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ كَيْفَ رَاَيْتُ الْاَذَانَ فَقَالَ اَلْقِهِنَّ عَلٰى بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَلَمَّا اَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ۔

فَلَمَّا تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ اَرَدْنَا اَنْ نَّلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤَذِّنَ رَجُلَانِ اَذَانًا وَّاحِدًا يُّؤَذِّنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَعْضَهٗ فَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ كَذٰلِكَ لَا يَفْعَلُهُمَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَا كَالشَّيْئَيْنِ الْمُتَفَرِّقَيْنِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّتَوَلّٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا رَجُلٌ عَلٰى حِدَةٍ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الصَّلٰوةَ لَهَا اَسْبَابٌ تَتَقَدَّمُهَا مِنَ الدُّعَاءِ اِلَيْهَا بِالْاَذَانِ وَمِنَ الْاِقَامَةِ لَهَا هٰذَا فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ يَتَقَدَّمُهَا خُطْبَةٌ لَا بُدَّ مِنْهَا فَكَانَتِ الصَّلٰوةُ مُضَمَّنَةً بِالْخُطْبَةِ وَكَانَ مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ فَصَلَاتُهٗ بَاطِلَةٌ حَتّٰى تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ فَقَدْ تَقَدَّمَتِ الصَّلٰوةَ وَرَاَيْنَا الْاِمَامَ يَجِبُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ هُوَ غَيْرُ الْخَطِيْبِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مُضَمَّنٌ بِصَاحِبِهٖ فَلَمَّا كَانَ لَا بُدَّ مِنْهُمَا لَمْ يَنْبَغِ اَنْ يَّكُوْنَ الْقَائِمُ بِهِمَا اِلَّا رَجُلًا وَّاحِدًا وَرَاَيْنَا الْاِقَامَةَ جُعِلَتْ مِنْ اَسْبَابِ الصَّلٰوةِ

طرح اذان کی (کیفیت) دیکھی تو آپ نے فرمایا (یہ کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کیونکہ ان کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ چکے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شرمندگی محسوس کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت کہنے کا حکم فرمایا۔

جب ان دو (قسم کی) احادیث میں تضاد پایا گیا تو ہم نے چاہا کہ قیاس کے طریقے پر اس مسئلہ کا حکم تلاش کریں تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول سامنے لا سکیں۔ جب ہم نے غور کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا کہ دو آدمیوں کے لیے ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں کہ ان میں سے ہر ایک بعض اذان کہے ...پس اس بات کا احتمال ہے کہ اذان اور اقامت کی بھی یہی صورت ہو کہ وہ ایک ہی آدمی کہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں دو متفرق چیزوں کی طرح ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ آدمی ہو۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کے لیے کچھ اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہوتے ہیں اور اذان اور اقامت بھی اس کی طرف بلانے والے اسباب ہیں یہ بات تمام نمازوں میں پائی جاتی ہے اور ہم جمعہ (کی نماز) کو دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے خطبہ ہوتا ہے جو ضروری ہے تو نماز خطبہ کو بھی شامل ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر پڑھے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے جب تک نماز سے پہلے خطبہ نہ پایا جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام کا خطیب کے علاوہ ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ دونوں (خطبہ اور نماز) ایک دوسرے کو شامل ہیں پس جب ان دونوں کا ہونا ضروری ہے تو دونوں کو قائم کرنے کے لیے ایک آدمی ہی مناسب ہے اور ہم دیکھتے ہیں اقامت کو بھی اسباب نماز میں سے قرار دیا گیا اور اس بات پر اجماع ہے کہ غیر امام بھی اس کو قائم کر سکتا ہے تو جس طرح اس کو غیر امام قائم کرے گا حالانکہ یہ اذان کی نسبت سے نماز کے زیادہ قریب ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غیر مؤذن اس کی ذمہ داری اٹھائے یہی قیاس ہے اور امام ابو حنیفہ

أيضًا وأجمعوا أنه لا بأس أن يتولاها غير الإمام فكما كان يتولاها غير الإمام وهي من الصلوة أقرب منها من الأذان كان لا بأس أن يتولاها غير الذي يتولى الأذان فهذا هو النظر وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۳۳ ما يستحب للرجل أن يقوله إذا سمع الأذان

باب ۳۳ اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے۔

۸۰۵۔ حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني مالك ويونس عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم المؤذن وفي حديث مالك النداء فقولوا مثل ما يقول وفي حديث مالك ما يقول المؤذن۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو، حضرت مالک کی روایت میں لفظ نداء ہے (یعنی جب اذان سنو) تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو حضرت مالک کی روایت میں ہے جو کچھ مؤذن کہتا ہے (وہ کہو)۔

۸۰۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر عن يونس فذكر مثله۔

حضرت عثمان بن عمر، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۰۷۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا أبو زرعة قال أنا حيوة قال أنا كعب بن علقمة أنه سمع عبد الرحمن بن جبير مولى نافع بن عبد الله بن عمرو القرشي يقول إنه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص يقول إنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے (منصب

marfat.com

سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

وسیلہ کا سوال کرو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلے کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت جائز ہو گئی۔

۸۰۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو اذان کہتے ہوئے سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

۸۰۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو نِ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَقَالَتِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت محمد ابن عمرو اللیثی اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو موذن نے اذان دی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اس کے کلام کی طرح یا (فرمایا) جیسے اس نے کہا تم بھی کہو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ اَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ اَذَانِهٖ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ اذان سننے والے کو چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح کہے جس طرح موذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو جائے۔

marfat.com

ذلك آخرون فقالوا ليس بقوله حي على الصلوة حي على الفلاح معنى لأن ذلك إنما يقول المؤذن ليدعوا به الناس إلى الصلوة وإلى الفلاح والسامع لا يقول ما يقول من ذلك على جهة دعاء الناس إلى ذلك إنما يقوله على جهة الذكر وليس هذا من الذكر فينبغي له أن يجعل مكان ذلك ما قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في الآثار الأخر وهو لا حول ولا قوة إلا بالله فكان من الحجة لهم في ذلك أنه قد يجوز أن يكون قوله فقولوا مثل ما يقول حتى يسكت أي فقولوا مثل ما ابتدأ به الأذان من التكبير وشهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله حتى يسكت فيكون التكبير والشهادة هما المقصود إليهما بقوله مثل ما يقول وقد قصد إلى ذلك في حديث أبي هريرة۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہنے کا کوئی مقصد نہیں مؤذن تو اس لیے کہتا ہے کہ وہ ان (الفاظ) کے ذریعے لوگوں کو نماز اور کامیابی کی طرف بلاتا ہے اور سننے والا تو یہ کلمات لوگوں کو بلانے کی خاطر نہیں کہتا بلکہ وہ بطور ذکر کہتا ہے اور یہ ذکر کے الفاظ میں سے نہیں لہٰذا اسے چاہیے کہ ان کی جگہ وہ الفاظ کہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات میں مروی ہیں اور وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" (برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے) ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان کا قول کہ جیسے وہ کہے تم بھی کہو یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے کا مطلب یہ ہو کہ اس کی مثل کہو جو اس نے اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ کہا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے اور اس کی مثل کہنے سے تکبیر اور شہادت ہی مقصود ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا قصد موجود ہے۔

٨١٠ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا إبراهيم بن محمد الشافعي قال ثنا عبد الله بن رجاء عن عباد بن إسحق عن ابن شهاب ح وحدثنا أحمد قال ثنا مسدد قال ثنا إبراهيم بن المفضل عن عبد الرحمن بن إسحق عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا تشهد المؤذن فقولوا مثل ما يقول۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن شہادت کے کلمات کہے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔

وأما ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله عند ذلك

اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اس وقت لاحول ولا قوۃ پڑھا جائے اور اس پر ترغیب

marfat.com

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۸۱۱۔ فَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

بھی دی ہے وہ یہ ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مؤذن "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہے اور تم میں سے ایک (جواب میں) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہدان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان محمد رسول اللہ کہے، جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر اس کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہے اور یہ بات دل (کے خلوص) سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے۔

حضرت عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں ہم

marfat.com

ابو داؤد قال ثنا هشام بن ابی عبد الله عن یحیی ابن ابی کثیر عن محمد بن ابراهیم القرشی عن عیسی بن طلحة بن عبید الله قال كنا عند معاوية بن ابي سفيان فاذن المؤذن فقال الله اكبر الله اكبر فقال معاوية الله اكبر الله اكبر فقال اشهد ان لا اله الا الله فقال معاوية اشهد ان لا اله الا الله فقال اشهد ان محمدا رسول الله فقال معاوية اشهد ان محمدا رسول الله حتى بلغ حي على الصلوة حي على الفلاح فقال لا حول ولا قوة الا بالله قال يحيى وحدثني رجل ان معاوية لما قال ذلك قال هكذا سمعنا نبيكم يقول۔

حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہؓ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو انہوں نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب وہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ نے پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ،

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں اور مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۴- حدثنا ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا محمد بن عمرو عن ابيه عن جده ان معاوية قال مثل ذلك ثم قال هكذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت محمد بن عمرو بواسطہ والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل فرمایا، پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔

۸۱۵- حدثنا يونس بن عبد الاعلى قال ثنا عبد الله بن وهب قال حدثني ايضا يحيى داود بن عبد الرحمن عن عمرو بن يحيى عن عبد الله ابن علقمة قال كنت جالسا الى جنب معاوية فذكر مثله ثم قال معاوية هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول۔

حضرت عبد اللہ بن علقمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۶- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج

حضرت عیسیٰ بن محمد، حضرت عبد اللہ بن وقاص سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ وَقَّاصٍ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ۔

ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَیَاْمُرُ بِہٖ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اذان کے وقت یہ الفاظ کہتے اور اسی کا حکم بھی فرماتے۔ (الفاظ آئندہ حدیث میں آرہے ہیں)

۸۱۷- مَا حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْحُکَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر کہا انا اشھد (آخر تک) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں،" تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ الْحُکَیْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ وَزَادَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَہَّدُ۔

حضرت عبیداللہ بن مغیرہ، حضرت حکیم بن عبداللہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں "جس نے موذن کو سن کر شہادت کے کلمات کہے۔"

۸۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّازُ عَنْ قَیْسِ بْنِ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان دینے والے سے (اذان) سن کر اس کی تکبیر پہ

marfat.com

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تکبیر کہے پھر اس کے اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ کہنے پر بھی یہ کہے "اللہم " آخر تک یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما آپ کا درجہ علیین میں بنا برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا گھر بنا"، تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موذن سے اذان سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللہم رب ہذہ الدعوۃ" (آخر تک) یا اللہ! اس مکمل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ عَلَّمَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ وَقَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِذَا كَانَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَائِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ اغْفِرْ لِيْ۔

حضرت حفصہ بنت ابی کثیر، اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سکھایا وہ فرماتی ہیں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! جب مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہو" اللہم عند استقبال" (آخر تک) یا اللہ! اپنی رات کے آنے، دن کے جانے، اپنی طرف بلانے والوں کی آوازوں اور اپنی نماز کی حاضری کے وقت مجھے بخش دے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْاَذَانِ الذِّكْرَ فَكُلُّ

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اذان کے وقت جو کچھ کہا جاتا ہے اس سے ذکر

marfat.com

الأذان ذكر غير حي على الصلاة حي على الفلاح فإنهما دعاء فما كان من الأذان ذكر فينبغي للسامع أن يقوله وما كان منه دعاء إلى الصلاة فالذكر الذي هو غيره أفضل منه وأولى أن يقال.

وقال قوم قول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول على الوجوب **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ذلك على الاستحباب لا على الوجوب.

فكان من الحجة لهم في ذلك ما

۸۲۳- **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا عبيد الله بن معاذ بن معاذ قال ثنا أبي قال ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي الأحوص عن علقمة عن عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فسمع مناديا وهو يقول الله أكبر الله أكبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على الفطرة فقال أشهد أن لا إله إلا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من النار قال فابتدرناه فإذا هو صاحب ماشية أدركته الصلاة فنادى بها.

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد سمع المنادي ينادي فقال غير ما قال فدل ذلك على أن قوله إذا سمعتم المنادي فقولوا مثل الذي يقول إن ذلك ليس على الإيجاب وإنه

مراد ہے۔ پس "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کے علاوہ تمام اذان ذکر خداوندی ہے، وہ پکار ہے تو اذان میں جو ذکر ہے سننے والے کو بھی وہ الفاظ کہنے چاہییں اور اس میں جو نماز کی طرف بلانا ہے تو اس کی بجائے دوسرے الفاظ ذکر کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث اور بہتر ہے۔

ایک قوم کہتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کہو اس سے وجوب مراد ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہ مستحب ہے واجب نہیں اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کسی سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اذان دینے والے کو سنا اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا "یہ فطرت اسلام پر ہے" اس نے "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کہا تو آپ نے فرمایا "یہ جہنم سے دور رہا۔ ہم نے جلدی جلدی اس کی طرف دیکھا تو وہ اونٹوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو اس نے اس کے لیے اذان دی،

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا لیکن آپ نے مؤذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات کہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا وجوب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بھلائی اور فضیلت حاصل کرنا ہے

marfat.com

عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَالنَّدْبَةِ إِلَى الْخَيْرِ وَاِصَابَةِ الْفَضْلِ كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِي أَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوهُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

جیسا کہ آپ نے لوگوں کو نماز وغیرہ کے بعد کی دعائیں سکھائیں اور ان کا حکم دیا۔

بَابُ ۳۴ مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ

باب ۳۴ اوقات نماز

۸۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار مجھے نماز پڑھائی مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی۔ فجر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب وہ سفید ہو گئی (روشنی ہو گئی) پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (نمازوں کا) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

ظِلَّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ.

٨٢٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَّنِيْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کی تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، عصر اس وقت پڑھائی جب کہ سورج ابھی کھڑا تھا نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہو گئی۔ پھر دوسرے دن میری امامت کی تو نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل [illegible] نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل ہوا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا اور عشاء کی نماز رات کی پہلی تہائی ختم ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔ پھر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھاتے ہیں پھر اس کی مثل ذکر فرمایا۔ البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوسرے دن اس وقت پڑھائی جب رات

marfat.com

هٰذَا جِبْرَائِيْلُ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِيْنِكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ۔

کی ایک ساعت گزر گئی۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ثُلُثَ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ شَطْرَ اللَّيْلِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھی عشاء کی نماز غروب شفق سے پہلے پڑھی پھر نماز فجر روشنی میں پڑھی پھر ظہر کی نماز اس وقت اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا نماز عصر اس وقت ادا کی جب انسان کا سایہ دو مثل ہوا پھر شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا فرمائی، اس کے بعد نماز عشاء پڑھی، بعض (راوی) فرماتے ہیں رات کے تہائی حصہ گزرنے پر اور بعض کے نزدیک نصف رات کے وقت پڑھی۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلٰوةَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے اسے اپنے ساتھ نماز میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا پس آپ نے صبح کی نماز جلدی پڑھی پھر ظہر کی نماز پڑھی تو بھی جلدی کی عصر کی نماز بھی جلدی پڑھی، پھر نماز مغرب

marfat.com

مَعَهُ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَوتِي فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

۸۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

جلدی میں پڑھی اور اس کے بعد نماز عشاء بھی جلدی ادا فرمائی دوسرے دن آپ نے تمام نمازیں دیر کر کے پڑھیں۔

بعد ازاں اس شخص سے فرمایا ہمارے ان دو وقتوں کے درمیان تمام نمازوں کا (مستحب) وقت ہے۔

حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اسے کچھ بھی جواب نہ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے نماز فجر کیلئے اقامت کہی جب فجر طلوع ہو گئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے سورج ڈھلنے پر ظہر کے لیے اقامت کہی کوئی کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے یا نہیں لیکن آپ سب سے زیادہ جاننے والے تھے پھر حکم دیا تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند تھا غروب آفتاب پر آپ کے حکم سے نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو عشاء کے لیے اقامت کہی اس وقت شفق غائب ہو چکی تھی۔

دوسرے دن فجر میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا یا ہونے والا ہے پھر ظہر کو عصر کے قریب تک مؤخر فرمایا پھر عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی یہاں تک کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہتا سورج سرخ ہو گیا پھر مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے وقت پڑھی پھر عشاء کی نماز مؤخر کی حتیٰ کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزر گیا اس کے بعد سائل کو بلا کر فرمایا ان وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے وہ نبی کریم

marfat.com

ثنا موسى قال ثنا اسمعيل بن سالم قال ثنا اسحق بن يوسف عن سفيان الثوري عن علقمة بن مرثد عن سليمن بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا سأله عن وقت الصلوة فقال صل معنا قال فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امره فاقام العصر والشمس بيضاء مرتفعة نقية ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما كان في اليوم الثاني امره فاذن للظهر فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان تغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل انا يا رسول الله فقال وقت صلوتكم فيما بين ما رأيتم.

الكلام في ذلك

فاما ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار في صلوة الفجر فلم يختلفوا عنه فيه انه صلاها في اليوم الاول حين طلع الفجر وهو اول وقتها وصلاها في اليوم الثاني حين كادت الشمس ان تطلع وهذا اتفاق المسلمين ان اول وقت الفجر حين

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان دی پھر حکم فرمایا تو عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند، سفید اور صاف تھا۔ اس کے بعد حکم دیا تو انھوں نے غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو انھوں نے شفق غائب ہوتے وقت عشاء کی نماز کھڑی کی، پھر حکم دیا تو طلوع فجر کے وقت فجر کی نماز قائم کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا، انھوں نے ظہر کے لیے ٹھنڈے وقت میں اذان دی اور اچھی طرح ٹھنڈا کیا۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا اسے پہلے دن سے مؤخر کیا۔ مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ عشاء کی نماز رات کا پہلا تہائی گزرنے پر پڑھی صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا اوقات نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا میں یہ ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو کچھ تم نے دیکھا۔

اس مسئلہ پر گفتگو

ان روایات میں نماز فجر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس میں ان (ائمہ کرام) کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ پہلے دن آپ نے یہ نماز طلوع فجر کے وقت ادا کی اور وہ اس کا پہلا وقت ہے۔ دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا اور اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فجر کا پہلا وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے

marfat.com

يطلع الفجر وآخر وقتها حين تطلع الشمس
وأما ما ذكر عنه في صلاة الظهر فإنه ذكر
عنه أنه صلاها حين زالت الشمس وعلى
ذلك اتفاق المسلمين أن ذلك أول وقتها
وأما آخر وقتها فإن ابن عباس وأبا
سعيد وجابرا وأبا هريرة رووا عنه أنه
صلاها في اليوم الثاني حين كان ظل
كل شيء مثله فاحتمل أن يكون ذلك بعد
ما صار ظل كل شيء مثله فيكون ذلك
هو وقت الظهر بعد واحتمل أن يكون
ذلك على قرب أن يصير ظل كل شيء
مثله وهذا جائز في اللغة قال الله عز و
جل وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن
فأمسكوهن بمعروف أو سرحوهن بمعروف
فلم يكن ذلك الإمساك أو التسريح مقصودا
به أن يفعل بعد بلوغ الأجل لأنها بعد
بلوغ الأجل قد بانت وحرم عليه أن
يمسكها وقد بين الله عز وجل ذلك في
موضع آخر فقال وإذا طلقتم النساء فبلغن
أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن
فأخبر الله عز وجل أن حلالا لهن بعد
بلوغ أجلهن أن ينكحن فثبت بذلك
أن ما جعل للأزواج عليهن في الآية
الأخرى إنما هو في قرب بلوغ الأجل
لا بعد بلوغ الأجل فكذلك ما روي عمن
ذكرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه صلى الظهر في اليوم الثاني حين
صار ظل كل شيء مثله يحتمل أن
يكون على قرب أن يصير ظل كل شيء

نمازِ ظہر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے اسے اس وقت ادا فرمایا جب سورج ڈھل گیا اور اس پر بھی مسلمان متفق ہیں کہ یہ اس کا پہلا وقت ہے لیکن اس کے آخری وقت کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ نے دوسرے دن یہ نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا، اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوا ہو اور ابھی تک ظہر کا وقت باقی ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ اور یہ لغت میں جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے روک لو اور مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔"

یہ مقصد نہیں کہ عدت پوری ہونے کے بعد اسے روکا یا چھوڑا جائے کیونکہ وہ جدا ہو گئی اور اسے روکنا حرام قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔"

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ عدت پوری ہونے کے بعد ان کے لیے نکاح کرنا جائز ہے پس ثابت ہوا کہ دوسری آیت میں خاوندوں کو ان کے بارے میں جو کچھ اختیار دیا گیا ہے وہ اس وقت ہے جب عدت پوری ہونے کے قریب ہو عدت پوری ہونے کے بعد نہیں اسی طرح جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہم نے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ قریب تھا ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا پس جب سایہ ایک مثل ہو جائے گا تو ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

marfat.com

مِثْلَهُ فَيَكُونُ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ

إِنَّ الَّذِينَ ذَكَرُوا هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوا عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا أَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ وَلٰكِنْ مَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا

وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسَى وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَا أَخْبَرَ عَنْ صَلَاتِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّاهَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي قُرْبِ دُخُولِ وَقْتِ الْعَصْرِ لَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِذَا اجْتَمَعُوا فِي هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ أَنَّهُ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ لِإِخْبَارِهِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي لِكُلِّ صَلَاةٍ فِيمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا

۸۳۱- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے تو انھوں نے انھی روایات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے پہلے دن نماز عصر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر فرمایا ان دو کے درمیان وقت ہے، پس محال ہے کہ ان دونوں کے درمیان وقت ہو جب کہ ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع فرمایا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اس بات پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون بھی دلالت کرتا ہے جو انھوں نے آپ کی دوسرے دن کی نماز کے بارے میں خبر دی تو فرمایا آپ نے ظہر کو مؤخر کیا حتیٰ کہ عصر قریب ہو گئی، تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز وقت عصر داخل ہونے کے قریب ادا فرمائی عصر کے وقت نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے تو وہ وقت عصر ہے تو محال ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہر نماز کا وقت وہ ہے جو آپ کی دو دنوں کی نمازوں کے درمیان ہے۔

حضرت ربیع مؤذن کی روایت جو ہم نے بیان کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت بھی ہے اور آخر (وقت) بھی ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب وقت عصر داخل ہو جائے اس سے ثابت ہوا کہ وقت عصر اس وقت داخل

marfat.com

وَإِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ دُخُوْلَ وَقْتِ الْعَصْرِ بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِ الظُّهْرِ۔

ہوگا جب ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ هُوَ اٰخِرُ وَقْتِهَا الَّذِيْ اِذَا خَرَجَ فَاتَتْ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُؤَخَّرَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَخْرُجَ وَاِنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِهَا مُفَرِّطٌ لِاَنَّهٗ قَدْ فَاتَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيْهِ الْفَضْلُ وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ۔

نمازِ عصر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے اسے پہلے دن اس وقت ادا فرمایا جس کا ہم نے ذکر کیا (مثل اول پر) پس ثابت ہوا کہ یہی اس کا پہلا وقت ہے اور آپ سے مذکور ہے کہ دوسرے دن آپ نے اسے اس وقت پڑھا جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا پھر ارشاد فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری وقت ہے کہ جب یہ نکل جائے تو نمازِ عصر فوت ہو گئی اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس سے نماز کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ختم ہو جائے، اور جس نے اس کے بعد نماز پڑھی اگرچہ اس نے وقت پر پڑھی ہے لیکن وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہو گا کیونکہ اس کی نماز فضیلت والے وقت سے نکل گئی اگرچہ ابھی تک فوت (قضاء) نہیں ہوئی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَلَمْ تَفُتْهُ وَلَمَا فَاتَهٗ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اِنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ خَاصٍّ مِّنَ الْوَقْتِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤَخَّرَ الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا آدمی نماز پڑھتا ہے اور وہ اس سے فوت نہیں ہوتی لیکن اس سے وہ وقت فوت ہو جاتا ہے جو اس کے لیے اہل و مال سے بہتر ہے ___ اس سے ثابت ہوا کہ خاص وقت میں نماز پڑھنا باقی وقت میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ وقت جس سے عصر کو مؤخر کیا جائے حتیٰ کہ یہ وقت نکل جائے وہ ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز ادا فرمائی۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مَا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر حضرت ربیع کی روایت دلالت کرتی ہے۔

marfat.com

۸۳۲- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن الفضيل عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للصلوة اولا واخرا وان اول وقت العصر حين يدخل وقتها وان اخر وقتها حين تصفر الشمس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول (وقت) بھی ہے اور آخر (وقت) بھی، عصر کا پہلا وقت وہ ہے، جب اس کا وقت شروع ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔

۸۳۳- حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا همام ابن يحيى عن قتادة عن ابي ايوب عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم قال وقت العصر ما لم تصفر الشمس۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت وہ ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے۔

۸۳۴- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا شعبة عن قتادة عن ابي ايوب عن عبد الله بن عمرو قال شعبة حدثنيه ثلث مرار فرفعه مرة ولم يرفعه مرتين فذكر مثله۔

حضرت ابوایوب، حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھ سے (بواسطہ قتادہ، ابوایوب) تین بار یہ حدیث بیان کی ہے ایک بار مرفوع اور دو بار غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

ففي هذا الاثر ان اخر وقتها حين تصفر الشمس وذلك بعد ما يصير الظل قامتين فدل ذلك ان الوقت الذي قصده رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاثار الاول من وقتها هو وقت الفضل لا الوقت الذي اذا خرج فاتت الصلوة بخروجه حتى تصح هذه الاثار ولا تتضاد غير ان قوما ذهبوا الى ان اخر وقتها الى غروب الشمس۔

اس روایت میں ہے کہ عصر کا آخری وقت سورج کا پیلا پڑ جانا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب سایہ دو مثل ہو جائے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جس وقت کا قصد کیا ہے وہ فضیلت کا وقت ہے نہ وہ کہ جب وقت نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جاتی ہے۔ (یہ مفہوم مراد لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔ البتہ ایک قوم کے نزدیک اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔

واحتجوا في ذلك بما۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی۔

۸۳۵- حدثنا ابن مرزوق قال

حضرت ابوہریرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من صلوة الصبح قبل طلوع الشمس فقد ادرك الصلوة ومن ادرك ركعتين من صلوة العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی اسے مکمل نماز مل گئی اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالیا اس نے (عصر کی نماز کو) پا لیا۔

۸۳۶۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا سعيد اخبرنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وبشر بن سعيد وعبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر۔

حضرت عطاء بن یسار، بشر بن سعید اور عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع شمس سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیا اسے صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی تحقیق اسے عصر کی نماز مل گئی۔

۸۳۸۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فلما كان من ادرك من العصر ما ذكرنا في هذه الآثار مدركا لها ثبت ان آخر وقتها هو غروب الشمس وممن قال بذلك ابو حنيفة

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں جب ان آثار کے مطابق جن کا ہم نے ذکر کیا عصر کا کچھ حصہ پا لینے والا عصر کو پانے والا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے جن فقہاء کرام کا یہ نظریہ ہے۔ ان میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف

marfat.com

وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا اِلٰی اَنْ تَتَغَيَّرَ الشَّمْسُ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ بھی ہیں۔
اور جن لوگوں کے نزدیک اس کا آخری وقت سورج کا رنگ تبدیل ہونے تک ہے ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کے مطابق آپ نے غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع فرمایا۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُنْهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَنِصْفِ النَّهَارِ۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمیں سورج کے طلوع و غروب اور دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ اَوْ غَابَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کا سینگ (کنارہ) طلوع ہوتے اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی ابْنُ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ يَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰی تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ نبی اکرم ہمیں ان میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے، جب سورج مکمل طور پر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب وہ دوپہر کے وقت کھڑا ہو یہاں تک کہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ

حضرت سالم بن عبد اللہ بواسطہ اپنے والد نبی

marfat.com

قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا وَاِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو اس کے (مکمل) ظاہر ہونے تک نماز کو مؤخر کرو۔ جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو (مکمل سورج) غائب ہونے تک نماز مؤخر کرو۔

۸۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں کوئی اس بات کا قصد نہ کرے کہ طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۸۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَحَرّٰى طُلُوْعُ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا (حقیقت یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد کرنے سے منع فرمایا۔

۸۴۶- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں

marfat.com

أَبُو يَحْيَى وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلٰى أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ۔

کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور وہ عبادت کفار کا وقت ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور اس کی شعاعیں ختم ہو جائیں پھر نماز کا وقت ہے یہاں تک کہ دوپہر ہو جائے اس وقت جہنم کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سایہ واپس (مشرق کی طرف) لوٹ جائے، پھر غروب آفتاب تک نماز کا وقت ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور یہ کفار کی عبادت کا وقت ہے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ ابْنَ أَبِي صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ بین کا لفظ فرمایا) یا لفظ علی فرمایا) اور شیطان کے سینگوں کے درمیان یا (فرمایا) شیطان کے سینگوں پر غروب ہوتا ہے۔

قَالُوا فَلَمَّا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ صَلٰوةٍ وَأَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُولِهِ۔

یہ ائمہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے اور اس کے آتے ہی عصر کا وقت نکل جاتا ہے۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِينَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رُوِيَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِي

ان لوگوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت مروی ہے لیکن دوسری روایت میں یہ ہے کہ جس نے سورج کے

marfat.com

غَيْرِهٖ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الدُّخُوْلِ فِي الْعَصْرِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ فَجَعَلَ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ عَلَى الْغَيْرِ الَّذِيْ اُبِيْحَ فِي الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْحَدِيْثَانِ فَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا رَاَيْنَا وَقْتَ الظُّهْرِ وَالصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْهِ مُبَاحَةً التَّطَوُّعُ كُلُّهٗ وَقَضَاءُ كُلِّ صَلٰوةٍ فَائِتَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَقْتُ الْعَصْرِ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مُبَاحٌ قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فِيْهِ فَاِنَّمَا نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً فِيْهِ فَكَانَ كُلُّ وَقْتٍ قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَقْتُ الصَّلٰوةِ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كُلٌّ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ الصَّلٰوةَ الْفَائِتَةَ تُقْضٰى فِيْهِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذِهٖ صِفَةُ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا وَثَبَتَ اَنَّ غُرُوْبَ الشَّمْسِ لَا يُقْضٰى فِيْهِ صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ بِاتِّفَاقِهِمْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ صِفَتُهٗ مِنْ صِفَةِ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ صَلٰوةٌ اَصْلًا كَنِصْفِ النَّهَارِ وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ نَاسِخٌ لِقَوْلِهٖ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ لِلدَّلَائِلِ الَّتِيْ شَرَحْنَاهَا وَبَيَّنَّاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَهُوَ

غائب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پا
۱ لیا تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ وقت عصر کے وقت میں داخل ہو سکتا ہے تو پہلی حدیث میں وارد نہی کو اس بات کے غی پر محمول کیا جائے گا جیسے دوسری روایات میں جائز رکھا گیا تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ لہٰذا ان روایات کی مراد یہ بات سب سے بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

ہمارے نزدیک قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم ظہر اور باقی تمام نمازوں کے اوقات کو دیکھتے ہیں کہ ان تمام میں نفل اور قضاء نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ عصر اور صبح کے وقت بھی فوت شدہ نمازیں پڑھنا جائز ہے ان میں خاص طور پر نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ پس ان نمازوں میں سے ہر وہ وقت جس کے وقت نماز ہونے پر اتفاق ہے اس میں قضاء نماز پڑھنے پر بھی سب متفق ہیں جب ثابت ہوا کہ تمام نمازوں کی یہ صفت متفق علیہ ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ غروب آفتاب کے وقت بالاتفاق کوئی قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں تو اس سے فرض نمازوں کے اوقات کی صفت سے اس کا حکم خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے جیسے دوپہر اور طلوع آفتاب کے وقت نہیں پڑھی جاتی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غروب آفتاب کے نماز پڑھنے سے منع کرنا آپ کے اس ارشاد گرامی کا ناسخ ہے کہ جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پا لیا یہ ان دلائل کی بنیاد پر ہے جن کو ہم نے کھول کر واضح طور پر بیان کیا۔

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔

وقت مغرب کے بارے میں گذشتہ تمام روایات میں سے ہے کہ آپ نے یہ نماز غروب آفتاب کے وقت ادا فرمائی

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَاَمَّا وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَاِنَّ فِی الْآثَارِ الْاُوَلِ کُلِّهَا اَنَّهٗ قَدْ صَلَّاهَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی خِلَافِ ذٰلِکَ فَقَالُوْا اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ یَطْلُعُ النَّجْمُ۔

کچھ لوگوں نے اس کے خلاف موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب ستارے نمودار ہو جائیں

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا۔

انھوں نے اس سلسلے میں یہ استدلال کیا ہے:

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا مِنْکُمْ اُوْتِیَ اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ۔

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز مقام مخمص میں پڑھائی اور فرمایا یہ وہ نماز ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو عطاء کی گئی تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا پس تم میں سے جو شخص اس کی حفاظت کرے گا اس کو دوگنا اجر عطا کیا جائے گا اور اس کے بعد نماز (جائز) نہیں یہاں تک کہ تارے دکھائی دیں۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ بِالْمُخَمَّصِ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

یزید بن ابو حبیب نے، خیر بن نعیم حضرمی سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے مخمص کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ شاہد دکھائی دے اور شاہد سے ستارہ مراد ہے۔

فَقَالُوْا طُلُوْعُ النَّجْمِ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَکَانَ قَوْلُهٗ عِنْدَنَا وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا اٰخِرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا ذَکَرَهُ اللَّیْثُ وَیَکُوْنُ الشَّاهِدُ هُوَ اللَّیْلُ وَلٰکِنَّ الَّذِیْ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ستارے کا نمودار ہونا اس کا اول وقت ہے اور ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب تک ستارہ دکھائی نہ دے، ہو سکتا ہے آپ کا آخری قول ہو جیسا کہ ابو اللیث نے ذکر کیا ہے انھوں نے شاہد کا معنیٰ ستارہ لیا ہے اور یہ ان کی اپنی رائے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

رَوَاهُ غَيْرُ اللَّيْثِ تَأَوَّلَ اَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ النَّجْمُ فَقَالَ ذٰلِكَ بِرَأْيِهٖ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ۔

نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں کہ آپ اس وقت نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج پردے میں چلا جاتا۔

۸۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَبْدُوَ النُّجُوْمُ وَيُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ يَعْنِيْ اَبَا مُوْسٰى قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں میں اور حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں جو بھلائی میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک نماز مغرب جلدی ادا کرتا ہے اور افطار میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا ستاروں کے ظاہر ہونے تک مغرب کی نماز موخر کرتا ہے اور افطار میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ اور یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج چھپتے ہی نماز مغرب

ابن ابراهيم عن محمد بن عمرو بن الحسن عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب إذا وجبت الشمس۔

ادا فرماتے۔

۸۵۳- حدثنا علي بن معبد قال ثنا مكي بن إبراهيم قال ثنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع قال كنا نصلي المغرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توارت بالحجاب۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا۔

وقد روي في ذلك أيضا عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے لوگوں سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۸۵۴- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير بن معاوية عن عمران بن مسلم عن سويد بن غفلة قال قال عمر صلوا هذه الصلاة يعني المغرب والفجاج مسفرة۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز یعنی نماز مغرب اس وقت پڑھو جب راستوں میں ابھی روشنی ہو۔

۸۵۵- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عمران فذكر مثله بإسناده۔

حضرت شعبہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۶- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا أبو عوانة عن عمران فذكر مثله بإسناده۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۷- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو عمر الحوضي قال ثنا يزيد بن إبراهيم قال ثنا محمد بن سيرين عن المهاجر أن عمر بن الخطاب كتب إلى أبي موسى أن صل المغرب حين تغرب الشمس۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا، غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھو۔

marfat.com

۸۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْجَابِيَةِ اَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ تَبْدُوَ النُّجُوْمُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق نے جابیہ والوں کو لکھا کہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرو۔

۸۵۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ اَصْحَابُهٗ يَتَرَاءَوْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ قَالُوْا نَنْظُرُ أَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ هٰذَا غَسَقُ الَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَطْلَعِ فَقَالَ هٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ قِيْلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ اَيْضًا قَالَ نَعَمْ

حضرت عبدالرحمٰن بن الیزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو ساتھیوں نے اٹھ کر سورج دیکھنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کیا سورج غروب ہو گیا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی " اقم الصلاۃ :الآیۃ (ترجمہ) غروب آفتاب سے رات تاریک ہونے تک نماز ادا کرو۔ اور آپ نے ہاتھ کیساتھ مغرب کی طرف اشارہ فرمایا پھر فرمایا یہ رات کی تاریکی ہے اور آپ نے ہاتھ سے مقام طلوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ سورج کا ڈھلنا ہے کہا گیا تم سے حضرت عمارہ نے بھی یہی روایت کی ہے تو انہوں نے کہا ہاں۔

۸۶۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ صَلّٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء کو مغرب کی نماز، غروب آفتاب کے وقت پڑھائی پھر فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی الٰہ عبادت نہیں، اس نماز کا وقت یہی ہے۔

۸۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ کُهَیْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِیْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ قَالَ وَ دُلُوْکُهَا حِیْنَ تَغِیْبُ وَغَسَقُ الَّیْلِ حِیْنَ یَظْلِمُ فَالصَّلٰوةُ بَیْنَهُمَا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے غروب آفتاب کے وقت فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا وقت یہی ساعت ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیت پڑھی "اقم الصلوٰۃ" الآیۃ۔ اور فرمایا دلوک سے مراد غروب ہے اور غسق اللیل سے مراد اندھیرا ہونا ہے پس نماز ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِیْبَةَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَتٰی غَسَقُ اللَّیْلِ قَالَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَاحْدُرِ الْمَغْرِبَ فِیْ اَثَرِهَا ثُمَّ احْدُرْهَا فِیْ اَثَرِهَا۔

حضرت عبدالرحمن بن لبیبہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا رات کب چھا جاتی ہے کہا جب سورج غروب ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد نماز مغرب میں جلدی کرو۔ اس کے بعد جلدی کرو۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ یُصَلِّیَانِ الْمَغْرِبَ فِیْ رَمَضَانَ اِذَا اَبْصَرَا اِلَی اللَّیْلِ الْاَسْوَدِ ثُمَّ یُفْطِرَانِ بَعْدُ۔

حضرت حمید ابن عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ رمضان شریف میں نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب رات کی تاریکی دیکھتے پھر اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔

فَهٰؤُلَآءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ اَیْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَیْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتًا لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں جن کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دن کا داخل ہونا نماز فجر کا وقت ہے اسی طرح رات کا آجانا نماز مغرب کا وقت ہے۔ امام ابوحنیفہ،

marfat.com

فَكَذٰلِكَ دُخُوْلُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ خُرُوْجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْحُمْرَةُ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِيْ بَعْدَ الْحُمْرَةِ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِيْ قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِيْ بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحُمْرَةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْفَجْرَ يَكُوْنُ قَبْلَهُ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوْهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ الْفَجْرُ فَاِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ اَيْضًا وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمًا وَاحِدًا اِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اللَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا۔

وَاَمَّا الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ فَاِنَّ تِلْكَ الْاٰثَارَ كُلَّهَا فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ اِلَّا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ ذَكَرَ اَنَّهُ صَلَّاهَا قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْبَيَاضُ وَعَنٰى

امام ابو یوسف، امام محمد اور عام فقہاء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مغرب کا وقت ختم ہونے کے بارے میں بھی لوگوں (فقہاء کرام) کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے اور یہ سرخی ہے تو وقتِ مغرب نکل جاتا ہے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے تو وقتِ مغرب ختم ہو جاتا ہے لیکن شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا قیاس یہ ہے کہ اس بات پر تمام متفق ہیں کہ سرخی سے پہلے جو سفیدی ہوتی ہے وہ مغرب کا وقت ہے۔ اختلاف بعد والی سفیدی کا ہی ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو سرخی کا ہے اور بعض فرماتے ہیں اس کا حکم سرخی کے حکم کے خلاف ہے۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فجر سے پہلے سرخی ہوتی ہے پھر اس کے بعد صبح کی سفیدی آتی ہے اس وقت یہ سرخی اور سفیدی دونوں نمازِ فجر کا وقت ہیں جب یہ دونوں چلی جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کے وقت بھی سرخی اور سفیدی دونوں ایک ہی نماز کا وقت ہوں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہو اور جب یہ دونوں غائب ہو جائیں تو اس نماز کا وقت ختم ہو جائے یہ دونوں جس کا وقت تھیں۔

وقتِ عشاء کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کی (پہلی) تہائی تک مؤخر کر کے پڑھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے ایک وقت میں پڑھا۔ بعض حضرات نے اس سے رات کا

marfat.com

الآخرون الشفق الذي هو الحمرة فيكون قد صلاها بعد غيبوبة الحمرة وقبل غيبوبة البياض حتى تصح هذه الآثار ولا تتضاد وفي ثبوت ما ذكرنا ما يدل على ما كان بعضهم ان بعد غيبوبة الحمرة وقت المغرب الى ان تغيب البياض واما آخر وقت العشاء الآخرة فان ابن عباس وابا سعيد الخدري وابا موسى ذكروا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرها الى ثلث الليل ثم صلاها وقال جابر بن عبد الله صلاها في وقت قال بعضهم هو ثلث الليل وقال بعضهم هو نصف الليل فاحتمل ان يكون صلاها قبل مضي الثلث فيكون مضي الثلث هو آخر وقتها واحتمل ان يكون صلاها بعد الثلث فيكون قد بقيت بقية من وقتها بعد خروج الثلث فلما احتمل ذلك نظرنا فيما روي في ذلك۔

تہائی مراد لیا بعض نے فرمایا رات کا نصف مراد ہے۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ تہائی کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی رات کا گزرنا اس کا آخری وقت ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ تہائی رات کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی گزرنے کے بعد بھی اس کا آخری وقت باقی ہو جب اس بات کا بھی احتمال ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی روایات کو دیکھا۔

فاذا ربيع المؤذن قد

٨٦٥- حدثنا قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا محمد بن الفضيل عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للصلوة اولا وآخرا وان اول وقت العشاء حين يغيب الافق وان آخر وقتها حين ينتصف الليل وان اول وقت الفجر حين يطلع الفجر وان آخر وقتها حين تطلع الشمس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا پہلا وقت بھی ہے اور آخری بھی، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جائے، فجر کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور طلوع آفتاب اس کا آخری وقت ہے۔

٨٦٦- حدثنا سليمن بن شعيب قال

حضرت عبداللہ بن عمرو، رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی

marfat.com

ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ۔

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا عشاء، نصف رات تک ہے۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، قتادہ سے وہ ابوایوب سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں انھوں نے مجھ سے تین مرتبہ یہ حدیث بیان کی ایک بار مرفوع اور دو مرتبہ غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ مَا بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ اَيْضًا هُوَ وَقْتٌ مِّنْ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ تہائی رات کے بعد کا وقت بھی عشاء ہے۔ اس سلسلے میں جو ایسی روایات ہیں جو اس موقف پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهُ وَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِيْ اَهْلِهِ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے سرکار دوعالم کی انتظار میں ٹھہر گئے آپ رات کا تہائی حصہ گزرنے پر یا اس کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہمیں معلوم نہیں کسی گھریلو کام نے آپ کو مشغول رکھا یا کوئی دوسری بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا تم اس نماز کی انتظار کر رہے ہو جس کے لیے تمہارے علاوہ کسی دین کے لوگ منتظر نہیں رہے اگر میں اسے اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو یہ نماز اس وقت پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ابْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوگئی یا وہ وقت ہونے لگا تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ بَلَغَ ذٰلِكَ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

اور تم اس وقت کے انتظار میں ہو سنو! تم مسلسل نماز میں (شمار) ہو گے جب تک اس کے منتظر رہو گے۔

٨٧٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ لَا يُصَلِّىْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَّغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا بڑے (ایک نسخہ کے مطابق عورتیں) اور بچے سو گئے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کے انتظار میں نہیں اور آج (اس وقت) صرف مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی جا رہی ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں وہ (صحابہ کرام) رات تاریک ہو جانے سے تہائی رات کے درمیان عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

٨٧١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا حُمَيْدُنِ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب تک مؤخر فرمائی جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور جب تک تم انتظار میں رہو، حالتِ نماز میں شمار ہوتے ہو۔

٨٧٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انگوٹھی تھی انہوں نے فرمایا "ہاں" پھر فرمایا آپ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی یہاں تک کہ قریب تھا رات کا نصف حصہ چلا جاتا، یا (فرمایا) نصف رات تک مؤخر کی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مُضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مُضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يُخْرِجُ بِهِ وَقْتُهَا وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ أَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مِنْ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ثُمَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَّمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ بَعْدَ خُرُوْجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے کے بعد ادا فرمائی، اور اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تہائی رات گزرنے سے عشاء کا وقت نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ عشاء کا افضل وقت جس میں اسے پڑھنا چاہیے شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز ادا فرماتے تھے جیسا کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا پھر نصف شب گزرنے تک مؤخر کرنا اس کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ (یہ مفہوم اس لیے اختیار کیا گیا) تاکہ ان روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ

پھر ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا نصف شب کے بعد بھی اس کا وقت باقی رہتا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں یہ روایت پائی۔

۸۷۳ - حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى بِنَا فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا.

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء نصف رات تک مؤخر فرمائی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم مسلسل حالتِ نماز میں ہو۔ جس وقت سے انتظار کر رہے ہو۔

۸۷۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت اسماعیل بن جعفر، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۸۷۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت یحییٰ بن ایوب، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَقِيَّةٌ بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا هُوَ أَدَلُّ مِنْ هٰذَا.

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ نماز نصف شب گزرنے کے بعد بھی ادا فرمائی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نصف رات گزرنے کے بعد بھی عشاء کا وقت باقی رہتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس موقف پر زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ حَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا زیادہ حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو اس نماز کا وقت یہ ہے۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ أَكْثَرِ اللَّيْلِ وَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ مِنْ حِينِ يَغِيبُ الشَّفَقُ إِلَى أَنْ يَمْضِيَ اللَّيْلُ كُلُّهُ وَلٰكِنَّهُ عَلَى أَوْقَاتٍ ثَلَاثَةٍ فَأَمَّا مِنْ حِينِ يَدْخُلُ وَقْتُهَا إِلَى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَأَفْضَلُ وَقْتٍ صُلِّيَتْ فِيهِ وَأَمَّا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يَتِمَّ نِصْفُ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُونَ ذٰلِكَ وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُونَ كُلِّ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتِهَا أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا.

اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے رات کا زیادہ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی اور بتایا کہ اس کا (صحیح) وقت یہ ہے ان روایات کی تصحیح کی بنیاد پر عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہوتی ہے یہاں تک کہ تمام رات گزر جائے لیکن اس کے تین اوقات ہیں، وقت داخل ہونے سے تہائی شب گزرنے تک افضل وقت ہے، اس کے بعد نصف شب مکمل ہونے تک پہلے کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ نصف رات کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت پہلے دو اوقات سے کم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہمارے اس بیان پر دلالت کرتی ہیں۔

marfat.com

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا تُؤَخِّرُوهَا إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا مِنْ شُغْلٍ وَلَا تَنَامُوا قَبْلَهَا فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا فَلَا نَامَتْ عَيْنَاهُ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ وقت عشاء شفق غائب ہونے سے تہائی رات (گذرنے) تک ہے کسی مصروفیت کے بغیر اسے موخر نہ کرو اور نہ اس سے پہلے سوؤ، جو اس سے پہلے سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا۔

تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جن سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَيَّ حِينٍ شِئْتَ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز عشاء (کا وقت شروع ہونے) سے نصف رات تک جب چاہو پڑھ سکتے ہو۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے حضرت مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا أَرَى ذٰلِكَ إِلَّا نِصْفًا لَكَ۔

حضرت عبداللہ بن عون، حضرت محمد وہ مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں اسے تمہارے لیے نصف سمجھتا ہوں۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ نِصْفًا۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو اجازت دی کہ نصف رات تک پڑھ سکتے ہیں اور اسے نصف قرار دیا۔ آپ سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز رات کو پڑھیں اور اس سے غافل نہ ہوں۔

marfat.com

قال كتب عمر الى ابي موسى وصل العشاء اي الليل شئت ولا تغفلها۔

ففي هذا انه جعل الليل كله وقتا لها على انه لا يغفلها فوجه ذلك عندنا على ان تركه اياها الى نصف الليل اغفال وتركه اياها الى ان يمضي ثلث الليل ليس باغفال لها بل هو مؤاخذ بالفضل الذي يطلب في تقديمها في وقتها وما بين هذين الوقتين نصفا بين الامرين اي انه دون الوقت الاول وفوق الوقت الثاني فقد وافق هذا ايضا ما صرفنا اليه معنى ما قدمنا ذكره مما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

وقد روي عن ابي هريرة في ذلك من قوله ما

۸۸۲- **حدثنا** يونس قال ثنا عبد الله ابن يوسف قال ثنا الليث ح وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عبيد بن جريج انه قال لابي هريرة ما افراط صلوة العشاء قال طلوع الفجر۔

فهذا ابو هريرة قد جعل افراطها الذي به تفوت طلوع الفجر وقد روينا عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى العشاء في اليوم الثاني حين سئل عن مواقيت الصلوة بعد ما مضى ساعة من الليل وفي حديثه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال وقت العشاء الى نصف الليل فثبت بذلك ان وقتها الى

اس روایت میں ہے کہ آپ نے پوری رات کو اس کا وقت قرار دیکر غفلت سے منع فرمایا ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ نصف رات تک موخر کرنا غفلت برتنا ہے اور تہائی رات گزرنے تک تاخیر کرنا اس سے غفلت نہیں بلکہ اسے وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کو وقت کے اندر تقدیم نماز کے ذریعے طلب کیا جاتا ہے۔ اور ان دو وقتوں کے درمیان دونوں امور کا نصف ہے یعنی پہلے وقت کے اعتبار سے فضیلت کم ہے اور دوسرے وقت سے زیادہ ہے۔ یہ بھی اس مفہوم کے موافق ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ذکر کیا۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے؟

حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے آپ نے فرمایا طلوع فجر (تک موخر کرنا) تو آپ نے اس سلسلے میں اس کوتاہی کو جس سے یہ فوت ہو جائے طلوع فجر (تک موخر کرنا) قرار دیا۔

اور ہم نے انہی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جب آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ اور آپ سے ہی مروی روایت میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت عشاء نصف شب تک ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اس کا وقت طلوع فجر تک ہے لیکن اس کا بعض حصہ بعض سے افضل ہے، یہ تمام اقوال جو

marfat.com

طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضُهٗ اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ اِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ هُوَ اِلٰى اَنْ يَّصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ هٰكَذَا رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْمَا۔

ہم نے اس باب میں بیان کیے ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مگر جو کچھ ہم نے وقت ظہر کے بارے میں بیان کیا تو اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ دو مثل سایہ تک ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

ہم سے احمد بن عبداللہ بن محمد بن خالد کندی نے بیان کیا۔ انھوں نے علی بن معبد سے انھوں نے امام محمد سے انھوں نے حضرت امام ابو یوسف سے اور انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے روایت کیا۔

وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

اور مجھ سے ابن ابی عمران نے بھی بیان کیا وہ ابن ثلجی سے وہ حسن بن زیاد سے وہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا آخری وقت وہ ہے جب سایہ ایک مثل ہو جائے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا۔

بَابُ ۳۵ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ كَيْفَ هُوَ

باب ۳۵ دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں دو نمازیں جمع فرماتے تھے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء

marfat.com

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

کو جمع فرماتے تھے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں ہم سے ابوالطفیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت کو حرج میں نہ ڈالیں۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا ۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر کی نماز) ایک وقت میں اور سات رکعتیں (مغرب و عشاء) ایک وقت میں ادا فرمائیں۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا قُلْتُ لِاَبِي الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعتیں ایک وقت میں اور سات رکعتیں ایک وقت میں ادا کیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابوالشعثاء (جابر بن زید) سے کہا میرے خیال میں ظہر کو مؤخر کیا اور عصر کی نماز جلدی پڑھی، مغرب میں تاخیر فرمائی اور عشاء کی نماز میں جلدی کی۔ انھوں نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و سفر کے بغیر ہمیں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔

marfat.com

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

حضرت قرہ نے حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ فرماتے ہیں میں نے (ابو الزبیر سے) پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت میں حرج نہ پڑے۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابن جریج حضرت ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۸۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ.

حضرت صالح (توأمہ کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے "سفر اور بارش کے بغیر" کے الفاظ فرمائے ہیں

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخَّرَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِينَةِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک رات مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی ایک شخص نے عرض کیا نماز، نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) آپ نے فرمایا تمہاری ماں نہ ہو تم ہمیں نماز سکھاتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کبھی دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

۸۹۴ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُصْرِخَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ أَنْ يَّغِيبَ وَأَصْحَابُهُ يُنَادُونَهُ لِلصَّلٰوةِ فَأَبٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى إِذَا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَأَنَا أَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جانے کی جلدی فرمائی اور آپ کو خبر ملی تھی کہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ جو ابو عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں سخت بیمار ہیں آپ چلے گئے حتیٰ کہ شفق غائب ہونے لگی آپ کے ساتھی نماز کے لیے آوازیں دیتے رہے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ جب انھوں نے اصرار کیا تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو نمازیں یعنی مغرب و عشاء جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے میں بھی ان کو جمع کروں گا۔

marfat.com

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازوں) کو جمع فرماتے

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازیں) جمع فرماتے۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ ذُوَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا اَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَرَاَيْنَا بَيَاضَ الْاُفُقِ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثَلٰثًا الْمَغْرِبَ وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت اسماعیل بن ذویب فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا سورج غروب ہوا تو ہم نے انہیں یہ بات کہنے میں ڈر محسوس کیا کہ نماز پڑھیں آپ چلتے رہے حتیٰ کہ مغرب کا اندھیرا چلا گیا اور ہم نے افق میں روشنی دیکھی پھر آپ اترے اور مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَدُحَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْاُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ لِلرُّخَصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں خوف یا کسی دوسرے سبب کے بغیر بطور رخصت ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے کر

marfat.com

ابْنُ مُحَمَّدِنِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ يَعْنِي الصَّلٰوةَ۔

سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَقْتُهُمَا وَاحِدٌ قَالُوْا وَلِذٰلِكَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ إِحْدَاهُمَا وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فِي قَوْلِهِمْ وَقْتُهُمَا وَقْتٌ وَاحِدٌ لَا تَفُوْتُ إِحْدَاهُمَا حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُ الْأُخْرٰى مِنْهُمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتُهَا مُنْفَرِدٌ مِّنْ وَّقْتِ غَيْرِهَا وَقَالُوْا أَمَّا مَا رَأَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ إِحْدَاهُمَا فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا فِي وَقْتِهَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ ظہر اور عصر کا وقت ایک ہے وہ کہتے ہیں اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں کو ان میں سے ایک کے وقت میں جمع فرمایا اسی طرح ان کے نزدیک مغرب اور عشاء کا پہلا وقت بھی ایک ہے جب تک دوسری نماز کا وقت ختم نہ ہو پہلی نماز قضا نہیں ہوتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا (یہ بات نہیں) بلکہ ان میں سے ہر نماز کا وقت الگ ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی جو روایات تم نے نقل کی ہیں یہ آپ سے اسی طرح مروی ہیں لیکن ان میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو ایک نماز کے وقت میں جمع فرمایا اس میں ان کو جمع کرنے کی اس صورت کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی ہو جیسا کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا خیال ہے اور یہ بات انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

marfat.com

كَمَا ظَنَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ رَوٰى ذٰلِكَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مِنْ بَعْدِهٖ
فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى قَدْ وَجَدْنَا فِي
بَعْضِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ صِفَةَ الْجَمْعِ
الَّذِي كَمَا قُلْنَا۔

فَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا۔

۹۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَارَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ وَكَانَ رَجُلٌ يَصْحَبُهُ يَقُولُ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَقَالَ لَهُ سَالِمٌ الصَّلٰوةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

۹۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ مَا يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

قَالُوْا فَفِي هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى صِفَةِ جَمْعِهٖ كَيْفَ كَانَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِمُخَالِفِهِمْ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ

کی اور ان کے بعد حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ ہم نے بعض روایات میں وہ مفہوم پایا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو اس طریقے پر جمع فرمایا جیسا کہ ہم نے کہا وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (اپنی زوجہ) صفیہ بنت ابو عبید کی بیماری کی اطلاع ملی وہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے انہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف سفر شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے آپ کے ہمراہی پکارنے لگے نماز، نماز۔ راوی کہتے ہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی کہا نماز (کا وقت جا رہا ہے)، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی ان کو جمع کرنا چاہتا ہوں، آپ چل پڑے حتیٰ کہ شفق غائب ہو گئی پھر آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرمایا

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے کے بعد آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔ اور فرماتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں جانے کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں طریقہ جمع کی دلیل موجود ہے۔

ان حضرات کے مخالفین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایوب کی روایت (ر ۹۰۱) جس میں کہا گیا

ثُمَّ نَزَلَ كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوْا ذٰلِكَ
لَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا اللَّيْثُ وَلَا مَنْ
رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ
وَإِنَّمَا أَخْبَرَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ وَلَمْ
يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ
بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ
وَأَنَّهُ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فَقَدْ يَجُوْزُ
أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ
الَّتِيْ بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ
مَا غَابَ الشَّفَقُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ
قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ
جَامِعًا بَيْنَهُمَا حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ
فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ غَيْرُ أَيُّوْبَ مُفَسَّرًا عَلٰى
مَا قُلْنَا.

۹۰۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَرَاحَ رَوْحَةً لَمْ يَنْزِلْ
إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ
حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ قَالَ الصَّلٰوةُ فَصَمَتَ
ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ
نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ نُزُوْلَهُ
لِلْمَغْرِبِ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ فَاحْتَمَلَ

سے جبکہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی پھر اترے تو حضرت نافع کے تمام ساتھیوں نے یہ بات ذکر نہیں کی، نہ عبید اللہ نے، نہ مالک نے، اور نہ ہی لیث نے، اور نہ اس نے جس سے ہم نے اس باب میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی خبر دی گئی ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازیں جمع کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیسے جمع کیا حضرت عبید اللہ کی روایت (۹۰۲) میں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو جمع فرمایا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا اور بتایا کہ انھوں نے شفق غائب ہونے کے بعد ایسا کیا ہو سکتا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ جب دونوں نمازوں کو جمع کیا تو عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد تھی، اور مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے تھے۔ کیونکہ جب تک عشاء نہ پڑھی جاتی آپ جمع کرنے والے شمار نہ ہوتے تو اس طرح آپ مغرب و عشاء کے جامع ہوئے حضرت ایوب کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے تفصیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
مجھے حضرت نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر میں جلدی تھی، آپ چلتے رہے تو ظہر یا عصر کے وقت اترے آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا یہاں تک کہ حضرت سالم نے آواز دی "نماز" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع کیا اور فرمایا میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جلدی جانا ہوتا تو اسی طرح کرتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا نماز مغرب کے لیے اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا لہٰذا حضرت

marfat.com

أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ نَافِعٍ بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ فِيْ
حَدِيْثِ أَيُّوْبَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ قُرْبَهُ مِنْ
غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِئَلَّا يَتَضَادَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ
فِيْ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ
أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ كَمَا رَوَاهُ أُسَامَةُ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا
بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ
نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَ
هُوَ يُرِيْدُ أَرْضًا لَهُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا
فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِيْ
عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا وَلَا أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ
مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتّٰى
إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ
عَهْدِيْ بِصَاحِبِيْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلٰوةِ
فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلٰوةُ رَحِمَكَ اللهُ فَمَا
الْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضٰى كَمَا هُوَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ
آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ
وَقَدْ تَوَارَتْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ
بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ
ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ
خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ
عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اسْتُصْرِخَ
عَلٰى زَوْجَتِهِ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ فَرَاحَ مُسْرِعًا
حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمْ
يَنْزِلْ حَتّٰى إِذَا أَمْسٰى فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ
فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ حَتّٰى إِذَا كَادَ
الشَّفَقُ أَنْ يَغِيْبَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَ

روایت کی ہیں حضرت نافع کے قول "وہ شفق غائب ہونے کے بعد" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ شفق غائب ہونے والی تھی تاکہ ان سے مروی روایات میں تضاد نہ ہو۔ یہ حدیث حضرت اسامہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی حضرت نافع سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن جابر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا آپ اپنی زمین پر جانا چاہتے تھے۔ ہم ایک مقام پر اترے تو ایک شخص نے آکر بتایا کہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید شدید بیمار ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ ان کو (زندہ) پالیں گے چنانچہ آپ جلدی جلدی چلے، آپ کے ساتھ ایک قریشی مرد تھا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں اپنے مالک (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو اچھی طرح جانتا تھا وہ نماز کے پابند تھے۔ جب تاخیر ہو گئی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے نماز (رہ گئی) آپ میری طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے پہلے مغرب کی نماز اور پھر عشاء کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام

حضرت عطاء بن خالد مخزومی، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر پر نکلے ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ آپ کو آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید کی بیماری کی اطلاع ملی آپ نے جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غائب ہو گیا نماز کے ۔۔۔ اذان ہوئی لیکن آپ نہ اترے یہاں تک کہ شام ہو گئی ہم نے سوچا کہ شاید آپ (نماز پڑھنا) بھول گئے ہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے آپ خاموش رہے یہاں تک

iarrat.com

غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ.

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِي عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ وَقَدْ ذَكَرْنَا احْتِمَالَ قَوْلِ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ حَتّٰى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ الخ إِنَّهُ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ يُحْمَلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِ فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ أَنَّهُ عَلَى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ إِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ نُزُوْلَهُ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ أَوْلَاهُمَا لِأَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ أَيْضًا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ أَوْلٰى فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ.

فَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا

۹۰۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ يَعْنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا

کہ شفق غروب ہونے لگی تو آپ اترے اور مغرب کی نماز ادا فرمائی شفق غائب ہوئی تو نماز عشاء پڑھی اور فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جانے کی صورت میں یہی طریقہ اختیار کرتے۔

یہ تمام راوی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ایوب نے جو حضرت نافع کا قول نقل کیا کہ "جب شفق غائب ہو گئی" اس میں غروب شفق کے قریب ہونے کا احتمال ہے لہٰذا ہمارے لیے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان تمام روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں، پس ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو کہ آپ نماز مغرب کے لیے شفق غائب ہونے کے بعد اترے اس بات پر محمول کریں گے کہ شفق غائب ہونے کے قریب تھی کیونکہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ شفق غائب ہونے سے پہلے اترے اگر ان احادیث میں تضاد ہو تو حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ان دونوں میں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایوب کی روایت میں بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ مذکور ہے لہٰذا یہ زیادہ بہتر ہوگی۔

اگر وہ حضرات کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نے جمع کرنے کی کیفیت واضح طور پر بیان کی ہے اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کریں۔

حضرت شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دن جانے کی جلدی ہوتی تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر کے دونوں کو جمع کرتے

marfat.com

أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ
الْعِشَاءِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ
فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ
بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ.

اور مغرب کو مؤخر کر کے اسے اور عشاء کو جمع فرماتے یہاں تک شفق غائب ہو جاتی۔

قَالُوا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنَّ جَمْعَهُ
بَيْنَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ
عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ هٰذَا
الْحَدِيثَ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ صِفَةُ الْجَمْعِ
مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ هٰذَا
يَصِلُ الْحَدِيثَ بِكَلَامِهِ حَتَّى يَتَوَهَّمَ أَنَّ
ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ
قَوْلُهُ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ إِلَى قُرْبِ أَوَّلِ
وَقْتِ الْعَصْرِ فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ بَعْضَ مَا صَرَفْنَاهُ
إِلَيْهِ مِمَّا لَا يَجِبُ مَعَهُ أَنْ يَكُونَ صَلَّاهَا فِي
وَقْتِ الْعَصْرِ فَلَا حُجَّةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي
يَقُولُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ
أَصْلُ الْحَدِيثِ عَلَى أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ
الْعَصْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا فَإِنَّهُ
قَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا
رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَخَالَفَتْهُ فِي ذٰلِكَ عَائِشَةُ أَيْضًا.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ نے ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھا اور ان دونوں کے جمع کرنے کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ جمع کی کیفیت کا بیان امام زہری کا کلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اکثر اسی طرح کرتے ہیں کہ حدیث کو اپنے کلام سے ملا دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کے حدیث کا حصہ ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے "قول عصر کے پہلے وقت تک" سے "وقت عصر کا قریب ہونا مراد ہو۔ اگر اس کا وہ مطلب ہو جو ہم نے بیان کیا کہ اس سے وقت عصر میں پڑھنا لازم نہیں آتا، تو اس حدیث میں جس میں کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے عصر کے وقت میں پڑھا، کوئی دلیل نہیں اور اگر اصل حدیث یہ ہو کہ انہوں نے وقت عصر میں یہ نمازیں پڑھیں تو ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اس کی مخالفت ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

٩٠٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ
ابْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافِي بْنُ عِمْرَانَ عَنْ
مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ
الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے

marfat.com

وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ۔

ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ۔

پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ حالتِ سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا اِلَّا اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بے وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور اس دن آپ نے فجر کی نماز غیر وقت میں ادا فرمائی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَاَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ اَفَيَجُوْزُ لِاَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِيْ حَالِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ اَنْ يُّؤَخِّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيَ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہمارے مخالف کی تاویل کے خلاف ہے یہ بیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں مروی روایات کے سلسلے میں تصحیح معانی کے اعتبار سے ہے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے سفر کے علاوہ حالتِ خوف کے بغیر بھی اسی طرح دو نمازیں جمع کر کے ادا کیں جس طرح سفر میں جمع کرتے تھے لہٰذا جائز ہے کہ کوئی شخص گھر میں بھی کسی خوف اور علت کے بغیر ظہر کو سورج کا رنگ بدلنے تک مؤخر کر کے پڑھے۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ مَا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں کوتاہی کے سلسلے میں فرمایا۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند میں کوتاہی نہیں کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے

marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ بِأَنْ يُؤَخِّرَ صَلٰوةً إِلٰى وَقْتِ أُخْرٰى.

کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کیا جائے۔

فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَأْخِيْرَ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا تَفْرِيْطٌ وَقَدْ كَانَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْمُسَافِرَ وَالْمُقِيْمَ فَلَمَّا كَانَ مُؤَخِّرُ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا مُفَرِّطًا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِمَا كَانَ بِهِ مُفَرِّطًا وَلٰكِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَصَلّٰى كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کرنا کوتاہی ہے اور یہ بات آپ نے حالتِ سفر میں فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس سے مسافر اور مقیم دونوں مراد لیے ہیں پس جب دوسرے وقت تک نماز کو مؤخر کرنے والا کوتاہی کرنے والا ہے تو محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں نمازوں کو جمع کیا ہو جس سے کوتاہی لازم آتی ہے بلکہ آپ نے دوسرے طریقے پر جمع فرمایا یعنی دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا فرمایا۔

اور یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو جمع فرمایا پھر انھوں نے فرمایا:

۹۱۰۔ ثُمَّ قَدْ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَفُوْتُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى.

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسرا وقت نہ آجائے۔

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَجِيْءَ وَقْتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا فَوْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا عَلِمَهُ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ كَانَ بِخِلَافِ صَلٰوتِهِ إِحْدٰهُمَا فِيْ وَقْتِ الْأُخْرٰى.

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ دوسری نماز کا وقت آجانے سے پہلی نماز فوت ہوجاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف تھا کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔

وَقَدْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مثل فرمایا۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ وَشَرِيْكٌ أَنَّهُمَا سَمِعَا

حضرت عبداللہ بن موہب سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا نمازیں

marfat.com

عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ أَبُوْهُرَيْرَةَ مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى.

۹۱۲- قَالُوْا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَيْنِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِيْعًا قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّ هٰذَا قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِيْهِ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا لَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ إِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَيْرِ وَقْتِ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَاهُمَا فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّهُ تَرْكُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ

کوتاہی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے دوسرے وقت کے آنے تک مؤخر کرنا۔

ان (مخالفین) نے کہا کہ اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن نماز عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن نماز ظہر اسی وقت ادا فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان دونوں کا وقت ہے۔

(جواباً) ان سے کہا جائے گا کہ اس میں تمہارے موقف کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت کے قریب پڑھی جس وقت آپ نے پہلے دن نماز عصر ادا فرمائی تھی۔ ہم نے یہ بات اور اس کی دلیل اوقات نماز کے باب میں ذکر کی ہے۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی دلیل ہے آپ نے فرمایا (مستحب) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح مخالف نے کہا ہے تو ان سے پہلے اور بعد میں وقت ہونے کی صورت میں ان کے درمیان وقت نہ ہوتا اور نہ ہی اس بات کی دلیل ہوتی کہ ان میں سے ہر نماز کا الگ وقت ہے جس کے ساتھ دوسری نماز کا کوئی تعلق نہیں۔

اور غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس کا ایک مخصوص وقت ہے جو دوسری نمازوں کے لیے نہیں ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی نمازوں کا اپنا اپنا الگ وقت ہو اور ان کو وقت سے آگے یا پیچھے کرنا جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص عرفات اور مزدلفہ کی نمازوں کو علت بنائے

marfat.com

بَعْدَهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَ اَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَقَدَّمَ عَلٰى وَقْتِهَا وَلَا يُؤَخَّرَ عَنْهُ فَاِنَّ وَقْتَهَا وَقْتٌ لَهَا خَاصَّةً دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ سَائِرُ الصَّلَوَاتِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتِهَا دُوْنَ غَيْرِهَا فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُؤَخَّرَ عَنْ وَقْتِهَا وَلَا يُقَدَّمَ قَبْلَهُ فَاِنِ اعْتَلَّ مُعْتَلٌّ بِالصَّلٰوةِ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ قِيْلَ لَهُ قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاِمَامَ بِعَرَفَةَ لَوْ صَلَّى الظُّهْرَ فِيْ وَقْتِهَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَصَلَّى الْعَصْرَ فِيْ وَقْتِهَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا كَمَا صَلّٰى فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ كَانَ مُسِيْئًا وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ مُقِيْمٌ اَوْ فَعَلَهُ وَهُوَ مُسَافِرٌ فِيْ غَيْرِ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ لَمْ يَكُنْ مُسِيْئًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ عَرَفَةَ وَجَمْعَ مَخْصُوْصَتَانِ بِهٰذَا الْحُكْمِ وَاَنَّ حُكْمَ مَا سِوَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ حُكْمِهِمَا. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اَنَّهُ تَاْخِيْرُ الْاُوْلٰى وَتَعْجِيْلُ الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ يَجْمَعُوْنَ بَيْنَهُمَا.

۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ

تو اسے کہا جائے گا ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر امام (حج کے موقعہ پر) عرفات میں دوسرے دنوں کی طرح ظہر کو اپنے وقت میں اور عصر کو اپنے وقت میں پڑھے تو گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں سے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے تو بھی گناہ گار ہوگا اور اگر عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ حالت اقامت یا سفر میں ایسا کرے (ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے) تو گناہ گار نہ ہوگا معلوم ہوا کہ عرفات اور مزدلفہ (اور وہ بھی حج کے موقعہ پر) اس حکم کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان دو مقامات کے علاوہ دوسرا حکم ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دو نمازیں جمع کرنے کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ پہلی نماز کو مؤخر کرنا اور دوسری کو جلدی پڑھنا ہے آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح جمع کرتے تھے۔

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں میں اور سعد بن

marfat.com

السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَۃَ عَنْ عَاصِمٍ نِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ وَفَدْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِہٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِہٖ وَنَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِہٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِہٖ حَتّٰی قَدِمْنَا مَكَّۃَ۔

مالک (رضی اللہ عنہما) حج کے لیے روانہ ہوئے اور ہم جلدی جلدی جا رہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح جمع کرتے تھے ایک کو مقدم اور دوسری کو مؤخر کر کے پڑھتے حتیٰ کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَیْلِیُّ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِیْ حَجِّہٖ فَكَانَ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَیُعَجِّلُ الْعِشَآءَ وَیُسْفِرُ بِصَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حج کے موقعہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کی نماز جلدی پڑھتے۔ مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے، نماز عشاء میں جلدی کرتے اور فجر کی نماز روشنی میں ادا کرتے۔

وَجَمِیْعُ مَا ذَهَبْنَآ اِلَیْہِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ كَیْفِیَّۃِ الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اس باب میں دو نمازیں جمع کرنے کی کیفیت کے سلسلے میں یہ سب باتیں جنھیں ہم نے اپنایا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶ اَلصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی اَیُّ الصَّلَوَاتِ

باب ۳۶: درمیانی نماز کون سی ہے؟

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُرَادِیُّ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ اِنَّ رَهْطًا مِّنْ قُرَیْشٍ اجْتَمَعُوْا فَمَرَّ بِهِمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَرْسَلُوْا اِلَیْہِ غُلَامَیْنِ لَهُمْ یَسْاَلَانِہٖ عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی فَقَالَ هِیَ الظُّهْرُ فَقَامَ اِلَیْہِ

ابن ابی ذئب، زبرقان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ اکٹھے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اپنے دو غلام آپ کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجے انھوں نے فرمایا وہ ظہر کی نماز ہے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور حضرت زید بن ثابت کے پاس

marfat.com

رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ وَرَآءَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ وَالنَّاسُ فِي قَائِلَتِهِمْ وَتِجَارَتِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ.

آیا۔ انہوں نے فرمایا یہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال کے بعد) پڑھتے تھے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں لوگ اس وقت قیلولے یا تجارت میں معروف ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگ نماز ترک کرنے سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيْمٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ أَوْ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ وَكَانَتْ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى أَصْحَابِهِ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى لِأَنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (لفظ ہجیر فرمایا یا لفظ ہاجرہ) ادا فرماتے تو صحابہ کرام پر یہ نماز سب سے زیادہ بھاری ہوتی اس پر آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو" کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ هِيَ الظُّهْرُ.

حضرت عبد الرحمن بن ابان بن عثمان اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ نماز ظہر ہے۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ.

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر سے وہ حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ الْيَرْبُوْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

حضرت ابن یربوع مخزومی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہی بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

---

marfat.com

٩٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيعَةَ قَالَا اَنَا اَبُوْ صَخْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ۔

حضرت یزید بن عبداللہ ابن قسیط فرماتے ہیں میں نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) سے سُنا وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہی بات فرماتے ہوئے سُنا۔

٩٢١ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِي الْوَلِيْدِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَفْلَحَ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ اقْرَاْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهَا الَّتِيْ فِيْ اِثْرِ الضُّحٰى قَالَ فَرَدُّوْنِيْ اِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُوْنَ بَيِّنْ لَنَا اَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اقْرَاْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهَا الصَّلٰوةُ الَّتِيْ وُجِّهَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن افلح فرماتے ہیں کہ ان کے کچھ ساتھیوں نے انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا انھوں نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جو چاشت کے بعد آتی ہے، فرماتے ہیں انھوں (دوستوں) نے مجھے دوبارہ بھیجا میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں واضح طور پر بتائیے کہ وہ کون سی نماز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کی طرح رُخ کیا فرماتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ ظہر کی نماز ہے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا فَقَالُوْا هِيَ الظُّهْرُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهٖ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعِ الْمُؤَذِّنِ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلُهٗ

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ کہتے ہیں یہ نماز ظہر ہے انھوں نے اس سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا جسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دلیل بنایا اور اسے ہم نے حضرت ربیع موذن کی روایت میں ان سے ذکر کیا نیز ان لوگوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

marfat.com

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ فَاسْتَدَلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلَى أَنَّهَا الظُّهْرُ فَهٰذَا قَوْلٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ لِلْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الْوُسْطَى وَغَيْرِهَا فَكَانَتِ الظُّهْرُ فِيمَا أُرِيدَ وَلَيْسَتْ هِيَ الْوُسْطَى فَوَجَبَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَمِنَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حُضُورُهَا حَيْثُ تُصَلَّى فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ الَّتِي يُفَرِّطُونَ فِي حُضُورِهَا لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ يُرِيدُ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَضْيِيعِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِي قَدْ أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطَى أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ مِنْهُنَّ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ إِنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَمْ يَكُنْ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَإِنَّمَا كَانَ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۹۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال سے متصل) پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ ایک یا دو صفیں ہوتیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ ظہر کی نماز ہے، یہ خود ان کا اپنا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اس آیت میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت نماز وسطیٰ اور اس کے علاوہ تمام نمازوں کی محافظت کے لیے نازل ہوئی اور ان میں ظہر کی نماز بھی مراد ہو لیکن وہ درمیانی نماز نہیں ہے پس اس آیت سے تمام نمازوں کی حفاظت واجب ہوگئی اور حفاظت یہ ہے کہ جب وہ نمازیں پڑھی جائیں تو ان میں حاضر ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس نماز کے بارے میں جس میں وہ کوتاہی کرتے تھے فرمایا ان لوگوں کو باز آنا چاہیے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا تو آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ اس نماز کو ضائع کرنے سے باز رہیں جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ورنہ میں ان پر ان کو گھروں کو جلا دوں گا اس پر درمیانی نماز کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔

ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نماز ظہر کے بارے میں نہیں تھا بلکہ وہ نماز جمعہ کے بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کچھ لوگ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحْرِقُ عَلٰى قَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں ان کے گھروں میں جلا دوں ــــــــ

فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُّخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَلَمْ يَسْتَدِلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْجُمُعَةَ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَاِنَّهَا الْعَصْرُ وَسَنَاْتِيْ بِذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں تو انھوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمعہ کی نماز درمیانی نماز قرار نہیں دیا۔ انشاء اللہ یہ بات اپنی جگہ پر آئے گی۔

کچھ تابعین نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موافقت کی ہے

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ زَعَمَ حُمَيْدٌ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحَرِّقَ عَلٰى اَهْلِهَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نماز جس کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھر جلانے کا ارادہ فرمایا تھا، جمعہ کی نماز تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں وہ لکڑیاں جمع کرے پھر نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں اس ذات کی

marfat.com

فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ وہ موٹی (پُر گوشت) ہڈی یا بکری کے نہایت عمدہ پائے حاصل کرے گا تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہو۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَمَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

ابن ابی الزناد اور مالک، ابوالزناد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَمْ يَخْرُجْ إِلَى الصَّلٰوةِ بَيْتَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق پر فجر اور عشاء سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا میں چاہتا ہوں کہ موذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اس کے بعد آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز کے لیے نہیں آتے۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قُرْبُهُ ثُمَّ جَاءَ وَفِي النَّاسِ رُقُودٌ وَهُمْ عِزُونَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ إِلَى عَرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا وَهُمْ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلَى أَهْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا اس کے قریب وقت ہوا تو آپ تشریف لائے لوگ کپڑے اتار کر سو چکے تھے۔ آپ کو سخت غصہ آیا پھر فرمایا اگر کوئی شخص لوگوں کو کھجوروں کی ایک ٹوکری یا (بکری کے) پایوں کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کریں گے لیکن وہ اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور انہیں آگ لگا کر جلا دوں۔

marfat.com

هٰذِهِ الْمُدْبِرِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاضْرِمْهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ۔

۹۲۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابوبکرہ نے حضرت عاصم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اَنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ هِيَ الْعِشَآءُ وَلَمْ يَدُلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهَا هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔

توحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات عشاء کے بارے میں فرمائی ہے لیکن اس میں اس کے درمیان نماز ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے جسے ہم ان شاء اللہ اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

بعض تابعین نے بھی اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے۔

۹۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَطَآءُ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحْرِقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلٰوةُ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عطاء خراسانی، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلادیں وہ نماز عشاء تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاِنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ اُخْرٰى۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ان تمام باتوں کے خلاف مروی ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حالت نماز کے لیے نہیں بلکہ کسی دوسرے حال کے لیے تھا

۹۳۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَاَمَرْتُ رَجُلًا

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کوئی بات مانع نہ ہوتی تو میں آدمی کو حکم دیتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کو ان کے گھروں میں جلادیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا برایک

marfat.com

أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ حَرَّقْتُ بُيُوْتًا عَلٰى مَا فِيْهَا قَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ رَجُلٍ بَلَغَهُ عَنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَأُحَرِّقَنَّ بَيْتَهُ عَلٰى مَا فِيْهِ.

آدمی کی وجہ سے تھا آپ کو اس کی طرف سے ایک خبر پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اسے گھر کے اندر جلا دوں گا۔

فَهٰذَا جَابِرٌ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ لِلتَّخَلُّفِ عَمَّا لَا يَنْبَغِي التَّخَلُّفُ عَنْهُ فَلَيْسَ فِي هٰذَا وَلَا فِي شَيْءٍ مِّمَّا تَقَدَّمَهُ الدَّلِيْلُ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مَا هِيَ فَلَمَّا انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَّكُوْنَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا لَيْسَ فِيْهِ حِكَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِهِ لِأَنَّهُ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ وُجِّهَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ خِلَافُ ذٰلِكَ.

تو یہ ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس بات سے پیچھے رہنے کے سلسلے میں تھا جس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے اس روایت اور گزشتہ روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی دلیل ہو کہ درمیانی نماز کونسی ہے جب ہماری اس مذکورہ گفتگو کی بناء پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے اس بات پر پائی جانے والی دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات منقول نہیں بلکہ وہ ان کا اپنا قول ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا یہی وہ نماز ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سند کے علاوہ اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

٩٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔

فَلَمَّا تَضَادَّ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيْهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ.

جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات میں تضاد پایا گیا تو یہ اس بات کی دلیل بنے کہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں اب ہم ان کے غیر سے مروی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

marfat.com

۹۳۲- فَإِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُخْلَدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابورجاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انھوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِيَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔

حضرت ابورجاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالخلیل، جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میرے پہلو میں کھڑے ایک صحابی نے فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَكَانَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ هُوَ قُنُوْتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْقُنُوْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے، تمام نمازوں اور (بالخصوص) درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔ ان کے نزدیک یہ قنوت، فجر کی نماز میں تھا لہٰذا انھوں نے اس سے ثابت کیا کہ درمیانی نماز وہی ہے جس میں ان کے نزدیک قنوت ہے۔

marfat.com

عِنْدَهُ وَقَدْ خُولِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فِيمَ نَزَلَتْ۔

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی گئی ہے۔

۹۳۷ - فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو جاؤ" اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حسین بن نصر کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَالْقُنُوتُ السُّكُوتُ وَالْقُنُوتُ الطَّاعَةُ۔

حضرت سفیان، اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں منصور سے وہ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوئی "قنوت" خاموشی کو کہتے ہیں اور قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں بھی ہے۔

۹۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ قَالَ مِنَ الْقُنُوتِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَهْبَةِ اللّٰهِ۔

حضرت مجاہد، اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں فرماتے ہیں رکوع، سجدہ، بازو بچھا دینا اور خوفِ خدا سے آنکھیں بند کر دینا قنوت ہے۔

۹۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ كَانَ الْقُنُوتُ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنَّمَا الْقُنُوتُ الطَّاعَةُ يَعْنِي وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں اگر قنوت کا وہ مطلب ہوتا جو تم کہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس سے کچھ حصہ نہ ہوتا، قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں ہے "اور جو تم (ازواج مطہرات) میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔"

marfat.com

٩٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ كُلُّهَا قُنُوتٌ أَمَّا الَّذِي تَصْنَعُونَ فَلَا أَدْرِي مَا هُوَ۔

حضرت ابوالاشہب فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمام نماز قنوت ہے جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ يُخْبِرُونَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ السُّكُوتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُنُوتَ الْمَذْكُورَ فِيهَا هُوَ الْقُنُوتُ الْمَفْعُولُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ الْقُنُوتِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوتُ الْمَذْكُورُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ الْقُنُوتَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذًا لَمَا تَرَكَهُ إِذْ كَانَ قَدْ أَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن ارقم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جو بتاتے ہیں کہ اس آیت میں جس قنوت کا حکم دیا گیا ہے وہ اس گفتگو سے خاموشی اختیار کرنا ہے جسے وہ لوگ نماز میں کرتے تھے ــــــ لہٰذا اس سے آیت میں مذکور قنوت سے نماز فجر کی قنوت پر دلیل کا امکان نہ رہا۔

بعض لوگوں نے اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے ہم نے اسے صبح کی نماز میں قنوت سے متعلق باب میں ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اگر اس آیت میں مذکور قنوت وہی نماز فجر والی قنوت ہوتی تو آپ اسے نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن پاک نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے موقف پر دوسری دلیل بھی مروی ہے۔

٩٤٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ فَصَلَ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا درمیانی نماز فجر کی نماز ہے یہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی کو جدا جدا کرتی ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي جَعَلَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِهِ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هٰذِهِ الْعِلَّةُ وَقَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس دلیل کے ساتھ فجر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا گیا ہے وہ یہی ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " وقوموا للہ قانتین " سے

marfat.com

يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ. أَرَادَ بِهِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ طُولُ الْقِيَامِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ فَقَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِي مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

جو انھوں نے صبح کی نماز کا قنوت مراد لیا ہے اس سے طویل قیام مراد ہو جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا جس میں قیام طویل ہو۔ ہم نے یہ بات اس کتاب میں اپنے مقام پر ان کی سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّمَا أُقِرَّتِ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ لِطُولِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ أَرَادَ بِهٖ فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ "صبح کی نماز، طویل قرأت کی وجہ سے دو رکعتیں برقرار رکھی گئیں" دوسرے مقام پر ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقوموا للّٰہ قانتین" سے اس (قنوت) کا تمام نمازوں اور درمیانی نماز میں بھی ہونا مراد ہو وسطیٰ ہو یا غیر وسطیٰ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درمیانی نماز کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نمازِ عصر ہے۔

۹۲۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ زِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ۔

حضرت زر بن عبید اللہ عبدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" نماز عصر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔"

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ وَذَهَبَ أَيْضًا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ أَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ

جب اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف باتیں مروی ہیں تو ہم نے چاہا کہ ان کے غیر کی روایات دیکھیں جو لوگ اس سے نمازِ عصر کے علاوہ مراد لیتے ہیں وہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

۹۲۵- فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَنَافِعٌ

حضرت ابوجعفر محمد بن علی اور حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن رافع (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نے ان دونوں سے بیان فرمایا کہ وہ ازواج مطہرات کے دور میں قرآن پاک

مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَمْرَوبْنَ رَافِعٍ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَھُمْ اَنَّہٗ کَانَ یَکْتُبُ الْمَصَاحِفَ عَلٰی عَھْدِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَکْتَبَتْنِیْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عُمَرَ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصْحَفًا وَقَالَتْ لِیْ اِذَا بَلَغْتَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ مِنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَلَا تَکْتُبْھَا حَتّٰی تَاْتِیَنِیْ فَاُمْلِیْھَا عَلَیْکَ کَمَا حَفِظْتُھَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُھَا اَتَیْتُھَا بِالْوَرَقَۃِ الَّتِیْ اَکْتُبُھَا فَقَالَتِ اکْتُبْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ۔

لکھا کرتے تھے فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک نسخہ لکھنے کے لیے دیا اور فرمایا جب سورۂ بقرہ کی اس آیت پر پہنچو تو اسے نہ لکھنا یہاں تک کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں اس طرح لکھاؤں گی جس طرح میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے فرماتے ہیں جب میں اس پر پہنچا تو وہ کاغذ جس پر میں نے لکھا تھا اسے کر حاضر ہوا، ام المؤمنین نے فرمایا لکھو "

تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز اور نماز عصر کی حفاظت کرو۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ زَیْدِ اَسْلَمَ عَنْ عَمْرِوبْنِ رَافِعٍ مِثْلَہٗ عَنْ حَفْصَۃَ غَیْرَ اَنَّھَا لَمْ تَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت عمرو بن رافع سے وہ حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَۃَ اِنَّہٗ قَالَ اَمَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَحَدِیْثِ حَفْصَۃَ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ مَعْبَدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا اس کے بعد انھوں نے حضرت حفصہ سے علی بن معبد کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ اُمِّ حُمَیْدٍ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی فَقَالَتْ کُنَّا نَقْرَؤُھَا عَلَی الْحَرْفِ الْاَوَّلِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ام حمید بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد " الصلوٰۃ الوسطیٰ " کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پہلے ہم عہد رسالت میں اس طرح پڑھتے تھے " حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للّٰہ قانتین "۔

marfat.com

وَسَلَّمَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ.

قَالُوا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُسْطٰى غَيْرُ الْعَصْرِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عِنْدَنَا عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰى فَذَكَرَهَا هٰهُنَا بِاسْمَيْهَا جَمِيعًا هٰذَا يَجُوزُ لَوْ ثَبَتَ مَا فِي تِلْكَ الْآثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ مَعَ أَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا

فقہاء کرام فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر" فرمایا تو ثابت ہوا کہ "صلوۃ وسطی" (درمیانی نماز) عصر کے علاوہ ہے لیکن ان کی اس بات پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے عصر کو عصر بھی کہا جاتا ہو اور وسطی بھی، لہٰذا یہاں ان کے دونوں نام ذکر فرمائے۔ لیکن یہ بات اس وقت ممکن ہوگی جب ان روایات میں پائی جانے والی مشہور قراءت پر (لفظ صلوۃ العصر کی) زائد قراءت ثابت ہو حالانکہ جس وقت تلاوت کے ساتھ یہ دلیل قائم ہو چکی ہے تو وہ ہر اس بات کو دور کرتی ہے جو اس کے خلاف ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ الَّذِي كَانَ فِي مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ.

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں پہلے روایت کی گئی روایات کے خلاف (مذکور) ہے۔

۹۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ مَكْتُوبًا فِي مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ.

حضرت عمرو بن رافع فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے مصحف میں لکھا ہوا تھا "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وہی صلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین" (یعنی صلوۃ العصر کا ذکر صلوۃ وسطی کی تفسیر کے طور پر ہوا)۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ تَأْوِيلَ الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ سُمِّيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ

پہلی روایات میں مذکور ارشاد خداوندی کا مفہوم جو ہم نے بیان کیا وہ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ عصر کی نماز کو نماز عصر بھی کہتے تھے اور صلوۃ وسطی بھی، لہٰذا اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جن کے نزدیک اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

marfat.com

مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى نَسْخِ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی کا روایت حضرت حفصہ، حضرت عائشہ اور حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہم) کی روایت کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۹۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شَقِيقُ بْنُ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْزَلَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" نازل ہوئی تو ہم دور رسالت میں جس قدر اللہ نے چاہا اسے پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ"

فَأَخْبَرَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ التِّلَاوَةَ الْأُولَى هِيَ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَإِنَّهُ نَسَخَهَا ذٰلِكَ التِّلَاوَةُ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ فَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ الثَّانِي وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نَسْخًا لِلْعَصْرِ أَنْ تَكُونَ هِيَ الْوُسْطٰى فَذٰلِكَ نَسْخٌ لَهَا وَإِنْ كَانَ نَسْخًا لِتِلَاوَةِ أَحَدِ اسْمَيْهَا وَتَثْبِيتِ اسْمِهَا الْآخَرِ فَإِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا مَا ذَكَرْنَا عُدْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ۔

تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جسے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اور یہ تلاوت اس تلاوت کے ساتھ منسوخ ہو گئی جس کے حجت قائم ہے اگر "والصلوٰۃ الوسطیٰ" عصر کی تنسیخ کے لیے ہے کہ یہ صلوٰۃ وسطیٰ نہیں تو یہ اس بات کا نسخ ہوگا اور اگر اس کے ایک نام کی تلاوت منسوخ کرنے اور دوسرے کو باقی رکھنے کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" سے نماز عصر ہی مراد ہے۔ جب ہمارے اس بیان میں احتمال کی صورت پیدا ہو گئی تو ہم نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی طرف رجوع کیا۔

۹۵۱ - فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت زر رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ احزاب کے موقع پر لڑتے رہے حتیٰ کہ نماز عصر نہ پڑھ سکے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو رسول اکرم

marfat.com

قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوة العصر حتى كربت الشمس ان تغيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم املأ قلوب الذين شغلونا عن الصلوة الوسطى نارا واملأ بيوتهم نارا واملأ قبورهم نارا قال علي كنا نرى انها صلوة الفجر۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ان لوگوں نے ہمیں "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) سے روکے رکھا ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے، ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے۔

فهذا علي قد اخبر انهم كانوا يرونها قبل قول النبي صلى الله عليه وسلم هذا الصبح حتى سمعوا النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ يقول هذا فعلموا بذلك انها العصر۔

تو یہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے پہلے اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے یہاں تک کہ اس دن انہوں نے آپ سے سنا تو جان گئے کہ یہ نماز عصر ہے۔

---

٩٥٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي عن شعبة عن الحكم عن يحيى ابن الجزار عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قعد يوم الخندق على فرضة من فرض الخندق ثم ذكر نحوه الا انه لم يذكر قول علي كنا نرى انها الصبح۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ غزوۂ خندق کے دن خندق کے ایک دہانے پر تشریف فرما ہوئے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ہم اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے۔

---

٩٥٣ - حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا الفريابي عن سفيان عن عاصم ابن ابي النجود عن زر بن حبيش قال قلت لعبيدة سل لنا عليا عن الصلوة الوسطى فسأله فذكر نحوه وزاد كنا نرى انها الفجر حتى سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول هذا۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھیں انہوں نے پوچھا تو آپ نے اس (پہلے) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ ہم اسے فجر کی نماز سمجھتے تھے حتی کہ ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا۔

٩٥٤ - حدثنا علي قال ثنا اسحق بن منصور قال ثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن مرة عن عبد الله عن النبي

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ ہم اسے فجر کی نماز

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا الْفَجْرُ۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۹۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتّٰى مَسَّا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ هِلَالٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُّقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَّاْيِهٖ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

۹۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ سَبَلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ

سمجھتے تھے، ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابوعامر، حضرت محمد بن طلحہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ واپس نہ لوٹے حتیٰ کہ عصر کی نماز اس وقت سے رہ گئی جس میں آپ پڑھتے تھے اور شام ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبادہ، حضرت بلال سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت مقسم اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "خندق کے دن" اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر فرمایا۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بتاتے ہیں کہ یہ نماز عصر ہے، تو آپ سے کس طرح اس کے خلاف رائے قبول کی جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دمشق میں آئے ابو کلثم دوسی کے پاس اترے پھر مسجد میں تشریف لا کر اس کے مغربی کونے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں نے درمیانی نماز کے

marfat.com

عن ابی ہریرة انه اقبل حتی نزل دمشق علی آل ابی کلثم الدوسی فاتی المسجد فجلس فی غربیه فتذاکروا الصلوة الوسطی فاختلفوا فیها فقال اختلفنا فیها کما اختلفتم و نحن بفناء بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وفینا الرجل الصالح ابو هاشم بن عتبة بن ربیعة بن عبد شمس فقال انا اعلم لکم ذلک فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان جریا علیه فاستاذن فدخل ثم خرج علینا فاخبرنا انها صلوة العصر۔

بارے میں گفتگو کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں تمہاری طرح ہم میں بھی اختلاف تھا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس کے صحن میں تھے۔ ہم میں سے ایک نیک شخص ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور وہ آپ سے بے تکلف تھے اجازت مانگ کر اندر داخل ہوئے پھر باہر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

۹۶۰- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن حباب قال ثنا عیسی بن یونس عن محمد بن ابی حمید عن موسی بن وردان عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الوسطی صلوة العصر۔

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔

۹۶۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا همام عن قتادة ح و حدثنا علی بن معبد قال ثنا روح قال ثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فهذه آثار قد تواترت وجاءت مجیئا صحیحا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الصلوة الوسطی هی العصر وقد قال بذلک ایضا جملة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

یہ روایات متواترہ صحیح طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے اور جلیل القدر صحابہ کرام نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

---

marfat.com

۹۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درمیانی نماز سے نمازِ عصر مراد ہے۔

۹۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ مِثْلَهٗ.

حضرت حسن، حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۶۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِیُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ.

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ سَاَقْرَاُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الظُّهْرِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ الْعَتَمَةَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ هِیَ الْعَصْرُ هِیَ الْعَصْرُ.

حضرت عبدالرحمن ابن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا عنقریب میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں گا حتیٰ کہ تو جان جائے گا کیا اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد نہیں فرماتا۔ "زوالِ شمس کے وقت نماز پڑھو" اس سے ظہر کی نماز مراد ہے "رات چھا جانے" سے مغرب، "عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں تمہارے پردے کے وقت ہیں" سے عشاء کی نماز "صبح کا وقت (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے" سے نمازِ فجر مراد ہے۔ پھر فرمایا "تمام نمازوں بالخصوص نمازِ عصر کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ" سے نمازِ عصر مراد ہے، یہ نمازِ عصر ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِیْ هٰذَا قَوْلَيْنِ فَقَالَ قَوْمٌ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ

اگر کوئی شخص کہے کہ نمازِ عصر کو "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) کیوں کہا گیا تو اسے جواب دیا جائے گا اس سلسلے میں لوگ دو باتیں کہتے تھے ایک قوم کہتی ہے یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے درمیان

marfat.com

مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَبَيْنَ صَلٰوتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ۔

ہے۔ دوسرے لوگ اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

۹۶۶ - وَقَالَ اٰخَرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنِيْ الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَكَمِ الْكَيْسَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تِيْبَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْفَجْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحَ وَفُدِيَ اِسْحٰقُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعًا فَصَارَتِ الظُّهْرُ وَبُعِثَ عُزَيْرٌ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ لَبِثْتَ فَقَالَ يَوْمًا فَرَاَى الشَّمْسَ فَقَالَ اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ وَقَدْ قِيْلَ غُفِرَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَجُهِدَ فَجَلَسَ فِي الثَّالِثَةِ فَصَارَتِ الْمَغْرِبُ ثَلٰثًا وَاَوَّلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَلِذٰلِكَ قَالُوا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنًى صَحِيْحٌ لِاَنَّ اَوَّلَ الصَّلَوَاتِ اِنْ كَانَتِ الصُّبْحَ وَاٰخِرَهَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَالْوُسْطٰى فِيْمَا بَيْنَ الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ هِيَ الْعَصْرُ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن، عبید اللہ بن محمد بن عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب صبح کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، یہ صبح کی نماز ہو گئی۔ حضرت اسحق علیہ السلام کی قربانی[1] ظہر کے وقت پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں، یہ نماز ظہر ہو گئی، حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کر کے پوچھا آپ کتنا عرصہ ٹھہرے انہوں نے عرض کیا ایک دن پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا کچھ حصہ، اس کے بعد آپ نے چار رکعات ادا کیں تو یہ نماز عصر ہو گئی۔ یہ بھی کہا گیا کہ مغرب کے وقت حضرت عزیر اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بخشش ہوئی تو چار رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جب تھک گئے تو تیسری رکعت پر بیٹھ گئے تو مغرب کی تین رکعتیں ہو گئیں اور عشاء کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی اسی لیے نماز عصر کو درمیانی نماز کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح ہے کیونکہ اگر صبح کی نماز پہلی اور عشاء کی نماز آخری نماز ہو تو پہلی اور آخری کے درمیان درمیانی نماز عصر کی نماز ہو گی، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ درمیانی نماز نماز عصر ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ الْفَجْرُ اَيُّ وَقْتٍ هُوَ

باب ۳: نماز فجر کس وقت ادا کی جائے

۹۶۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسلمان عورتیں

---

[1] قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے اسحق علیہ السلام کی ...

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں پھر اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو انھیں کوئی شخص پہچان نہ سکتا۔

۹۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعیب نے امام زہری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِّنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے فرمایا اندھیرے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نہ پہچان سکتیں۔

۹۷۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

یحییٰ بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں (یحییٰ بن سعید) نے فرمایا کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

۹۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيْرُ بْنُ أَبِي مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا فَأَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت بشیر بن ابو مسعود نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر آپ نے سفیدی میں ادا فرمائی اس کے بعد روشنی کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض فرمائی۔

۹۷۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ

حضرت نہیک بن یریم، حضرت مغیث بن سُمَی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہمیں

marfat.com

ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نُهَيْكُ ابْنُ يَرِيمٍ عَنْ مُغِيثِ ابْنِ سُمَيٍّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَالْتَفَتَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهِ صَلٰوتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

٩٧٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَا تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔

٩٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ۔

٩٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ جَعَلَ يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ أَوْ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

٩٧٦- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی تو میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی۔

حضرت قتادہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لیے نکلے۔ میں (حضرت قتادہ) نے پوچھا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا جتنے وقت میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔!

حضرت منصور بن زاذان، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

محمد بن عمرو بن حسن فرماتے ہیں جب حجاج آیا تو اس نے نماز کو موخر کر دیا ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا صحابہ کرام صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے

حضرت محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ

marfat.com

وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

---

۹۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيْمَتْ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَاءِ وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تُعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ۔

حضرت صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ، حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی، تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، طلوع فجر کے ساتھ ہی اقامت کہی گئی۔ اس وقت ستارے آسمان میں صاف نظر آ رہے تھے اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ پہچانے نہیں جاتے تھے۔

---

۹۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوْسِيُّ قَالَ ثَنَا ضُرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ بْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْحَيِّ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَانْصَرَفَ وَمَا أَكَادُ أَنْ أَعْرِفَ وُجُوْهَ الْقَوْمِ أَيْ كَأَنَّهُ بِغَلَسٍ۔

حضرت ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری فرماتے ہیں مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے قبیلہ کے کچھ سواروں کے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو اندھیرے کی وجہ سے لوگوں کے چہرے پہچان نہیں سکتا تھا۔

---

۹۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضُرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ضرغامہ ابن علیبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

بیان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذه الآثار وقالوا هكذا يفعل في صلوة الفجر يغلس بها فانه افضل من الاسفار بها. وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل الاسفار بها افضل من التغليس

۹۸۰ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يقول حج عبد الله فامرني علقمة ان الزمه فلما كانت ليلة مزدلفة وطلع الفجر قال اقم فقلت يا ابا عبد الرحمن ان هذه الساعة ما رأيتك تصلي فيها قط فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي هذه يعني هذه الصلوة الا هذه الساعة في هذا المكان من هذا اليوم قال عبد الله هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما ياتي الناس من مزدلفة وصلوة الغداة حين ينزع الفجر رأيت

۹۸۱ - حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا اسرائيل قال ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن ابن يزيد قال خرجت مع عبد الله بن مسعود الى مكة فصلى الفجر يوم النحر حين سطع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هاتين الصلاتين تحولان عن وقتهما في هذا المكان المغرب وصلوة

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ فجر کی نماز اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے وہ روشنی میں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اندھیرے کی بجائے سفیدی میں پڑھنا افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی ہے:

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے تو حضرت علقمہ نے مجھے ان کے ساتھ رہنے پر مامور فرمایا، مزدلفہ کی رات جب صبح طلوع ہوئی تو فرمایا اقامت کہو میں نے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے آپ کو کبھی بھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس مقام پر یہ نماز اسی وقت پڑھتے تھے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھی جاتی ہیں، مغرب کی نماز جب لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جاتی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو انھوں نے قربانی کے دن نماز فجر، فجر طلوع ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ دو نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹائی جائیں۔ (مغرب کی نماز اور نماز فجر جو اس وقت پڑھی جاتی ہے۔

الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ طَرِيْفٍ اَنَّهٗ كَانَ شَاهِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّائِفِ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا صَلٰوةَ الْفَجْرِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا رَمٰى بِنَبْلِهٖ اَبْصَرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ۔

حضرت ابوطریف فرماتے ہیں میں طائف کے قلعے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ صبح کی نماز اس وقت پڑھاتے کہ اگر کوئی شخص اپنا تیر پھینکتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے نام کی طرح اس میں تاخیر فرماتے تھے (کیونکہ فجر روشنی پھیلنے اور پھوٹنے کو کہتے ہیں تو آپ روشنی میں نماز پڑھتے)

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلٰى اَبِیْ بَرْزَةَ فَسَاَلَهٗ اَبِیْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيْسِهٖ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

حضرت عوف بن سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ کے پاس حاضر ہوا میرے والد نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اس وقت آدمی اپنے ہم نشین کے چہرے کو پہچان سکتا تھا آپ ساٹھ سے سو تک آیات پڑھتے تھے۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَاخِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا وَعَلٰى تَنْوِيْرِهٖ بِهَا وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ خِلَافِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ بِمُزْدَلِفَةَ وَاَنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ تُحَوَّلُ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ

ان روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نماز فجر تاخیر سے اور روشنی میں پڑھتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ فجر کی نماز اس وقت کے خلاف پڑھتے جس وقت آپ مزدلفہ میں پڑھتے اور یہ نماز (مزدلفہ میں) اپنے وقت سے ہٹائی گئی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات اور گزشتہ روایات میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان میں سے کسی

marfat.com

فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَا فِيْمَا تَقَدَّمَهَا دَلِيْلٌ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا وَغَيْرُهُ أَفْضَلُ مِنْهُ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلٰى أُمَّتِهِ كَمَا تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَكَانَ وُضُوْءُهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوٰى هٰذِهِ الْآثَارِ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ۔

ایک کی فضیلت پر دلالت کرے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی وقت ایک کام کریں اور دوسرے وقت اس کے علاوہ عمل کریں تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جیسے آپ نے ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو فرمایا، حالانکہ آپ کا تین تین اعضاء کو دھونا افضل تھا تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان کے علاوہ روایات کو دیکھیں کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان میں سے کسی کے افضل ہونے کی دلیل ہو۔

۹۸۵۔ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ قَالَ لِأُجُوْرِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو جب تم روشنی میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا یا فرمایا تمہارے ثواب زیادہ ہوں گے

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوْا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے انصاری صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اچھی طرح صبح کرو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

marfat.com

نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَكُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

زید بن اسلم، عاصم بن عمر سے وہ اپنی قوم کے چند انصار صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز، خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اسے اچھی طرح صبح کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو، اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر، ابو بکر صدیق سے وہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْإِخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ وَإِسْرَارُ التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ وَفِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ الْإِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ وَالْأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَيَّنَهُ فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ صبح کو خوب روشن کرنا ہے پہلی دو فصلوں میں مروی روایات میں وہ وقت بتایا گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے، ہو سکتا ہے آپ امت کے لیے وسعت پیدا کرتے ہوئے کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھتے ہوں لیکن ان میں سے افضل وہ ہے جو حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تاکہ روایات میں تضاد نہ ہو۔ اس باب میں مروی روایات کا یہ بیان ہے اور وہ جو آپ کے بعد والوں سے مروی ہے وہ یہ ہے۔

marfat.com

الْاٰثَارُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَمَّا مَا رُوِیَ عَمَّنْ بَعْدَهٗ فِیْ ذٰلِكَ۔

۹۹۱۔ فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَیْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ یُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ حَیَّانَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ السُّحُوْرِ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت قرہ بن حیان بن حارث فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی جب آپ سحری سے فارغ ہوئے تو آپ نے موذن کو حکم دیا اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ عَلِیًّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی وَقْتِ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا اَیُّ وَقْتٍ كَانَ فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ اَطَالَ فِیْهَا الْقِرَاءَةَ فَاَدْرَكَ التَّغْلِیْسَ وَالتَّنْوِیْرَ جَمِیْعًا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِیَ عَنْهُ مَا یَدُلُّ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے طلوع فجر کے وقت نماز شروع فرمائی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے فارغ کب ہوئے ممکن ہے آپ نے طویل قرأت کی ہو اور اس طرح اندھیرے اور روشنی دونوں کو پالیا ہو۔ اور ہمارے نزدیک یہ بہتر تاویل ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں ان سے کوئی بات مروی ہے۔

۹۹۲۔ فَاِذَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ یَزِیْدَ الْاَوْدِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یُصَلِّیْ بِنَا الْفَجْرَ وَنَحْنُ نَتَرَاءَی الشَّمْسَ مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ طَلَعَتْ۔

حضرت داؤد بن یزید اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو ہم سورج کو دیکھتے کہ مبادا طلوع ہو گیا ہو۔

فَهٰذَا الْحَدِیْثُ یُخْبِرُ عَنِ انْصِرَافِهٖ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ حَالِ التَّنْوِیْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ

یہ حدیث اس بات کی خبر دیتی ہے کہ وہ روشنی کی حالت ہوتی تھی۔ یہ ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہے آپ سے

marfat.com

عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِالْاِسْفَارِ۔

یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے روشنی میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ یَا قَنْبَرُ اَسْفِرْ اَسْفِرْ۔

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اے قنبر! روشن کرو، روشن کرو۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنَا سَیْفُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْجُمِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ کَانَ عَلِیٌّ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ اَحْیَانًا وَیُغَلِّسُ بِهَا اَحْیَانًا۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فجر کی نماز کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تو آپ کا اندھیرے میں پڑھانا اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ روشنی کو پایا جائے۔

فَیَحْتَمِلُ تَغْلِیْسُهُ بِهَا اَنْ یَکُوْنَ تَغْلِیْسًا یُدْرِكُ بِهِ الْاِسْفَارَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَیُغَلِّسُ وَیُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَقْرَأُ بِسُوْرَةِ یُوْسُفَ وَیُوْنُسَ وَقِصَارِ الْمَثَانِیْ وَالْمُفَصَّلِ۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں بھی پڑھتے اور اندھیرے میں بھی، اور اس کے درمیان بھی پڑھتے آپ سورہ یوسف، سورہ یونس، قصار مثانی اور مفصل کی تلاوت فرماتے۔

وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْهُ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ کَانَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهٖ مُسْفِرًا۔

اور آپ سے متواتر روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ روشنی میں نماز سے فارغ ہوئے۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا وَرَآءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم نے صبح کی نماز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی۔ آپ نے اس میں سورہ یوسف اور سورہ حج آہستہ قرأت کے ساتھ تلاوت کیں تو اس نے کہا اللہ کی قسم پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت (نماز کے

marfat.com

فِيْهَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً فَقُلْتُ وَاللهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ ـ

لیے) کھڑے ہوتے ہوں گے تو انہوں نے کہا ہاں۔

۹۹۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِالْبَقَرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اسْتَشْرَفُوْا فَقَالُوْا طَلَعَتْ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ ـ

حضرت محمد بن یوسف فرماتے ہیں میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے اس میں سورہ بقرہ تلاوت کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج نکل رہا تھا لوگوں نے کہا سورج طلوع ہوگیا ہے تو انہوں نے فرمایا اس نے ہمیں غافل تو نہیں پایا۔

۹۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالْكَهْفَ حَتّٰى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلٰى جُدُرِ الْمَسْجِدِ هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ـ

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی تلاوت فرمائی حتیٰ کہ میں نے مسجد کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کہیں سورج تو طلوع نہیں ہوا۔

۹۹۹ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ـ

حضرت عبد الملک بن میسرہ، حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورہ کہف اور سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمائی۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسُوْرَةِ يُوْسُفَ ـ

حضرت عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورہ کہف اور سورہ یوسف پڑھی۔

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْأَحْنَفُ ابْنُ قَيْسٍ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِعَاقُوْلِ الْكُوْفَةِ

حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں ہمیں احنف بن قیس نے مقام عاقول کوفہ میں فجر کی نماز پڑھائی انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ کہف اور دوسری میں سورہ یوسف پڑھی اور فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انہوں

marfat.com

فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الْكَهْفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةِ يُوسُفَ قَالَ وَصَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا

نے بھی یہی دو سورتیں پڑھیں۔

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَكَّةَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِيُوسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ. ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي الْوَادِي أَحَدٌ لَأَسْمَعَهُ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھتے ہوئے "غم کی وجہ سے ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ اندر ہی اندر غصہ پیتے تھے (آیت)" پر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھی سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر سورہ زلزال پڑھی اور اتنی بلند آواز سے قرأت کی کہ اگر وادی میں کوئی ہوتا تو اسے سن لیتا۔

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِيُوسُفَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ.

حضرت حکم بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف اور دوسری میں سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا۔

۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت حصین بن سبرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قِرَاءَتَهُ تِلْكَ كَانَتْ قِرَاءَةً بَطِيئَةً لَمْ نَرَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُ فِيهَا كَانَ إِلَّا بِغَلَسٍ وَلَا خُرُوجُهُ كَانَ مِنْهَا إِلَّا وَقَدْ أَسْفَرَ إِسْفَارًا شَدِيدًا وَكَانَ يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا اور حضرت عبد اللہ بن عامر سے مروی ہے آپ آرام آرام سے قرأت کرتے تھے تو ہمارے خیال میں اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت روشنی میں فارغ ہوتے اپنے ماتحت حکام کو بھی اسی طرح لکھتے تھے۔

marfat.com

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ بِغَلَسٍ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ.

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھیں اور لمبی قراءت کریں۔ (راوی کو شک ہے کہ لفظ سواد فرمایا یا غلس، بہر حال معنی ایک ہے۔)

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد، مہاجر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرَاهُ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُمْ فِيهَا بِغَلَسٍ وَأَنْ يُطِيلُوا الْقِرَاءَةَ فَكَذَلِكَ عِنْدَنَا أَرَادَ مِنْهُ أَنْ يُدْرِكُوا الْإِسْفَارَ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هَذَا شَيْئًا سِوَى عُمَرَ قَدْ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْمَذْهَبِ أَيْضًا.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے اور لمبی قراءت کرنے کا حکم دیتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا مقصد یہی تھا کہ وہ روشنی کے وقت تک پہنچ جائیں اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَقَالُوا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ آل عمران پڑھی، لوگوں نے کہا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر طلوع ہو گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ پڑھی، فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سورج طلوع ہونے والا ہے فرمایا اگر طلوع ہوا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيهَا فِي وَقْتٍ غَيْرِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندھیرے میں نماز شروع کی پھر لمبی قراءت

marfat.com

الإسفار ثم مد القراءة فيها حتى خيف عليه طلوع الشمس وهذا بحضرة أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وبقرب عهدهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وبفعله لا ينكر ذلك عليه منهم منكر فذلك دليل على متابعتهم له ثم فعل ذلك عمر من بعده فلم ينكره عليه من حضره منهم **فثبت** بذلك أن هكذا يفعل في صلوة الفجر وأن ما عملوا من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مخالف لذلك **فإن** قال قائل فما معنى قول ابن عمر لمغيث بن سمي لما غلس بالفجر هذه صلوتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع أبي بكر ومع عمر فلما قتل عمر أسفر بها عثمان.

قيل له قد يحتمل أن يكون أراد بذلك وقت الدخول فيها لا وقت الخروج منها حتى يتفق ذلك وما روينا قبله ويكون قوله ثم أسفر بها عثمان أي ليكون خروجهم في وقت يأمنون فيه ولا يخافون فيه أن يغتالوا كما اغتيل عمر **وقد** روي عن عثمان أيضا ما يدل أنه كان يدخل فيها بغلس لإطالته القراءة فيها.

۱۰۹ - **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد وربيعة بن أبي عبد الرحمن عن القاسم بن محمد أن الفرافصة بن عمير الحنفي أخبره ما أخذت سورة يوسف إلا من

کی حتی کہ طلوع آفتاب کا خوف ہوا یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں اور عہد رسالت کے قریب قریب ہوا لیکن آپ کے عمل کا کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی اتباع کی، اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو حاضرین میں سے کسی نے اختلاف نہ کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ فجر کی نماز میں یونہی کیا جائے اور جو کچھ حضور علیہ السلام کے عمل سے انھیں معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کا کیا مطلب ہے جب انھوں نے اندھیرے میں نماز پڑھائی تو مغیث بن سمی سے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اس طرح ہوتی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روشنی میں پڑھا۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے اس سے نماز شروع کرنا مراد ہو، فارغ ہونے کا وقت نہیں تاکہ یہ پہلی روایات کے مطابق ہو، اور ان کے قول کہ "حضرت عثمان نے روشنی میں پڑھی" کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس وقت فارغ ہوں جب کسی قسم کا خوف نہ رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے ساتھ دھوکا نہ ہو۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ طویل قرأت کی خاطر اندھیرے میں نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی فرماتے ہیں میں نے سورۃ یوسف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسے صبح کی نماز میں بار بار پڑھنے سے سیکھی ہے۔

marfat.com

قراءة عثمان ابن عفان رضي الله عنه اياها في الصبح من كثرة ما كان يرددها۔

فهذا يدل ايضا انه قد كان يدخل فيها حذو من كان قبله من الدخول فيها بسواد والخروج منها في حال الاسفار وقد كان عبد الله ابن مسعود ايضا ينصرف منها مسفرا۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس سلسلے میں پہلے دونوں حضرات سے مطابقت رکھتے تھے یعنی اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور روشنی کی حالت میں فارغ ہوتے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی روشنی کی حالت میں اس نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

۱۰۱۰ - حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابي عن الاعمش قال حدثني ابراهيم التيمي عن الحارث بن سويد انه كان يصلي مع امامهم في التيم فيقرأ بهم سورة من المئين ثم ياتي عبد الله فيجده في صلوة الفجر۔

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں وہ قبیلہ تیم میں اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھتے وہ مئین کی تلاوت کرتے پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو انھیں فجر کی نماز میں پاتے۔

۱۰۱۱ - حدثنا ابو الدرداء هاشم ابن محمد الانصاري قال ثنا آدم بن ابي اياس قال ثنا اسرائيل قال ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال كنا نصلي مع ابن مسعود فكان يسفر بصلوة الصبح

حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو صبح کی نماز روشنی میں ادا کرتے۔

فقد عقلنا بهذا ان عبد الله كان يسفر فعلمنا بذلك ان خروجه منها كان حينئذ ولم يذكر في هذه الاحاديث دخوله فيها في اي وقت كان فذلك عندنا والله اعلم على مثل ما روي عن غيره من اصحابه وقد كان يفعل ايضا مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اس روایت سے ہم نے سمجھ لیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دن کو روشن کر دیتے اس سے یہ تو معلوم ہوا کہ آپ کی فراغت اس وقت ہوتی تھی لیکن ان احادیث میں اس بات کا ذکر نہیں کہ آپ شروع کب کرتے تھے۔ پس ہمارے نزدیک یہ دوسرے صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرح ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور عہد رسالت میں ایسا ہوتا تھا۔

۱۰۱۲ - حدثنا اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس الشافعي

حضرت عراک ابن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میں

marfat.com

قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسُوْرَةِ مَرْيَمَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ۔

مدینہ طیبہ میں آیا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ بنو غفار قبیلے کا ایک شخص امامت کرا رہا تھا۔ میں نے سنا اس نے صبح کی پہلی رکعت میں سورہ "مریم" اور دوسری میں "ویل للمطففین" پڑھی۔

١٠١٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهٗ۔

حضرت خثیم بن عراک اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ طیبہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

فَهٰذَا سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ قَدْ كَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْتِخْلَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ هٰكَذَا يُطِيْلُ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ حَتّٰى يُصِيْبَ فِيْهَا التَّغْلِيْسَ وَالْاِسْفَارَ جَمِيْعًا وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

تو یہ ہیں سباع بن عرفطہ جو مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں اس طرح طویل قرأت کرتے کہ اندھیرا اور روشنی جمع ہو جاتے۔

اس سلسلے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

١٠١٤ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ اَفْقَهُ لَكُمْ اِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ۔

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو سفید کر کے پڑھا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ تعلیم کا باعث ہے تم اپنے کاموں کے لیے جلد فارغ ہونا چاہتے ہو

فَهٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مِنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَلٰى اِنْكَارِهٖ عَلَيْهِمْ تَرْكَ الْمَدِّ بِالْقِرَاءَةِ اِلٰى وَقْتِ الْاِسْفَارِ لَا عَلٰى اِنْكَارِ

ہمارے نزدیک حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا یہ اعتراض اس بنیاد پر تھا کہ انھوں نے روشنی تک طویل نہ کی اندھیرے میں نماز شروع کرنے پر اعتراض نہیں کیا۔

عَلَيْهِمْ وَقْتَ الدُّخُولِ فِيهَا فَلَمَّا كَانَ مَا رُوِّينَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْإِسْفَارُ الَّذِي يَكُونُ الْاِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ مَعَ مَا رُوِّينَا عَنْهُ مِنْ إِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ ثَبَتَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ تَرْكُهُ وَأَنَّ التَّغْلِيسَ لَا يُفْعَلُ إِلَّا وَمَعَهُ الْإِسْفَارُ فَيَكُونُ هٰذَا فِي أَوَّلِ الصَّلٰوةِ وَهٰذَا فِي آخِرِهَا۔

پس ہم نے صحابہ کرام سے جو چیز روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ روشنی کی حالت میں نماز سے فارغ ہوتے تھے اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں طویل قرأت کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ صبح کی نماز کے لیے روشنی کو چھوڑنا کسی کے لیے جائز نہیں اور اندھیرے میں یہ نماز اس طرح پڑھی جا سکتی ہے کہ اس کے ساتھ روشنی بھی متصل ہو، اندھیرا نماز کے آغاز میں ہو اور روشنی آخر میں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ قِيلَ لَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُؤْمَرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا کیا مطلب ہوگا جس میں آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں پھر وہ واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ طویل قرأت کے حکم سے پہلے کی بات ہو۔

۱۰۱۵۔ فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجًّا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُصِلَ إِلَى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلُهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ وِتْرٌ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ لِطُولِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلَى صَلٰوتِهِ الْأُولٰى۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اتنی ہی رکعات ملا دیں مغرب کی طاق رکعتیں ہیں اور فجر میں لمبی قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز (دو رکعتوں) کی طرف لوٹ آتے۔

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ تُتِمَّ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِثَالِ مَا يُصَلِّي إِذَا سَافَرَ وَحُكْمُ الْمُسَافِرِ تَخْفِيفُ الصَّلٰوةِ ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَزِيدَ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَأُمِرَ بِإِطَالَةِ بَعْضِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں بتایا کہ نماز مکمل ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے جیسے آپ حالت سفر میں پڑھتے اور مسافر کے لیے نماز میں تخفیف کا حکم ہے پھر بعض نمازوں میں اضافہ اور بعض میں طویل قرأت کا حکم دیا گیا۔ لہٰذا ممکن ہے کہ آپ کا اندھیرے میں نماز پڑھنا اور عورتوں کا اس وقت لوٹنا

marfat.com

فَيَجُوْزُ وَاللهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ تَغْلِيْسِهٖ بِهَا وَانْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنْهَا وَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مِثْلِ مَا يُصَلِّيْ فِيْهِ الْاٰنَ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اُمِرَ بِاِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا وَاَنْ تَكُوْنَ مَفْعُوْلَةً فِي الْحَضَرِ بِخِلَافِ مَا يُفْعَلُ فِي السَّفَرِ مِنْ اِطَالَةِ هٰذِهٖ وَتَخْفِيْفِ هٰذِهٖ وَقَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ اَيْ اَطِيْلُوا الْقِرَاءَةَ فِيْهَا لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْهَا فِيْ اٰخِرِ وَقْتِ الْاِسْفَارِ وَلٰكِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فِيْ وَقْتِ الْاِسْفَارِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ فِعْلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ فِيْ اِصَابَتِهِمُ الْاِسْفَارَ فِيْ وَقْتِ انْصِرَافِهِمْ مِنْهَا وَاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَقَدْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ مَا قَدْ.

کہ اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی ہوں اس وقت کی بات ہو جب آپ آج کی سفر نماز جیسی نماز پڑھتے ہوں پھر اس میں لمبی قرأت کا حکم دیا گیا اور ہو سکتا ہے آپ حالت اقامت میں طویل قرأت کرتے ہوں اور سفر کی صورت میں تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہوں اور آپ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر و یعنی اس میں لمبی قرأت کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ روشنی میں نماز شروع کرو بلکہ یہ کہ اس سے روشنی کی حالت میں فارغ ہو۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہماری ذکر کردہ روایات سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہو گئی اور اس کے ساتھ ساتھ بعد میں صحابہ کرام کا عمل بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے اور اس پر ان کا اتفاق ہے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا۔ جو ہم سے حضرت محمد بن خزیمہ نے بیان کیا۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ فَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے پر جس قدر اتفاق کیا ہے اتنا کسی دوسری بات پر نہیں کیا۔

فَلَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللهُ اَعْلَمُ اِجْتِمَاعُهُمْ عَلٰى خِلَافِ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ اِلَّا بَعْدَ نَسْخِ ذٰلِكَ وَثُبُوْتِ خِلَافِهٖ فَالَّذِيْ

لہٰذا ہمارے نزدیک صحابہ کرام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف اس وقت تک اتفاق ممکن نہیں جب تک اس کا نسخ اور اس کے خلاف آپ کا عمل ثابت نہ ہو جائے پس صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کرنا اور روشنی کی حالت میں

marfat.com

يَنْبَغِي الدُّخُولُ فِي الْفَجْرِ فِي وَقْتِ التَّغْلِيسِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا فِي وَقْتِ الْإِسْفَارِ عَلَى مُوَافَقَةِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

سے فارغ ہونا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۸ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلَّى صَلٰوةُ الظُّهْرِ فِيهِ

باب ۳۸: نماز ظہر کا مستحب وقت

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر، زوال کے فوراً بعد ادا فرماتے تھے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ يَقُولُ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ أَوْ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن عمرو بن حسین فرماتے ہیں ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے یا (فرمایا) جب سورج ڈھل جاتا۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ أَوْ مِنَ التُّرَابِ فَأَجْعَلُهَا فِي كَفِّي ثُمَّ أُحَوِّلُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے پھر میں کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنی ہتھیلی میں رکھتا۔ پھر دوسری ہتھیلی میں ڈالتا حتی کہ وہ ٹھنڈی ہو جاتیں پھر میں پیشانی کی جگہ پر رکھتا اور میں سخت گرمی کی وجہ سے ایسا کرتا۔

mahat.com

فِي الْكَفِّ الْأُخْرَى حَتَّى تَبْرُدَ ثُمَّ أَضَعُهَا فِي مَوْضِعِ جَبِينِي مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔

١٠٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِيرِ فَمَا أَشْكَانَا۔

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت سورج کی تپش سے متعلق شکایت کی لیکن آپ نے اسے تسلیم نہ کیا۔

١٠٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ كَانَ يُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْحَرُّ۔

حضرت ابواسحٰق، سعید بن وہب سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابواسحٰق فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جس سے لوگوں کو سخت گرمی محسوس ہوتی۔

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا۔

حضرت ابواسحٰق، حارثہ بن مضرب یا ان کی مثل کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں سورج کی تپش (کے وقت نماز ظہر) کے بارے میں شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو تسلیم نہ کیا۔

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ۔

حضرت اعمش، ابواسحٰق سے وہ حارثہ سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو ظہر کی نماز کے لیے جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام المومنین نے اپنے

marfat.com

سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَتْ اَبَاهَا وَلَا عُمَرَ۔

والد ماجد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی استثناء بھی نہیں فرمائی۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفُ الْاَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجیر کی نماز جسے تم نماز ظہر کہتے ہو سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَوْ كَانَ نِصْفُ النَّهَارِ فَقَالَ وَلَوْ كَانَ نِصْفُ النَّهَارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہ کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو؟ فرمایا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو۔ (زوال کے بعد کا وقت مراد ہے)

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس پر باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام کو نماز ظہر پڑھاتے۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الظُّهْرَ

حضرت مسروق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا یہی وقت ہے۔

marfat.com

حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا التَّعْجِيْلَ الظُّهْرَ فِى الزَّمَانِ كُلِّهٖ فِىْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا فِىْ اَيَّامِ الشِّتَآءِ فَيُعَجَّلُ بِهَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا فِىْ اَيَّامِ الصَّيْفِ فَتُؤَخَّرُ حَتّٰى يُبْرَدَ بِهَا

وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۰۲۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنْزِلٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

۱۰۳۰ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ سال بھر ظہر کی نماز میں جلدی کرنا اور پہلے وقت میں پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی دلیل وہی ہے جو ہم نے روایت کیا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں جلدی کی جائے جیسا کہ تم نے ذکر کیا لیکن گرمیوں کے دنوں میں اسے مؤخر کر کے ٹھنڈے وقت میں پڑھنا چاہیے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک منزل پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! ٹھہرو، پھر انھوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا بلال! ٹھہرو، وہ پھر اذان کہنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بلال ٹھہرو، حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا جب گرمی کے دن ہوں تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ظہر کی) نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو بے شک گرمی کی شدت، جہنم کی لپٹ سے ہے چنانچہ وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت میں نماز ظہر ادا کرتے۔

marfat.com

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ اَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو سعید سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَسَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت ابو سلمہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ اَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

نافع بن یزید بواسطہ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم سے وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت لیث ابن الہاد سے وہ بواسطہ محمد بن ابراہیم ابو سلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت ابو سلمہ اور حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَسَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت بسر بن سعید اور سلمان اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو! کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپیٹ سے ہے۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ.

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپیٹ سے ہے۔ پس نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِيْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپیٹ ہے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاَمْرُ بِالْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا

ان روایات میں گرمی کی شدت کے باعث ظہر کی نماز ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ گرمیوں کے موسم میں ہی ہو

فِي الصَّيْفِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلَّ اَنَّ اَحَدَ الْاَمْرَيْنِ اَوْلٰى مِنَ الْاٰخَرِ قِيْلَ لَهٗ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ اَنَّ تَعْجِيْلَ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ۔

سکتا ہے یہ روایات ان پہلی روایات کے خلاف ہیں جن میں گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنے کا ذکر ہے۔
اگر کوئی شخص کہے کہ دونوں میں سے ایک کے بہتر ہونے پر کون سی دلیل ہے تو اسے جواب میں کہا جائے گا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھی جاتی تھی۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ وَتَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ بِالْهَجِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے لہٰذا اس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

فَاَخْبَرَ الْمُغِيْرَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ بَعْدَ اِنْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الْحَرِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَوَجَبَ اِسْتِعْمَالُ الْاِبْرَادِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ۔

تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں بتایا کہ ٹھنڈا کرنے کے بارے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس نماز کو گرم وقت میں پڑھنے کے بعد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ موسم گرما میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنا منسوخ ہو گیا اور سخت گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھنا واجب ہوا۔
حضرت انس بن مالک اور ابومسعود رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ اسے سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَشِيْرٌ

حضرت بشیر بن ابی مسعود، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے دیکھا اور کبھی گرمی کی شدت کے باعث مؤخر کیا۔ ان ہی کی سند کے ساتھ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی

marfat.com

ابن ابی مسعود عن ابی مسعود انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر حین تزیغ الشمس وربما اخرھا فی شدۃ الحر وباسنادہ عن ابی مسعود انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجلھا فی الشتاء ویؤخرھا فی الصیف۔

مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نماز ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھتے۔

۱۰۴۳- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا حرمی بن عمارۃ قال ثنا ابو خالدۃ قال ثنا انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوۃ واذا اشتد الحر ابرد بالصلوۃ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت سردی میں (ظہر کی) نماز جلدی، پڑھتے اور سخت گرمی میں ٹھنڈا کر کے ادا فرماتے۔

۱۰۴۴- حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا بشر بن ثابت قال ثنا ابو خالدۃ عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الشتاء بکر بالظہر واذا کان الصیف ابرد بھا۔

حضرت ابو خالدہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

قال ابو جعفر فھکذا السنۃ عندنا فی صلوۃ الظہر علی ما ذکر ابو مسعود وانس من صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فیما قدمنا ذکرہ فی الفصل الاول ما تجب بہ خلاف شیء من ھذا الا ان حدیث اسامۃ وعائشۃ وخباب وابی برزۃ رضی اللہ عنھم کلھا عندنا منسوخۃ بحدیث المغیرۃ الذی رویناہ فی الفصل الآخر واما حدیث ابن مسعود فی صلوۃ الظہر حین زالت الشمس وجعلہ ان ذلک وقتھا فلیس فی ذلک الحدیث ان ذلک کان منہ فی الصیف ولا انہ کان منہ فی

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہی ہے جیسے حضرت ابو مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا۔ اور پہلی فصل میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے اس کا خلاف واجب ہوتا کیونکہ حضرت اسامہ، عائشہ، خباب اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے منسوخ ہیں جسے ہم نے دوسری فصل میں ذکر کیا ہے۔ رہی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کہ انھوں نے سورج ڈھلنے کو ظہر کا وقت بتایا اور اس پر قسم بھی کھائی تو اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ یہ گرمیوں کا وقت ہے نہ یہ کہ سردیوں کا وقت ہے اور نہ ہی اس کے غیر کے خلاف پر کوئی دلیل ہے۔

اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں ان سے امام زہری

الشِّتَاءِ وَلَا دَلَالَةَ فِي ذٰلِكَ عَلَى خِلَافِ غَيْرِهِ وَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَ أَبُو خَالِدَةَ فَفَسَّرَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا فِي الشِّتَاءِ مُعَجِّلًا وَفِي الصَّيْفِ مُؤَخِّرًا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مَا رَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ هُوَ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا پھر حضرت ابو خالدہ نے آکر اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے۔

١٠٤٥- فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي تَعْجِيلِ الظُّهْرِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعَ الْحَجَّاجُ أَذَانَهُ بِالظُّهْرِ وَهُوَ فِي الْجَبَّانَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَصَرَفَهُ وَقَالَ لَا تُؤَذِّنْ وَلَا تَؤُمَّ۔

اگر کوئی شخص نماز ظہر جلدی ادا کرنے کے سلسلہ میں یوں استدلال کرے۔

حضرت سوید ابن غفلہ فرماتے ہیں حجاج نے ان کی اذان ظہر سنی اور وہ جبانہ میں تھا تو اس نے پیغام بھیجا کہ یہ کیسی اذان ہے انھوں نے کہا میں حضرت ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ سورج ڈھلنے پر نماز پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں اس کے بعد حجاج نے ان کو اذان دینے اور نماز پڑھانے سے منع کر دیا۔

قِيلَ لَهُ لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي رَآهُمْ فِيهِ سُوَيْدٌ كَانَ فِي الصَّيْفِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ فِي الشِّتَاءِ وَيَكُونُ حُكْمُ الصَّيْفِ عِنْدَهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے ان کو جس وقت دیکھا وہ موسم گرما کا وقت تھا ممکن ہے یہ سردیوں کی بات ہو اور ان کے نزدیک گرمیوں کا حکم اس کے خلاف ہو۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ سِنَانٍ قَدْ۔

اور اس پر دلیل یہ ہے۔

١٠٤٦- حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِي مَحْذُورَةَ بِمَكَّةَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ حَارَّةٍ شَدِيدَةِ الْحَرِّ فَأَبْرِدْ ثُمَّ أَبْرِدْ بِالْأَذَانِ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایسی زمین میں ہو جو سخت گرم ہے لہٰذا نماز کے لیے اذان ٹھنڈے وقت میں کہو۔

marfat.com

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ عُمَرَ قَدْ اَمَرَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ بِالْاِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَاَوْلَی الْاَشْیَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُوَیْدٌ عَلٰی غَیْرِ خِلَافِ ذٰلِكَ فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِیْ وَقْتٍ لَا حَرَّ فِیْهِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ اَنْ تُعَجَّلَ فِیْ سَائِرِ الزَّمَانِ وَلَا یُؤَخَّرُ كَمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ بَرْزَةَ وَاِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ اَمْرِهِ اِیَّاهُمْ بِالْاِبْرَادِ رُخْصَةً مِنْهُ لَهُمْ لِشِدَّةِ الْحَرِّ لِاَنَّ مَسَاجِدَهُمْ لَمْ یَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ وَذَكَرَ فِیْ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈے وقت (میں اذان کہنے) کا حکم فرمایا لہٰذا بہتر بات یہ ہے کہ ان سے مروی حضرت سوید رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس کے علاوہ پر محمول کیا جائے پس وہ ایسا وقت ہوگا جس میں گرمی نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام موسموں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے اور اسے مؤخر نہ کیا جائے، جیسا کہ حضرت خباب، عائشہ، جابر اور ابوبرزہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ کا ان کو ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دینا محض رخصت تھی اور اس کی وجہ گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نہیں تھا۔ اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمَلِیْحِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ وَاِنَّمَا كَانُوْا یَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا یُصَلُّوْنَ بِمَكَّةَ وَكَانَتْ شَدِیْدَةَ الْحَرِّ وَلَمْ یَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ اَبْرِدُوْا بِهَا۔

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں دوپہر (ابھی زوال) نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صحابہ کرام دوپہر کے وقت نماز پڑھنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے جہاں سخت گرمی ہوتی تھی اور سایہ بھی نہ تھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

قِیْلَ لَهٗ هٰذَا كَلَامٌ یَسْتَحِیْلُ لِاَنَّ هٰذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ لَمَا اَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی السَّفَرِ حَیْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ وَیُصَلِّیْهَا حِیْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا مِنْ غَیْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ فَتَرْكُهُ الصَّلٰوةَ حِیْنَئِذٍ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْاَمْرِ بِالْاِبْرَادِ لَیْسَ لِاَنْ یَكُوْنُوْا فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِی الْكِنِّ ثُمَّ یَخْرُجُوْنَ فَیُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فِیْ حَالِ ذَهَابٍ

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا یہ بات محال ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مؤخر نہ کرتے اس لیے کہ وہاں تو سایہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے تو آپ اسے اسی (پہلے) وقت میں پڑھتے کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہ تھا تو آپ کا اس وقت اسے چھوڑ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے سے متعلق آپ کا حکم اس لیے نہیں تھا کہ وہ سخت گرمی میں سائے کے نیچے رہیں پھر وہ باہر آئیں اور گرمی ختم ہونے پر نماز ظہر ادا کریں۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو آپ سایہ نہ ہونے کی

marfat.com

الْآخَرِ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَصَلَّاهَا حَيْثُ لَا كَرَاهِيَةَ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْهُ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِيْجَابٌ مِنْهُ اِنَّ ذٰلِكَ هُوَ سُنَّتُهَا كَانَ الْكِنُّ مَوْجُوْدًا اَوْ مَعْدُوْمًا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

صورت میں اسے پہلے وقت میں ادا کرتے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک آپ کا یہ حکم بطور ایجاب واقع ہوا ہے اور اس کا سنت طریقہ یہی ہے سایہ ہو یا نہ ہو، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۹ صَلٰوةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ اَوْ تُؤَخَّرُ

باب ۳۹ نماز عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے

۱۰۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الظَّفَرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا كَانَ اَحَدٌ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَبْعَدُ رَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَخُوْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَاَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ اَحَدُ بَنِيْ حَارِثَةَ دَارُ اَبِيْ لُبَابَةَ بِقُبَاءٍ وَدَارُ اَبِيْ عَبْسٍ فِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ ثُمَّ اِنْ كَانَا لَيُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ يَاْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْكِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری، ظفری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ انصار میں سے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے دور تھے (ایک) حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر جو عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور (دوسرے) حضرت ابو عبس بن جبیر جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا حضرت ابولبابہ کا گھر قباء میں اور ابو عبس کا مکان بنو حارثہ میں تھا۔ یہ دونوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کر کے اپنی قوم کے پاس آتے تو انہوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی اور ایسا اس لیے ہوتا کہ حضور علیہ السلام جلدی نماز پڑھتے۔

۱۰۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف

marfat.com

إسحٰق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك قال كنا نصلي العصر ثم يخرج الإنسان إلى بني عمرو بن عوف فيجدهم يصلون العصر.

کے پاس جاتا تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۰۵۰ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا نعيم قال ثنا ابن المبارك قال أنا مالك بن أنس قال حدثني الزهري وإسحٰق بن عبد الله عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر ثم يذهب الذاهب إلى قباء قال أحدهما وهم يصلون وقال الآخر والشمس مرتفعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانے والا قبا کی طرف جاتا (امام زہری اور اسحاق میں سے) ایک (راوی) کہتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور دوسرے (راوی) کہتے ہیں سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۱ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن الزهري عن أنس ح وحدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن أنس قال كنا نصلي العصر ثم يذهب الذاهب إلى قباء فيأتيهم والشمس مرتفعة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا قبا کی طرف جاتا جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۲ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا نعيم قال ثنا ابن المبارك قال أنا معمر عن الزهري عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر فيذهب الذاهب إلى العوالي والشمس مرتفعة قال الزهري والعوالي على الميلين والثلاثة وأحسبه قال والأربعة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھاتے پھر کوئی جانے والا عوالی (مدینہ طیبہ کے ارد گرد ٹیلوں پر واقع دیہات) کی طرف جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں عوالی دو تین میل کے فاصلے پر واقع تھے میرا خیال ہے انھوں نے چار میل کا بھی ذکر کیا۔

۱۰۵۳ - حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال ثنا شعيب بن الليث عن أبيه عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن النبي صلى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو ابھی سورج بلند اور روشن ہوتا پھر کوئی جانے

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

والا عوالی کی طرف جاتا جب وہاں پہنچتا تو ابھی سورج بلند ہوتا۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى قَوْمِي وَهُمْ جُلُوسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَقُولُ لَهُمْ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی روشن ہوتا پھر میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو نماز پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَكَانَ مَا رَوَى عَاصِمُ ابْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيلِ بِهَا لِأَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي ذَكَرُوا فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَهَا إِلَّا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَهٰذَا دَلِيلُ التَّعْجِيلِ وَأَمَّا مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ مُرْتَفِعَةً وَقَدِ اصْفَرَّتْ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيثُ أَنَسٍ هٰذَا لِأَنَّ مَعْنَى مَا رَوَى

بیان مسئلہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں تضاد ہے۔ آپ سے عاصم بن عمر بن قتادہ، اسحق بن عبداللہ اور ابوالابیض نے جو کچھ روایت کیا وہ جلدی نماز پڑھنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ان حضرات کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر جانے والا اس جگہ کی طرف جاتا جس کا انھوں نے ذکر کیا تو انھیں اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ سورج کا رنگ زرد ہو جانے سے پہلے نماز پڑھ لیتے تھے۔ پس یہ جلدی پڑھنے کی دلیل ہے۔

اور حضرت زہری نے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر عوالی کی طرف آتے تو سورج ابھی بلند تھا تو ممکن ہے کہ وہ بلند بھی ہو اور زرد بھی ہو چکا ہو۔

لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ جو کچھ حضرت زہری نے ان سے روایت کیا ہے اس

marfat.com

الزُّهْرِيُّ مِنْهُ بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ أَنَسٍ۔

کا مفہوم اس حدیث کے خلاف ہے جو اسحق بن عبداللہ، عاصم بن عمر اور ابوالابیض نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۰۵۵۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَهِيَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ۔

حضرت ابوارویٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے شجرۃ ذوالحلیفہ آتا اور یہ دو فرسخ کے فاصلے پر ہے

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْأَقْدَامِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَيْرًا عَلَى الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے دو فرسخ کا فاصلہ طے کرتے ممکن ہے یہ سیر پیدل ہو اور ہو سکتا ہے اونٹوں اور دیگر چارپایوں پر ہو۔ پس ہم نے اس بات کو غور سے دیکھا۔

۱۰۵۶۔ فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُعَلَّى وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمْشِي إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَآتِيهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

حضرت اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عصر کی نماز، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کرتا پھر پیدل چل کر ذوالحلیفہ کی طرف جاتا اور غروب آفتاب سے پہلے ان لوگوں کے پاس پہنچ جاتا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيهَا مَاشِيًا وَأَمَّا قَوْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا الْقَلِيلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدل چل کر جاتے تھے ان کا یہ کہنا کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہنچ جاتے تو ممکن ہے وہ زرد ہو جاتا ہو اور بالکل تھوڑا سا باقی رہتا ہو۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

marfat.com

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

حضرت بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو سورج ابھی روشن بلند ہوتا اور فراغت کے بعد کوئی شخص ذوالحلیفہ کی طرف جاتا جو چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے تو غروب آفتاب سے پہلے وہاں پہنچ جاتا۔

فَقَدْ وَافَقَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا حَدِيثَ أَبِي أَرْوَى وَزَادَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا.

یہ حدیث بھی حضرت اروی رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نماز عصر ادا کرتے تو ابھی سورج بلند ہوتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے مؤخر کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا أَمَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ.

حضرت ابوالابیض، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا۔

فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَسٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ فَذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّيهَا فِيهِ وَبَيْنَ غُرُوبِهَا مِقْدَارُ مَا كَانَ يَسِيرُ الرَّجُلُ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ وَإِلَى مَا ذُكِرَ فِي هَذِهِ الْآثَارِ مِنَ الْأَمَاكِنِ.

اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی دیر سے نماز پڑھتے اور نماز پڑھنے کے وقت اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا کہ کوئی شخص ذوالحلیفہ اور ان مقامات کی طرف جاتا جن کا ان روایات میں ذکر ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا ـ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے۔

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ صَدَقَةَ مَوْلٰى اَنَسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ ـ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صدقہ سے مروی ہے کہ ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر تمہاری ان دو نمازوں کے درمیان پڑھتے تھے۔

فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ تَكُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاْخِيْرِهِ الْعَصْرَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ اَرَادَ فِيْمَا بَيْنَ تَعْجِيْلِكُمْ وَتَاْخِيْرِكُمْ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى التَّاْخِيْرِ اَيْضًا وَلَيْسَ بِالتَّاْخِيْرِ الشَّدِيْدِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ فِيْ ذَمِّ مَنْ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ ـ

اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد "ان دو نمازوں کے درمیان" سے ظہر اور مغرب کی نماز مراد ہو۔ یہ تاخیر عصر کی دلیل ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے تعجیل و تاخیر کا درمیان مراد ہو تو یہ بھی تاخیر کی دلیل ہے لیکن زیادہ دیر نہیں۔ جب اس حدیث میں احتمال پایا گیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ابو الابیض کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج روشن بلند ہوتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی مؤخر کر کے پڑھتے تھے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کی مذمت آئی ہے جو عصر کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور وہ معترض یہ روایت ذکر کرے۔

۱۰۶۰ - فَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ

حضرت علاء بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ وہ ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز عصر پڑھنا شروع کر دی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا انہوں نے خود ہی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافقین کی نماز ہے۔ تین بار فرمایا کہ ایک شخص بیٹھا رہے جب سورج

marfat.com

الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِنَّ اِلَّا قَلِيلًا۔

قِيلَ لَهٗ قَدْ بَيَّنَ اَنَسٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ التَّاْخِيرَ الْمَكْرُوهَ مَا هُوَ وَاِنَّمَا هُوَ التَّاْخِيرُ الَّذِي لَا يُمْكِنُ بَعْدَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ اِلَّا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيلًا فَاَمَّا صَلٰوةٌ يُصَلِّيهَا مُتَمَكِّنًا وَيَذْكُرُ اللّٰهُ فِيهَا مُتَمَكِّنًا قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَوَّلِ فِي شَيْءٍ وَالْاَوْلٰى بِمَا فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمَّا جَاءَتْ هٰذَا الْمَجِيْءَ اَنْ نَحْمِلَهَا وَنُخْرِجَ وُجُوهَهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى الْخِلَافِ وَالتَّضَادِّ فَنَجْعَلُ التَّاْخِيرَ الْمَكْرُوهَ فِيهَا هُوَ مَا بَيَّنَهُ الْعَلَاءُ عَنْ اَنَسٍ وَنَجْعَلُ الْوَقْتَ الْمُسْتَحَبَّ مِنْ وَقْتِهَا اَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ هُوَ مَا بَيَّنَهُ اَبُو الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ وَوَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ اَبُو مَسْعُودٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيلِ بِهَا۔

١٠٦١- فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ۔

١٠٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ۔

١٠٦٣- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

کا رنگ زرد ہو جائے اور وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہونے لگے تو کھڑا ہو کر چار بار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں مکروہ تاخیر کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ تاخیر ہے جس کے بعد صرف چار رکعتیں پڑھنا ممکن ہو اور ذکرِ الٰہی بھی قلیل ہو، لیکن وہ نماز جسے اطمینان کے ساتھ ادا کر سکے اور اس میں اطمینان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکے سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے ہے اور اس کے ساتھ اس پہلی بات (وعید) کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے لیے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہم ان روایات کے اتفاقی معانی واضح کریں۔ اختلاف و تضاد پیدا نہ کریں۔ لہٰذا جو کچھ حضرت علاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایات کیا اسے مکروہ تاخیر پر محمول کریں اور مستحب وقت اسے قرار دیں جسے حضرت ابو الابیض نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی تعجیل پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔ (مثلاً) ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج کی دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور ابھی وہ ظاہر نہ ہوتا (یعنی دھوپ باہر نہ نکلتی)۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے اور سورج ابھی ان کے حجرے میں ہوتا اور اس کے بعد سایہ نہ ہوتا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت

marfat.com

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو سورج ابھی میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا (یعنی دھوپ ہوتی)

قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ اَخَّرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا فَلَمْ يَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهَا اِلَّا بِقُرْبِ غُرُوْبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ۔

اس معترض سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہو لیکن کبھی آپ تاخیر سے پڑھتے لیکن حجرہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے دھوپ غروب کے قریب منقطع ہوتی تھی پس اس حدیث میں نماز عصر جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں۔

۱۰۶۴ - وَذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسَارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ۔

اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے:

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے۔ پھر کوئی شخص مدینہ طیبہ کے دوسرے کنارے کی طرف لوٹتا۔ تو سورج ابھی چمک رہا ہوتا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ مَضٰى جَوَابُنَا فِيْ هٰذَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمْ نَجِدْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمَّا صُحِّحَتْ وَجُمِعَتْ مَا يَدُلُّ اِلَّا عَلٰى تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى تَعْجِيْلِهَا اِلَّا مَا قَدْ عَارَضَهٗ غَيْرُهٗ فَاسْتَحْبَبْنَا تَاْخِيْرَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنَّهَا تُصَلّٰى وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ فِيْ وَقْتٍ يَبْقٰى بَعْدَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَيُّبِ الشَّمْسِ وَلَوْ خُلِّيْنَا وَالنَّظَرَ لَكَانَ تَعْجِيْلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْ اَوَائِلِ اَوْقَاتِهَا اَفْضَلَ وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ اَوْلٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهٖ

اس سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں ہمارا جواب گذشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ پس ان روایات کی تطبیق و تصحیح کے بعد ہم ان میں ایسی بات نہیں پاتے جو تاخیر عصر پر دلالت نہ کرتی ہو اور ہمیں عصر کی نماز جلدی پڑھنے کے بارے میں بھی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ یہ کہ روایات میں تعارض ہو۔ پس ہم نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب قرار دیا لیکن (زیادہ دیر نہیں بلکہ) اس وقت پڑھی جائے جب سورج روشن ہو اور غروب آفتاب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو، اگر ہم غور نہ کریں تو تمام نمازوں کو شروع وقت میں جلدی پڑھنا افضل ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے اس پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

marfat.com

ومن بعده ما يدل على ذلك ايضا.

١٠٦٥ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع ان عمر كتب الى عماله ان اهم امركم عندي الصلوة من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع صلوا العصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة.

١٠٦٦ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا نعيم بن حماد قال ثنا يزيد بن ابي حكيم عن الحكم بن ابان عن عكرمة قال كنا مع ابي هريرة في جنازة فلم يصل العصر وسكت حتى راجعناه مرارا فلم يصل العصر حتى راينا الشمس على راس اطول جبل بالمدينة.

١٠٦٧ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم قال كان من قبلكم اشد تعجيلا للظهر واشد تاخيرا للعصر منكم.

فهذا عمر بن الخطاب يكتب الى عماله وهم اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرهم بان يصلوا العصر والشمس بيضاء مرتفعة ثم ابو هريرة قد اخرها حتى راها عكرمة على راس اطول جبل بالمدينة ثم ابراهيم يخبر عمن كان قبله يعني من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحاب عبد الله انهم كانوا اشد تاخيرا للعصر ممن بعدهم فلما جاء هذا من افعالهم

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج بلند روشن اور صاف ہو اور (اس کے بعد) سوار دو یا فرسخ مسافت طے کر سکے۔ — حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے عصر کی نماز نہ پڑھی اور خاموش رہے اور ہم نے بار بار اُن کی طرف رجوع کیا لیکن انھوں نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سورج دیکھا۔

حضرت منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تمہاری نسبت ظہر میں زیادہ جلدی کرتے اور عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

تو یہ ہیں حضرت عمر بن خطاب جو اپنے عمال کو لکھتے ہیں اور وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ انھیں عصر کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتے جب سورج روشن بلند ہو۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے تاخیر سے پڑھا حتیٰ کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سورج، مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا۔ پھر حضرت ابراہیم پہلے لوگوں یعنی صحابہ کرام اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ بعد والوں کی نسبت عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

جب صحابہ کرام کے اقوال و افعال اس طرح آتے ہیں

ف۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

وَمِنْ اَقْوَالِهِمْ مُؤْتَلِفًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ مُحَلِّقَةٌ وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَتَرْكُ خِلَافِهَا وَاَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ تَاْخِيْرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ اَخْبَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوْهُ تَاْخِيْرُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلَيْهِ فَاَمَّا قَبْلَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسَ فِيْهِ صُفْرَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِتَاْخِيْرِ الْعَصْرِ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعَصَّرَ

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعَصَّرَ فَاَخْبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اِسْمَهَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ سَبِيْلَهَا اَنْ تُعَصَّرَ وَهٰذَا الَّذِيْ اِسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ اَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی کہ آپ یہ نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند ہوتا بعض روای میں محلقہ کا لفظ ہے (یعنی بلند ہوتا) تو ان روایات کو اختیار ک ان کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے اور وہ نماز عصر کو موخر کریں تو اتنی تاخیر نہ ہو کہ تاخیر کرنے والا اس وقت تک پہنچ جائے جس بارے میں حضرت علاء کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ منافقوں کی نماز یہی وہ وقت جس تک نماز عصر کی تاخیر مکروہ ہے لیکن ، پہلے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے تاخیر عصر کوئی حرج نہیں ۔ اور یہ ان روایات کے مطابق افضل ہے جو اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مروی ہیں ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عصر کو تاخیر کی وجہ سے عصر کہتے ہیں ۔ تو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں تاخیر کی جاتی ہے ۔ پس اس وقت تاخیر کو ہم مستحب سمجھتے ہیں لیکن اتنی دیر نہ ہو جائے کہ سورج کا رنگ بدل جائے یا وہ پیلا پڑ جائے ۔ حضرت امام ابو حنیفہ ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے ۔ اگر کوئی یہ نماز جلدی پڑھنے کے سلسلے میں اس روایت سے استدلال کرے ۔

marfat.com

ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبِهٖ نَأْخُذُ۔

فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي التَّبْكِيرِ بِهَا أَيْضًا بِمَا۔

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَنُقَسِّمُهُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ نَطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوالنجاشی کہتے ہیں مجھ سے حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹنی ذبح کرتے، اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر گوشت پکا کر کھاتے اور ابھی سورج غروب نہ ہوتا۔

قِيلَ لَهٗ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ بِسُرْعَةِ عَمَلٍ وَقَدْ أُخِّرَتِ الْعَصْرُ فَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ يَرٰى تَأْخِيرَ الْعَصْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فِي حَدِيثِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ ثُمَّ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي قَدْ كَانَ أَخَّرَهَا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ فَكَانَ قَدْ أَخَّرَهَا فِي الْيَوْمَيْنِ جَمِيعًا وَلَمْ يُعَجِّلْهَا فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا كَمَا فَعَلَ فِي غَيْرِهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُصَلّٰى فِيهِ هُوَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى تَأْخِيرِهَا لَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ آخِرُ كِتَابِ الْأَذَانِ وَالْمَوَاقِيتِ۔

جواباً کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے اور عصر دیر سے پڑھی جاتی تھی۔ پس ہمارے نزدیک اس میں قائلینِ تاخیر کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔

اور ہم نے "اوقاتِ نماز" کے بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج روشن، بلند اور صاف تھا پھر دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا، تو آپ نے پہلے دن بھی تاخیر سے پڑھی لیکن دوسرے دن اس سے بھی تاخیر فرمائی لہٰذا دونوں دنوں میں تاخیر فرمائی اور دوسری نمازوں کی طرح جلدی نہیں پڑھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت جس میں نماز پڑھنا مناسب ہے وہ ہے جس کی طرف تاخیر کے قائلین گئے ہیں نہ وہ جس کو دوسرے حضرات نے اپنایا ہے

اذان اور اوقاتِ نماز کی بحث مکمل ہوگئی۔

marfat.com

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ إِلَى أَيْنَ يُبْلَغُ بِهِمَا

۱۰۷۰- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّينَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

باب آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

حضرت زرقیین کے آزاد کردہ غلام، سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اٹھاتے۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ مَدًّا وَلَمْ يُوَقِّتُوا فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ۔

اہلِ علم کے اقوال

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھائے لیکن انھوں نے اس کا کوئی تعین نہیں کیا۔ وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۲- وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

marfat.com

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ.

جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ کاندھوں کے برابر ہو جاتے۔

۱۰۷۳ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۰۷۴ - وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ـــــ حضرت مالک، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ فَوَاللهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ قَالَ فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے سنا اور وہ دس صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ فرماتے ہیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم تم نہ تو ہم سے زیادہ آپ کی پیروی کرنے والے ہو اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے مقدم ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں صحابہ کرام نے فرمایا، اچھا پیش کیجیے۔ تو حضرت ابو حمید نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان سب نے فرمایا آپ نے

marfat.com

هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ.

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الرَّفْعُ فِي التَّكْبِيْرِ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ يُبْلَغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوَزُ اِنْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اِنَّمَا ذُكِرَ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرُ مُنْتَهٰى بِذٰلِكَ اِلَيْهِ اَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ يُبْلَغُ بِهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَخَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا الْاُذُنَيْنِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِاِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ اُذُنَيْهِ.

۱۰۷۷ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ

بتایا کہ آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا نظریہ ہے وہ فرماتے ہیں نماز کے شروع میں ہاتھ کا ندھوں تک اٹھائے جائیں اس سے تجاوز نہ کریں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے اور جو کچھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے وہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو خوب اٹھاتے اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ کہاں تک اٹھاتے تھے ممکن ہے کاندھوں تک پہنچاتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اٹھانا نماز سے پہلے دعا کے لیے ہو پھر اس کے بعد نماز کی تکبیر کہتے ہوں اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے ہوں۔

پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کے بعد نماز کے لیے ہاتھ اٹھانے پر محمول ہوگی۔ تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ نماز کے شروع میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں۔ اس ضمن میں انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

marfat.com

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۸ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالاحوص نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۹ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ السُّوسِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت نصر بن عاصم، مالک بن حویرث سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا "حتیٰ کہ آپ ان کو کانوں کے اوپر کے مقابل لے جاتے۔"

۱۰۸۰ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ۔

عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے کے برابر اٹھاتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِيهَا بَيَانُ الرَّفْعِ إِلٰى أَيِّ مَوْضِعٍ هُوَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات جن میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے کہ کہاں تک اٹھاتے جائیں، ایک دوسرے سے مختلف ہو گئیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے

marfat.com

اِنْتَهٰى بِهٖ وَخَرَجَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ اَنْ يَكُوْنَ مُضَادًّا لَهَا اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اَيَّ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اَوْلٰى اَنْ يُقَالَ بِهٖ.

۱۰۸۱- فَاِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ وَاِذَا سَجَدَ فَذَكَرَ مِنْ هٰذَا مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعَلَيْهِمُ الْاَكْسِيَةُ وَالْبَرَانِسُ فَكَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهَا وَاَشَارَ شَرِيْكٌ اِلٰى صَدْرِهٖ.

فَاَخْبَرَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ رَفْعَهُمْ اِلٰى مَنَاكِبِهِمْ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَيْدِيَهُمْ كَانَتْ حِيْنَئِذٍ ثِيَابِهِمْ وَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اِذَا كَانَتْ اَيْدِيْهِمْ لَيْسَتْ فِيْ ثِيَابِهِمْ اِلٰى حَذْوِ اٰذَانِهِمْ فَاَعْمَلْنَا رِوَايَتَهٗ كُلَّهَا فَجَعَلْنَا الرَّفْعَ اِذَا كَانَتِ الْيَدَانِ فِي الثِّيَابِ لِعِلَّةِ الْبَرْدِ اِلٰى مُنْتَهٰى مَا يُسْتَطَاعُ الرَّفْعُ اِلَيْهِ وَهُوَ الْمَنْكِبَانِ وَاِذَا كَانَتَا بَادِيَتَيْنِ رَفَعَهُمَا اِلَى الْاُذُنَيْنِ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُجْعَلَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَمَا اَشْبَهَهُ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ وَالْيَدَانِ بَادِيَتَانِ اِذَا كَانَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَا

شروع میں ذکر کیا وہ ان کے خلاف نہ ہو۔ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں معنوں کو دیکھیں کہ ان میں سے کس کا قائل ہونا بہتر ہے۔ تو ہم نے دیکھا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ تکبیر کہتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے۔ اور جو کچھ اللہ نے چاہا انہوں (حضرت وائل بن حجر) نے ذکر کیا۔

پھر آئندہ سال آپ کے پاس حاضر ہوا تو صحابہ کرام پر چادریں اور ٹوپیاں تھیں۔ وہ ان کے اندر سے ہی ہاتھ اٹھاتے حضرت شریک (راوی) نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا

تو حضرت وائل بن حجر نے اپنی حدیث میں بتایا کہ وہ اپنے کندھوں تک اس لیے اٹھاتے تھے کہ اس وقت وہ کپڑوں (چادروں) میں ہوتے تھے اور یہ بھی بتایا کہ جب ان کے ہاتھ کپڑوں کے اندر نہ ہوتے تو کانوں کے برابر اٹھاتے تو ہم نے ان کی مکمل روایت پر عمل کیا۔ ہمارے نزدیک جب سردی کی وجہ سے ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتے تو اس وقت جہاں تک ممکن ہوتا اٹھاتے اور وہ کاندھے ہیں۔ اور جب ہاتھ ظاہر ہوتے تو کانوں تک اٹھاتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

یہ بات جائز نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اور اس کی مثل روایت جن میں کاندھوں تک کا ذکر ہے انہیں اس حالت پر محمول کیا جائے جب ہاتھ ننگے ہوں کیونکہ ممکن ہے وہ کپڑوں کے اندر ہوں تو یہ بات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف ہوگی اور یوں احادیث میں تضاد ثابت ہوگا بلکہ ہم اتفاق پر محمول کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

marfat.com

كانتا في الثياب فيكون ذلك مخالفا لما روى وائل بن حجر فيتضاد الحديثان ولكنا نحملهما على الاتفاق فنجعل حديث ابن عمر على ان ذلك كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم ويداه في ثوبه على ما حكاه وائل في حديثه ونجعل ما روى وائل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه فعله في غير حال البرد من رفع يديه الى اذنيه فيستحب القول به وترك خلافه واما ما رويناه عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فهو خطأ وسنبين ذلك في باب رفع اليدين في الركوع ان شاء الله تعالى فثبت بتصحيح هذه الآثار ما روى وائل عن النبي صلى الله عليه وسلم على ما فصلنا مما فعل في حال البرد وفي غير حال البرد وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

سے وہ حالت مراد لیں گے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کپڑے میں لپٹے ہوتے جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور جو کچھ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے یعنی کانوں تک اٹھانا وہ سردی نہ ہونے کی حالت پر محمول ہوگا۔ لہٰذا یہ قول اختیار کرنا اور اس کے غیر کو چھوڑنا اچھا ہے۔

اور جو کچھ اس سلسلے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ ہم "رکوع میں ہاتھ اٹھانے" سے متعلق باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ یہی ہے جو ہم نے سردی کی حالت کو دوسری حالت سے الگ قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۴۱ ما يقال في الصلوة بعد تكبيرة الافتتاح

باب ۴۱ تکبیر اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

۱۰۸۲- حدثنا ابراهيم بن ابي داود قال ثنا ابو ظفر عبد السلام بن مطهر قال ثنا جعفر بن سليمان الضبعي عن علي بن علي الرفاعي عن ابي المتوكل الناجي عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر پڑھتے: "سبحانک اللہم (آخر تک) یا اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود

marfat.com

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ثُمَّ يَقْرَأُ

نہیں پھر "لا الہ الا اللہ" پڑھتے، اس کے بعد تین بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہتے پھر پڑھتے اعوذ باللہ السمیع العلیم (آخر تک) شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ سننے جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔

۱۰۸۳- وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن "پھر قرأت کرتے" نہیں فرمایا۔

۱۰۸۴- وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَيْفٍ التَّجِيبِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے، پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھتے۔

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا أَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ هٰذَا إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حسن بن ربیع فرماتے ہیں حضرت ابو معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی یہی کلمات کہتے تھے۔

۱۰۸۶- كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں ہمیں نماز پڑھائی تو کہا "اللہ اکبر سبحانک اللھم" وتعالی

marfat.com

مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ۔

جدک" تک۔

۱۰۸۷۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت شعبہ حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور "ولا الٰہ غیرک" کا اضافہ کیا۔

۱۰۸۸۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے ذوالحلیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ يُسْمِعُ مَنْ يَلِيْهِ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو شخص آپ کے قریب تھا اس نے سنا۔

۱۰۹۰۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ لِيَتَعَلَّمُوْهَا۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور اسی طرح یہ دعا پڑھی تاکہ وہ سیکھ لیں۔

---

marfat.com

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِىْ لِلْمُصَلِّىْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اَنْ يَقُوْلَ وَلَا يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ التَّعَوُّذِ اِنْ كَانَ اِمَامًا اَوْ مُصَلِّيًا لِنَفْسِهٖ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَزِيْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۲- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ.

۱۰۹۳- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ.

۱۰۹۴- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ

اقوال اہل علم

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی۔ وہ کہتے ہیں نمازی کو نماز شروع کرتے وقت یہی الفاظ کہنے چاہییں اس میں اضافہ نہ کرے، البتہ امام ہو یا خود اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ بھی ہیں لیکن دوسرے لوگوں نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اس بات کا اضافہ کرے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت یہ آیت پڑھتے "اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ" .... آخر تک (ترجمہ:) میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، خالص اس کا فرمانبردار ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

حضرت عبد العزیز بن ابی سلمہ حضرت ماجشون سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

حضرت ماجشون اور حضرت عبد اللہ بن فضل حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

marfat.com

عَنِ ابْنِ مَاجِشُوْنَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

١٠٩٥ - وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن فضل، حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا جَاءَتِ الرِّوَايَةُ بِهٰذَا وَبِمَا قَبْلَهٗ اِسْتَحْبَبْنَا اَنْ يَّقُوْلَهُمَا الْمُصَلِّيْ جَمِيْعًا وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا اَبُوْ يُوْسُفَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سب روایات میں یہ کلمات بھی آئے ہیں اور پہلے والے کلمات بھی، تو ہم اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں کہ نمازی یہ تمام کلمات پڑھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اس کے قائلین میں ہیں۔

بَابُ ۴۲ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۴۲ نماز میں بسم اللہ پڑھنا

١٠٩٦ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعیم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، جب "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" پڑھا تو "آمین" کہا۔ لوگوں نے بھی لفظ آمین کہا اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب کی نمازوں سے میری نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

١٠٩٧ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حجرہ مبارک میں نماز ادا کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور مکمل سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ (ترجمہ:) اللہ کے نام سے شروع جو

marfat.com

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهَا فَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

نہایت مہربان رحم والا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا، نہایت مہربان رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا جو تیرے انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ پر (چلانا)

اَقْوَالِ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقْرَاَ بِهَا كَمَا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اقوال اہل علم

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کے نزدیک "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سورۂ فاتحہ سے ہے اور نمازی کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھے۔

انہوں نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے بھی استدلال کیا ہے

۱۰۹۸ كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ اَبِيْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بلند آواز سے بسم اللہ کی تلاوت کی اور میرے والد ماجد بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۹۹ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھی۔

۱۱۰۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا اِذَا قَرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں سورۃ سے پہلے اور بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم ترک نہ کرتے بشرطیکہ بعد میں سورت پڑھنا ہوتی۔

---

marfat.com

۱۱۰۱۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

حضرت یزید فقیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قرأت کا آغاز فرماتے تھے۔

۱۱۰۲۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

حضرت ارزق بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ پڑھتے تھے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" —، غیر المغضوب علیہم ولا الضالین "بسم اللہ الرحمن الرحیم"۔

۱۱۰۳۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَقَالَ هِيَ الْآيَةُ السَّابِعَةُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا قَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ان حضرات نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ "وَلَقَدْ آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي ..." "ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات دی ہیں) سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر فرمایا یہ ساتویں آیت ہے حضرت جریج فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسطرح بیان کیا ہے جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَاخْتَلَفُوا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقُولُهَا سِرًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقُولُهَا الْبَتَّةَ لَا فِي السِّرِّ وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ۔ وَاحْتَجُّوا عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فِي ذٰلِكَ بِمَا:

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہم نماز میں اسے بلند آواز سے پڑھنے کے قائل نہیں ہیں اس کے بعد ان کا آپس میں اختلاف ہوا بعض کہتے ہیں آہستہ آواز سے پڑھے اور بعض کے نزدیک بالکل نہ پڑھے نہ آہستہ اور نہ بلند آواز سے، انھوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم

marfat.com

قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور (شروع میں) خاموش نہ ہوتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَيْسَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَقَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ كَمَا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالَّذِينَ اسْتَحَبُّوا الْجَهْرَ بِهَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِأَنَّهَا عِنْدَهُمْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اسْتَحَبُّوا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْتَفَى بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ انْتَفَى بِهِ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَرَأَ بِهَا فِي الْأُولَى فَعَارَضَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ وَكَانَ هٰذَا أَوْلَى مِنْهُ لِاسْتِقَامَةِ طَرِيقِهِ وَفَضْلِ صِحَّةِ مَجِيئِهِ عَلَى مَجِيءِ حَدِيثِ نُعَيْمٍ وَقَالُوا أَمَّا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَدِ اخْتَلَفَ الَّذِينَ رَوَوْهُ فِي لَفْظِهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَرَوَاهُ آخَرُونَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۂ فاتحہ سے نہیں ہے۔ اگر وہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے اور جن لوگوں نے اسے سورہ فاتحہ کا حصہ قرار دیتے ہوئے پہلی رکعت میں بلند آواز سے پڑھنا پسند کیا ہے وہ دوسری رکعت میں بھی اسے مستحب سمجھتے ہیں۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں (بسم اللہ) پڑھنے کی نفی ہو گئی تو پہلی رکعت میں بھی نفی ثابت ہو گئی۔

پس یہ حدیث نعیم بن محمد کی روایت (رقم ۱۹۵) کے معارض ہوئی حالانکہ یہ اپنے طریق روایت اور صحت سند کے اعتبار سے نعیم کی روایت سے زیادہ مستقیم اور فضیلت کی حامل ہے وہ حضرات کہتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا اس کے راویوں کا الفاظ میں اختلاف ہے بعض نے اسی طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور بعض نے اس کے خلاف ذکر کیا۔ مثلاً

١٠٥ : كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ

حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وضاحت

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَتَتْ لَهٗ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

کے ساتھ ایک ایک حرف کر کے بیان کی۔

فَفِيْ هٰذَا اَنَّ ذِكْرَ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَنْعَتُ بِذٰلِكَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَائِرِ الْقُرْاٰنِ كَيْفَ كَانَتْ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَمَعْنٰى هٰذَا غَيْرُ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ پورا قرآن پاک اسی طرح پڑھتے تھے۔ اس میں آپ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ابن جریج کی روایت کا مفہوم اس کے خلاف ہے۔

وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ تَقْطِيْعُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ كَانَ مِنَ ابْنِ جُرَيْجٍ اَيْضًا حِكَايَةً مِّنْهُ لِلْقِرَاءَةِ الْمُفَسَّرَةِ حَرْفًا حَرْفًا الَّتِيْ حَكَاهَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَحَدٍ

یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج کی حدیث میں سورۂ فاتحہ کا جو ذکر ہے اس میں اس بات کا احتمال ہو کہ ابن جریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وضاحت کے ساتھ بیان کی ہو جس طرح ابن ابی ملیکہ نے بیان فرمایا لہٰذا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں کسی کے لیے دلیل ثابت نہ ہوئی۔

وَقَالُوْا لَهُمْ اَيْضًا فِيْمَا رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ اَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ اَنَّهَا هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ فَاِنَّا لَا نُنَازِعُكُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْهَا فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ اِنَّهٗ لَمْ يَجْهَرْ بِهَا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا جَمِيْعًا اَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعُ اٰيَاتٍ فَمَنْ جَعَلَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْهَا

یہ حضرات ان (پہلے قول کے قائلین) سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے " ولقد اٰتینٰک سبعًا من المثانی " کے بارے میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) سبع مثانی سے ہے تو اس بارے میں ہم تم سے نہیں جھگڑتے لیکن تم نے یہ جو کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اسی کا ایک حصہ ہے تو اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات مروی ہے جس کا تم نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ ان حضرات سے جن سے ہم نے اس باب میں احادیث روایت کی ہیں یہ بات مروی ہے کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو یہ روایت اس بات کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ سورۂ فاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے

عَدَّهَا آيَةً وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهَا مِنْهَا عَدَّ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ آيَةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِي ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۱۰۶- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا قَدْ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُّمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ السَّبْعِ الطُّوَلِ وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَجَعَلْتُمُوْهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ اجْعَلُوْهَا فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَخَشِيْتُ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَجَعَلْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُثْمَانُ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ السُّوْرَةِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُهَا فِي فَصْلِ السُّوَرِ وَهِيَ غَيْرُهُنَّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ

پس جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اس سے قرار دیا اس نے اسے مستقل آیت شمار کیا اور جس نے اسے فاتحہ سے نہیں سمجھا اس نے "أنعمت علیہم" کو آیت قرار دیا اور جب ان کا اس مسئلے میں اختلاف ہو گیا تو غور و فکر ضروری ہے۔ اور ہم اسے اپنے مقام پر وضاحت سے بیان کریں گے۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو کس بات نے سورۂ انفال جو سات طویل سورتوں میں سے ہے اور سورۂ براءت جو سو سو آیات والی سورتوں سے ہے، کو ملانے پر مجبور کیا اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں سورت میں داخل کرو جس میں فلاں فلاں باتوں کا ذکر ہے ان دونوں کا واقعہ ایک جیسا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور میں آپ سے اس بارے میں پوچھ نہ سکا مجھے ڈر ہوا کہ کہیں براءت (دوسری) اسی (پہلی سورت) سے نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں سے قرار دیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث میں بتا رہے ہیں کہ ان کے نزدیک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورت کا حصہ نہ تھی۔ وہ اسے سورتوں کو الگ الگ کرنے کے لیے لکھتے تھے اور یہ سورتوں کا غیر ہے۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہے نیز متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ

marfat.com

وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَجْهَرُونَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

١١٠٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْإِسْلَامِ مِنْهُ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْهَا مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ إِذَا قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

ابن عبد اللہ بن مغفل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور میں نے اسلام میں نئی بات پیدا کرنے پر ان سے بڑھ کر کسی کو سخت نہیں پایا۔ انھوں نے مجھے بسم اللہ پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا بیٹے! اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے بچو! فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے ان میں کسی سے یہ نہیں سُنا لہٰذا جب قراءت کرو تو الحمد للہ رب العالمین پڑھو

١١٠٨ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قراءت شروع کرتے تھے۔

١١٠٩ - وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے

marfat.com

بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

نہیں سُنا۔

١١١٠ - وَكَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قُمْتُ وَرَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں حضرت صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں کھڑا ہوا تو یہ تمام حضرات نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

١١١١ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَرَى حُمَيْدٌ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حمید کے خیال میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

١١١٢ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے نہیں سُنا۔

١١١٣ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ثابت، حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" نہیں پڑھتے تھے۔

marfat.com

الرَّحِيْمِ۔

۱۱۱۴ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آہستہ آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

۱۱۱۵ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَالْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم الحمد للہ رب العالمین سے (قراءت) شروع کرتے تھے۔

۱۱۱۶ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ الْمَقْدِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۷ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نُوْحٍ اَخَا بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

محمد بن نوح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے قراءت شروع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز "اللہ اکبر" سے

marfat.com

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيْمِ.

شروع فرماتے، قرأت الحمد للہ کے ساتھ شروع کرتے اور سلام کے ساتھ مکمل کرتے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِمَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِي بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا عُنِيَ بِالْقِرَاءَةِ هٰهُنَا قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فَاحْتَمَلَ إِنَّهُمْ لَمْ يَعُدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُرْاٰنًا وَعَدُّوْهَا ذِكْرًا مِثْلَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيُسْتَفْتَحُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَفِي بَعْضِهَا إِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيُ الْجَهْرِ مَعْنًى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَذِكْرُهَا سِرًّا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ متواتر روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ وہ الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ اس سے پہلے یا بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔ کیونکہ یہاں قرأت سے قرأت قرآن مجید مراد ہے۔ لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قرآن سے شمار نہیں کیا اسے سبحانک اللھم وبحمدک کی طرح شمار کیا ہے اور وہ جو آغاز نماز کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ قرأت قرآن ہے جو بسم اللہ کے بعد ہوتی ہے وہ الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسرے طریقے پر (آہستہ) پڑھتے تھے۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا ترک اور آہستہ پڑھنا ثابت ہوا۔ یہ بات حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

marfat.com

١١١٩۔ كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِيْنِ۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ"، "اعوذ باللہ" اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

١١٢٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْاَعْرَابِ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ بدویوں کا کام ہے۔

١١٢١۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

عبد الملک ابن بشیر، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

١١٢٢۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ اَنَّ سِنَانَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَ اَدْرَكْتُ الْاَئِمَّةَ وَمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ اِلَّا بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت عبد الرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے ائمہ (خلفائے راشدین) کو پایا وہ "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

١١٢٣۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاسود، حضرت عمر و ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا مَا يَقْرَءُونَ بِهَا.

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے علماء میں سے کئی حضرات کو پایا وہ اسے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۲۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهُ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْآنِ لَوَجَبَ أَنْ يُّجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ سِوَاهَا أَلَا تَرَى أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّتِيْ فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الَّتِيْ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يُخَافَتُ بِهَا وَيُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَثَبَتَ أَنْ يُّخَافَتَ بِهَا وَيُسَرَّ كَمَا يُسَرُّ التَّعَوُّذُ وَالْاِفْتِتَاحُ وَمَا أَشْبَهَهَا وَقَدْ رَأَيْنَاهَا أَيْضًا مَكْتُوْبَةً فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِيْ غَيْرِهَا وَكَانَتْ فِيْ غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهَا فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَّتْنَا مِنْ نَفْيِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد والے لوگوں (صحابہ کرام) سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم با آواز بلند پڑھنے کا ترک ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن سے نہیں اگر یہ قرآن سے ہوتی تو باقی قرآن کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سورۂ نمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اسی طرح بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے جس طرح باقی قرآن پاک کو بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن پاک کا ایک حصہ ہے۔ جب ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے پہلے والی بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک سے نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ "اعوذ باللہ"، "سبحانک اللھم" اور اس طرح کے دیگر اذکار کی طرح اسے بھی آہستہ پڑھا جائے۔ اور ہم اسے قرآن پاک کی تمام سورتوں، فاتحہ ہو یا کوئی دوسری سورت، سب کے شروع میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ فاتحہ کے علاوہ یہ کسی سورت کی (ابتدائی) آیت نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت بھی نہیں۔

یہ ہے وہ بات جو ہم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورۂ فاتحہ سے ہونے اور بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کے

marfat.com

أن تكون من فاتحة الكتاب ومن نفي الجهر بها في الصلوة فقول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى۔

کے بارے میں ثابت کی۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۴۳ القراءة في الظهر والعصر

باب ۴۳: ظہر وعصر کی قرأت

۱۱۲۶- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا سعيد وحماد ابنا زيد عن أبي جهضم موسى بن سالم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس قال كنا جلوسا في فتيان من بني هاشم إلى ابن عباس فقال له رجل أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر قال لا قال فلعله كان يقرأ فيما بينه وبين نفسه في حديث سعيد قال لا وفي حديث حماد هي شر من الأولى ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا لله أمره الله عز وجل فبلغ والله ما أمر به۔

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم بنو ہاشم کے کچھ نوجوان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر (کی نماز) میں قرأت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں، ہوسکتا ہے آپ دل میں پڑھتے ہوں۔ حضرت سعید کی روایت میں ہے فرمایا "نہیں" اور حضرت حماد کی روایت میں ہے یہ پہلے (یعنی پڑھنے) سے بدتر ہے، پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (فرمانبردار) بندے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا اور آپ نے اس کا حکم پہنچا دیا۔

۱۱۲۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير بن حازم قال ثنا أبي قال سمعت أبا يزيد المدني يحدث عن عكرمة عن ابن عباس أنه قيل له إن ناسا يقرءون في الظهر والعصر فقال لو كان لي عليهم سبيل لقلعت ألسنتهم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ فكانت قراءته لنا قراءة وسكوته لنا سكوتا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرأت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے ان پر کوئی اختیار ہوتا تو ان کی زبانیں کاٹ دیتا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی تو ہمارے لیے قرأت ضروری ہوگئی اور آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تو ہمیں بھی خاموش رہنا ہوگا۔

بيان المسئلة

بیان مسئلہ

فذهب قوم إلى هذه الآثار التي

ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ ہمارے

marfat.com

رَوَيْنَاهَا فَقَلَّدُوهَا وَقَالُوا لَا نَرَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدٌ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ الْبَتَّةَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ۔

نزدیک ظہر و عصر میں بالکل قرأت نہیں ہے انھوں نے یہ بات حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَأَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ أَيُقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا۔

حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ظہر اور عصر میں قرأت ہے، انھوں نے فرمایا نہیں۔

فَقِيلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے سنت یاد رکھی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت کرتے تھے یا نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَإِنَّمَا أَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا عَنْهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَأْ فِي ذٰلِكَ فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَفَى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّ غَيْرَهُ قَدْ تَحَقَّقَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو نمازوں میں قرأت نہ کرنا ان کے نزدیک ثابت نہیں اور ہم نے جو ان کی پہلی روایت بیان کی ہے اس میں انھوں نے قرأت چھوڑنے کا حکم دیا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت نہیں فرمائی۔ تو جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت متحقق نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کی نفی ہو گئی۔ کیونکہ دوسروں کے نزدیک ان نمازوں میں قرأت ثابت ہے جیسے کہ ہم اسے اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ رَأْيِهِ

علاوہ ازیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے بھی اس کے خلاف ہے۔

:marfat.com

مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ۔

۱۱۳۰ - كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ۔

حضرت عیزار بن حریث سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا تُصَلِّ صَلٰوةً اِلَّا قَرَاْتَ فِيْهَا وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔

حضرت عیزار بن حریث فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر کوئی نماز نہ پڑھو اگر (قرأت) سورۂ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ وَمُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُكَ فَاقْرَاْ مِنْهُ مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَلِيْلٌ ۔

حضرت ابو العالیہ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظہر اور عصر کی (نماز میں) قرأت کے بارے میں پوچھا یا آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (قرآن پاک) تمہارا امام ہے پس اس سے تھوڑا یا زیادہ پڑھو اور قرآن میں کچھ بھی قلیل نہیں ہے۔

۱۱۳۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ اَنْ اُصَلِّيَ صَلٰوةً لَا اَقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَوْ مَا تَيَسَّرَ ۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ، حضرت ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے حیا آتی ہے کہ میں سورۂ فاتحہ یا جو بھی آسان ہو، پڑھے بغیر نماز ادا کروں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَاْيِهٖ اَنَّ الْمَاْمُوْمَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْاِمَامَ يَتَحَمَّلُ عَنِ الْمَاْمُوْمِ وَلَمْ نَرَ الْمَاْمُوْمَ يَتَحَمَّلُ عَنِ الْاِمَامِ شَيْئًا فَاِذَا كَانَ الْمَاْمُوْمُ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی رائے مروی ہے کہ مقتدی ظہر و عصر میں امام کے پیچھے قرأت کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام مقتدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور مقتدی امام کی کسی بات کو نہیں اٹھاتا پس جب مقتدی قرأت کرے گا تو امام کے لیے

marfat.com

يَقْرَأُ فَالْإِمَامُ أَحْرَى أَنْ يَقْرَأَ مَعَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَيْضًا مِنْ أَمْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا. فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ.

قرأت زیادہ مناسب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا کہ انھوں (حضرت ابن عباس) نے ان دونوں نمازوں میں قرأت کا حکم فرمایا۔ اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف مروی ہے (وہ یہ ہے)

۱۱۳۴- فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ بَكَّارَ بْنَ قُتَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان کے والد نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے کبھی آپ (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۵- وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۶- وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْمَغْرِبِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الثَّالِثَةِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن پڑھتے تھے عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن اور تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۷- وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ

حضرت عبیداللہ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے

marfat.com

الْبَغْدَادِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا۔

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ (کوئی) دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی آپ (بلند آواز سے قرأت کر کے) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۸۔ وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلٰثُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَعَالَوْا حَتّٰى نَقِيسَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاسُوا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ قِرَاءَةِ ثَلٰثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الْأُولَيَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تیس صحابہ کرام نے جمع ہو کر کہا آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کی قرأت کا اندازہ لگائیں جن میں آپ کی بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو اس سلسلے میں ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہ ہوا کہ انھوں نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قرأت کا اندازہ تیس آیات سے اور پچھلی دو رکعات میں اس کے نصف سے لگایا، عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قرأت سے نصف اور پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی آدھی قرأت سے اندازہ لگایا۔

۱۱۳۹۔ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلٰثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ

حضرت ابو الصدیق ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات اور دوسری میں اس سے نصف آیات کا اندازہ قیام فرماتے اور عصر کی نماز میں پہلی دو میں پندرہ آیات اور دوسری دو میں اس سے نصف کا اندازہ قیام فرماتے۔

marfat.com

نِصْفِ ذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ۔

۱۱۴۰ - وَأَنَّ أَحْمَدَ بْنُ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات یعنی سورۂ سجدہ کے برابر قیام کا اندازہ ہوتا اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف، اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اندازہ لگایا جبکہ عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کا اندازہ لگایا۔

۱۱۴۱ - وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ "والسماء والطارق" "والسماء ذات البروج" اور ان جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۴۲ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خَشِيْشٍ الْبَصْرِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی آپ نے سلام پھیرنے کے

marfat.com

قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا.

فرمایا تم میں سے کس نے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈالا ہے۔

۱۱۴۳ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ زُرَارَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید بن عروبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۴۴ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت حماد کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۵ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مُخْلَدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ قَالَ فَرَأَهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ.

حضرت ابو مخلد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کو ان سے سماعت حاصل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا صحابہ کرام کو اس سے اندازہ ہوا کہ آپ نے "سورۃ التنزیل السجدۃ" پڑھی ہے۔

۱۱۴۶ - وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْجَارُودِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ فَجَهَرْنَا فِيمَا جَهَرَ وَخَافَتْنَا فِيمَا خَافَتَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے ہوئے کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے قرأت کرتے پس جہاں آپ نے جہر کیا وہاں ہم نے بھی بلند آواز سے قرأت کی اور جہاں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا، اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام نماز میں قرأت ہے پس جہاں حضور علیہ السلام نے

۱۱۴۷ - وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

marfat.com

عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ عَلَيْنَا اَخْفَيْنَاهُ عَلَيْكُمْ ۔

ہمیں سنایا ہم تمہیں سناتے ہیں (بلند آواز سے پڑھتے ہیں) اور جہاں آپ نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہم بھی تم سے مخفی رکھتے ہیں (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)

۱۱۴۸۔ وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقَطِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبِنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حبیب المعلم حضرت عطاء سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۹۔ وَاِنَّ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ۔

ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۰۔ وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا حَبِيْبُنِ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ ۔

عبدالوہاب بن عطاء حضرت حبیب المعلم سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۱۔ وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سفیان، ابن جریج سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۲۔ وَاِنَّ ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ حُمَيْدُنِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَعَ مَا ذَكَرْنَا بِمَا رُوِيَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان حضرات نے ان مذکورہ روایات کے علاوہ ان (مندرجہ ذیل) روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

marfat.com

۱۱۵۳- كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

۱۱۵۴- وَكَمَا قَالَ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَضْطَرِبَ لِحْيَتُهُ بِتَسْبِيحٍ يُسَبِّحُهُ أَوْ دُعَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ الَّذِي حَقَّقَ الْقِرَاءَةَ مِنْهُ فِي هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَنْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيقُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَنْفِي مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلَاةِ فَرْضًا وَكَذٰلِكَ الرُّكُوعُ وَكَذٰلِكَ السُّجُودُ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلَاةِ وَهِيَ بِهِ مُتَضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً وَرَأَيْنَا

حضرت ابومعمر فرماتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا تمہیں کیسے پتا چلتا تھا؟ فرمایا آپکی داڑھی مبارک ہلنے سے (معلوم ہوتا تھا)۔

حضرت شریک، ابومعاویہ اور وکیع نے حضرت اعمش سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو نمازوں میں قرأت کرتے تھے، ہوسکتا ہے آپ کی ریش مبارک تسبیح یا دعا وغیرہ کی وجہ سے حرکت کرتی ہو البتہ ان روایات سے جو اس سے پہلے ذکر کی ہیں ان نمازوں میں قرأت ثابت ہوتی ہو۔

پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان مذکورہ روایات سے ظہر و عصر میں قرأت ثابت ہوگئی اور اس کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی نفی ہوگئی تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا کہ آیا اس سے ان مذکورہ دو قولوں سے کسی ایک کی صحت ثابت ہوتی ہے ہم نے دیکھا کہ نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ فرض ہیں اور یہ تمام چیزیں نماز کے فرائض سے ہیں نماز ان پر مشتمل ہے ان میں سے کوئی چیز چھوڑی جائے تو نماز نہیں ہوتی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں برابر ہیں پہلے قعدہ کے سنت (واجب) ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں وہ بھی تمام نمازوں میں برابر ہے آخری قعدہ کو دیکھا تو اس کے

[۲] اس میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ فرض

القعود الاول سنة لا اختلاف فيه فهو في كل الصلوات سواء ورأينا القعود الاخير فيه اختلاف بين الناس فمنهم من يقول هو فرض ومنهم من يقول انه سنة وكل فريق منهم قد جعل ذلك في كل الصلوات سواء فكانت هذه الاشياء ما كان منها فرضا في صلوة فهو فرض في كل الصلوات وكان الجهر بالقراءة في صلوة الليل ليس بفرض ولكنه سنة وليست الصلوة به مضمنة كما كانت مضمنة بالركوع والسجود والقيام فذلك قد ينتفي من بعض الصلوات ويثبت في بعضها والذي هو فرض والصلوة به مضمنة لا تجزئ الا باصابته اذا كان في بعض الصلوات فرضا كان في سائرها كذلك فلما رأينا القراءة في المغرب والعشاء والصبح واجبة في قول هذا المخالف لا بد منها ولا تجزئ الصلوة الا باصابتها كان كذلك هي في الظهر والعصر فهذه حجة قاطعة على من ينفي القراءة من الظهر والعصر ممن يراها فرضا في غيرهما واما من لا يرى القراءة من صلب الصلوة فان الحجة عليه في ذلك انا قد رأينا المغرب والعشاء يقرأ في كلهما في قوله ويجهر في الركعتين الاوليين منهما ويخافت فيما سوى ذلك فلما كانت سنة ما بعد الركعتين الاوليين هي القراءة ولم تسقط بسقوط الجهر كان النظر على ذلك ان تكون كذلك السنة في الظهر والعصر لما سقط الجهر فيهما

ہے اور بعض کے نزدیک سنت (واجب) لیکن سب کے نزدیک اس کا حکم تمام نمازوں میں ایک جیسا ہے قرآن میں سے جو چیز فرض ہے وہ تمام نمازوں میں فرض ہے لت کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت فرض نہیں سنت (واجب) ہے، اور نماز اسے اس طرح شامل نہیں جس طرح رکوع، سجدے اور قیام کو شامل ہے یہ جہر بعض نمازوں میں ہے اور بعض میں نہیں جو چیز نماز میں فرض ہے وہ نماز میں اس طرح پائی جاتی ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ جو چیز بعض نمازوں میں فرض ہے وہ تمام نمازوں میں اسی طرح ہے پس جب ہم نے دیکھا ہے کہ اس مخالف کے نزدیک مغرب عشاء اور صبح کی نمازوں میں قرأت واجب ہے اس کا پایا جانا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ ظہر و عصر کی نمازوں میں اسی طرح ہوگی۔

یہ ان لوگوں کے خلاف مضبوط دلیل ہے جو ظہر اور عصر میں قرأت کی نفی کرتے اور دوسری نمازوں میں اسے فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ نماز میں قرأت ضروری نہیں سمجھتے ان کے خلاف اس میں دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مغرب اور عشاء دونوں میں قرأت کی جاتی ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور اس کے علاوہ آہستہ آواز سے، پس جب پہلی دو رکعتوں کے بعد بھی قرأت سنت ہے اور جہر کے ساقط ہونے سے وہ ساقط نہیں ہوتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی یہ سنت ہو اور جہر کے ساقط ہونے سے (مطلقاً) قرأت ساقط نہ ہو، یہ اس پر قیاس ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ

marfat.com

بِالْقِرَاءَةِ اَنْ لَّا يَسْقُطَ الْقِرَاءَةُ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کا یہی قول ہے۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ "قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ"

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں "قٓ والقرآن المجید" پڑھتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حکم فرماتے تھے یا پسند فرماتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر وعصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَرْيَمَ الْاَسَدِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ۔

حضرت ابو مریم اسدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ وَحَكِيْمٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَاَ بِقٓ وَالذّٰرِيٰتِ اَسْمَعَهُمَا بَعْضَ قِرَاءَتِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَاَ

جمیل بن مرہ اور حکیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت مورق عجلی کے ہاں گئے تو انھوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورہ "قٓ" اور "الذاریات" کی تلاوت فرمائی اور ہمیں سنایا جیسے ہم تمہیں سُناتے ہیں۔

بِقَافٍ وَالذّٰرِيَاتِ وَاَسْمَعَنَا نَحْوَ مَا اَسْمَعَنَاكُمْ۔

۱۱۵۹- وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَا اَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مِقْسَمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ اِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَّفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَا مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ۔

عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا جب تم تنہا نماز پڑھو تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح فرمایا۔

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَّفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت عبد اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک ایک سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَاَلَهُ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِي صَلٰوتِكُمُ الَّتِي لَا تَجْهَرُوْنَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اِذَا كُنْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ فَقَالَ نَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّنَقْرَاُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَدْعُوْا۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت نہیں ہوتی تو تم گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے ہیں اور دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں۔

۱۱۶۲- يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت عبید اللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔

marfat.com

ابْنُ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ شَيْئًا مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَةٍ مَعَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

فرماتے ہیں جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ أَوْ قَالَ مَا أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت یزید فقیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور فرماتے ہیں ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زائد آیات کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا زُلْزِلَتْ۔

حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ اقْرَءُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

باب ۴۴: نمازِ مغرب کی قرأت

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ
ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ
قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ وَّ
سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ
مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک اور سفیان، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ
ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَتِيْ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَدْرٍ قَالَ
فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ
بِالطُّوْرِ فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ حِيْنَ سَمِعْتُ
الْقُرْاٰنَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں پہنچا تو آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سورۂ طور کی تلاوت فرمائی میں نے تلاوت قرآن سنی تو گویا میرا دل شق ہو گیا اور یہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ
وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ
قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ
وَهُوَ يَقْرَاُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ قِرَاءَتُكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ
اَنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سورۂ "والمرسلات" پڑھ رہا تھا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے سنا فرمایا بیٹے! یہ اس سورت کے ساتھ تمہاری قراءت نے مجھے یاد دلایا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت یونس امام زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ مَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَسُورَةٍ أُخْرَى صَغِيرَةٍ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِأَطْوَلِ الطُّولِ وَهِيَ الْمٓصٓ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مروان بن حکم سے فرمایا اے ابو عبدالملک! تم مغرب کی نماز میں "قل ہو اللہ احد" اور کوئی دوسری چھوٹی سورت کس وجہ سے پڑھتے ہو؟ حضرت زید نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں نہایت طویل سورت یعنی "المص" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

ابن لہیعہ، ابوالاسود سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ يٰسٓ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَوْ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ لِمَ تُقَصِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الْأَعْرَافِ.

حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان، مغرب کی نماز میں سورہ یٰسین پڑھتا تھا ہشام کو شک ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے یا ابوزید انصاری نے مروان سے فرمایا تم نماز مغرب میں کیوں اختصار کرتے ہو حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طویل سورت یعنی "اعراف" پڑھتے تھے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلٰوةً حَتّٰى قُبِضَ.

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانہ اقدس میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ نے سورۃ "والمرسلات" تلاوت فرمائی اس کے بعد وصال تک آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَيُقَلِّدُونَهَا وَخَالَفَهُمْ

ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغرب میں قصار مفصل

marfat.com

آخَرُونَ فِي قَوْلِهِمْ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ إِلَّا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ يُرِيدُ بِقَوْلِهِ قَرَأَ بِالطُّورِ قَرَأَ بِبَعْضِهَا وَذٰلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ هٰذَا فُلَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ إِذَا كَانَ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنْهُ وَيَحْتَمِلُ قَرَأَ بِالطُّورِ قَرَأَ بِكُلِّهَا فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ هَلْ رُوِيَ فِيهِ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ التَّاوِيلَيْنِ.

۱۱۷۵: فَإِذَا هُوَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِأُكَلِّمَهُ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمْتُهُ فِيهِمْ فَقَالَ شَيْخٌ لَوْ كَانَ أَتَانِي لَشَفَّعْتُهُ يَعْنِي أَبَاهُ مُطْعِمَ ابْنَ عَدِيٍّ فَهٰذَا هُشَيْمٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَبَيَّنَ الْقِصَّةَ عَلٰى وَجْهِهَا وَأَخْبَرَ أَنَّ الَّذِي سَمِعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَبَيَّنَ هٰذَا أَنَّ قَوْلَهُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ قَرَأَ بِالطُّورِ إِنَّمَا هُوَ مَا سَمِعَهُ يَقْرَأُ مِنْهَا وَلَيْسَ لَفْظُ جُبَيْرٍ إِلَّا مَا رَوٰى هُشَيْمٌ لِأَنَّهُ سَاقَ الْقِصَّةَ عَلٰى وَجْهِهَا فَصَارَ مَا حَكٰى فِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ قِرَاءَتَهُ إِنَّ عَذَابَ

(لم یکن سے آخر تک) پڑھا جائے۔ وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے اس قول کہ آپ نے سورۂ طور پڑھی سے مراد سورت کا بعض حصہ ہو اور لغت میں یہ اطلاق جائز ہے جب کوئی شخص قرآن پاک سے کچھ پڑھے تو کہا جاتا ہے فلاں قرآن پڑھ رہا ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورۂ طور پڑھی ہو۔

پس ہم نے دیکھا کہ کیا ایسی روایات ہیں جو ان میں سے کسی ایک احتمال پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ یوں مروی ہے)۔

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے زمانے میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تاکہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کروں، آپ کے پاس پہنچا تو آپ صحابہ کرام کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے سنا آپ نے "إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ" (بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے) تلاوت فرمایا گویا کہ (اس قراءت نے) میرا دل پھاڑ دیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کوئی بوڑھا آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا۔ اس سے حضرت جبیر بن مطعم کے والد مطعم بن عدی مراد تھے۔

تو یہ ہیں حضرت ہشیم جنہوں نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے اصل واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ انہوں نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ "ان عذاب ربک لواقع" ہے انہوں نے وضاحت کر دی کہ پہلی حدیث میں جو سورۂ طور پڑھنے کا ذکر ہے اس سے وہی مراد ہے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ حضرت جبیر کے وہی الفاظ ہیں جو ہشیم سے مروی ہیں کیونکہ انہوں نے واقعہ کی صحیح صورت بیان کی لہذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جو کچھ روایت کیا وہ آپ کا "ان عذاب ربک لواقع" کی قراءت سے مخصوص ہے۔

marfat.com

وَيُكَ لَوَاقِعٌ خَاصَّةً وَأَمَّا حَدِيثُ مَالِكٍ فَمُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّوَلِ الٓمٓصٓ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلٰى قِرَاءَتِهٖ بِبَعْضِهَا۔

مالک کی حدیث اس سے بھی مختصر ہے اس طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مروان سے فرمانا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نہایت طویل سورت "المٓصٓ" پڑھتے سنا ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے سورت کے بعض حصے کی قرأت مراد ہو۔ اس مفہوم پر اس حدیث میں دلالت ہے۔

۱۱۷۶۔ وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيلِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْتَضِلُونَ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تیر اندازی کا مقابلہ کرتے تھے۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْمِي أَحَدُنَا فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر ہم میں سے کوئی تیر پھینکتا تو اسے تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَهُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَدَّثُونِي أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ يَرْتَمُونَ

حضرت علی بن بلال فرماتے ہیں میں نے کچھ انصار صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی ہے انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر تیر اندازی کرتے اور تیر لگنے کی جگہ ان سے پوشیدہ نہ ہوتی پھر وہ اپنے گھروں کو آتے اور مدینہ کے دوسرے کنارے میں بنو سلمہ قبیلے میں رہتے تھے۔

---

marfat.com

لَا يَخْفٰى عَلَيْهِمْ مَوْقِعَ سِهَامِهِمْ حَتّٰى يَأْتُوْا دِيَارَهُمْ وَهُمْ فِيْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ بَعْضِ بَنِيْ سَلِمَةَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ مَوْقِعَ النَّبْلِ عَلٰى قَدْرِ ثُلُثَيْ مِيْلٍ۔

حضرت زہری بنو سلمہ کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے اور میل کے دو تہائی تک تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَإِنَّا لَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدْ قَرَءَ فِيْهَا الْأَعْرَافَ وَلَا نِصْفَهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر بنو سلمہ کے ہاں آتے اور تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کا یہ وقت ہے تو محال ہے کہ آپ اس میں سورۂ اعراف یا اس کا نصف پڑھتے ہوں۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَصَلّٰى رَجُلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ قَالَ لَوْ قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا فَإِنَّهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء شروع کی ایک شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا یہ منافق ہے اس شخص کو اس بات کی خبر ملی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ آپ نے دو مرتبہ فرمایا اگر تم "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "والشمس وضحٰھا" پڑھتے تو اچھا تھا، تمہاری اقتداء میں ضرورت مند کمزور، چھوٹے اور بڑے نماز پڑھتے ہیں۔

marfat.com

يُصَلِّي خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ.

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت محارب بن دثار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ هِيَ الْعَتَمَةُ.

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عشاء کی نماز تھی۔

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَصَلَّى وَحْدَهُ فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ قَالَ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا السُّوَرُ قِصَارٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحْفَظُهَا فَقُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (نفل) پڑھتے پھر واپس آکر ہمیں نماز پڑھاتے ایک دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھائی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ پڑھ کر تشریف لائے تاکہ ہمیں نماز پڑھائیں انہوں نے سورۃ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے یہ حالت دیکھی تو الگ ایک کونے میں تنہا نماز پڑھ لی ہم نے پوچھا اے فلاں! تمہیں کیا ہوا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا میں منافق نہیں ہوا اور میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع کروں گا۔ پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس آکر ہمیں پڑھاتے ہیں گذشتہ رات آپ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی تو انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری امامت کے لیے آئے اور سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو الگ ہو کر تنہا نماز پڑھ لی، یا رسول اللہ! ہم لوگ اونٹنیوں پر پانی لانے والے ہیں ہمارے جسم کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَأْ بِسُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ نَحْوُ هٰذَا **فَقَدْ** اَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ تَثْقِيْلَ قِرَآءَتِهٖ بِهِمْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقَالَ لَهٗ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ وَاَمَرَهٗ بِالسُّوَرِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْمُفَصَّلِ **فَاِنْ** كَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ هِيَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ **فَقَدْ** ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَذَكَرْنَا مَعَهٗ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَاِنْ كَانَتْ هِيَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرَأَ فِيْهَا بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ سِعَةِ وَقْتِهَا فَاِنَّ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ مَعَ ضِيْقِ وَقْتِهَا اَحْرٰى اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الْقِرَآءَةُ فِيْهَا مَكْرُوْهَةً **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا۔

معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ دو مرتبہ فرمایا۔ فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو۔ قصار مفصل میں سے پڑھو پوری سورت تم پڑھو۔ حضرت سفیان کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا کہ حضرت ابو الزبیر نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "واللیل اذا یغشیٰ" "والشمس وضحٰہا" "والسماء ذات البروج" اور "والسماء والطارق" پڑھا کرو۔ تو حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا اسی طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ذریعے لوگوں پر بوجھ ڈالنا ناپسند فرمایا اور ان سے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو اور آپ نے ان کو قصار مفصل سے وہ سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اگر یہ مغرب ہی کی نماز تھی تو یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے اس کے ساتھ پہلی فصل میں ذکر کی ہیں اور اگر یہ عشاء کی نماز تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے وقت میں وسعت ہونے کے باوجود ان سورتوں کا پڑھنا ناپسند کیا تو مغرب کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس میں اس قرأت کا مکروہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشاء میں قرأت کے سلسلے میں بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

۱۱۸۶ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ **فَاِنْ** قَالَ قَآئِلٌ فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ **قِيْلَ** لَهٗ نَعَمْ۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰہا" اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھنا مروی ہے تو اسے کہا جائے گا۔ ہاں۔

۱۱۸۷ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "والتین

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

والتین "کی تلاوت فرمائی۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل (سے) پڑھتے تھے۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ فُلَانٍ قَالَ بُكَيْرٌ وَ ثَابِتٌ سُلَيْمَانَ وَ قَدْ كَانَ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فلاں شخص سے بڑھ کر کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ حضرت بکیر (راوی) فرماتے ہیں میں نے سلیمان (راوی) سے پوچھا اور انھوں نے اس شخص کو پایا تھا تو انھوں نے فرمایا وہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھتا تھا۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُكْتِلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عثمان بن مکتل، ضحاک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ فَاِنْ حَمَلْنَا حَدِيْثَ جُبَيْرٍ وَ مَا رَوَيْنَا مَعَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا تَضَادَّتْ تِلْكَ الْاٰثَارُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا وَاِنْ حَمَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اتَّفَقَتْ هِيَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَحْمِلَ الْاٰثَارَ عَلَى الْاِتِّفَاقِ

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو یہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تھے اگر ہم حضرت جبیر کی حدیث اور اس کے ساتھ جو دوسری روایات ہم نے ذکر کی ہیں انھیں اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو ان روایات اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں تضاد ثابت ہوگا۔

اور اگر ہم انھیں اس مفہوم پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہم متفق ہونگی اور ہمارے

marfat.com

لا على التضاد فثبت بما ذكرنا ان ما ينبغي ان يقرأ في صلوة المغرب قصار المفصل و هذا قول ابي حنيفة و ابي يوسف و محمد رحمهم الله تعالى وقد روي مثل ذلك عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه.

لیے یہی مناسب ہے کہ آثار کو ایک معنی پر محمول کریں تضاد ثابت نہ کریں۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھا جاتے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١١٩١ - حدثنا فهد قال ثنا ابن الاصبهاني قال اخبرنا شريك عن علي بن زيد بن جدعان عن زرارة بن اوفى قال اقرأني ابو موسى كتاب عمر اليه اقرأ في المغرب بآخر المفصل.

حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا جو ان کے نام تھا کہ مغرب میں مفصل کے آخر (قصار مفصل) سے پڑھو۔

باب ۴۵ القراءة خلف الامام

باب ۴۵: امام کے پیچھے قرأت کرنا

١١٩٢ - حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال انا محمد ابن اسحاق عن مكحول عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلوة الفجر فتعايت عليه القراءة فلما اسلم قال اتقرؤن خلفي قلنا نعم يا رسول الله قال فلا تفعلوا الا بفاتحة الكتاب فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قرأت بوجھل ہو گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا سورۃ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو کیونکہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

١١٩٣ - حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد قال انا محمد بن اسحاق قال ثنا يحيى ابن عباد بن عبد الله بن الزبير عن ابيه عباد عن عائشة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول كل صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

١١٩٤ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا يزيد بن زريع قال

یزید بن زریع فرماتے ہیں مجھے محمد بن اسحاق نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل

marfat.com

أنا محمد بن إسحاق فذكر بإسناده مثله.

ذکر کیا۔

١١٩٥- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن العلاء بن عبد الرحمن أنه سمع أبا السائب مولى هشام بن زهرة يقول سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج غير تمام فقلت يا أبا هريرة إني أكون أحيانا وراء الإمام قال اقرأها يا فارسي في نفسك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے۔ (ابو السائب کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں انہوں نے فرمایا اے ایرانی! دل میں پڑھ لیا کرو۔

١١٩٦- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب وسعيد بن عامر قالا ثنا شعبة عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله.

حضرت علاء بن عبد الرحمن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١١٩٧- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا ابن أبي مريم قال أنا أبو غسان قال ثنا العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله.

ابو غسان کہتے ہیں ہم سے علاء نے بیان کیا وہ بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بيان المسئلة

قال أبو جعفر فذهب إلى هذه الآثار قوم فأوجبوا بها القراءة خلف الإمام في سائر الصلوات بفاتحة الكتاب وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا نرى أن يقرأ خلف الإمام في شيء من الصلوات بفاتحة الكتاب ولا بغيرها. وكان من الحجة لهم عليهم في

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے ان روایات پر عمل کرتے ہوئے تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں بھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت جائز نہیں سمجھتے۔

ان (پہلے) حضرات کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ

marfat.com

ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ الَّذِيْنَ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ لَا اِمَامَ فِيْهَا لِلْمُصَلِّيْ وَاَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَامُوْمَ بِقَوْلِهٖ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَآءَةُ الْاِمَامِ قِرَآءَةٌ لَهٗ فَجَعَلَ الْمَامُوْمَ فِيْ حُكْمِ مَنْ يَّقْرَاُ بِقِرَآءَةِ اِمَامِهٖ فَكَانَ الْمَامُوْمُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث روایت کی ہیں کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ان میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے امام کی اقتدا میں پڑھی جانے والی نماز مراد ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے آپ کی مراد وہ نماز ہو جو امام کے بغیر ہوتی ہے اور اس حکم سے مقتدی، اس ارشاد گرامی کی وجہ سے نکل گیا کہ جو آدمی امام کے ساتھ ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔ پس مقتدی اس آدمی کے حکم میں ہو گیا جو امام کی قرأت سے پڑھتا ہے لہٰذا مقتدی آپ کے ارشاد سے خارج ہو گیا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سنا ہے لیکن ان کے نزدیک یہ مقتدی کے بارے میں نہیں۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَبَا الدَّرْدَآءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلَى الْمَامُوْمِ۔

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ قَالَ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اَرٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ فَقَدْ كَفَاهُمْ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول! کیا نماز میں قرآن پڑھنا ہے فرمایا ہاں، ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں جب امام قوم کی امامت کرائے تو وہ کفایت کرتا ہے۔

فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَآءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ فَلَمْ

تو یہ ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھنا ہے اس پر ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا تو نبی اکرم

marfat.com

يُنْكِرْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَأْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَعَلَى الْاِمَامِ لَا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ فَقَدْ خَالَفَهُمْ ذٰلِكَ رَأْيُ اَبِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ مَعَ الْاِمَامِ وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ.

وَاَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ فَقَدْ بَيَّنَ الْاَمْرَ وَاَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اَمْ لَا.

۱۱۹۹- فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ مَعِيَ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا مِنْهُ.

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ

صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی بات کو رد نہیں فرمایا، اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کے قول پر اپنی رائے ظاہر فرمائی اور ان کے نزدیک یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو تنہا نماز پڑھے اور امام کے ذمہ ہے، مقتدی پر نہیں۔

یہ بات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مقتدی اور امام دونوں پر واجب ہے لہٰذا اس میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دوسرے کے خلاف دلیل نہیں۔

رہی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت تو انھوں نے بات واضح کی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا یہ کسی دوسری روایت کے متضاد ہے یا نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے سلام پھیر کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا تھا کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں نزاع ہو رہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ سے یہ بات سننے کے بعد صحابہ کرام نے ان نمازوں میں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہری قرأت فرماتے، قرأت ترک کر دی۔

حضرت سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ فرمایا کہ اس سے مسلمانوں نے نصیحت پکڑ لی اور وہ قرأت نہیں

marfat.com

قَالَ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْخَالِدٍ سُلَیْمٰنُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا یَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَیَّ الْقِرَاءَةَ۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ عَنْ یَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مُوْسٰی ابْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ جَابِرًا۔

۱۲۰۵۔ وَاِذَا اَبُوْبَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ

کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا تم نے مجھ پر قراءت غلط ملط کر دی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن شداد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن شداد ایک بصری سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ وَلَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر جعفی، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ يَحْيٰى عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گویا اس نے (نماز) نہیں پڑھی البتہ امام کے پیچھے (ہو تو ضرورت نہیں)

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مُوْسٰى بْنِ ابْنَةِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَرْفَعُهُ فَقَالَ خُذُوْا بِرِجْلِهٖ۔

اسمٰعیل بن موسیٰ بن ابنۃ السدی فرماتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، فرماتے ہیں میں نے مالک سے پوچھا کیا میں اسے مرفوعاً بیان کروں؟ تو انہوں نے فرمایا

marfat.com

۱۲۱۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَتَقْرَءُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم اس وقت بھی پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام خاموش رہے آپ نے تین بار پوچھا انہوں نے عرض کیا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بس (اب) ایسا مت کرنا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ بَيَّنَّا بِمَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَى عُبَادَةُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ان مذکورہ روایات کی روشنی میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کیا۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِي ذٰلِكَ الْتَمَسْنَا حُكْمًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ أَنَّهُ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَعَهُ وَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ وَإِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ فِي حَالِ خَوْفِهِ فَوْتَ الرَّكْعَةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الضَّرُورَةِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَرْضًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلَاةِ بِتَكْبِيرٍ كَانَ مِنْهُ إِنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهُ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِحَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ مِنْ قَوْمَةٍ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَغَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ فَهُوَ صِفَاتُ الْفَرَائِضِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلَاةِ وَلَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا فَلَمَّا كَانَتْ

جب ان مروی روایات میں تضاد و اختلاف پایا گیا تو ہم نے اس کا حکم غور و فکر اور قیاس کے طور پر تلاش کیا ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس وقت آئے جب امام حالت رکوع میں ہو تو تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ رکعت ہو جائے گی اگرچہ اس نے قراءت نہیں کی۔ جب رکعت کے فوت ہونے کے خوف سے یہ بات جائز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ضرورت کے تحت جائز ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اس بنیاد پر ہو کہ امام کے پیچھے قراءت فرض نہیں پس جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو دیکھا کہ وہ تمام حضرات اس شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے جو اس وقت آیا جب امام رکوع میں تھا۔ اس نے تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو یہ اس کے لیے کافی نہیں۔ اگرچہ اس کا چھوڑنا ضرورت کے تحت اور رکعت فوت ہونے کے خوف سے ہو تو حالت ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کی صورت میں قیام ضروری ہوا لہٰذا ضرورت اور اس کے بغیر دونوں حالتوں میں قیام ضروری ہے یہ ان فرائض کی حالت ہے جن کا نماز میں پایا جانا ضروری ہے اور ان کے بغیر نماز جائز نہیں۔ جب

marfat.com

الْقِرَاءَةَ مُخَالِفَةٌ لِذٰلِكَ وَسَاقِطَةٌ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ جِنْسِ ذٰلِكَ فَكَانَتْ فِي النَّظْرِ اِنَّهَا سَاقِطَةٌ فِي غَيْرِ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِي هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

قرأت کا مسئلہ اس کے خلاف ہے اور ضرورت کے وقت وہ ساقط ہو جاتی ہے تو وہ دوسری جنس سے ہوگی۔ (فرض نہ ہوگی) لہٰذا غور و فکر سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے بغیر بھی ساقط ہے اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَيَأْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ چند صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

١٢١٣- حَدَّثَنَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ لِيْ اِقْرَأْ فَقُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ خَلْفَكَ فَقَالَ وَاِنْ كُنْتَ خَلْفِيْ قُلْتُ وَاِنْ قَرَاْتَ قَالَ وَاِنْ قَرَاْتُ۔

یزید بن شریک ابو ابراہیم تیمی فرماتے ہیں، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پڑھو، میں نے کہا اگرچہ آپ کے پیچھے ہوں فرمایا اگرچہ میرے پیچھے ہو، میں نے پوچھا اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں؟ فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

١٢١٤- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ مریم پڑھتے ہوئے سنا۔

١٢١٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَكَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر و عصر ادا کی تو وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَمَّنْ ذَكَرْتُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اس (قائل) کو جواباً کہا جائے گا کہ ان حضرات سے جن سے تم نے روایت کیا اور ان کے علاوہ دوسروں سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

١٢١٦- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

——— ابو نعیم فرماتے ہیں

marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَمَرَّ عَلٰی دَارِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَةِ۔

۱۲۱۷ - **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَّسَیَكْفِیْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ۔

۱۲۱۸ - **حَدَّثَنَا** مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَوْ اَبُوْ جَابِرٍ اَنَا اَشُكُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۱۲۱۹ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۰ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَدِیْجُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَیْتَ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔

۱۲۲۱ - **حَدَّثَنَا** حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۲ - **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْاِمَامِ

نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا اور وہ ابن اصبہانی کے مکان سے گزر رہے تھے، فرماتے ہیں مجھ سے اس مکان والے نے بیان کیا انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے پڑھا فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قراءت کی وہ فطرت (اسلام) پر نہیں۔

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، قراءت کے وقت خاموش رہو بے شک نماز میں مشغولیت ہے اور اس (قراءت کے) سلسلے میں تمہیں امام کافی ہے۔

حضرت منصور، ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابو الاحوص منصور سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: کاش اس آدمی کا منہ مٹی سے بھر جائے جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کسی نماز میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرو۔

marfat.com

فِی شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوٰتِ۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انھوں نے اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ ابْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ لَا تَقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوٰتِ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدٍ مِّثْلَهٗ۔

یزید بن قسیط، عطاء بن یسار سے وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَقْرَاُ وَالْاِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ قَالَ لَا۔

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں قرأت کر سکتا ہوں جب امام میرے سامنے ہو فرمایا نہیں۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ یَقْرَاُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جائے تو فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ یَکْفِیْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

تو یہ ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت جو امام کے پیچھے

marfat.com

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی تَرْکِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَقَدْ وَافَقَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِکْرَہٗ وَشَھِدَ لَھُمُ النَّظَرُ بِمَا قَدْ ذَکَرْنَا کَذٰلِکَ اَوْلٰی مِمَّا خَالَفَہٗ۔

قرأت نہ کرنے پر متفق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جو احادیث ہم نے پہلے ذکر کی ہیں وہ ان کے موافق ہیں قیاس بھی ہمارے مذکورہ موقف کی گواہی دیتا ہے لہٰذا یہ نظریہ، مخالف مسلک سے بہتر ہے۔

بَابُ الْخَفْضِ فِی الصَّلٰوۃِ ھَلْ فِیْہِ تَکْبِیْرٌ

باب ۴۶: نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَانَ لَا یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ۔

حضرت ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

عمرو بن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَۃِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَکَانُوْا لَا یُکَبِّرُوْنَ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا خَفَضُوْا وَیُکَبِّرُوْنَ اِذَا رَفَعُوْا وَکَذٰلِکَ کَانَتْ بَنُوْ اُمَیَّۃَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ۔

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے وہ نیچے جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے لیکن اٹھتے وقت تکبیر کہتے بنو امیہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَکَبَّرُوْا فِی الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ جَمِیْعًا وَذَھَبُوْا فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی مَا تَوَاتَرَتْ بِہِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت دونوں حالتوں میں تکبیر کہی۔ انھوں نے ان متواتر روایات سے استدلال کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

marfat.com

أبو الوليد قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا أبو إسحٰق عن عبد الرحمٰن الأسود عن أبيه وعلقمة عن عبد الله قال أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يكبر في كل وضع ورفع.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۳۲- حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا شجاع عن زهير فذكر مثله بإسناده قال ورأيت أبا بكر وعمر يفعلان ذلك.

حضرت شجاع نے حضرت زہیر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، اور فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح

۱۲۳۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا همام قال ثنا عطاء بن السائب قال حدثني سالم البراد قال وكان عندي أوثق من نفسي قال قال أبو مسعود البدري ألا أصلي لكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فصلى بنا أربع ركعات يكبر فيهن كلما خفض ورفع وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلى.

حضرت عطاء ابن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ با اعتماد ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھوں پھر انھوں نے چار رکعتیں پڑھیں ان میں جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے تکبیر کہتے (پھر) فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۳۴- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد العزيز بن المختار قال ثنا عبد الله الداناج قال ثنا عكرمة قال صلى بنا أبو هريرة فكان يكبر إذا رفع وإذا وضع فأتيت ابن عباس فأخبرته بذلك فقال أوليس ذلك سنة أبي القاسم صلى الله عليه وآله وسلم.

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا تو انھوں نے فرمایا کیا یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں (یعنی آپ کی سنت ہے)

۱۲۳۵- حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال أخبرنا أبو بشر عن عكرمة مثله ولم يذكر أبا هريرة.

ابو بشر، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۳۶- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحٰق عن الأسود بن يزيد قال أبو موسى الأشعري ذكرنا

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے

marfat.com

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَإِمَّا نَسِيْنَاهَا وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمْدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا سَجَدَ۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ يُكَبِّرُوْنَ اِذَا سَجَدُوْا وَاِذَا رَفَعُوْا وَاِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّكْعَةِ۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمُ الْمَكْتُوْبَةَ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ

یا تو ہم اسے بھلا چکے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ آپ جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے اور سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تکبیر مکمل کہتے تھے۔ سجدے کرتے وقت اس سے اٹھتے ہوئے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

حضرت سفیان، عبدالرحمن بن اصم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوئے جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تکبیر کہتے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اللہ کی قسم! تم سب سے میری نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

حضرت ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

marfat.com

النُّعْمَانِ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْمَكْتُوبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

انہیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن ابی ذئب المقبری سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ إِنَّهَا لَصَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ! یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ أَظْهَرَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَأَكْثَرَ تَوَاتُرًا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات، حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ کی روایت سے زیادہ ظاہر اور متواتر ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے ان پر عمل کیا اور آج تک ان پر متواتر عمل ہو رہا ہے کوئی منکر ان کا انکار نہیں کرتا اور نہ کوئی رد کرنے والا ان کو رد کرتا ہے۔

وَقَدْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَتَوَاتَرَ بِهَا الْعَمَلُ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ وَلَا يَدْفَعُهُ دَافِعٌ۔

ثُمَّ النَّظَرُ يَشْهَدُ لَهُ أَيْضًا وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الدُّخُولَ فِي الصَّلٰوةِ يَكُونُ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ الْخُرُوجُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ يَكُونَانِ أَيْضًا بِتَكْبِيرٍ وَكَذٰلِكَ الْقِيَامُ مِنَ الْقُعُودِ يَكُونُ أَيْضًا بِتَكْبِيرٍ فَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَغَيُّرِ الْأَحْوَالِ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيهِ تَكْبِيرًا فَقِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پھر قیاس بھی اس کی گواہی دیتا ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز تکبیر سے شروع ہوتی ہے پھر رکوع اور سجدے سے بھی تکبیر کے ذریعے نکلا جاتا ہے قعدہ سے قیام کی طرف بھی تکبیر کے ذریعے انتقال ہوتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا ہے اور ان میں تکبیر پر اجماع ہے۔ تو غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ قیام سے رکوع اور سجدے کی طرف حالت کی تبدیلی بھی تکبیر کے ساتھ ہو اور یہ اس مذکورہ بات پر قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا

۱۲۴۴- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عبد الرحمن بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن عبيد الله ابن ابي رافع عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انه كان اذا قام الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك اذا قضى قراءته اذا اراد ان يركع ويصنعه اذا فرغ ورفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلوته وهو قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر۔

۱۲۴۵- حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا افتتح الصلوة يرفع يديه حتى يحاذي منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع ولا يرفع بين السجدتين۔

۱۲۴۶- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا اخبره عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه واذا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

marfat.com

كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَآءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ مِنَ

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور (رکوع سے) سر اٹھاتے وقت۔ حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

marfat.com

الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔

ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے اس کے بعد باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے (اس پر) تمام موجود صحابہ کرام نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا حضور علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِنِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابو حمید، ابو اُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو کی۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھ بلند کرتے۔

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاحوص عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ رُكُوْعِهٖ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ ان کو کانوں کے اوپر کی طرف برابر کر دیتے۔

marfat.com

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بْنِ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَأَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ النُّهُوضِ إِلَى الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُودِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے تمام نمازوں میں رکوع کرتے وقت اور قعدہ سے قیام کی طرف اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر میں اٹھانا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۵۵ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوتے پھر نہ اٹھاتے (دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے)۔

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عِيسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عیسیٰ بن عبد الرحمن اپنے والد سے وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَخِيهِ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۲۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ۔

حضرت علقمہ حضرت عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت وکیع، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۶۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثُ وَائِلٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنْ كَانَ وَائِلٌ رَاٰهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث وائل رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو بلند کرتے تھے انھوں نے فرمایا اگر حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَلَا اَصْحَابُهٗ۔

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں حضر موت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد کی روایت بیان کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو وہ غضبناک ہو گئے اور فرمایا انھوں نے دیکھا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

یہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس قول کے قائلین کے استدلال میں سے ہے ان کے

marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَانَ مِنْ حُجَّۃِ مُخَالِفِہِمْ عَلَیْہِمْ فِیْ ذٰلِکَ اَنْ قَالَ مَا رَوَیْنَاہُ نَحْنُ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ وَصِحَّۃِ اَسَانِیْدِھَا وَاسْتِقَامَتِہَا فَقَوْلُنَا اَوْلٰی مِنْ قَوْلِکُمْ۔

فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْہِمْ فِیْ ذٰلِکَ مَا سَنُبَیِّنُہٗ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اَمَّا مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ الَّذِیْ بَدَاْنَا بِذِکْرِہٖ فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ فَاِنَّ اَبَا بَکْرَۃَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ النَّھْشَلِیُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُ بَعْدُ۔

۱۲۶۳- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ النَّھْشَلِیُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ عَلِیٍّ مِثْلَہٗ فَحَدِیْثُ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ ھٰذَا قَدْ دَلَّ اَنَّ حَدِیْثَ اَبِی الزِّنَادِ عَلٰی اَحَدِ وَجْھَیْنِ اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ فِیْ نَفْسِہٖ سَقِیْمًا اَوْ لَا یَکُوْنَ فِیْہِ ذِکْرُ الرَّفْعِ اَصْلًا کَمَا رَوَاہُ غَیْرُہٗ۔

۱۲۶۴- فَاِنَّ ابْنَ خُزَیْمَۃَ **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَھْبِیُّ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْفَضْلِ فَذَکَرُوْا مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ فِیْ اِسْنَادِہٖ وَمَتْنِہٖ وَلَمْ یَذْکُرِ الرَّفْعَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْمَحْفُوْظُ وَحَدِیْثُ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ خَطَاً فَقَدْ

مخالفین ان کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو روایات ہیں وہ متواتر ہیں ان کی اسناد صحیح اور مضبوط ہیں لہٰذا ہماری بات تمہارے قول سے بہتر ہے۔

اس ضمن میں ان کے خلاف حجت ہم عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابوالزناد کی روایت جو ہم نے اس باب کے شروع میں بیان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو ابوبکرہ نے (اپنی سند کے ساتھ) ہم سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عاصم اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عاصم بن کلیب کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابوالزناد کی روایت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ بذات خود کمزور ہو یا اس میں ہاتھ اٹھانے کا بالکل ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ ان کے علاوہ حضرات نے روایت کیا۔

عبداللہ بن رجا، عبداللہ بن صالح اور وہبی (تینوں) کہتے ہیں۔ ہمیں عبدالعزیز ابن سلمہ نے عبداللہ بن فضل سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ان سب نے سند اور متن کے لحاظ سے ابن ابی الزناد کی حدیث کی طرح روایت کیا لیکن ان سب نے کہیں بھی ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں کیا اگر یہ حدیث محفوظ اور ابن ابی الزناد کی روایت خطا ہو تو حدیث خطا حجت نہیں ہو سکتی

marfat.com

إِذْ تَقَعُ بِذٰلِكَ أَنْ تَجِبَ لَكُمْ بِحَدِيْثٍ خَطَأٍ حُجَّةٌ وَإِنْ كَانَ مَا رَوَى ابْنُ الزِّنَادِ صَحِيْحًا لِأَنَّهُ زَادَ عَلٰى مَا رَوٰى غَيْرُهُ فَإِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهُ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ الرَّفْعِ فَحَدِيْثُ عَلِيٍّ إِذَا صَحَّ فَفِيْهِ أَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ مَنْ لَا يَرَى الرَّفْعَ۔

اگر ابن ابی الزناد کی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں دوسروں کی روایت سے زائد ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہو پھر انھوں نے اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک ہاتھ اٹھانے کا حکم منسوخ ہو گیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت صحیح ہونے کی صورت میں اس میں ان لوگوں کی دلیل زیادہ ہے جو ہاتھ اٹھانا ناجائز سمجھتے ہیں۔

وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو ان سے وہ بھی مروی ہے جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا اس کے خلاف عمل مروی ہے۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا لیکن آپ نے ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل ثابت ہو گئی۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔ قِيْلَ لَهٗ وَمَا دَلَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَنْ تَجِدَ إِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث منکر ہے تو اسے (جواب میں) کہا جائے گا اس پر کیا دلیل ہے تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

فَإِنْ قَالَ فَإِنَّ طَاوٗسًا قَدْ ذَكَرَ أَنَّهٗ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْهُ

اگر کہے کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے موافق عمل کرتے ہوئے

marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ . قِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ طَاؤُسٌ وَقَدْ خَالَفَهٗ مُجَاهِدٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَ مَارَاٰهُ طَاؤُسٌ يَفْعَلُهٗ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ فَتَرَكَهٗ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْهُ مُجَاهِدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّحْمَلَ مَارُوِيَ عَنْهُمْ وَيُنْفٰى عَنْهُ الْوَهْمُ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ ذٰلِكَ وَالَّا سَقَطَ اَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ .

وَاَمَّا حَدِيْثُ وَائِلٍ فَقَدْ ضَادَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا ذَكَرَ فَعَبْدُ اللّٰهِ اَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَفْهَمُ بِاَفْعَالِهٖ مِنْ وَّائِلٍ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ .

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ .

وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى .

۱۲۶۷ - كَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

دیکھا جو انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ تو اُسے کہا جائے گا کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا لیکن حضرت مجاہد نے اس کے خلاف کہا ہے تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر نے وہ عمل جسے طاؤس نے دیکھا اس وقت کیا ہو جب آپ کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ثابت نہیں ہوئی تھی پھر ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ثابت ہو گئی تو چھوڑ دیا اور وہ عمل کیا جسے حضرت مجاہد نے دیکھا۔ صحابہ کرام سے جو بات مروی ہے اس سے یہی مراد ہے کہ شک دور کیا جائے تاکہ وہ ثابت ہو جائے ورنہ اکثر روایات ساقط ہو جائینگی۔

جہاں تک حضرت وائل کی روایات کا تعلق ہے تو حضرت ابراہیم اس کے خلاف ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مذکورہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ حضرت وائل کی نسبت آپ کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو اپنے قریب کرنا پسند فرماتے تھے تاکہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کو اپنے قریب رکھنا پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے (مسائل) یاد رکھیں۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن بکر نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں عقلمند لوگ میرے قریب رہیں۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے عقلمند اور سمجھ دار لوگوں کو میرے قریب رہنا چاہیے۔ پھر جو اُن سے متصل ہیں اس کے بعد ان سے متصل حضرات۔

marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

۱۲۶۸ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ لِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُوْنُوْا فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ.

حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اس صف میں کھڑے ہو جو میرے قریب ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَعَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقْرُبُوْنَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمُوْا أَفْعَالَهُ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هِيَ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ ذٰلِكَ فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا جَاءَ بِهٖ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ فِي الصَّلٰوةِ.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے تھے تاکہ وہ نماز میں آپ کے افعال کو دیکھ سکیں کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ لہٰذا ان حضرات کا فیصلہ دور رہنے والے حضرات کے فیصلہ سے زیادہ بہتر ہے۔

فَإِنْ قَالُوْا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ.

اگر وہ کہیں کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ غیر متصل ہے

قِيْلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهٖ عِنْدَهٗ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ قَالَ لَهُ الْأَعْمَشُ إِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَأَسْنِدْ فَقَالَ إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيْهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَإِذَا قُلْتُ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ.

تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت ابراہیم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہوتی ہے۔ حضرت اعمش نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت سند ذکر کیا کرو۔ انہوں نے فرمایا جب میں تم سے کہوں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات اس وقت کہتا ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ شَكَّ أَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِذٰلِكَ.

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا أَرْسَلَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَخْرَجُهٗ عِنْدَهٗ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پس انہوں نے (حضرت ابراہیم نے) بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ارسال کرتے ہیں تو ان کے نزدیک

marfat.com

مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِي أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ۔

وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ فِي سَائِرِ صَلٰوتِهِ۔

یہ روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے جسے وہ کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرسل روایت بھی ان کے نزدیک اس روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے جسے انھوں نے کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسے متصل روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

۱۲۷۰- كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آغاز نماز کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۷۱- كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ أَفَتَرَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَلِمَ ذٰلِكَ مَنْ دُونَهُ وَمَنْ هُوَ مَعَهُ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور یہ صحیح حدیث ہے کیونکہ اس حدیث کا دارومدار حضرت حسن بن عیاش پر ہے اور وہ ثقہ حجت ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یہ بات مخفی رہی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوسروں کو یہ معلوم ہو گیا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل

marfat.com

مارای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یفعل ثم لا ینکر ذلک علیہ ھذا عندنا محال وفعل عمر ھذا وترک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایاہ علی ذلک دلیل صحیح ان ذلک ھو الحق الذی لا ینبغی لاحد خلافہ۔

کے خلاف کرتے دیکھا اور اعتراض نہ کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل کرنا اور صحابہ کرام کا اس پر اعتراض نہ کرنا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ یہی بات حق ہے کسی کو اس کے خلاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

واما ما رواہ عن ابی ھریرۃ من ذلک فانما ھو من حدیث اسمعیل بن عیاش عن صالح بن کیسان وھم لا یجعلون اسمعیل فیما روی من غیر الشامیین حجۃ فکیف یحتجون علی خصمھم بما لو احتج بمثلہ علیھم لم یسوغوہ ایاہ۔

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ بواسطہ اسماعیل بن عیاش، صالح بن کیسان سے مروی ہے اور مخالفین کے نزدیک اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت حجت نہیں تو وہ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایات سے کسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے۔

واما حدیث انس بن مالک فھم یزعمون انہ خطأ وانہ لم یرفعہ احد الا عبد الوھاب الثقفی خاصۃ والحفاظ یوقفونہ علی انس۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں کیونکہ اسے صرف عبدالوہاب ثقفی نے مرفوعاً روایت کیا حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

واما حدیث عبد الحمید بن جعفر فانھم یضعفون عبد الحمید فلا یقیمون بہ حجۃ فکیف یحتجون بہ فی مثل ھذا ومع ذلک فان محمد بن عمرو بن عطاء لم یسمع ذلک الحدیث من ابی حمید ولا ممن ذکر معہ فی ذلک الحدیث بینھما رجل مجھول قد ذکر ذلک العطاف بن خالد عنہ عن رجل وانا ذاکر ذلک فی باب الجلوس فی الصلوۃ ان شاء اللہ تعالی وحدیث ابی عاصم عن عبد الحمید ھذا فقیہ فقالوا جمیعا صدقت فلیس یقول ذلک احد غیر ابی عاصم۔

عبدالحمید بن جعفر کی روایت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عبدالحمید کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور اسے حجت نہیں ٹھہراتے تو اس قسم کے مسئلے میں ان سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء نے یہ حدیث نہ تو عبدالحمید سے سنی اور نہ ہی ان حضرات سے جن کا اس سلسلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔ عطاف بن خالد نے ان کے واسطے سے ایک مجہول شخص سے روایت کیا میں اسے "نماز میں بیٹھنے" کے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ عبدالحمید سے ابوعاصم کی اس روایت میں ہے کہ سب نے کہا تم نے سچ کہا تو یہ بات ابوعاصم کے علاوہ کسی نے نہیں کہی۔

۱۲۷۲ - حدثنا ابن شیبۃ قال ثنا یحیی ابن یحیی قال ثنا ھشیم ح وحدثنا ابن

ہشیم اور عبدالحمید نے اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ ان سب (صحابہ کرام) نے

marfat.com

أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ۔

فرمایا کہ تم نے سچ کہا عبدالحمید کے علاوہ لوگوں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ہم نے "باب الجلوس فی الصلوٰۃ" میں اسے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ فَمَا نَرَى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ لَمَّا وُقِفَ عَلَى حَقَائِقِهَا وَكُشِفَ مَخَارِجُهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

ان روایات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ روایات کے طریقے پر اس مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے کسی اہل علم کی کمزوری بتانا میرا مقصد نہیں اور نہ ہی یہ میرا مذہب ہے بلکہ میرا مقصد اس ظلم کو واضح کرنا ہے جو ہمارے مخالف نے ہم پر کیا ہے

وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مَعَهَا رَفْعٌ وَالتَّكْبِيرُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا۔

وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ وَتَكْبِيرِ الرُّكُوعِ۔

فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الْافْتِتَاحِ وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ۔

وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا رَفْعَ فِيهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا۔

وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الْافْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ النُّهُوضِ لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ

اس مسئلے کا غور و فکر کے طریقے پر حل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جائیں لیکن دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ اختلاف اُٹھتے وقت اور نیچے جاتے وقت کی تکبیر میں ہے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو پہلی تکبیر کا ہے اور ان دونوں میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان تکبیر کے حکم جیسا ہے۔ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں جیسے یہاں نہیں اٹھائے جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تکبیر اُولیٰ نماز کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی لیکن دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر ایسی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، رکوع اور سجدے میں جانے کی تکبیر بھی نماز کے ارکان سے نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ نماز کی سنتوں سے ہے جب یہ بھی سجدوں کی تکبیر کی طرح نماز کی سنتوں سے ہے تو ہاتھ نہ اٹھانے میں یہ اسی کی طرح ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ،

marfat.com

الصَّلٰوةِ لِاَنَّهٗ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهٗ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا اَنَّ التَّكْبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَانَتَا كَهِيَ فِيْ اَنْ لَّا رَفْعَ فِيْهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۲۷۳- **وَلَقَدْ** حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ فَقِيْهًا قَطُّ يَفْعَلُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ غَيْرِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا۔

بَابُ ۴۸ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۲۷۴- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا فَطَبَّقَ ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۲۷۵- **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۷۶- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

باب ۴۸: رکوع میں تطبیق

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت علقمہ اور حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا کیا یہ لوگ تمہارے بعد نماز پڑھ چکے ہیں، انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے ہمارے ہاتھوں پر مارتے ہوئے تطبیق[1] کرائی پھر اپنے ہاتھوں کے ساتھ تطبیق کی۔ اور انھیں رانوں کے درمیان رکھا نماز پڑھ چکے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

عبدالرحمن بن اسود، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے بعد اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعو

---

[1] رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا تطبیق ہے۔ (مصباح اللغات)

marfat.com

حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا
وَعَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ
خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَصَلُّوْا فَصَلّٰى بِنَا فَلَمْ
يَأْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَقَدَّمَنَا
فَقَامَ اَحَدُنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ
فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَحَنَا قَالَ
وَضَرَبَ يَدِيْ عَلٰى رُكْبَتِيْ وَقَالَ هٰكَذَا وَاَشَارَ
بِيَدِهٖ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَصَلُّوْا
جَمِيْعًا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدِّمُوْا
اَحَدَكُمْ فَلْيَفْعَلْ هٰكَذَا وَطَبَّقَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَفْرِشْ
ذِرَاعَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا
وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔
وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا
بَلْ يَنْبَغِيْ لَهُ اِذَا رَكَعَ اَنْ يَّضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ
شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَيْهِمَا وَيُفَرِّقُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

۱۴۷۷۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ
بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَحَبَّانُ بْنُ
هِلَالٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُصَيْنٍ
عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ اُمِسُّوْا فَقَدْ
سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ
قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ
قَالَ ثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِيْ اَوْثَقَ
مِنْ نَفْسِيْ قَالَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ
اَلَا اُرِيْكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا کیا ان لوگوں
نے تمہارے بعد نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں فرمایا
اچھا نماز پڑھو پھر انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور اذان
واقامت کا حکم نہیں دیا ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے
لیکن آپ نے ہمیں آگے بڑھایا تو ہم میں سے ایک آپ
کی داہنی جانب اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ
نے جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو ٹانگوں کے درمیان
رکھ لیا اور جھک گئے۔ حضرت اسود فرماتے ہیں انھوں
نے میرے ہاتھ میرے گھٹنوں پر مارے اشارہ کرتے
ہوئے فرمایا اس طرح کرو، نماز پڑھ چکے تو فرمایا جب
تم تین آدمی ہو تو اکٹھے نماز پڑھو اور جب اس سے زیادہ ہو
تو ایک کو آگے کر لو اور جب تم ہی سے کوئی شخص رکوع
کرے تو ایسا کرے آپ نے ہاتھوں کو تطبیق دی پھر اپنے بازو دونوں

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار
کی اور اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی
مخالفت کرتے ہوئے کہا رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر
رکھنا چاہیے۔ گویا گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے لیکن انگلیاں
کشادہ رکھے۔ انھوں اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا گھٹنوں کو پکڑو کیونکہ تمہارے لیے گھٹنوں کو
پکڑنا ہی سنت ہے۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم
براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے
بھی زیادہ باوثوق ہیں فرماتے ہیں حضرت ابو مسعود
بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر انھوں نے

marfat.com

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا قَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَ فَصَّلَتْ اَصَابِعَہٗ عَلٰی سَاقَیْہِ۔

طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا اور ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور پنڈلی پر انگلیوں کو کشادہ رکھا۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِنِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَہْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّ اَبُوْ اُسَیْدٍ وَ سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فِیْمَا یَظُنُّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو فرمائی۔ ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں جب آپ رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ نے انہیں پکڑ رکھا ہو۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَیْدِ السَّاعِدِیَّ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَحَدُہُمْ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ قَالَ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) جن میں سے حضرت ابوقتادہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو ان سب نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ قَالَ اَنَا حَیْوَۃُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ یُحَدِّثُ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ اشْتَکَی النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لوگوں نے بارگاہ نبوی میں تنگی سے نجات کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے مدد حاصل کرو۔

marfat.com

وَالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ مُعَارِضَةً لِلْاَثَرِ الْاَوَّلِ وَمَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَهُ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ بِصَاحِبِهٖ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ۔

یہ روایات پہلی روایت کے خلاف ہیں علاوہ ازیں اُس کی نسبت ان میں تواتر زیادہ ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا ان روایات میں کسی ایک بات کے منسوخ ہونے پر کوئی دلالت ہے تو ہم نے دیکھا۔

۱۲۸۳۔ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا فَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے فرمایا میں اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اے بیٹے! ہم ایسا کیا کرتے تھے۔ لیکن ہمیں حکم دیا گیا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابو عوانہ، ابو یعفور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا اَرَدْتُّ الرُّكُوْعَ طَبَّقْتُ فَنَهَانِيْ عَنْهُ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ حَتّٰى نُهِيْنَا عَنْهُ۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی رکوع کرتے وقت میں نے تطبیق کی تو انھوں نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ التَّطْبِيْقِ وَاَنَّهٗ مُتَقَدِّمٌ لِمَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تطبیق کا نسخ ثابت ہو گیا اور یہ عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے کا ہے۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا التَّطْبِيْقَ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْيَدَيْنِ وَرَاَيْنَا وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِيْهِ تَفْرِيْقُهُمَا فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ اِشْكَالِ

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس مسئلے کا حل تلاش کیا کہ وہ کیا ہے تو تطبیق میں ہاتھ کو ملانا ہوتا ہے اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں انھیں الگ الگ رکھا جاتا ہے تو ہم نے نماز میں اس جیسے دوسرے اعضاء کا جائزہ لیا کہ ان کا طریقہ کیا ہے

marfat.com

ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا السُّنَّةَ جَاءَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِيْقِ الْأَعْضَاءِ وَكَمَنْ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ أُمِرَ أَنْ يُّرَاوِحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوَى التَّطْبِيْقَ فَلَمَّا رَأَيْنَا تَفْرِيْقَ الْأَعْضَاءِ فِيْ هٰذَا بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَوْلٰى مِنْ إِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ إِلْصَاقِهَا وَتَفْرِيْقِهَا فِي الرُّكُوْعِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ معطوفا عَلٰى مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْهُ فَيَكُوْنُ كَمَا كَانَ التَّفْرِيْقُ فِيْمَا ذَكَرْنَا أَفْضَلَ يَكُوْنُ فِيْ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ كَذٰلِكَ۔

تو رکوع و سجود میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا سنت ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ اعضاء کو کشادہ رکھنے سے ہی ممکن ہے اور جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے شخص کو قدموں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم ہے۔ یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور تطبیق کی روایت بھی ان ہی سے ہے۔ پس جب ہم نے دیکھا کہ اس میں اعضاء کو ایک دوسرے سے ملانے کے بجائے الگ الگ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور رکوع میں ملانے اور جدا رکھنے کے سلسلے میں اختلاف ہے تو (نظر) کا تقاضا یہ ہے کہ اختلافی بات کو متفق علیہ بات کی طرف لوٹایا جائے تو جس طرح تمام اعضاء میں تفریق افضل ہے۔ یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔

۱۲۸۶۔ وَقَدْ رُوِيَ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

رکوع میں تجافی (اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنا) کے سلسلے میں مروی ہے۔ ابو اسحٰق تیمی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بُرْقَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى مِنْ خَلْفِهٖ وَضَحُ إِبْطَيْهِ۔

(ام المومنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھتے یہاں تک کہ پیچھے کھڑا ہونے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت جعفر بن برقان اور عبداللہ بن عبداللہ بن اصم، یزید بن اصم سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ أَوْ حَتَّى أُرِيَ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کشادگی اختیار کرتے۔ حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی یا (فرمایا) میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

ابوالہیثم فرماتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا گویا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ سجدہ فرما رہے تھے۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْبَرَاءَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو زمین سے دور رکھتے اور پچھلے حصے کو بلند رکھتے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ ذِرَاعَيْهِ وَبَيْنَ جَنْبَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے ان سے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان کشادگی رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْكَعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَى عُفْرَتِ إِبْطَيْهِ يَعْنِي

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آ رہی تھی اس وقت آپ سجدے میں تھے۔

marfat.com

بِبَيَاضِ اِبْطَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

١٢٩٤ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی کو دیکھتا جارہا ہوں اس وقت آپ حالت سجدہ میں تھے۔

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَاْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ اِذَا سَجَدَ۔

عباد بن راشد، حسن سے وہ حضرت احمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اس سے ہمیں رقت آتی تھی۔ (یعنی خوب الگ رکھتے اور دقت اٹھاتے)

١٢٩٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

عباد بن میسرہ، حضرت حسن سے وہ حضرت احمر صحابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ فِيْمَا ذَكَرْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَاءِ لَا اِلْصَاقَهَا كَانَتْ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

جب اعضاء کو کشادہ رکھنا سنت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ملانا نہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں بھی تفریق کا ہی حکم ہوگا۔

فَثَبَتَ بِثُبُوْتِ النَّسْخِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَبِالنَّسْخِ الَّذِيْ وَصَفْنَا انْتِفَاءُ التَّطْبِيْقِ وَوُجُوْبُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس سے تطبیق کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا تو اب تطبیق نہ ہوگی بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا واجب ہوگا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ۴۹ مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ أَقَلَّ مِنْهُ

باب ۴۹: رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا قَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھ لے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ أَقَلُّ مِنْهُ هٰذَا. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ أَنْ يَرْكَعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ رَاكِعًا وَمِقْدَارُ السُّجُوْدِ أَنْ يَسْجُدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَهٰذَا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطہ نظر ہے وہ کہتے ہیں رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں یہی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا رکوع کی مقدار یہ ہے کہ وہ رکوع میں بالکل برابر ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جائے۔ رکوع اور سجدے کی یہ مقدار ضروری ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۹۹ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ

حضرت علی بن یحییٰ اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے آپ نے اس سے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن سے جو کچھ یاد

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان جالسا فی المسجد فدخل رجل فصلی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینظر الیہ فقال لہ اذا قمت فی صلوتک فکبر ثم اقرأ ان کان معک قرآن فان لم یکن معک قرآن فاحمد اللہ وکبرہ وھللہ ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم قم حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا فاذا فعلت ذلک فقد تمت صلوتک وما انتقصت من ذلک فانما تنقص من ذلک۔

ہو تو پڑھو اگر قرآن پاک نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنائی بیان کرو اور "لا الٰہ الا اللہ" پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ مطمئن ہو کر سجدہ کرو پھر مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اس سے کچھ کم ہو گا تو اس سے تمہاری نماز میں کمی ہو گی۔

۱۳۰۰- حدثنا فھد قال ثنا علی بن معبد قال ثنا اسمعیل بن ابی کثیر الانصاری عن یحیی بن علی بن خلاد الزرقی عن ابیہ عن جدہ رفاعۃ بن رافع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نحوہ۔

یحییٰ بن علی ابن خلاد زرقی اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۰۱- حدثنا احمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ھذین الحدیثین بالفرض الذی لا بد منہ ولا تتم الصلوۃ الا بہ فعلمنا ان ما سوی ذلک انما ارید بہ انہ ادنی ما ینبغی بہ الفضل وان کان ذلک الحدیث الذی ذکرنا فیہ منقطعا عنہ غیر مکافئ لھذین الحدیثین فی اسنادھما۔
وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی۔

حضرت یحییٰ بن سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرض بتایا جو ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے کم از کم فضیلت کا حصول مراد ہے علاوہ ازیں وہ پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے سند کے اعتبار سے ان دو روایتوں کے برابر نہیں۔

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ۵: مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ رَاكِعٌ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنِ الْمَاجِشُونِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَمُخِّي

باب ۵: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے گا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات پڑھتے تھے!..
اللّٰھم لک رکعت الخ۔ "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تجھ ہی پر ایمان لایا تیری ہی اطاعت کی اور تو میرا رب ہے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی میرے پٹھے سب تیرے لیے جھک گئے یہ اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے" اور آپ سجدے میں یوں کہتے: اللّٰھم لک سجدت الخ۔ "یا اللہ! میں نے خاص تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ہی لیے جھک گیا اور تو میرا رب ہے میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ بہترین خالق بابرکت ہے۔"

حضرت ماجشون اور عبداللہ بن فضل نے حضرت اعرج سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "اللّٰھم لک رکعت الخ" یا اللہ! میں نے تیرے لیے خاص رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا تیرے سامنے گردن جھکا دی تو میرا رب ہے میری سماعت و بصارت، مغز اور ہڈی اور جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں سب تیرے لیے جھک گئے اس اللہ کے لیے جو تمام

وَعَظْمِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جہانوں کو پالنے والا ہے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت سے روکا گیا ہے، رکوع میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو۔ اور سجدے کی حالت میں خوب دعا کرو یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دروازے سے) پردہ اٹھایا تو دیکھا لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے، اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِي رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات کہتے تھے سبحانک اللھم الخ "یا اللہ! میں تیری ہی حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں مجھے بخش دے بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن جریر، بشر بن عمر اور ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے منصور سے روایت کیا ان سب نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْکُنَاسِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، منصور سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رکوع اور سجدے میں یوں کہتے تھے۔ " سبوح قدوس الخ " فرشتوں اور روح القدس کا رب پاک اور مقدس ہے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ اَتٰی جَارِیَتَهٗ فَالْتَمَسْتُهٗ بِیَدِیْ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں نے سوچا کہ شاید آپ اپنی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ حالت سجدہ میں کہہ رہے تھے " اللھم انی اعوذ برضاك الخ " یا اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ کا طلب گار ہوں تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تیری وہی شان ہے جو تو نے خود بیان فرمائی ہے۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں (راوی) نے اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

١٣١٤ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ وَزَادَ اُثْنِي عَلَيْكَ لَا اَبْلُغُ كَمَا فِيكَ ۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے "لا احصی ثناء علیک" کے الفاظ نہیں کہے البتہ یہ اضافہ کیا ہے "میں تیری ثناء بیان کرتا ہوں لیکن تیرے کمال تک نہیں پہنچ سکتا۔"

١٣١٥ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے "اللھم اغفرلی ذنبی الخ" "یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے پہلے، پچھلے، علانیہ اور ظاہر تمام غیر اعلانیہ گناہ بخش دے۔

١٣١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ حالت سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا (سجدے میں) بکثرت دعا مانگو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ اَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهٖ وَسُجُودِهٖ بِمَا اَحَبَّ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا لَا

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات پر عمل کیا ہے کہ رکوع اور سجدے میں پسندیدہ دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی چیز مقرر نہیں ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا

marfat.com

يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيْدَ فِي رُكُوْعِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ فِي ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيْدَ فِي سُجُوْدِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ.

فرمایا کہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پر اضافہ جائز نہیں اسے جتنی بار چاہے پڑھے لیکن تین بار سے کم نہ ہو اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پر اضافہ نہ کرے البتہ اسے جتنی بار چاہے پڑھ سکتا ہے لیکن تین بار سے کم نہ ہو، انھوں نے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۱۳۱۷ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِي رُكُوْعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِي سُجُوْدِكُمْ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظيم" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں شامل کرو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربك الاعلیٰ" اتری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں شامل کر لو۔

۱۳۱۸ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ أَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

احمد بن عبد الرحمن بن وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت موسیٰ بن ایوب، حضرت ایاس بن عامر سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ.

ان حضرات کی یہ بھی دلیل ہے کہ ممکن ہے جو کچھ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ان دو آیات کے نزول سے پہلے ہو جن کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

فَلَمَّا نَزَلَتَا أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ أَمْرُهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ.

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تو گویا آپ کا حکم پہلے گذشتہ فعل کے لیے ناسخ ہو گیا۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ مَا اَمَرَ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے رکوع اور سجدے میں وہ عمل کرتے تھے جس کا آپ نے حضرت عقبہ کی روایت میں حکم فرمایا۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

فَهٰذَا اَيْضًا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ وُقُوْفِهٖ عَلٰى دُعَاءٍ بِعَيْنِهٖ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ رکوع اور سجدے میں خاص دعا پڑھنی چاہیے۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اَمَّا الرُّكُوْعُ فَلَا يُزَادُ فِيْهِ عَلٰى تَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَيَجْتَهِدُ فِيْهِ الدُّعَاءَ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثَيْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی استدلال کیا جنہیں ہم نے فصل اول میں ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ قَدْ جَعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ

انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو" کو پہلی روایات میں بیان کیے گئے آپ کے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا ہے تو ممکن ہے

marfat.com

نَاسِخًا لِّمَا تَقَدَّمَ مِنْ اَفْعَالِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَمَرَهُمْ بِالتَّعْظِيْمِ فِي الرُّكُوْعِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ وَيَجْتَهِدَهُمْ بِالدُّعَآءِ فِي السُّجُوْدِ بِمَا اَحَبُّوْا قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا نَزَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَمَرَهُمْ بِاَنْ يَّنْتَهُوْا اِلَيْهِ فِي سُجُوْدِهِمْ عَلٰى مَا فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ وَلَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ فَصَارَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِّمَا تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ الَّذِيْ اَمَرَهُمْ بِهٖ فِي الرُّكُوْعِ عِنْدَ نُزُوْلِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نَاسِخًا لِّمَا قَدْ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ.

آپ نے رکوع میں تعظیم کا حکم "فسبح باسم ربك العظيم" کے نزول سے پہلے دیا ہو اور سجدے میں پسندیدہ دعائیں کوشش کرنے کا حکم "سبح الاسم ربك الاعلى" کے اترنے سے پہلے دیا ہو، جب یہ آیات نازل ہوئیں تو ان کو سجدے میں صرف اسی بات کا پابند کر دیا جس کا ذکر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہوا ہے پس یہ آپ کے گزشتہ حکم کے لیے ناسخ بن گیا جیسا کہ "فسبح باسم ربك العظيم" کے نزول پر آپ کے حکم نے گزشتہ حکم کو منسوخ کر دیا۔

فَاِنْ قَالَ قَآئِلٌ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقُرْبِ وَفَاتِهٖ لِاَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ.

اگر کوئی شخص کہے کہ وہ بات (جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔) آپ کے قرب وصال سے متعلق ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

قِيْلَ لَهٗ فَهَلْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِعَقِبِهَا اَوْ اَنَّ تِلْكَ الْمَرْضَةَ هِيَ مَرْضَتُهُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا لَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بِعَقِبِهَا وَيَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً غَيْرَهَا قَدْ صَحَّ بَعْدَهَا فَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بَعْدَهَا فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ تِلْكَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ مُتَقَدِّمَةً لِّذٰلِكَ فَهِيَ اَحْرٰى اَنْ يَّجُوْزَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مَا ذَكَرْنَا.

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کیا اس حدیث میں کوئی ایسی بات ہے کہ اس میں اس نماز کا ذکر ہے جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یا یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ممکن ہے یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کا وصال ہوا اور ہو سکتا ہے یہ کوئی دوسری نماز ہو، جس کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے اگر یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ نے وصال فرمایا تو ممکن ہے اس نماز کے بعد آپ کے وصال سے پہلے "سبح اسم ربك الاعلى" نازل ہوئی ہو اور اگر یہ پہلے کی نماز ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا بعد میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔

marfat.com

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ.

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا مَوَاضِعَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْهَا ذِكْرٌ.

فَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلدُّخُوْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَكَانَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ تَكْبِيْرًا قَدْ وَقَفَ عَلَيْهِ الْعِبَادُ عَلَيْهِ وَعَلِمُوْهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يُّجَاوِزُوْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ.

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا يَتَشَهَّدُوْنَ بِهٖ فِي الْقُعُوْدِ فَقَدْ عَلِمُوْهُ وَوَقَفُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا مَكَانَهٗ بِذِكْرٍ غَيْرِهٖ لِاَنَّ رَجُلًا لَوْ قَالَ مَكَانَ قَوْلِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعْظَمُ اَوْ اَللّٰهُ اَجَلُّ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا.

وَلَوْ تَشَهَّدَ رَجُلٌ بِلَفْظٍ يُخَالِفُ لَفْظَ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا وَكَانَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ قَدْ اُبِيْحَ لَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَكَانَ قَدْ وُقِفَ فِيْ كُلِّ ذِكْرٍ عَلٰى ذِكْرٍ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مُجَاوَزَتَهٗ اِلٰى مَا اَحَبَّ لَا مَا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنِ اسْتَوٰى ذٰلِكَ فِي الْمَعْنٰى.

فَلَمَّا كَانَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى اَنَّ فِيْهِمَا ذِكْرًا وَلَمْ يُجْمَعْ عَلٰى اَنَّهٗ اُبِيْحَ لَهٗ فِيْهِمَا كُلُّ الذِّكْرِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس مسئلے کی وضاحت اسی طرح ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں کئی مقام پر ذکر خداوندی ہے نماز میں داخل ہونے کے لیے "اللہ اکبر" ہے رکوع، سجدے اور قعدے سے اٹھنے کے لیے بھی تکبیر کہی جاتی ہے تو یہ تکبیر "اللہ اکبر" کہنا ہے لوگوں نے اس سے واقفیت حاصل کی سیکھا ہیں ان کے لیے اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا کلمہ اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اسی سے قعدے میں تشہد کا پڑھنا ہے انھوں نے اسے سیکھا اور اختیار کیا ان کے لیے اس کے علاوہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں اس لیے کہ اگر کوئی شخص اللہ اکبر کی بجائے "اللہ اعظم" یا "اللہ اجل" کہہ دے تو گنہ گار ہوگا

اور اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی تشہد کے علاوہ دوسرے الفاظ پڑھے تو اس سلسلے میں گنہ گار ہوگا

آخری تشہد سے فراغت پر پسندیدہ دعا پڑھنا جائز ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے مطابق کہا جائے گا جو دعا چاہے پڑھے پس ہر ذکر میں مخصوص الفاظ کی پابندی ہے اس سے اپنے پسندیدہ کلمات کی طرف تجاوز نہیں کر سکتا اگرچہ وہ اس کے ہم معنی ہو

پس جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع اور سجدے میں ذکر ہے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ جو کلمات چاہے پڑھے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ دوسرے اذکار، تکبیر، تشہد، سمع اللہ لمن

marfat.com

يَكُوْنَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ تَكْبِيْرِهٖ وَتَشَهُّدِهٖ وَقَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَوْلِ الْمَامُوْمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مُجَاوَزَتُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ فِيْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مُجَاوَزَتُهٗ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِّنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حمدہ اور مقتدی کے ربنا لک الحمد کہنے کی طرح ہو تو یہ بھی مخصوص کلمات ہوں گے۔ باقی اذکار کی طرح یہاں بھی تجاوز جائز نہ ہوگا تجاوز وہاں ہی جائز ہوگا جہاں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی ہو۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جو اس میں خاص ذکر مقرر کرتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی اس روایات کو اپنایا جس میں رکوع اور سجدے کے کلمات کی تفصیل ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَاَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا اَحَبَّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تشہد کے بعد نمازی اپنے پسندیدہ کلمات کہنے کی اجازت کہاں دی گئی تو اسے کہا جائے گا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

۱۳۲۲- **قِيْلَ** لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثُمَّ لِيَخْتَرْ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَطْيَبَ الْكَلَامِ اَوْ مَا اَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے جب بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے: السلام علی اللہ الخ "اللہ پر سلام اس کے بندوں پر سلام جبرئیل و میکائیل پر سلام اور فلاں فلاں پر سلام" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے لہٰذا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو، پھر آپ نے تشہد کا ذکر فرمایا: جیسے ہم نے دوسرے مقام پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پھر ارشاد فرمایا اس کے بعد جو کلام اچھا لگے اور پسند آئے اختیار کیا جائے۔

marfat.com

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنَّا نُسَبِّحُ وَنُكَبِّرُ وَنَحْمَدُ رَبَّنَا وَاَنَّ مُحَمَّدًا اُوْتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ اَوْ قَالَ خَوَاتِمَهُ فَقَالَ اِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَآءِ مَا اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْا بِهٖ رَبَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ دو دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر اور حمد بیان کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات (کی قوت) عطا کی گئی تھی (فواتح الکلم و جوامعہ یا خواتمہ فرمایا) آپ نے فرمایا جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھو تو کہو اسکے بعد تشہد کا ذکر فرمایا (اور فرمایا) پھر جو دعا پسند ہو اس کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعا مانگے۔

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ لْيَخْتَرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدُ مَا شَآءَ فَاُبِيْحَ لَهٗ هٰهُنَا اَنْ يَّخْتَارَ مِنَ الدُّعَآءِ مَا اَحَبَّ لِاَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِخِلَافِهٖ مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِيْ مَوْضِعِهٖ وَمِنَ الْاِسْتِفْتَاحِ فِيْ مَوْضِعِهٖ فَجُعِلَ ذٰلِكَ خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ اِلٰى غَيْرِهٖ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ذِكْرًا خَاصًّا لَا يَتَعَدّٰى اِلٰى غَيْرِهٖ۔

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا اس کے بعد جو کلام چاہے اختیار کرے پس اس کے لیے جائز قرار دیا گیا کہ جو دعا چاہے اختیار کرے جبکہ اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے تکبیر کا اس کے مقامات پر، تشہد کا اس کی جگہ پر، ثناء کا اس کے مقام پر اور السلام کا اس کی جگہ پر ذکر کیا ہے پس یہ مخصوص ذکر ہے جو دوسرے ذکر کی طرف متعدی نہیں ہوتا۔

لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ رکوع اور سجدے میں بھی خاص ذکر ہو جو غیر کی طرف متجاوز نہ ہو۔

بَابُ الْاِمَامِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَمْ لَا

باب ۵: کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا و لک الحمد کہنا مناسب ہے

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَاَبُوْ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ

marfat.com

عَوَانَةَ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

سکھاتے ہوئے فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو، وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ”ربنا ولک الحمد“ کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی حمد کرے وہ اسے سنتا ہے۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عروبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنتا ہے۔

۱۳۲۸۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہے تو تم ”ربنا ولک الحمد“ کہو جس کا قول فرشتوں کے

marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

قول سے موافق ہو گیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ قَدْ دَلَّتْهُمْ عَلَى مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ جَمِيعًا وَأَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُهَا الْإِمَامُ دُونَ الْمَأْمُومِ وَأَنَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَقُولُهَا الْمَأْمُومُ دُونَ الْإِمَامِ۔

ایک جماعت نے ان آثار کو اپنایا جن میں امام اور مقتدی دونوں کے قول کا بیان ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ صرف امام کہے مقتدی نہ کہے اور ربنا ولک الحمد صرف مقتدی کہے امام نہ کہے

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ۔

جن لوگوں کا یہ مسلک ہے ان میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ بھی ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ۔

فَقَالُوا بَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ الْمَأْمُومُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خَاصَّةً۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا ولک الحمد" دونوں کہے پھر مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" کہے۔

وَقَالُوا لَيْسَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ يَقُولُهُ الْمَأْمُومُ دُونَ غَيْرِهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَاسْتَحَالَ أَنْ يَقُولَهَا مَنْ لَيْسَ بِمَأْمُومٍ۔

وہ کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو" میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسے صرف مقتدی کہے۔ اگر یہی بات ہوتی تو جو شخص مقتدی نہیں اس کے لیے یہ کہنا ناجائز ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ان کلمات کے کہنے پر تمہارا بھی اتفاق ہے۔

فَقَدْ رَأَيْنَاكُمْ تُجْمِعُونَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ وَحْدَهُ يَقُولُهَا مَعَ قَوْلِهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔

فَلَمَّا كَانَ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ يَقُولُهَا

پس جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا یہ کلمات کہتا ہے اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول ذکر کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا تو امام بھی یہ کلمات کہے حدیث رسول میں اس کی

marfat.com

وَلَيْسَ بِمَأْمُومٍ وَلَا يَنْفِي ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْإِمَامُ أَيْضًا يَقُولُهَا كَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

نفی بھی نہیں ہے، اس سلسلے میں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۳۳۱- **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! آسمان بھی، زمین بھی اور اس کے بعد جو کچھ تو چاہے وہ چیز بھری ہوئی حمد تیرے ہی لیے ہے۔

۱۳۳۲- **وَبِمَا** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۳- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ هُوَ ابْنُ حَسَنٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی اوفی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۴- **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَاعِيِّ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ بندے نے جو کچھ کہا تعریف اور بزرگی والی ذات اس کی زیادہ مستحق ہے ہم سب تیرے بندے ہیں جسے تو عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور کسی صاحب ثروت کو اس کی

marfat.com

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا نَازِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۳۳۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ الْمُنَبِّهِيُّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ ذَكَرُوا الْجُدُودَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَبَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ **فَلَيْسَ** فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَهُوَ إِمَامٌ وَلَا فِيهَا مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ مَنْ صَلَّى وَحْدَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى حُكْمِ الْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقُولُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقُولُهُ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ أَمْ لَا۔

۱۳۳۶ - **فَإِذَا** يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

دولت نفع نہیں دے سکتی۔ (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے)۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال داری کا ذکر آگیا۔ بعض نے کہا فلاں شخص اونٹوں کی وجہ سے مالدار ہے اور بعض نے کہا گھوڑوں کی وجہ سے مالدار ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب نماز کے لیے اٹھے تو رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے پڑھا "ربنا ولک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد ہے زمین و آسمان بھرے ہوئے اور اس کے بعد جو تو چاہے وہ بھرا ہوا ہے جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو عطا نہ فرمائے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری (اطاعت کے بغیر) کام نہیں دیتی۔

پس ان روایات میں ایسی کوئی ایسی بات نہیں کہ آپ حالت امامت میں یہ کلمات کہتے تھے اس سلسلے میں بیان کردہ کوئی دلیل نہیں۔ البتہ اتنا ثابت ہے کہ جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ "سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد" کہے۔ ——— پس ہم نے چاہا کر دیکھیں کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات مروی ہے جس سے امام کا حکم معلوم ہو کہ وہ کیا ہے اور آیا وہ بھی ان کلمات کو پڑھے جو تنہا نماز پڑھنے والا پڑھتا ہے۔

تو یہ حدیث ہے:۔ ——— حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اللھم انج الولید ابن الولید" کہتے۔ پھر حدیث ذکر کی۔

marfat.com

فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مِنَ الْقُنُوْتِ ثُمَّ تَرَكَهٗ بَعْدُ لَمَّا تَرَكَ الْقُنُوْتَ فَرَجَعْنَا اِلٰى غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ هَلْ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا۔

تو ممکن ہے آپ نے اسے قنوت کی جزو کے طور پر پڑھا ہو پھر جب قنوت چھوڑ دی تو اسے بھی چھوڑ دیا لہٰذا ہم دوسری حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ کیا ہماری مذکورہ گفتگو پر اس میں کوئی دلیل ہے۔

۱۲۳۷- فَاِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت ابن ابی ذئب حضرت مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سب سے زیادہ میری نماز، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (ساتھ ہی) ربنا لک الحمد بھی کہتے۔

۱۲۳۸- وَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ اَخْبَرَنِيْ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہا۔

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ ذٰلِكَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کہتے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ لِاَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام اسی طرح کہے جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا کہتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ اَنَّ مَا فَعَلَ مِنْ

پھر اس بات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے نماز میں وہی

marfat.com

مِنْ ذٰلِكَ هُوَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَا يَفْعَلُ غَيْرَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ وَهُوَ اَيْضًا فِيْهِ اِخْبَارٌ عَنْ صِفَةِ صَلٰوتِهٖ كَيْفَ كَانَتْ۔

کچھ کیا ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اس کے علاوہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضور علیہ السلام کی نماز کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ اِمَامٌ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ اِتِّبَاعًا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

جب ثابت ہوا کہ آپ حالت امامت میں رکوع سے کھڑے ہوتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہتے تھے تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ کی اتباع میں امام ایسا کرے کیونکہ یہ عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس روایات کے طریقے پر اس مسئلے کا حکم یہی ہے۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا فِيْمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے بارے میں تمام کا اجماع ہے کہ وہ یہ کلمات کہے۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِي الْاِمَامِ هَلْ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فَوَجَدْنَا الْاِمَامَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوتِهٖ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُهٗ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَوَجَدْنَا اَحْكَامَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ كَاَحْكَامِ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُوْجِبُ فَسَادَهَا وَمَا يُوْجِبُ سُجُوْدَ السَّهْوِ فِيْهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانَ الْاِمَامُ وَمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ بِخِلَافِ الْمَاْمُوْمِ۔

پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کہ کیا امام کا وہی حکم ہے جو اکیلے آدمی کا ہے یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ امام تمام نماز میں تکبیر، قرأت، قیام، قعدے اور تشہد کے بارے میں وہی کچھ کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا کرتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ امام کی نماز میں کوئی ایسی بات آ جائے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی بات ہو جاتی ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو تنہا نماز پڑھنے والے کے بارے میں ہوتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں امام اور منفرد برابر ہیں امام اور مقتدی نہیں۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِاتِّفَاقِهِمْ اَنَّ الْمُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ الْاِمَامَ اَيْضًا يَقُوْلُهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَكَانَ يَذْهَبُ فِيْ

پس جب تمام ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد ربنا ولک الحمد کہے تو ثابت ہوا کہ امام بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد یہ کلمات کہے اس سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارا بھی یہی موقف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ پہلے قول کے قائل ہیں۔

marfat.com

ذٰلِكَ اِلَى الْقَوْلِ الْاَوَّلِ۔

بَابُ ۵۲ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا

باب ۵۲: فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُ وَهُوَ قَآئِمٌ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِیْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت ابوسعید اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے (رکوع سے) سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کہتے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے یا اللہ! مضر قبیلے پر سختی فرما انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح کئی سالوں کے قحط میں مبتلا فرما یا اللہ! قبیلہ لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاُرِيَنَّكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں گا یا اس کی مثل کوئی بات کہی (فرمایا): جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھتے تو مومنوں کے لیے دعا مانگتے اور

marfat.com

وَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ دَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَعَنَ الْكَافِرِيْنَ۔

اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِيْرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو یوں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" پھر انہوں نے ابو بکرہ کی ابو داؤد سے روایت (گزشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صبح آپ نے ان کیلئے دعا نہ مانگی میں نے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں وہ آگئے ہیں۔

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَرُبَّمَا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ قَالَ يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا اَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا مانگنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض اوقات "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کے بعد یوں کہتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ایک دن آپ نے ان کے لیے دعا نہ مانگی (آخر تک) اور یہ اضافہ کیا فرمایا آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے اور بعض نمازوں میں یوں کہتے "یا اللہ! فلاں فلاں قبائل عرب پر لعنت بھیج" پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ، آپ کے اختیار میں کچھ نہیں وہ ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے

marfat.com

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

بے شک وہ ظالم ہیں۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا عَلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز میں سنا جب آپ نے آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو "ربنا ولک الحمد" کہا پھر دعا مانگی یا اللہ! فلاں فلاں منافقین پر لعنت بھیج تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر (ترجمہ پیچھے ہو چکا ہے)۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ قَالَ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ عَلٰى اَحَدٍ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! (ولید کو) رہائی عطا فرما۔ اس کے بعد (راوی نے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ذکر کیا جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ فرماتے ہیں (اس کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں کی۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

marfat.com

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن ہی قنوت پڑھی ہے

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءَ قَالَ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَکْوَانَ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر سر انور اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی بخشش فرمائے۔ قبیلہ اسلم کو محفوظ رکھے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان پر لعنت بھیج، یا اللہ! قبیلہ رعل اور ذکوان پر لعنت بھیج، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکَثِیْرِیُّ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّیْثِیِّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمُدْلِجِیِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءِ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِیِّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ اَنَّهٗ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْکَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ جب سجدے میں گئے تو اللہ اکبر کہا۔ یہ اضافہ ہے، حضرت خفاف نے فرمایا اسی بنیاد پر کفار پر لعنت بھیجی گئی۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ

حضرت اسماعیل بن ابی کثیر حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند

marfat.com

عُمَرَ وَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ اَوْ فَقُلْتُ لَهٗ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَسِیْرًا ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے فرمایا ہاں، ان سے کہا گیا (راوی کہتے ہیں) یا میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع کے کچھ بعد۔

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی فَارَقْتُهٗ وَصَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی فَارَقْتُهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ ہمیشہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں آپ سے جدا ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔ (یعنی جب تک میں ان کے ساتھ رہا اسی طرح دیکھا)۔

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی عُصَیَّۃَ وَذَکْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْیَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی، آپ قبیلہ عصیہ، ذکوان، رعل اور لحیان کے خلاف دعا مانگتے

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ ابْنُ عُقْبَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّکْعَۃِ شَهْرًا قَالَ قُلْتُ فَکَیْفَ الْقُنُوْتُ قَالَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر ایک رکعت کے بعد قنوت پڑھی حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے پوچھا قنوت کیسے پڑھتے تھے؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ لَا بَلْ قَبْلَ الرُّکُوْعِ قُلْتُ فَاِنَّ نَاسًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ فرمایا نہیں بلکہ رکوع سے پہلے، میں نے عرض کیا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے انہوں

marfat.com

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ۔

نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ان لوگوں کے لیے بددعا کہ جنہوں نے کچھ صحابہ کرام کو شہید کیا۔ ان صحابہ کرام کو قراء کہا جاتا تھا۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں تھی۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف دعا مانگتے تھے۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت میں سے یہ الفاظ بھی تھے اور ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں کی طرح کر دے"

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ سے کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک قنوت پڑھتے رہے۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت مروان اصفر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا

marfat.com

مروان الاصفر قال سألت انسا اقنت عمر فقال قد قنت من هو خیر من عمر۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا، انھوں نے پڑھی ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۳۶۴ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو بکر عن حمید عن انس قال قنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عشرین یوما۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی ہے۔

۱۳۶۵ - حدثنا الحسن بن عبد الله ابن منصور البالسی قال ثنا الهیثم بن جمیل قال ثنا ابو هلال الراسبی عن حنظلة السدوسی عن انس بن مالك قال رأیت النبی صلی الله علیه وآله وسلم فی صلوة الصبح یکبر حتی اذا فرغ کبر فرکع ثم رفع رأسه فسجد ثم قام فی الثانیة فقرأ حتی اذا فرغ کبر فرکع ثم رفع رأسه فدعا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا تکبیر کہتے جب (قرأت سے) فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر مبارک اٹھاتے سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور دعا مانگتے۔

۱۳۶۶ - حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا عبید الله بن رجاء قال انا همام عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة حدثنی انس ابن مالك قال دعا النبی صلی الله علیه وآله وسلم ثلثین صباحا علی رعل وذکوان وعصیة الذین عصوا الله ورسوله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، کے خلاف تیس دن صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۳۶۷ - حدثنا فهد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا هشام الدستوائی عن قتادة عن انس قال قنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم شهرا بعد الرکوع یدعو علی حی من احیاء العرب ثم ترکه۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبائل کے خلاف دعا مانگتے تھے پھر اسے چھوڑ دیا

الکلام فی ذلک

قال ابو جعفر فذهب قوم الی اثبات القنوت فی صلوة الفجر ثم افترقوا فرقتین

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے پھر ان کے دو گروہ ہیں

marfat.com

فقالت فرقة منهم هو بعد الركوع وقالت فرقة قبل الركوع وممن قال ذلك منهم ابن ابي ليلى ومالك بن انس كما حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال سمعت مالكا يقول الذي اخذ به في خاصة نفسي القنوت في الفجر قبل الركوع۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے اور دوسرا گروہ رکوع سے پہلے کا قائل ہے۔ ابن ابی لیلیٰ اور حضرت امام مالک بن انس رحمہما اللہ ان قائلین میں سے ہیں۔ یونس کہتے ہیں مجھے ابن وہب نے بتایا کہ میں نے حضرت امام مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خاص طور پر جس چیز کو اپنایا وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ہے۔

فكان من حجة من ذهب منهم الى انه بعد الركوع ما ذكرناه عن ابي هريرة وابن عمر وعبد الرحمن ابن ابي بكر۔

رکوع سے بعد کے قائلین کے دلیل وہی روایات ہیں جنھیں ہم نے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

وكانت الحجة عليهم للفريق الآخر ما ذكرناه في حديث سفيان عن عاصم عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انما قنت بعد الركوع شهرا وانما القنوت قبل الركوع۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل حدیث سفیان ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا نرى القنوت في صلوة الفجر اصلا قبل الركوع ولا بعده

دوسرے حضرات نے ان (دونوں گروہوں) کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت بالکل جائز نہیں نہ رکوع سے پہلے اور نہ بعد میں۔

وكان من الحجة لهم في ذلك ان هذه الآثار المروية في القنوت قد رويت على ما ذكرنا فكان احد من روى عنه عبد الله ابن مسعود قد روينا عنه فيها ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قنت ثلثين يوما فكان قد ثبت عنده قنوت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعلمه۔

اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ قنوت کے سلسلے میں مروی یہ روایات جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ ایک راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن قنوت پڑھی ہے پس ان کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت تھا اور آپ کو اس کا علم تھا۔

۱۳۷۸: **ثم** قد وجدنا عنه ما حدثنا فهد ابن سليمان قال ثنا ابو غسان قال ثنا شريك عن ابي حمزة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لم يقنت النبي صلى الله عليه وآله وسلم الا شهرا لم يقنت قبله ولا بعده۔

پھر ہم نے ان سے یہ روایت بھی پائی۔
حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی اس سے پہلے یا بعد نہیں پڑھی۔

marfat.com

١٣٦٩ - وحدثنا ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا أبو معشر قال ثنا أبو حمزة عن إبراهيم عن علقمة عن ابن مسعود قال قنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شهرا يدعو على عصية وذكوان فلما ظهر عليهم ترك القنوت وكان ابن مسعود لا يقنت في صلوة الغداة۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ عصیہ اور ذکوان قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے تھے جب ان پر غلبہ پا لیا تو قنوت چھوڑ دی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

قال أبو جعفر فهذا ابن مسعود يخبر أن قنوت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الذي كان إنما كان من أجل من كان يدعوا عليه وأنه قد كان ترك ذلك فصار القنوت منسوخا فلم يكن هو من بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقنت۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ان لوگوں کے خلاف بد دعا کرنے کے لیے تھا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا تھا پس قنوت منسوخ ہو گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

وكان أحد من روى ذلك أيضا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عبد الله بن عمر ثم قد أخبرهم أن الله عز وجل حين أنزل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم ظلمون فصار ذلك عند ابن عمر منسوخا أيضا فلم يكن هو يقنت بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے ایک راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں پھر انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شیئ" الخ نازل فرما کر اسے منسوخ کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی یہ منسوخ ہو گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

١٣٧٠ - وكان ينكر على من كان يقنت كما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا شعبة قال ثنا قتادة عن أبي مجلز قال صليت خلف ابن عمر الصبح فلم يقنت فقلت الكبر يمنعك فقال ما أحفظه عن أحد من أصحابي۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے پوچھا کہ آپ کو قنوت پڑھنے سے بڑھاپا مانع ہے۔ انھوں نے فرمایا مجھے کسی بھی صحابی سے یہ بات نہیں پہنچی۔

١٣٧١ - وكما حدثنا أبو بكرة قال

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر

marfat.com

ثَنَا وَهْبٌ وَّمُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُ وَمَا رَأَيْتُ هٰكَذَا فِي حَدِيْثِ وَهْبٍ وَفِي حَدِيْثِ مُؤَمَّلٍ وَلَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ۔

رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔ وہب کی روایت میں اسی طرح ہے اور مؤمل کی روایت میں ہے میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۷۲۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ وَمَا الْقُنُوْتُ فَقَالَ إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَةِ قَامَ يَدْعُوْ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَّفْعَلُهُ وَإِنِّيْ لَأَظُنُّكُمْ مَعَاشِرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُوْنَهُ۔

حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا قنوت کیا ہے انھوں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ فرمایا میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اے اہل عراق تم ایسا کرتے ہو۔

۱۳۷۳۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ وَمَا عَلِمْتُ۔

حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور نہ مجھے معلوم ہے۔

فَوَجْهُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْبَابِ إِنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُخْرَةِ قَنَتَ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَتَرَكَ لِذٰلِكَ الْقُنُوْتَ الَّذِيْ كَانَ يَقْنُتُهُ وَسَأَلَهُ أَبُوْ مِجْلَزٍ فَقَالَ أَلْكِبَرُ يَمْنَعُكَ مِنَ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا أَحْفَظُهُ مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِيْ يَعْنِيْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْهُ بَعْدَ تَرْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ وَسَأَلَهُ أَبُو الشَّعْثَاءِ عَنِ الْقُنُوْتِ وَسَأَلَهُ

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا بیان یہ ہے کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر الخ نازل فرمائی تو آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔ ابو مجلز نے ان سے پوچھا کیا آپ کو بڑھاپا قنوت سے مانع ہے؟ فرمایا (نہیں بلکہ) مجھے اپنے کسی ساتھی یعنی کسی صحابیٔ رسول علیہما السلام سے یاد نہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنے کے بعد اس پر عمل کیا ہو، ان سے ابو الشعثاء نے قنوت کے بارے میں پوچھا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان (ابو الشعثاء) سے پوچھا کہ قنوت کیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ جب امام صبح کی نماز میں دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگے

marfat.com

ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ الْقُنُوتِ مَا هُوَ فَأَخْبَرَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَامَ يَدْعُو فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ لِأَنَّ مَا كَانَ هُوَ عَلِمَهُ مِنْ قُنُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الدُّعَاءُ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَأَمَّا قَبْلَ الرُّكُوعِ فَلَمْ يَرَهُ مِنْهُ وَلَا مِنْ غَيْرِهٖ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهٖ.

آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قنوت کے بارے میں جو معلوم تھا وہ رکوع کے بعد دعا تھی لیکن رکوع سے پہلے انہوں نے نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور نہ ہی کسی اور سے اسی بناء پر انہوں نے انکار فرمایا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا عَنْهُ نَسْخُ قُنُوتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَنَفْيُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَصْلًا وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ وَلَا خُلَفَاءُهُ مِنْ بَعْدِهٖ.

پس جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا ہے اس سے رکوع کے بعد قنوت کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا اور رکوع سے پہلے قنوت کی انہوں نے خود نفی فرمادی اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین ایسا نہیں کرتے تھے۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ الْقُنُوتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَخْبَرَ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ بِأَنَّ مَا كَانَ يَقْنُتُ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دُعَاءٌ عَلٰى مَنْ كَانَ يَدْعُو عَلَيْهِ وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَسَخَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ الْآيَةَ فَفِي ذٰلِكَ أَيْضًا وُجُوبُ تَرْكِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے بارے میں ایک راوی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں انہوں نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت بعض لوگوں کے بارے میں بد دعا ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر الخ" کے ذریعے اسے منسوخ فرمادیا۔ اس حدیث سے بھی فجر کی نماز میں قنوت چھوڑنے کا وجوب ثابت ہوا۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا خُفَافُ بْنُ إِيمَاءٍ فَذَكَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُمْ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے ایک راوی حضرت خفاف بن ایماء ہیں انہوں نے روایت کیا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے، قبیلہ غفار کو بخش دے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان اور ان کے ساتھ جن کا ذکر کیا گیا سب پر لعنت بھیج۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ

اس حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض

marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيْثَيِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ فَقَدْ اَخْبَرَاهُمَا فِيْ حَدِيْثَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا۔

لوگوں پر لعنت بھیجی۔ حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہم) نے اپنی روایتوں میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَفِيْ حَدِيْثَيْهِمَا النَّسْخُ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ خِفَافِ ابْنِ اَيْمَاءٍ فَهُمَا اَوْلٰى وَاِنْ حَدِيْثُ ابْنِ اَيْمَاءٍ وَفِيْ ذٰلِكَ وُجُوْبُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ اَيْضًا۔

وَكَانَ اَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ ذٰلِكَ اَيْضًا الْبَرَاءُ فَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِقُنُوْتِهٖ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَنْ رَوٰى ذٰلِكَ مَعَهُمَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اَيْضًا وَقَدْ قُرِنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ فَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْهِمَا۔

پس حضرت خفاف بن ایماء کی روایت کی طرح ان دونوں کی روایتوں میں بھی نسخ کا ذکر ہے، لہٰذا یہ روایت، خفاف بن ایماء کی روایت سے اولیٰ ہے اگرچہ ان کی روایت سے بھی وجوب ثابت ہوتا ہے۔ ـــــــ ایک راوی حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں ان سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے لیکن انھوں نے قنوت کی کیفیت بیان نہیں کی ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جو حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دیگر راویوں سے مروی ہے پھر یہ اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو گئی انھوں نے اس حدیث میں مغرب اور فجر کو ملایا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں قنوت پڑھتے تھے۔

فَفِيْ اِجْمَاعِ مُخَالِفِنَا لَنَا عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهٗ فِي الْمَغْرِبِ مَنْسُوْخٌ لَيْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ اَنْ يَّفْعَلَهٗ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهٗ فِي الْفَجْرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

چونکہ مغرب کی نماز میں قنوت کے منسوخ ہونے اور اب کسی کے لیے جائز نہ ہونے پر مخالفین ہمارے ساتھ متفق ہیں لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ فجر کی نماز میں جو قنوت پڑھتے تھے وہ بھی منسوخ ہو چکی ہے۔

وَكَانَ اَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَرَوٰى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَهٗ فَاَثْبَتَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَ اَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عمرو بن عبید، حسن سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے حتیٰ کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) آپ سے جدا ہو گئے انھوں نے اس حدیث میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا اور اس کا منسوخ ہونا ثابت کیا۔

marfat.com

ذٰلِكَ لَمْ يُنْسَخْ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ وُجُوْهٍ خِلَافُ ذٰلِكَ فَرَوٰى اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

وَرَوٰى اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ۔

وَرَوٰى قَتَادَةُ عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

وَرَوٰى عَنْهُ حُمَيْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ قَدْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ خِلَافَ مَا رَوٰى عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ۔

وَقَدْ رَوٰى عَاصِمٌ عَنْهُ اِنْكَارَ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَصْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ شَهْرًا وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

فَضَادَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَخَالَفَهٗ فَلَمْ يَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ بِاَحَدِ الْوَجْهَيْنِ مِمَّا رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اَخَذَهٗ عَمَّنْ بَعْدَهٗ اَوْ رَاْيًا رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰى غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ قَوْلُهٗ اَوْلٰى مِمَّنْ خَالَفَهٗ اِلَّا بِحُجَّةٍ تُبَيِّنُ لَنَا۔

متعدد طرق کے ساتھ ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے

حضرت ایوب، محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں، پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع سے کچھ بعد۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ان (حضرت انس) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کی نماز میں قبیلہ رعل اور ذکوان کے لیے بد دعا فرمائی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حمید نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی۔

ان تمام حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بات کے خلاف روایت کیا ہے۔ جو حضرت عمرو نے بواسطہ حسن ان سے روایت کیا حضرت عاصم نے ان سے رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار نقل کیا ہے اور یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ایسا کیا اور وہ بھی رکوع سے پہلے، یہ بھی حضرت عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف اور اس سے متضاد ہے۔

پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کسی طریقے سے بھی استدلال کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کیونکہ مخالف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی روایت سے استدلال کر سکتا ہے۔

اور آپ کا یہ قول کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے انھوں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی ممکن ہے انھوں نے بعد والوں سے حاصل کی ہو یا ان کی اپنی رائے ہو جبکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کے مخالفین کے قول سے ان کا قول اس وقت تک اولیٰ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی کوئی دلیل ظاہر نہ ہو۔

marfat.com

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابوجعفر رازی نے حضرت ربیع بن انس سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ الَّذِي رَوَاهُ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ ضَادَّهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ الَّذِي ذَكَرَهُ أَنَسٌ فِي حَدِيثِ عَاصِمٍ فَلَمْ يَثْبُتْ لَنَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ شَيْءٌ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ النَّسْخُ لِلْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جسے حضرت عمرو نے بواسطہ حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اگر ایسا ہی ہے تو یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہو سکتا ہے یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جس کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عاصم کی روایت میں ذکر فرمایا پس بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے قنوت ثابت نہیں ہوتی اور رکوع سے بعد والی قنوت کا ان سے نسخ ثابت ہے۔

وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَدَ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ فَذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ دُعَاءٌ لِقَوْمٍ وَدُعَاءٌ عَلَى الْآخَرِينَ وَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر میں قنوت کے ایک راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ قنوت ایک قوم کے لیے دعا اور دوسروں کے لیے بددعا تھی۔ ان کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ لیس لک من الامر شیء نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا هٰكَذَا وَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ.

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۴- فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

marfat.com

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَنْسُوخَ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا كَانَ هُوَ الدُّعَاءُ عَلٰى مَنْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْقُنُوتُ الَّذِي مَعَ ذٰلِكَ فَلَا۔

۱۳۷۵ - **قِيلَ** لَهُ إِنَّ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ الْقُنُوتِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهٖ ثُمَّ قَالَ فِيهِ ثُمَّ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ فَصَارَ ذِكْرُ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي كَانَ بِهِ النَّسْخُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ نُزُولُ هٰذِهِ الْآيَةِ لَمْ يَكُنْ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلِمَهُ فَكَانَ يَعْمَلُ عَلٰى مَا عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقُنُوتِهٖ إِلٰى أَنْ مَاتَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَعَلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ نُزُولَ هٰذِهِ الْآيَةِ كَانَ نَسْخًا لِمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَانْتَهَيَا إِلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكَا بِهِ الْمَنْسُوخَ الْمُتَقَدِّمَ۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِي حَدِيثِ ابْنِ أَيْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَتّٰى ذَكَرَ مَا ذَكَرَ فِي حَدِيثِهٖ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ دعا منسوخ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کفار) کے خلاف مانگتے تھے اس کے ساتھ جو قنوت تھی وہ منسوخ نہیں ہوئی۔

اس سے کہا جائے گا کہ یونس بن یزید نے حدیث قنوت کے سلسلے میں امام زہری سے جو کچھ روایت کیا اور اسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے یہ وہی بات جو ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ابن وہب نے ہمیں بتایا کہ یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی پھر انھوں نے یہ طویل حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر شئی الخ کے نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا۔ پس اس آیت کا ذکر جس کے ساتھ قنوت منسوخ ہوئی امام زہری کا کلام ہے اس کا تعلق حضرت ابو سعید اور سلمہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے ساتھ نہیں ہے ممکن ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے نزول کا علم نہ ہوا ہو اور وہ وصال تک حضور علیہ السلام کے اس فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں جس کا انھیں علم تھا کیونکہ ان کے نزدیک اس کے خلاف دلیل ثابت نہیں ہوئی جبکہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو یہ معلوم تھا کہ یہ آیت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے لیے ناسخ ہے پس وہ اس پر کاربند رہے اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والے پہلے عمل کو چھوڑ دیا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن ایماء کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت فرمائے آخر حدیث تک پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے نزول

marfat.com

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَخَرَّ سَاجِدًا اَفَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَائِهٖ لِلْاُسَارٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَا قَدِمُوْا۔

آیت کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ مکہ مکرمہ میں قیدیوں کے لیے دعا مانگتے رہے پھر ان کے آنے پر ترک کر دیا۔

وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا فِىْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ وَفِيْهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَىَّ۔

اس سے پہلے جو ہم نے یحییٰ بن کثیر کی روایت نقل کی ہے کہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس میں بھی قنوت کا ذکر ہے اس میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صبح حضور علیہ السلام نے ان (قیدیوں) کے لیے دعا نہ مانگی، میں نے عرض کیا تو فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے وہ میرے پاس آچکے ہیں۔

فَفِىْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِى الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُوْلُهُ فِى الصُّبْحِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِكَمَالِهٖ لَا اِلٰى قُنُوْتٍ غَيْرِهٖ فَالْفَجْرُ اَيْضًا فِى النَّسْخِ كَذٰلِكَ۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے، عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے، اور اس بات پر اجماع ہے کہ عشاء کی نماز سے یہ مکمل طور پر منسوخ ہے کسی دوسرے قنوت سے نہیں بدلا، لہٰذا نسخ کے سلسلے میں فجر کا بھی یہی حکم ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْقُنُوْتِ فَلَمْ نَجِدْهَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهٖ لِاَنَّ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ نَاْمُرْ بِهٖ فِيْهَا وَاَمَرْنَا بِتَرْكِهٖ۔

جب ہم نے قنوت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کا بیان واضح کیا تو اب نماز فجر میں اس کے وجوب پر ہمیں کوئی دلیل نہ ملی لہٰذا ہم اس نماز میں اس (کے پڑھنے) کا حکم نہیں دیتے بلکہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

۱۳۷۶۔ **مَعَ** اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَهُ اَصْلًا كَمَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِىُّ ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَخَلْفَ

علاوہ ازیں بعض صحابہ کرام نے تو اس کا بالکل ہی انکار کیا ہے۔ ابومالک اشجعی سعد بن طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا اباجان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور یہاں کوفہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پانچ سال نماز پڑھی ہے کیا وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا بیٹے! یہ بدعت ہے۔

marfat.com

عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ قَرِيْبًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ أَفَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَسْنَا نَقُوْلُ إِنَّهُ مُحْدَثٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْدَهُ مَا رُوِّيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَبْلَهُ فَلَمَّا لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ فِي ذٰلِكَ.

۱۳۷۷- **فَإِذَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيْهَا بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ فِيْ قُنُوْتِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

۱۳۷۸- **وَإِذَا** صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ.

۱۳۷۹- **وَإِذَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہم اسے اس معنیٰ میں بدعت نہیں کہتے کہ یہ بالکل نہیں تھی بلکہ یہ تھی جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت ثابت نہ ہوئی تو ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرف رجوع کیا۔

حضرت عبید اللہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ الفاظ کہے اللّٰھم انا نستعینک (آخر تک) اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تجھ ہی سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تمام بہترین تعریفیں تیرے لیے بیان کرتے ہیں تیرا شکر ادا کرتے ہیں تیری ناشکری نہیں کرتے تیرے نافرمان بندوں سے قطع تعلق کرتے اور انھیں چھوڑ دیتے ہیں اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تیری طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ خزاعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ البتہ انھوں نے پڑھا ونثنی علیک (آخر تک) (ترجمہ گذر چکا ہے)

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی۔

marfat.com

أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ بِالسُّورَتَيْنِ۔

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَاللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں دو سورتوں کے بعد یوں قنوت پڑھتے "اللھم انا نستعینک واللھم ایاک نعبد" اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور یا اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

١٣٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِالْأَحْزَابِ فَسَمِعْتُ قُنُوتَهُ، وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے سورہ احزاب پڑھی پھر میں نے آپ کی قنوت سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی جب آپ دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت مخارق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكَرَ لَهُ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْقُنُوتِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ قَنَتَ مَعَ أَبِيهِ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے قنوت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا اور فرمایا کہ انھوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی لیکن وہ اسے بھول گئے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے

marfat.com

۱۳۸۵ - فحدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود ان عمر كان لا يقنت في صلوة الصبح.

۱۳۸۵۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت میں نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۸۶ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود وعمرو ابن ميمون قال صلينا خلف عمر الفجر فلم يقنت.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما (دونوں) فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۷ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الحميد بن صالح قال ثنا ابو شهاب عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة والاسود ومسروق انهم قالوا كنا نصلي خلف عمر الفجر فلم يقنت.

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۸ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الحميد بن صالح قال ثنا ابو شهاب باسناده هذا انهم قالوا كنا نصلي خلف عمر نحفظ ركوعه وسجوده ولا نحفظ قيامه ساعة يعنون القنوت.

عبدالحمید بن صالح کہتے ہیں ابوشہاب نے اپنی اسی سند (پہلی حدیث کی سند) کے ساتھ ہم سے بیان کیا کہ انھوں (حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم) نے فرمایا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہمیں آپ کا رکوع اور سجدہ یاد ہے لیکن آپ کا کچھ دیر کھڑا

۱۳۸۹ - حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا جرير عن منصور عن ابراهيم عن الاسود وعمرو بن ميمون قالا صلينا خلف عمر فلم يقنت في الفجر.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۹۰ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن منصور قال سمعت ابراهيم يحدث عن عمرو بن ميمون نحوه.

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت عمرو بن میمون سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال ابو جعفر فهذا خلاف ما روي عنه في الآثار الاول فاحتمل ان يكون

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پہلی روایات

قد كان فعل كل واحد من الأمرين في وقت فنظرنا في ذلك

میں مروی ہے پس ممکن ہے آپ نے دونوں کام کسی وقت کیے ہوں۔ اس سلسلے میں ہم نے دیکھا:

١٣٩١ - **فإذا** يزيد بن سنان قد حدثنا قال ثنا يحيى بن سعيد قال ثنا مسعر بن كدام قال حدثني عبد الملك بن ميسرة عن زيد ابن وهب قال ربما قنت عمر فأخبرنا زيد بما ذكرنا أنه كان ربما قنت وربما لم يقنت فأردنا أن ننظر في المعنى الذي له كان يقنت ما هو۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے تھے۔

پس زید نے اس بات کی خبر دی جو ہم نے بیان کیا کہ آپ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔ لہٰذا ہم نے دیکھا کہ آپ کس وجہ سے قنوت پڑھتے تھے۔

١٣٩٢ - **فإذا** ابن أبي عمران قد حدثنا قال ثنا سعيد بن سليمان الواسطي عن أبي شهاب الحناط عن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود قال كان عمر إذا حارب قنت وإذا لم يحارب لم يقنت۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لڑائی کے موقع پر قنوت پڑھتے اور جب لڑائی نہ ہوتی تو نہ پڑھتے۔

فأخبر الأسود بالمعنى الذي له كان يقنت عمر إنه كان إذا حارب يدعو على أعدائه ويستعين الله عليهم ويستنصره كما كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فعل لما قتل من قتل من أصحابه حتى أنزل الله عز وجل ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم ظالمون قال عبد الرحمن بن أبي بكر فما دعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على أحد بعد۔

تو حضرت اسود نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا سبب بتایا کہ حالت جنگ میں آپ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا مانگتے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے شہید ہونے پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "لیس لک من الامر شیء الخ"، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بددعا نہیں فرمائی۔

فكانت هذه الآية عند عبد الرحمن وعند عبد الله بن عمر ومن وافقهما تنسخ الدعاء بعد ذلك في الصلاة على أحد ولم يكن عند عمر بناسخة ما كان قبل القتال وإنما نسخت عنده الدعاء في حال عدم

پس حضرت عبدالرحمن، عبداللہ بن عمر اور ان کے موافق حضرات کے نزدیک اس آیت نے نماز میں کسی کے لیے بددعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ آیت لڑائی کے آغاز سے پہلے مانگی جانے والی دعا کے لیے ناسخ نہیں ہے۔ غیر حالت جنگ کی دعا منسوخ ہو گئی۔ مگر

marfat.com

الْقِتَالِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

ذکر از کم اس سے ان لوگوں کے قول کا باطل ہونا ثابت ہوگیا جو فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان یہی ہے۔

۱۳۹۳- وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

اس ضمن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے

حضرت ابو عبدالرحمٰن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى۔

حضرت شعبہ اور سفیان ابو حصین سے وہ عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے ہمارے ساتھ قنوت پڑھی۔

۱۳۹۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الصُّبْحَ فَقَنَتَ۔

حضرت ابن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلِيٌّ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهٗ عُمَرُ مِنْ اَجْلِهٖ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر دور میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہوں۔ اور ہو سکتا ہے آپ نے ایک خاص وقت میں ایسا کیا ہو اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بنیاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے

چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو دیکھا،

۱۳۹۶- فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود

Marfat.com

قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَاَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ مُحَارِبًا۔

۱۳۹۷ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُخْرِزُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيْهَا هٰهُنَا لِاَنَّهٗ كَانَ مُحَارِبًا فَكَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَعْدَائِهٖ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَذْهَبَ عَلِيٍّ فِي الْقُنُوْتِ هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَقْصِدُ بِذٰلِكَ اِلَى الْفَجْرِ خَاصَّةً لِاَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ فِيْمَا ذَكَرَ اِبْرَاهِيْمُ۔

۱۳۹۸ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا۔

فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيْهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ وَاَنَّ عَلِيًّا اِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيْهَا مِنْ اَجْلِ الْحَرْبِ فَقُنُوْتُهٗ فِي الْفَجْرِ اَيْضًا عِنْدَنَا كَذٰلِكَ۔

۱۳۹۹ - **وَاَمَّا** ابْنُ عَبَّاسٍ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

۱۴۰۰ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ

رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے سب سے پہلے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قنوت پڑھی۔ صحابہ کرام کا خیال تھا کہ آپ نے یہ کام اس لیے کیا کہ آپ جنگ لڑ رہے تھے۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس (نماز) میں اس لیے قنوت پڑھتے تھے کہ آپ حالتِ جنگ میں تھے تو آپ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت میں دشمنوں کے خلاف دعا کرتے تھے۔

مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ قنوت کے سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مذہب وہی تھا جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صرف فجر کی نماز میں اس کا قصد نہیں کرتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کی روایت کے مطابق آپ مغرب کی نماز میں بھی ایسا کرتے تھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن معقل فرماتے ہیں [illegible] حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے مغرب کی نماز [illegible] تو آپ نے قنوت پڑھ کر دعا مانگی۔

تمام حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ [illegible] جنگ کے بغیر مغرب کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے اور [illegible] اللہ عنہ نے جنگ کی وجہ سے اس میں قنوت پڑھی [illegible] آپ کا نمازِ فجر میں قنوت پڑھنا بھی اسی وجہ سے تھا۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ادا کی۔ آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

ابو عاصم کہتے ہیں ہم سے حضرت عوف نے بیان

عاصم قال ثنا عوف فذكر باسناده مثله وزاد وقال هذه الصلوة الوسطى.

کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فقد يجوز ايضا في امر ابن عباس في ذلك ما جاز في امر علي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں بھی وہی بات جائز ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معاملے میں جائز ہے۔

فنظرنا هل روي عنه خلاف لهذا

ہم نے غور کیا کہ آیا ان سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے!

۱۴۰۱- فاذا ابو بكرة قد حدثنا قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان الثوري عن واقد عن سعيد بن جبير قال صليت خلف ابن عمر وابن عباس فكانا لا يقنتان في صلوة الصبح.

ـــ (تو دیکھا) ـــ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز ادا کی وہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۲- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا زائدة عن منصور قال ثنا مجاهد او سعيد بن جبير ان ابن عباس كان لا يقنت في صلوة الفجر.

حضرت مجاہد یا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۳- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال انا حصين عن عمران بن الحارث السلمي قال صليت خلف ابن عباس في داره الصبح فلم يقنت قبل الركوع ولا بعده.

حضرت عمران بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ..... کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں ان کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع سے پہلے اور بعد میں قنوت نہیں پڑھی۔

۱۴۰۴- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن حصين بن عبد الرحمن قال انا عمران بن الحارث السلمي قال صليت خلف ابن عباس الصبح فلم يقنت.

حضرت حصین بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں حضرت عمران بن حارث سلمی نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی۔ انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

قال ابو جعفر فكان الذي يروي عنه القنوت هو ابو رجاء وانما كان ذلك وهو بالبصرة واليا عليها لعلي وكان احد من يروي عنه بخلاف ذلك سعيد بن جبير وانما كانت صلوته معه بعد ذلك بمكة فكان مذهبه في ذلك ايضا مذهب عمر وعلي.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کے راوی ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے اور ان سے اس کے خلاف روایت کرنے والوں میں سے ایک حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ اس کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ

nafat.com

فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمُ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَنَتُوْا فِيْهَا وَفِيْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ اٰخَرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوْتِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ۔

۱۴۰۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِاِسْنَادِهٖ۔

۱۴۰۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

۱۴۱۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ

نماز پڑھتے رہے لہٰذا اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے۔

پس جن حضرات سے ہم نے فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا روایت کیا تو یہ اس پیش آنے والے معاملے (جنگ) کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے پس انھوں نے اس نماز میں اور دوسری نمازوں میں بھی قنوت پڑھی ہے اور جب یہ معاملہ پیش نہ ہوتا تو وہ نہ پڑھتے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم نے ہمیشہ کے لیے-

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتروں کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن رجاء فرماتے ہیں حضرت مسعودی نے خبر دی، پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل ذکر کیا جو ابو بکرہ نے ابو داؤد سے انھوں نے مسعودی سے روایت کی ہے۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شام میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

marfat.com

وهب ان مالكا حدثه ح وحدثنا ابن مرزوق قال حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن ابن عمر انه كان لا يقنت في شيء من الصلوات۔

کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۱۱- **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال انا محمد بن مسلم الطائفي قال حدثني عمرو بن دينار قال كان عبد الله بن الزبير يصلي بنا الصبح بمكة فلا يقنت۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تھے تو آپ قنوت نہ پڑھتے۔

قال ابو جعفر فهذا عبد الله بن مسعود لم يكن يقنت في دهره كله وقد كان المسلمون في قتال عدوهم في كل ولاية عمر او في اكثرها فلم يكن يقنت لذلك وهذا ابو الدرداء ينكر القنوت وابن الزبير لا يفعله وقد كان محاربا حينئذ لانه لم نعلمه ام الناس الا في وقت ما كان الامر صار اليه۔

فقد خالف هؤلاء عمر بن الخطاب وعلي بن ابي طالب وعبد الله بن عباس رضي الله عنهم اجمعين فيما ذهبوا اليه من القنوت في حال المحاربة يعني ثبوت وزوال القنوت في حال عدم المحاربة۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت یا اکثر مدت میں دشمنوں سے لڑائی رہتی تھی لیکن آپ نے اس مقصد کے لیے قنوت نہیں پڑھی، اور یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو قنوت کا انکار کرتے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی نہیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے، کیونکہ ہمارے علم کے مطابق انھوں نے اسی وقت لوگوں کی امامت کرائی جب وہ برسر اقتدار تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب علی ابن ابیطالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سب کی اس بات میں مخالفت کی کہ وہ حالت جنگ میں اس وقت بھی قنوت پڑھتے تھے۔ جب غیر حالت جنگ میں اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا۔

فلما اختلفوا في ذلك وجب كشف ذلك من طريق النظر لنستخرج من المعنيين معنى صحيحا فكان ما رويناه عنهم انهم قنتوا فيه من الصلوات لذلك الصبح والمغرب خلا ما روينا عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه كان يقنت في صلوة العشاء فان ذلك محتمل ايضا ان يكون هي العشاء الآخرة ولم نعلم عن احد منهم انه قنت في ظهر ولا عصر في حال حرب ولا غيره۔

جب اس سلسلے میں اختلاف ثابت ہوا تو اس مسئلے کو قیاس کے طریقے پر واضح کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم صحیح مطلب ظاہر کر سکیں۔ پس جو کچھ ہم نے ان سے قنوت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ وہ فجر اور مغرب کی نمازوں میں پڑھتے تھے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے کیونکہ اس میں مغرب کا بھی احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عشاء کی نماز ہو اور ہمیں کسی صحابی کے بارے میں معلوم نہیں کہ انھوں نے حالت جنگ میں یا اس کے علاوہ ظہر اور عصر میں قنوت پڑھی ہو۔

marfat.com

فَلَمَّا كَانَتْ هَاتَانِ الصَّلٰوتَانِ لَا قُنُوْتَ فِيْهِمَا فِيْ حَالِ الْحَرْبِ وَفِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ وَكَانَتِ الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ ثَبَتَ اَنْ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ الْحَرْبِ اَيْضًا وَقَدْ رَاَيْنَا الْوِتْرَ فِيْهَا الْقُنُوْتُ عِنْدَ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَعِنْدَ خَاصٍّ مِّنْهُمْ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً فَكَانُوْا اِنَّمَا يَقْنُتُوْنَ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ خَاصَّةً لَا لِحَرْبٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ فَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ الْقُنُوْتُ فِيْمَا سِوَاهَا يَجِبُ لِعِلَّةِ الصَّلٰوةِ خَاصَّةً لَا لِعِلَّةِ غَيْرِهَا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ يَجِبُ لِمَعْنًى سِوٰى ذٰلِكَ.

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

پس جب ان دو نمازوں میں حالت جنگ اور غیر حالت جنگ دونوں صورتوں میں قنوت نہیں اور فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حالت جنگ کے علاوہ قنوت نہیں تو ثابت ہوا کہ ان میں جنگ کی حالت میں بھی قنوت نہیں۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر فقہاء کے نزدیک وتروں میں ہمیشہ قنوت پڑھی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک خاص نصف رمضان میں ہے گویا تمام فقہاء خاص اس نماز کے حوالے سے قنوت پڑھتے ہیں لڑائی وغیرہ کے لیے نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے محض نماز ہونے کے اعتبار سے قنوت کی نفی ہو گئی کسی اور وجہ سے نہیں تو وہ کسی دوسری علت کی بنیاد پر واجب نہیں ہو سکتی۔

بنابریں ہماری مذکورہ تقریر سے ثابت ہوا کہ قیاس کے مطابق فجر کی نماز میں حالت جنگ اور غیر حالت جنگ کسی صورت میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۳ وَمَا يَبْدَءُ بِوَضْعِهٖ فِي الْيَدَيْنِ اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ

باب ۵۳: سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَجَدَ بَدَاَ بِوَضْعِ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

marfat.com

الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَبْرُكْ كَمَا یَبْرُكُ الْبَعِیْرُ وَلٰكِنْ یَضَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ رُكْبَتَیْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدے کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ لِاَنَّهٗ قَالَ لَا یَبْرُكْ كَمَا یَبْرُكُ الْبَعِیْرُ وَالْبَعِیْرُ اِنَّمَا یَبْرُكُ عَلٰی یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنْ یَضَعُ یَدَیْهِ قَبْلَ رُكْبَتَیْهِ فَاَمَرَهٗ هٰهُنَا اَنْ یَّصْنَعَ مَا یَصْنَعُ الْبَعِیْرُ وَنَهَاهُ فِیْ اَوَّلِ الْكَلَامِ اَنْ یَّفْعَلَ مَا یَفْعَلُ الْبَعِیْرُ۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات محال ہے کیونکہ آپ نے فرمایا اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور وہ تو اگلے قدموں پر بیٹھتا ہے پھر فرمایا لیکن گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے پس یہاں حکم فرمایا کہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے اور کلام کے آغاز میں اونٹ جیسا عمل کرنے سے منع فرمایا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ تَثْبِیْتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِیْحِهٖ وَنَفْیِ الْاِحَالَةِ مِنْهُ اَنَّ الْبَعِیْرَ رُكْبَتَاهُ فِیْ یَدَیْهِ وَكَذٰلِكَ فِیْ سَائِرِ الْبَهَائِمِ وَبَنُوْ اٰدَمَ لَیْسُوْا كَذٰلِكَ فَقَالَ لَا یَبْرُكْ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ اللَّتَیْنِ فِیْ رِجْلَیْهِ كَمَا یَبْرُكُ الْبَعِیْرُ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ اللَّتَیْنِ فِیْ یَدَیْهِ وَلٰكِنْ یَبْدَاُ فَیَضَعُ اَوَّلًا یَدَیْهِ اللَّتَیْنِ لَیْسَ فِیْهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ یَضَعُ رُكْبَتَیْهِ فَیَكُوْنُ مَا یَفْعَلُ فِیْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا یَفْعَلُ الْبَعِیْرُ۔

اس کلام کو ثابت اور اس کی صحت برقرار رکھتے ہوئے نیز اس کے محال ہونے کی نفی کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں (یعنی اگلے قدموں) میں ہوتے ہیں بلکہ تمام جانوروں کا یہی حال ہے جبکہ انسانوں میں اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ اپنے ان گھٹنوں پر نہ بیٹھے جو اس کے پاؤں (ٹانگوں) میں ہیں جیسا کہ اونٹ اپنے ان گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کے اگلے پاؤں میں ہیں بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں ہیں پھر گھٹنے رکھے پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے خلاف ہوگا۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْیَدَیْنِ یُبْدَاُ بِوَضْعِهِمَا فِی السُّجُوْدِ قَبْلَ الرُّكْبَتَیْنِ

ایک جماعت کے نزدیک سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا)

marfat.com

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یَبْدَاُ بِوَضْعِ الرُّکْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ۔

۱۴۱۵۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ بَدَاَ بِرُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ۔

۱۴۱۶۔ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِرُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَلَا یَبْرُکْ بُرُوْکَ الْفَحْلِ۔

فَھٰذَا خِلَافُ مَا رَوَی الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَمَعْنٰی ھٰذَا لَا یَبْرُکُ عَلٰی یَدَیْہِ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ عَلٰی یَدَیْہِ۔

۱۴۱۷۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْرَائِیْلَ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ اَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ بَدَاَ بِوَضْعِ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ۔

۱۴۱۸۔ **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ گھٹنے، ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس ضمن میں یُوں استدلال کیا ہے: — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے۔

یہ روایت حضرت اعرج کی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا ہاتھوں کے بل گر نہ جائے جیسا کہ اونٹ اپنی اگلی ٹانگوں پر گرتا ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن ابی داؤد اپنی یاد کے مطابق سفیان ثوری

marfat.com

مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا وَائِلًا كَذَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حِفْظِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَدْ غَلِطَ وَالصَّوَابُ شَقِيْقٌ وَهُوَ اَبُوْ لَيْثٍ كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ سِنَانٍ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ لَيْثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَشَقِيْقٌ اَبُوْ لَيْثٍ هٰذَا فَلَا يُعْرَفُ۔

کا ذکر کرتے ہیں جب کہ یہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ حضرت شقیق ہیں جو ابو لیث کہلاتے ہیں ہم سے یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے نقل کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا کہ ان کی سند میں شقیق ابو لیث، عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ شقیق ابو لیث معروف نہیں ہیں۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا يُبْدَاُ بِوَضْعِهٖ فِيْ ذٰلِكَ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَكَانَ سَبِيْلُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ اَنَّ وَائِلًا لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ وَاِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْهُ لَمَّا تَكَافَاَتِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ ارْتَفَعَ وَثَبَتَ مَا رَوٰى وَائِلٌ فَهٰذَا حُكْمُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ فِيْ ذٰلِكَ۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اختلاف ہے کہ پہلے کسے رکھا جائے تو ہم نے اس میں غور کیا اور معانی روایات کی تصحیح یوں ہوئی کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت میں اختلاف نہیں، اختلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، پس مناسب ہے کہ ان کی روایات آپس میں متقابل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں اور حضرت وائل کی روایت ثابت ہو جائے۔ اس سلسلے میں روایات کے معانی کی تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاَعْضَاءَ الَّتِيْ اُمِرَ بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهَا هِيَ سَبْعَةُ اَعْضَاءٍ بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اعضائے سجدہ سات ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات اسی طرح آئی ہیں۔

۱۲۱۹- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُمِرَ الْعَبْدُ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اٰرَابٍ وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ اَيُّهَا لَمْ يَقَعْ فَقَدِ انْتَقَصَ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہیں: چہرہ، ہتھیلیاں، گھٹنے اور پاؤں، ان میں سے کوئی بھی عضو لگنے سے رہ جائے تو سجدہ ناقص ہوگا۔

۱۲۲۰- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِذَا سَجَدَ

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر کرے اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

الْعَبْدُ سَجَدَ عَلٰى سَبْعَةِ اٰرَابٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) ہاتھ ہتھیلیاں، گھٹنے، اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۲۲- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبد العزیز بن محمد، یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۴۲۳- وَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۲۴- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءُ هِيَ الَّتِيْ عَلَيْهَا السُّجُوْدُ۔

حضرت عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پس یہ اعضاء وہی ہیں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرْنَا كَيْفَ حُكْمُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ مِنْهَا لِيُعْلَمَ بِهٖ كَيْفَ حُكْمُ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهَا فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا سَجَدَ يَبْدَاُ بِوَضْعِ

پس ہم نے غور کیا کہ متفق علیہ کا حکم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اختلافی بات کا حکم معلوم ہو جائے۔ تو ہم نے دیکھا کہ مرد جب سجدہ کرتا ہے تو گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک پہلے رکھتا

marfat.com

أحد هذين إما ركبتاه وإما يداه ثم رأسه بعدهما ورأيناه إذا رفع بدأ برأسه فكان الرأس مقدما في الرفع مؤخرا في الوضع ثم يثني بعد رفع رأسه برفع يديه ثم ركبتيه وهذا اتفاق منهم جميعا فكان النظر على ما وصفنا في حكم الرأس إذا كان مؤخرا في الوضع لما كان مقدما في الرفع أن تكون اليدان كذلك لما كانتا مقدمتين على الركبتين في الرفع أن تكونا مؤخرتين عنهما في الوضع فثبت بذلك ما روى وائل فهذا هو النظر وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد روي ذلك أيضا عن عمر وعبد الله وغيرهما.

ہے اس کے بعد سر رکھتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جب اُٹھاتا ہے تو پہلے سر اُٹھاتا ہے تو سر اُٹھانے میں مقدم اور رکھنے میں مؤخر ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اُٹھانے میں مقدم ہوتا ہے اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہئیں۔ لہٰذا اس سے حضرت وائل کی روایت کے مطابق مسئلہ ثابت ہوا۔ قیاس یہی ہے اور ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اس طرح مروی ہے۔

۱۴۲۵۔ كما حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي قال الأعمش قال حدثني إبراهيم عن أصحاب عبد الله علقمة والأسود فقالا حفظنا عن عمر في صلاته أنه خر بعد ركوعه على ركبتيه كما يخر البعير ووضع ركبتيه قبل يديه.

حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد گھٹنوں پر نیچے گرے جیسے اونٹ گرتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

۱۴۲۶۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عمر الضرير قال أنا حماد بن سلمة أن الحجاج بن أرطاة أخبرهم قال قال إبراهيم النخعي حفظ عن عبد الله بن مسعود أن ركبتيه كانتا تقعان إلى الأرض قبل يديه.

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یاد رکھا کہ ان کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگتے۔

۱۴۲۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن مغيرة قال سألت إبراهيم عن الرجل يبدأ بيديه قبل ركبتيه إذا سجد فقال لا يصنع ذلك إلا أحمق أو مجنون.

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ کام تو کوئی بیوقوف یا پاگل ہی کرتا ہے۔

marfat.com

بَابُ ۵۴ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ

۱۴۲۸۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهٖ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهٖ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۲۹۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۳۰۔ **وَبِمَا حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۱۴۳۱۔ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ

باب ۵۴: سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے؟

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی مبارک (زمین پر) ٹکا دیتے تھے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیاں کاندھوں کے برابر رکھتے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی موقف ہے وہ فرماتے ہیں نمازی کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے۔

حضرت خالد فرماتے ہیں ہم سے عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما فرماتے

marfat.com

ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا محمد بن جحادة قال حدثني عبد الجبار ابن وائل بن حجر قال كنت غلاما لا اعقل صلوة ابي فحدثني وائل بن علقمة عن ابي وائل بن حجر قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكان اذا سجد وضع وجهه بين كفيه۔

ہیں میں بچہ تھا اور اپنے باپ کی نماز سمجھ نہیں سکتا تھا تو مجھ سے وائل بن علقمہ نے حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ سجدہ کرتے وقت اپنا چہرہ ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔

۱۴۳۲- **وبما** حدثنا احمد بن داود ابن موسى قال ثنا سهل بن عثمان قال ثنا حفص بن غياث عن الحجاج عن ابي اسحق عن البراء قال سألته اين كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يضع جبهته اذا صلى قال بين كفيه۔

حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت پیشانی مبارک کہاں رکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہتھیلیوں کے درمیان۔

فكان كل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى المنكبين يجعل وضع اليدين في السجود حيال المنكبين ايضا وكل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى الاذنين يجعل وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا۔

پس جو لوگ آغاز نماز میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کے قائل ہیں۔ وہ سجدے میں بھی ہاتھ، کاندھوں کے درمیان رکھنے کی طرف گئے ہیں اور جو حضرات نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے قائل ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف رکھتے ہیں۔

وقد ثبت فيما تقدم من هذا الكتاب تصحيح قول من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى حيال الاذنين فثبت بذلك ايضا قول من ذهب في وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

اور اس سے پہلے کتاب میں نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک لے جانے والوں کا موقف ثابت ہو چکا ہے پس سجدے میں چہرہ کانوں کے برابر رکھنے کا موقف بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ۵۵ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَرَاهُمُ الْجُلُوْسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنّٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَرَانِيْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ يَوْمَئِذٍ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقُعُوْدَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا اَنْ يَنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيُثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ بِالْاَرْضِ۔

۱۴۳۵ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

باب ۵۵: نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے انھیں (نماز میں) بیٹھنے کا طریقہ بتایا۔ چنانچہ انھوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا، بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کیا اور بائیں سرین پر بیٹھ گئے۔ پاؤں پر نہیں بیٹھے پھر فرمایا مجھے یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بتایا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے ہیں میں نے بھی اس دن اسی طرح کیا اور اس وقت میں کم سن تھا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روک دیا اور فرمایا نماز کی سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرو میں نے عرض کیا آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ تمام نماز میں یوں کیا جائے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت یحییٰ بن سعید کے بیان کردہ طریقے اور حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کہ نماز کا سنت

marfat.com

الْقَاسِمِ اَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ قَالُوْا وَالسُّنَّةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۱۴۳۶- وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اَمَّا الْقُعُوْدُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ فَكَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا الْقُعُوْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ مِنْهَا فَعَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمُ الْفَرِيْقُ الْاَوَّلُ اِنَّ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اَخَذَ ذٰلِكَ اَوْ اَخَذَهٗ مِمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِيْ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا سَاَلَهٗ رَبِيْعَةُ عَنْ اُرُوْشِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ اِنَّهَا السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَخْرَجُ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَمّٰى سَعِيْدٌ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سُنَّةً فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا سُنَّةً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَى الْقَاسِمَ الْجُلُوْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِهٖ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا قَالَ لَهٗ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمَا

طریقہ یہ ہے، سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں سنت صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی ہوتا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے آخر میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو تم نے بیان کیا لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔ ان کا استدلال بھی اسی روایت سے ہے جو پہلے فریق نے ان کے خلاف بطور دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نماز کا سنت طریقہ یہ ہے۔ پس جو کچھ حدیث میں مذکور ہے اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہو سکتا ہے انھوں نے آپ کے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرا اور میرے بعد خلفاء کا طریقہ اختیار کیا کرو جو ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت ربیعہ نے جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے عورت کی انگلیوں کی دیت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے حالانکہ یہ بات تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔ تو حضرت سعید نے ان کے قول کو سنت قرار دیا۔ اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس قسم کی بات کو سنت قرار دیا ہو اگرچہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی مروی نہ ہو۔

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حضرت قاسم کو (نماز میں) بیٹھنے کے بارے میں بتایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا جب انھوں نے عرض کیا کہ آپ تو ایسا کرتے ہیں (چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں) تو انھوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو میں ایک پر بیٹھتا کیونکہ ان کا دونوں پاؤں کے بارے میں ذکر کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک

marfat.com

لَوْ حَمَلْتَانِيْ قَعَدْتُ عَلٰى اِحْدٰهُمَا وَ اَقَمْتُ الْاُخْرٰى لِاَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اِحْدٰهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْاُخْرٰى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا فَيَقْعُدُ عَلٰى اِحْدٰهُمَا وَيَنْصِبُ الْاُخْرٰى فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

استعمال کیا جائے اور دوسرا استعمال نہ کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کرے یہ یحییٰ بن سعید کی روایت کے مضمون کے خلاف ہے۔

۱۴۳۷- **وَقَدْ** رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجِلْسَةِ الْاُوْلٰى يُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوحمید ساعدی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کی موجودگی میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم! نہ تو تم ہم سے زیادہ آپکی اتباع کرنے والے تھے اور نہ ہم سے زیادہ قدیم صحبت رکھتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا اچھا بیان کیجئے۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں کو بچھا کرتے اور اس پر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو پاؤں باہر نکالتے ہوئے بائیں طرف کو سرین پر بیٹھ جاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان تمام صحابہ کرام نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

۱۴۳۸- **وَمَا** قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوحمید سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ ان سب نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

marfat.com

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَقُلْ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ۔

۱۴۳۹- حَدَّثَنِیْ اَبُوالْحُسَیْنِ الْاَصْبَہَانِیُّ ھُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ الدُّؤَلِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

عبدالسلام بن حفص، محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَھٰذَا یُوَافِقُ مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ اَھْلُ ھٰذِہِ الْمَقَالَۃِ۔

پس یہ پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے۔

وَقَدْ خَالَفَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْقُعُوْدُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا سَوَآءٌ عَلٰی مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فِیْ قَوْلِ اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الثَّانِیَۃِ یَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی وَیَفْتَرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں بھی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو ان دوسرے قول والوں کے نزدیک پہلے قعدے کا ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔

۱۴۴۰- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حَجَرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاَحْفَظَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَھُّدِ فَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی ثُمَّ قَعَدَ عَلَیْھَا وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ مِرْفَقَہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ عَقَدَ اَصَابِعَہٗ وَجَعَلَ حَلْقَۃً بِالْاِبْھَامِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ جَعَلَ یَدْعُوْا بِالْاُخْرٰی۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔
حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے خیال کیا کہ آپ کی نماز یاد رکھوں گا فرماتے ہیں جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھی اور دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی پھر انگلیوں کی گرہ باندھتے ہوئے انگوٹھے اور درمیان والی انگلیوں سے گھیرا باندھا اس کے بعد دوسری انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرنے لگے۔

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا فَھْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَکَرَ

حضرت خالد نے عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ قَوْلِ وَائِلٍ ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهٗ يَدْعُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ فِيْ آخِرِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهِمَا وَاسْتِقَامَةِ أَسَانِيْدِهِمَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان کے موقف کے موافق ہے اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے قول میں جو مذکور ہے کہ انگلیوں سے گرہ باندھ کر اشارہ فرمایا تو یہ اس کے نماز کے آخر میں ہونے کی دلیل ہے۔

پس یہ حدیث، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے لہٰذا ہم نے ان کی صحت روایت اور استقامت سند کو دیکھا۔

۱۴۴۲۔ **فَإِذَا** فَهْدٌ وَيَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ أَنَّهٗ وَجَدَ عَشَرَةً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَاصِمٍ سَوَاءً۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ انھوں نے دس صحابہ کرام کو بیٹھے ہوئے پایا اس کے بعد انھوں نے بعینہٖ حضرت ابوعاصم کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ لِأَنَّهٗ صَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ وَأَهْلُ الْإِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا فَإِنْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ضُعْفَ الْعَطَّافِ ابْنِ خَالِدٍ قِيْلَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ أَيْضًا تُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ أَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيْفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ أَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُوْنَ حَدِيْثَ الْعَطَّافِ كُلَّهٗ إِنَّمَا تَزْعُمُوْنَ أَنَّ حَدِيْثَهٗ فِي الْقَدِيْمِ صَحِيْحٌ كُلُّهٗ وَأَنَّ حَدِيْثَهٗ بِآخِرِهٖ قَدْ دَخَلَهٗ شَيْءٌ هٰكَذَا قَالَ يَحْيٰى بْنُ مُعِيْنٍ فِيْ كِتَابِهٖ فَأَبُوْ صَالِحٍ سَمَاعُهٗ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيْمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا صَحَّحَهٗ يَحْيٰى مِنْ حَدِيْثِهٖ مَعَ أَنَّ سِنَّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا وَلَيْسَ أَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ سَمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِّنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ إِلَّا عَبْدُ الْحَمِيْدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ أَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوٰى

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت ابوحمید کی روایت فاسد ہو گئی کیونکہ وہ محمد بن عمرو کے واسطے سے ایک شخص (مجہول) سے مروی ہے اور محدثین اس قسم کی روایت سے استدلال نہیں کرتے اگر یہ لوگ اس میں عطاف بن خالد کے ضعف کا ذکر کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم عطاف کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے تمہارے خیال میں ان کی تمام قدیم روایات صحیح ہیں جب کہ ان کی بعد والی روایت میں کچھ کمزوری آگئی۔ یحییٰ ابن معین نے اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوصالح کو، عطاف سے بہت پہلے کا سماع حاصل ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ان کی صحیح احادیث میں داخل کیا علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس بات (راوی کے بھول لینے) کی متقاضی نہیں۔ ابوحمید سے محمد بن عمرو کا سماع بھی صرف عبدالحمید نے نقل کیا ہے اور وہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت اتصال کے ساتھ روایت کی اس نے قعدے میں بیٹھنے کی تفصیل اس طرح بیان نہیں کی جیسے عبدالحمید نے بیان کی ہے۔

marfat.com

حَدِيْثَ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَصَلَهٗ لَمْ يُفَصِّلْ حُكْمَ
الْجُلُوْسِ كَمَا فَصَّلَهٗ عَبْدُ الْحَمِيْدِ۔

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْبَغْدَادِيُّ
قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَدْرٍ
شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ
ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ عَطَاءٍ اَحَدِ بَنِيْ مَالِكٍ عَنْ عَيَّاشٍ اَوْ عَبَّاسِ
ابْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ اَبُوْهُ
وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ
وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّهُمْ تَذَاكَرُوا
الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَكَيْفَ
فَقَالَ اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَرِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّيْ
وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَبَدَاَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ
الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اَيْضًا
ثُمَّ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَاْسَهٗ
وَلَا مُصَوِّبِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلٰى كَفَّيْهِ
وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ
كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ
قَدَمَهُ الْاُخْرٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ
فَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى
وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِذَا
هُوَ اَرَادَ اَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيْرٍ
ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ

محمد بن عمرو بن عطاء جو بنو مالک سے تعلق رکھتے ہیں عیاش یا عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایسی مجلس میں تھے جہاں ان کے والد تھے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مجلس میں ابو ہریرہ، ابو اُسید اور ابو حمید ساعدی انصاری رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انھوں نے نماز کے بارے میں گفتگو کی تو ابو حمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا میں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل دیکھتا رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا تو ہمیں بتائیے راوی فرماتے ہیں وہ اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو صحابہ کرام دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے آغاز کرتے ہوئے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا پھر رکوع کے لیے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بھی اٹھایا پھر ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا سر کو نہ زیادہ بلند رکھا اور نہ ہی زیادہ جھکایا۔ پھر سر اُٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد" کہا۔ اس کے بعد ہاتھوں کو اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ حالت سجدہ میں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور قدموں کے سینے پر قائم رہے پھر تکبیر کہہ کر بیٹھ گئے، ایک پاؤں کو بچھایا اور دوسرے کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اس کے بعد تکبیر کہی اور بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے پھر دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے اور جب کھڑے ہونے لگے تو ایک تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پھر دوسری دو رکعتیں ادا فرمائیں اس کے بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرا۔

marfat.com

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ اَيْضًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

۱۴۴۴ - **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا اَوْ نَحْوَهُ وَحَدِيْثُ عِيْسٰى اَنَّ مِمَّا حَدَّثَهُ اَيْضًا فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يُشِيْرُ فِي الدُّعَاءِ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ ۔

۱۴۴۵ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا الْقُعُوْدَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ ۔

۱۴۴۶ - **حَدَّثَنِيْ** اَبُو الْحُسَيْنِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا مِنْ اَيْنَ قَالَ رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى حَفِظْتُ صَلٰوتَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ

حسن بن حُرؒ کہتے ہیں مجھ سے حضرت عیسٰی (راوی) نے یہ حدیث اسی طرح یا اس کی مثل بیان کی۔ البتہ حضرت عیسٰی کی روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں حضرت ابو حمید، ابو اُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے قعود کے بارے میں وہی بات ذکر کی جو عبد الحمید نے پہلی بار اپنی روایت میں نقل کی اس کے علاوہ کچھ بھی ذکر نہ کیا۔

حضرت عباس بن سہل، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرماتے تھے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کیسے؟ حضرت ابو حمید نے فرمایا میں آپ کی نماز کو دیکھتا رہتا تھا حتیٰ کہ میں نے اسے محفوظ کر لیا۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے تک اٹھاتے۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اسی طرح کرتے پھر ربنا لک الحمد کہتے۔ جب تشہد کے لیے بیٹھتے

marfat.com

مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَيْهِ فَاِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى عَلٰى صَدْرِهَا وَيَتَشَهَّدُ۔

فَهٰذَا اَصْلُ حَدِيْثِ اَبِىْ حُمَيْدٍ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْقُعُوْدِ اِلَّا عَلٰى مِثْلِ مَا فِىْ حَدِيْثِ وَائِلٍ وَالَّذِىْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَغَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَلَا مُتَّصِلٍ عِنْدَنَا عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ لِاَنَّ فِىْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ حَضَرَ اَبَا حُمَيْدٍ وَاَبَا قَتَادَةَ وَوَفَاةُ اَبِىْ قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ لِاَنَّهٗ قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَاَيْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى وَائِلٌ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهٗ مَعَ مَا شَدَّهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ فِى الصَّلٰوةِ وَفِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ هُوَ اَنْ يَّفْتَرِشَ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِى الْقُعُوْدِ الْاَخِيْرِ فَلَمْ يَخْلُ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اَنْ يَّكُوْنَ سُنَّةً اَوْ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ وَاِنْ كَانَ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

۱۴۳۷۔ **وَقَدْ** قَالَ بِذٰلِكَ اَيْضًا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِىُّ كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ

تو بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو پنجوں پر کھڑا کرتے اور تشہد پڑھتے۔

تو یہ ابوحمید کی روایت کی بنیاد ہے اس میں پہلے قعدے کا ذکر اس طرح نہیں ہے جس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور جو کچھ محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے نزدیک ابوحمید سے متصل بھی نہیں کیونکہ اس میں ہے کہ وہ حضرت ابوحمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے کیونکہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو شہید ہوئے اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس وقت کیا تھی؟ تو جب حضرت ابوحمید سے متصل روایت حضرت وائل کی روایت کے موافق ہے تو اس کا قول کرنا ثابت ہو گیا اور اس کے خلاف جائز نہ ہوا۔ علاوہ ازیں اسے غور و فکر کے طریقے سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز کے پہلے قعدے اور ہر رکعت میں دو سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں پھر آخری قعدے میں اختلاف ہے تو وہ دو باتوں سے خالی نہیں سنت ہوگا یا فرض، اگر سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدے کی طرح ہے اور اگر فرض ہے تو اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان والی صورت جیسا ہے۔ پس اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ —— حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو پسند کرتے

marfat.com

الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يَفْرِشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهَا۔

تھے کہ جب آدمی نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر بچھائے پھر اس پر بیٹھے۔

بَابُ ٥٦ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۵۶: نماز میں تشہد کا طریقہ

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمَا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر (بیٹھ کر) لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے یوں فرما رہے تھے کہ کہو "التحیات للہ والزاکیات الخ" تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۴۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

ابن شہاب نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَشَهَّدُ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ فَيَقُوْلُ شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے "بسم اللہ التحیات للہ الخ" اللہ کے نام سے، تمام قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، پھر تشہد پڑھتے تو کہتے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

marfat.com

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے اس کے بعد انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (بیان کردہ) تشہد کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيْرُ بِيَدِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتی تھیں اور وہ ہاتھ سے اشارہ کرتیں اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَقَالُوْا هٰكَذَا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ۔

ایک قوم ان احادیث کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں نماز میں تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں منبر رسول پر اسی طرح لوگوں کو سکھایا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَوْ وَجَبَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذًا لَمَا خَالَفَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوْهُ فِيْهِ وَعَمِلُوْا بِخِلَافِهٖ وَرَوٰى اَكْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ خَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر صحابہ کرام کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ انھوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور اس کے خلاف عمل کیا ہے اور ان میں سے اکثر نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ ان میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

---

marfat.com

۱۴۵۳ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ وَأَبُو عَامِرٍ قَالُوا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے "السلام علی اللہ السلام علیہ جبرئیل السلام علی میکائیل"، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات (آخر تک) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۵۴ - وَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمن بن زیاد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت حماد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۵ - وَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عوانہ، سلیمان سے وہ شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۶ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہیب، منصور بن معتمر سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا شَقِيقٌ فَذَكَرَ

ابو احمد اور ابو نعیم، حضرت محل بن محرز الضبی سے وہ حضرت شقیق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔ حسین (راوی) کی (ابو نعیم والی) روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام نے فرمایا

marfat.com

مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ حُسَيْنٌ فِي حَدِيثِهِ قَالُوا وَكَانُوا يَتَعَلَّمُونَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ أَحَدُكُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

کہ وہ یہ تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی ایک ایک قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتا ہے۔

١٤٥٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ أَخَذْتُ التَّشَهُّدَ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَقَّنَنِيهَا كَلِمَةً كَلِمَةً ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ الَّذِي فِي حَدِيثِ أَبِي وَائِلٍ وَزَادَ قَالَ فَكَانُوا يُخْفُونَ التَّشَهُّدَ وَلَا يُظْهِرُونَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھی۔ آپ نے مجھے ایک ایک کلمہ کر کے سکھائی، پھر انھوں نے تشہد بیان کی جس کا حضرت ابو وائل کی روایت میں ذکر ہے اور یہ اضافہ کیا، انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام تشہد آہستہ پڑھتے تھے ظاہر نہیں کرتے تھے۔

١٤٥٩۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُغِيرَةُ الضَّبِّيُّ قَالَ ثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَمُحِلٍّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَبَرَكَاتُهُ۔

حضرت مغیرہ الضبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شقیق نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت ابو وائل سے حماد، منصور، سلیمان اور محل کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں "برکاتہ" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

١٤٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَا نَدْرِي مَا نَقُولُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ أَوْ قَالَ جَوَامِعَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں، البتہ ہم سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ پڑھتے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات کے آغاز اور اختتام کو یا فرمایا جامع کلمات کو خوب جانتے تھے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو یوں کہے اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

١٤٦١۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم

marfat.com

قَالَا ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی مخالفت کی ہے۔

۱۲۶۲- **فَرُوِيَ** عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اللَّيْثِ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے آپ فرماتے "التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ" (آخر تک)، تمام بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ـــــ آخر تک۔

۱۲۶۳- **وَحَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ التَّشَهُّدِ فَقَالَ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُهُنَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قُلْتُ فَلَمْ يَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں سن رہا تھا کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "التحیات المبارکات الصلوات للہ" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا پھر فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو (اس طرح) فرماتے ہوئے سُنا ہے، راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا حضرت ابن زبیر اور ابن عباس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں انھوں نے فرمایا "نہیں" ـــــ

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اختلاف کیا ہے۔

۱۲۶۴- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَابَيِ الْمَكِّيُّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا

حضرت عبداللہ بن بابی المکی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو انھوں نے اپنا ہاتھ میری ران پر مارا اور فرمایا میں تمہیں نماز کی تحیت (کلمات

marfat.com

قَضٰى صَلٰوتَهُ ضَرَبَ عَلٰى فَخِذِي فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ تَحِيَّةَ الصَّلٰوةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا قَالَ فَتَلَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِثْلَ مَا فِي حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

تشہد نہ سکھاؤں جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے۔ فرماتے ہیں پھر انھوں نے یہ کلمات اسی طرح پڑھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاؤدَ وَيَحْيَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبَغْدَادِيُّ بِطَبَرِيَّةَ قَالَا ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ قَالَ ابْنُ اَبِي دَاؤدَ فِي حَدِيْثِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا اَنَّ يَحْيَى زَادَ فِي حَدِيْثِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ وَزِدْتُ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ التحیات للہ والصلوات الطیبات (آخر تک) البتہ حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس میں "وبرکاتہ" اور "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يُعَلِّمُنِي التَّشَهُّدَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي دَاؤدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا اور آپ مجھے تشہد اس طرح سکھا رہے تھے "التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ (آخر تک) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس میں "ورحمۃ اللہ" کے بعد "وبرکاتہ" کا اور "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کے بعد "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔ ہم سے ابن داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ عبیداللہ بن معاذ سے وہ اپنے والد سے وہ شعبہ سے وہ ابوبشر سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

marfat.com

بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ وَزِدْتُ فِيْهَا مَا يَدُلُّ اَنَّهُ اَخَذَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ هُوَ خِلَافُ عُمَرَ اِمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اِمَّا اَبُوْبَكْرٍ۔

۱۳۶۷۔ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ الْكِتَابَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَآءً۔

فَهٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّهُ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلَّمَهُ مُجَاهِدًا فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ مَا اَخَذَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخَذَهُ مِنْ غَيْرِهٖ **وَخَالَفَهُ** فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ۔

۱۳۶۸۔ **فَرُوِيَ** عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْدِيُّ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَآءً **وَخَالَفَهُ** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۱۳۶۹۔ **فَرُوِيَ** عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ میں نے اس میں اضافہ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے یہ تشہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور سے سیکھا ہے یا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔

حضرت ابو صدیق ناجی سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر (بیٹھ کر) ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح تم بچوں کو کتاب (قرآن پاک) سکھاتے ہو پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

پس یہ جو کچھ ہم نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ اس کے خلاف ہے جو حضرت سالم اور نافع نے ان سے روایت کیا اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حضرت مجاہد کو بھی یہی سکھایا۔ لیکن یہ بات محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مروی کو اختیار کریں اس ضمن میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی مخالفت کی ہے۔

حضرت ابو المتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم تشہد اسی طرح سیکھتے تھے جس طرح ہم قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتے تھے پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں مخالفت کی ہے۔

حضرت محمد بن مسلم ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس

ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا ايمن بن نابل قال حدثني محمد بن مسلم ابو الزبير عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن بسم الله وبالله ثم ذكر مثل تشهد ابن مسعود سواء الا انه قال عبده ورسوله واسال الله الجنة واعوذ بالله من النار.

طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے۔ "بسم اللہ وباللہ" پھر انہوں نے بالکل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا البتہ انہوں نے "عبداللہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار" کے الفاظ کہے ہیں (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

وخالفه في ذلك ابو موسى الاشعري.

اس سلسلے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۰ - **فروى** عنه في ذلك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما قد حدثنا ابو بكرة وابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن يونس ابن جبير عن حطان بن عبد الله الرقاشي قال سمعت ابا موسى الاشعري يقول ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خطبنا فعلمنا صلوتنا وبين لنا سنتنا فقال اذا كان في القعدة الثانية فليكن من قول احدكم التحيات الطيبات الصلوات لله السلام او قال سلام شك سعيد عليك يا ايها النبي ورحمة الله السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله.

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں نماز سکھائی اور اس کا طریقہ بتایا فرمایا جب تم میں سے کوئی دوسرے قعدے میں ہو تو یہ کہے "التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک" حضرت سعید (راوی) کو شک ہے کہ السلام فرمایا یا سلام (الف لام کے بغیر) فرمایا۔ ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ"

۱۴۷۱ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا همام قال ثنا ابو غلاب يونس بن جبير ان حطان بن عبد الله الرقاشي حدثه قال قال لي ابو موسى الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خطبنا

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں سنت اور نماز کا طریقہ سکھایا فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ میں ہو تو یوں کہے التحیات

marfat.com

فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

الطیبات الصلوات (پہلے کی مثل آخر تک)

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۲- فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّ أَبَا أَسْلَمَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ أَنَّ تَشَهُّدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ۔

حضرت حارث بن یزید فرماتے ہیں مجھ سے ابواسلم موذن نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشہد پڑھتے تھے "بسم اللہ وباللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ (آخر تک) اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بہترین نام ہے۔ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے آپ کو حق دے کر خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، یا اللہ! مجھے بخش دے اور میری راہنمائی فرما۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ وَخَالَفَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرِّوَايَاتُ وَلَمْ يُخَالِفْهَا شَيْءٌ فَلَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهَا وَلَا الْأَخْذُ بِغَيْرِهَا وَلَا الزِّيَادَةُ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا فِيْهَا إِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پس ان تمام حضرات نے تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ذکر کیا ان کی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں، ان کی مخالفت کرنا ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا نامناسب ہے البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک حرف

marfat.com

حَرْفًا يَزِيدُ عَلَى غَيْرِهِ وَهُوَ الْمُبَارَكَاتُ فَقَالَ قَائِلُونَ هُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ غَيْرِهِ إِذْ كَانَ قَدْ زَادَ عَلَيْهِ وَالزَّائِدُ أَوْلَى مِنَ النَّاقِصِ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ الَّذِي رَوَاهُ مُجَاهِدٌ وَابْنُ بَابَيْ أَوْلَى لِاسْتِقَامَةِ طُرُقِهِمْ وَاتِّفَاقِهِمْ عَلَى ذٰلِكَ لِأَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ لَا يُكَافِئُ الْأَعْمَشَ وَلَا مَنْصُورًا وَلَا مُغِيرَةَ وَلَا أَشْبَاهَهُمْ مِمَّنْ رَوَى حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَا يُكَافِئُ قَتَادَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسَى وَلَا يُكَافِئُ أَبَا بِشْرٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَلَوْ وَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ وَإِنْ كَانَ دُونَهُمْ لَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَلَى اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا بِسْمِ اللهِ وَلَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ أَبُو أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الزُّبَيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا بِسْمِ اللهِ وَزَادَ أَيْضًا عَلَى مَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ غَيْرَ مَقْبُولَةٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَزِدْهَا عَلَى اللَّيْثِ مِثْلُهُ لَمْ يُقْبَلْ زِيَادَةُ أَبِي الزُّبَيْرِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ لِأَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا وَلَوْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا وَتَكَافَأَتْ فِي أَسَانِيدِهَا لَكَانَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ أَوْلَهَا لِأَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَشَهَّدَ بِمَا شَاءَ مِنَ التَّشَهُّدِ غَيْرَ مَا رُوِيَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّشَهُّدَ بِخَاصٍّ مِنَ الذِّكْرِ وَكَانَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ قَدْ وَافَقَهُ عَلَيْهِ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

دوسروں سے زائد ہے اور وہ لفظ مبارکات ہے

پس کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ دوسروں کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے اور زائد ناقص سے بہتر ہوتی ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت جو ان سے مجاہد اور ابن بابا نے روایت کی ہے وہ بہتر ہے کیونکہ اس کے طرق روایت مضبوط ہیں اور اس پر اتفاق ہے کیونکہ ابوالزبیر، اعمش، منصور، مغیرہ، اور ان جیسے دوسرے حضرات جنھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کے برابر نہیں ہو سکتے نہ وہ ابوموسیٰ کی روایت میں قتادہ کی جگہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ابوالبشر کے برابر ہو سکتے ہیں اور اگر زائد کو اختیار کرنا واجب ہوتا اگرچہ وہ مذکورہ بالا راویوں سے رکھتے ہوں تو ایمن نابل نے ابوالزبیر سے لیث کی روایت پر جو اضافہ نقل کیا ہے اسے اختیار کرنا واجب ہوتا وہ تشہد میں بسم اللہ کا قول بھی کرتے ہیں اور جو کچھ ابو اسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اضافہ روایت ہے اسے بھی اختیار کرنا ضروری ہوتا وہ بھی تشہد میں بسم اللہ کے قائل ہیں نیز انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی زائد نقل کیا ہے ۔

پس جب یہ اضافہ غیر مقبول ہے کیونکہ لیث پر ان کی مثل نے زائد نہیں کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں حضرت عطاء ابن ابی رباح پر ابوالزبیر کا اضافہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ انھوں نے بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوالزبیر نے بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اگر یہ تمام احادیث ثابت ہو جائیں اور ان کی اسناد بھی ایک جیسی ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہوگی کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی انسان کے

marfat.com

آلِهٖ وَسَلَّمَ غَيْرُهٗ وَزَادَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ مَا لَيْسَ فِيْ تَشَهُّدِهٖ كَانَ مَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى اَنْ يَتَشَهَّدَ بِهٖ دُوْنَ الَّذِيْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ **وَحُجَّةٌ** اُخْرٰى اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ شَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى اَخَذَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ الْوَاوَ فِيْهِ كَيْ يُوَافِقُوْا لَفْظَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ غَيْرَهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلِهٰذَا اسْتَحْسَنَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ دُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ۔

لیے تشہد کے بارے میں مروی روایات کے علاوہ اپنی مرضی سے کچھ پڑھنا جائز نہیں۔ پس جب ثابت ہوا کہ تشہد ایک خاص ذکر ہے اور جو کچھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کرنے والے باقی تمام راوی بھی اس میں آپ سے متفق ہیں اور دوسروں نے وہ اضافہ کیا ہے جو آپ کے تشہد میں ہے تو جس تشہد پر اتفاق ہے اسے پڑھنا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے جس میں اختلاف ہے۔

۱۴۷۳۔ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْمَا ذَكَرْنَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْخُذُ عَلَيْنَا الْوَاوَ فِي التَّشَهُّدِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں ہم سے قسم لیتے تھے۔

۱۴۷۴۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيٰى عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا يَقُوْلُ فِي التَّشَهُّدِ بِسْمِ اللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَتَأْكُلُ۔

حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تشہد میں یوں کہتے ہوئے سنا "بسم اللہ التحیات للہ" تو اس سے فرمایا کیا تم کھانا کھا رہے ہو۔

۱۴۷۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الرَّبِيْعَ بْنَ خُثَيْمٍ لَقِيَ عَلْقَمَةَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ اَزِيْدَ فِي التَّشَهُّدِ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ لَهٗ عَلْقَمَةُ نَنْتَهِيْ اِلٰى مَا عُلِّمْنَاهُ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کی حضرت علقمہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے تشہد میں "ومغفرتہ" کے الفاظ بڑھا دوں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے ہم اسی پر اکتفار کرتے ہیں۔

۱۴۷۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ قَدْ زَادَ فِيْ خُطْبَةِ الصَّلٰوةِ وَالْمُبَارَكَاتُ قَالَ فَأْتِهٖ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ الْاَسْوَدَ يَنْهَاكَ وَيَقُوْلُ لَكَ اِنَّ عَلْقَمَةَ

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا تو کہا کہ حضرت ابوالاحوص نے نماز کے خطبہ میں "المبارکات" کا اضافہ کیا ہے انہوں نے فرمایا ان کے پاس جاکر کہو کہ ابوالاسود تمہیں اس سے روکتے ہیں اور وہ تمہیں کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ

marfat.com

ابن قيس تعلمهن من عبد الله كما يتعلم السورة من القرآن عدهن عبد الله في يده ثم ذكر تشهد عبد الله۔

فلهذا الذي ذكرنا استحببنا ما روي عن عبد الله لتشديده في ذلك ولاجتماعهم عليه اذ كانوا قد اتفقوا على انه لا ينبغي ان يتشهد الا بخاص من التشهد وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھی جاتی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو انگلیوں پر گن کر سکھایا۔ اس کے بعد انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد ذکر کیا۔

پس ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں سخت پابندی کرتے تھے نیز تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ تشہد میں مخصوص کلمات ہی پڑھے جائیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب۵ السلام في الصلوة كيف هو

باب ۵: نماز میں سلام کا طریقہ

١٤٧٧ - حدثنا ربيع الجيزي وروح بن الفرج قال ثنا احمد بن ابي بكر الزهري قال ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن مصعب بن ثابت عن اسمعيل بن محمد عن عامر بن سعد عن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يسلم في آخر الصلوة تسليمة واحدة السلام عليكم

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں ایک سلام "السلام علیکم" (کے الفاظ سے) پھیرتے تھے۔

بيان المسئلة

بیانِ مسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان المصلي يسلم في صلوته تسليمة واحدة تلقاء وجهه السلام عليكم واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل ينبغي له ان يسلم عن يمينه وعن شماله يقول في كل واحدة من التسليمتين السلام عليكم ورحمة الله وكان من حجتنا عليهم في ذلك على اهل

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نمازی نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام پھیرتے ہوئے کہے "السلام علیکم" ان حضرات نے اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مناسب ہے کہ وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرے دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

marfat.com

الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِیْثَ سَعْدٍ هٰذَا اِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّرَاوَرْدِیُّ خَاصَّةً وَقَدْ خَالَفَهُ فِیْ ذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ غَیْرُهُ۔

۱۴۷۸۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ التَّیْمِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدَّیْهِ مِنْ هٰهُنَا وَمِنْ هٰهُنَا۔

۱۴۷۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعَ حِفْظِهٖ وَاِتْقَانِهٖ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰی خِلَافِ مَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْهُ وَوَافَقَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَ تَقَدُّمِهٖ وَجَلَالَتِهٖ **ثُمَّ** قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَیْرِ مُصْعَبٍ كَمَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ الْمُبَارَكِ كَمَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِیُّ۔

۱۴۸۰۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَسَّانٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی اُرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی اُرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ۔

کی اس مذکورہ بالا روایت کو صرف دراوردی نے ذکر کیا ہے جبکہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت مصعب بن ثابت سے وہ اسماعیل بن محمد سے وہ عامر بن سعد سے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے۔ حتی کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ادھر سے بھی اور اُدھر سے بھی دکھائی دیتی تھی۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو اپنی یادداشت اور پختگی کے ساتھ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں جو حضرت دراوردی نے ان (حضرت مصعب) سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن عمرو جو اُن سے قدیم اور صاحب جلالت ہیں، بھی حضرت عبداللہ بن مالک کی موافقت کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث حضرت اسماعیل بن محمد سے مروی ہے وہ حضرت مصعب کے غیر سے روایت کرتے ہیں اور اس کا مضمون وہی ہے جو محمد بن عمرو

حضرت اسماعیل بن محمد، حضرت عامر بن سعد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا۔

marfat.com

فَقَدِ انْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا مَا رَوٰی الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْہُ وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَتَیْنِ وَقَدْ وَافَقَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

پس اس سے اس بات کی نفی ہوگئی جو دراوردی نے ذکر کی ہے اور بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں کئی دوسرے صحابہ کرام نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۱۴۸۱ - فَحَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ صَلّٰی بِنَا عَلِیٌّ یَوْمَ الْجَمَلِ صَلٰوۃً ذَکَّرَنَا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ نَسِیْنَاھَا اَوْ تَرَکْنَاھَا عَلٰی عَمْدٍ فَکَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَیُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمل کے دن ہمیں اس طرح نماز پڑھائی کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد آگئی جسے ہم یا تو بھول گئے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا آپ نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسَی الْعَبْسِیُّ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی ظاہر ہوتی آپ یوں کہتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

۱۴۸۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَۃُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ وَاَبُو الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت علقمہ، اسود بن یزید اور ابوالاحوص رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

كُنَّا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِاَيْدِيْنَا قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ وَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

والے گھوڑوں کی دموں کی طرح ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کو یہ بات کافی نہیں کہ جب نماز میں بیٹھے تو ہاتھ کو ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور کہے "السلام علیکم، السلام علیکم"

۱۴۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا خُدَيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو (دونوں طرف) سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ۔

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حجر ابو عنبس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو البختری فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمن سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۴۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حُرَيْزٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَدِیَّ بْنَ عُمَيْرَةَ الْحَضْرَمِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهٖ وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ۔

حضرت عدی بن عمیرہ حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تو دائیں طرف متوجہ ہوتے حتیٰ کہ آپ کے چہرہ انور کی سفیدی دکھائی دیتی پھر بائیں طرف کے رخسار مبارک سے سفیدی نظر آتی۔

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ لِقَوْمِهٖ اَلَا اُصَلِّیْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھاؤں، پھر انہوں نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا اور پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح تھی۔

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو آپ کے سلام پھیرتے وقت ہم آپ کے دائیں اور بائیں رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِیْ اَوْسٍ اَوْ اَوْسِ بْنِ اُوَيْسٍ قَالَ اَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت اوس بن اوس یا اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف ماہ قیام کیا میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

marfat.com

وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ قِرَاءَتَهُ يُصَلِّي وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الصُّوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا الْمِنْهَالُ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو أُمَيَّةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ابو امیہ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِيمَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَإِنَّمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَنْ يُخَالِفُهُ إِلَى الْحَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ الَّذِي قَدْ بَيَّنَّا فَسَادَهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں کوئی الیسی حدیث معلوم نہیں جو نماز میں سلام کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو مگر وہ اس باب میں مروی روایت میں داخل ہو گی اور جن لوگوں نے حدیث دراوردی کے باعث اس کی مخالفت کی ہے تو ہم اس باب کے شروع میں اس حدیث کا فساد واضح کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں ان لوگوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۰۳- وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

حضرت زہیر بن محمد، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے تھے۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ أَصْلُهُ مَوْقُوفٌ عَلَى عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلًا ثِقَةً فَإِنَّ رِوَايَةَ عَمْرِو ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْهُ تُضَعَّفُ جِدًّا هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ فِيمَا حَكَى لِي عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ إِلَيَّ وَزَعَمَ أَنَّ فِيهَا تَخْلِيطًا كَثِيرًا

ان سے کہا جائے گا کہ یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے۔ حفاظ حدیث نے اسے اسی طرح روایت کیا اور (اس کے راوی) حضرت زہیر بن محمد اگرچہ ثقہ آدمی ہیں لیکن ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت ضعیف قرار دیا گیا۔ ہمارے متعدد اصحاب نے یحییٰ ابن معین سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ان میں سے حضرت علی بن عبدالرحمن میرے نزدیک زیادہ مامون ہیں اور ان کے خیال میں اس حدیث میں بہت خلط ملط ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِذَا ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا ذَكَرْتَ فَمَنْ عَارَضَهَا فِي ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ

اگر کوئی شخص کہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ ثابت ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو کس صحابی کے ساتھ اس

marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

کا تعارض ہے؟ اس سے کہا جائیگا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (کے موقف) سے اس کا تعارض ہے جیسا کہ اس باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

۱۵۰۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ يَنْتَقِلُ سَاعَتَئِذٍ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ پھر اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے جیسے گرم پتھر پر ہوں۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

حضرت ابورزین فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قِيلَ لِسُفْيَانَ عَلِيٌّ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت سفیان، حضرت عاصم سے وہ ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا ہاں۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ فَسَلَّمَا تَسْلِيمَتَيْنِ۔

حضرت عاصم، ابورزین سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں نے دو، دو سلام پھیرے۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت شقیق بن سلمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

marfat.com

قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكِلَاهُمَا يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۱ - **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت شقیق، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَمِيْرًا صَلّٰى بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنّٰى مِنْ أَيْنَ عَلِقَهَا **فَسَمِعْتُ** ابْنَ أَبِي دَاوٗدَ يَقُوْلُ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ هٰذَا مِنْ أَصَحِّ مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر مکہ نے نماز پڑھائی تو دونوں طرف سلام پھیرا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا انہیں معلوم ہے اس نے یہ حدیث کہاں سیکھی۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس باب میں مروی روایات میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۵۱۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ كَانَ عَمَّارٌ أَمِيْرًا عَلَيْنَا سَنَةً لَا يُصَلِّي صَلٰوةً إِلَّا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ایک سال حضرت عمار ہمارے امیر تھے وہ ہر نماز میں دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۱۴ - **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت

marfat.com

وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارٌ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِمْ لِاَفْعَالِهٖ فَمَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ خِلَافُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاِنْ اَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

۱۵۱۵ - وَاحْتَجَّ لِمَا اَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَبِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ اَتَحْفَظُ التَّكْبِيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَالتَّسْلِيْمَ قَالَ وَاحِدَةٌ

قَالَ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَّحْفَظَ هُوَ التَّسْلِيْمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَاٰى عَلِيًّا وَّعَبْدَ اللّٰهِ يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ اَفَتَرٰى عَمَّنْ حَفِظَ الْوَاحِدَةَ غَيْرَهُمَا وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ يَقْتَدِيْ فَفِيْ ثُبُوْتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ صَحِيْحٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ وَذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً هُوَ

علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور عمار رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ چونکہ ان حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف تازہ تازہ حاصل ہوا تھا اور وہ آپکے افعال مبارکہ کو زیادہ یاد رکھتے تھے لہٰذا کسی نے بھی ان کے خلاف بات نہیں کی۔ اگر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی نہ ہوتا تو بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی تو اب انکی مخالفت کیسے جائز ہوگی جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے فعل کی موافقت میں روایات مروی ہیں۔ اگر کوئی منکر اس روایت کا انکار کرے جو ہم نے بواسطہ ابو وائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلے میں انکے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا سلام! فرمایا ایک ہے۔ تو اب کیسے جائز ہے کہ انہیں خود تو ایک سلام یاد ہو اور انہوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دو سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہو۔ تو ان دونوں کے علاوہ انہیں کس سے ایک سلام یاد ہے حالانکہ وہ تو ان ہی سے یاد کرتے اور ان ہی کی اقتداء کرتے تھے۔ پس اس روایت کا ثابت ہونا اور اس سے ثابت شدہ کا واجب ہونا اس روایت کے فساد کو ظاہر کرتا ہے جو تم نے دو سلاموں کے بارے میں روایت کی ہے۔

تو اس شخص سے کہا جائیگا کہ جو کچھ ہم نے دو سلاموں کے بارے میں ان سے روایت کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی سند اور متن میں کوئی خرابی نہیں اور یہ رکوع و سجود والی نمازوں کے سلام سے متعلق ہے اور جو کچھ ابو وائل نے عمرو بن مرہ کی روایت میں ایک سلام کا ذکر کیا ہے وہ تکبیر والی نماز کے بارے میں ہے کیونکہ کوفیوں کی ایک جماعت جن میں حضرت ابراہیم بھی ہیں وہ نماز جنازہ میں ہلکا سا سلام پھیرتے تھے اور باقی تمام نمازوں میں وہ دو سلام پھیرتے تھے اس سلسلے میں ہمارے نزدیک ابو وائل کی روایت کا یہی مطلب ہے اس لیے ان سے مروی روایات کو اس بات پر

marfat.com

فِي الصَّلَوَاتِ ذَاتِ التَّكْبِيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَوَاتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيْمَةً خَفِيْفَةً وَّ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَهٰكَذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ وَائِلٍ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَلِهٰذَا أَوْلٰى أَنْ يُّحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى لَايُضَادَّ بَعْضُهُ بَعْضًا **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً۔

محمول کرنا مناسب ہے تاکہ روایات باہم متضاد نہ ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رحمہم اللہ اپنی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کرے۔

۱۵۱۶۔ **وَذُكِرَ** فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً حِيَالَ وُجُوْهِهِمَا۔

حضرت ابن عون، حضرت محمد سے اور حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ دونوں نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام کہتے تھے

۱۵۱۷۔ **وَمَا** حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت ابن عون، حضرت حسن اور محمد رحمہم اللہ سے ایک سلام نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُ صَدَقْتَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَهُمَا مِنَ التَّابِعِيْنَ أَكْبَرُ مِنْ أُولٰئِكَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ۔

اس معترض سے کہا جائے گا تم نے سچ کہا ان لوگوں سے یہی بات مروی ہے اور ان سے پہلے لوگوں سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی اور وہ اس کے خلاف ہے علاوہ ازیں جو کچھ پہلے ذکر ہوا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ سے جو ان سے بڑے درجے کے تابعی تھے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۵۱۹۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ

حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ دائیں بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

marfat.com

زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَهٰذَانِ تَابِعِيَّانِ مَعَهُمَا مِنَ الْقِدَمِ مِنَ الصُّحْبَةِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ لِلَّذِي يُخَالِفُهُمَا فَالَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ أَوْلَى لِاقْتِدَائِهِمَا بِمَنْ قَبْلَهُمَا وَلِمُوَافَقَتِهِمَا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے تھے۔

پس یہ دو تابعی ہیں جنھیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے قدیم صحبت حاصل تھی اور یہ مقام اس باب میں ذکر کیے گئے ان کے علاوہ حضرات کو حاصل نہیں ہے لہٰذا جو کچھ ہم نے ان سے روایات کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ انھوں نے اپنے سے پہلے حضرات کی اقتداء کی اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ هُوَ مِنْ فُرُوضِهَا أَوْ مِنْ سُنَنِهَا

باب ۵۸: نماز میں سلام فرض ہے یا سنت

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَإِحْرَامُهَا التَّكْبِيرُ وَإِحْلَالُهَا التَّسْلِيمُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے، اس کا احرام تکبیر ہے اور سلام کے ذریعے اس سے باہر آنا ہے۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ فَصَلٰوتُهٗ بَاطِلَةٌ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا

ایک قوم کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جب کوئی شخص سلام کے بغیر نماز سے باہر آتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تحلیل سلام ہے پس اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔

بِغَيْرِهٖ. **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى قَوْلَيْنِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ رَاْيِهٖ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهٗ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى.

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان حضرات کے بھی دو قول ہیں بعض کہتے ہیں جب تشہد کی مقدار قعدہ کرے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے اور بعض کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز پوری ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد بھی نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے پہلے گروہ کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ بات مروی ہے کہ اس کی تحلیل سلام ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ یہ خود ان کی اپنی رائے اس سلسلے میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول کے قائلین نے سمجھا ہے۔ پس انہوں نے یوں ذکر کیا ہے

١٥٢٢ - **فَذَكَرُوْا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ.

حضرت عاصم بن حمزہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب آخری سجدے سے سر اٹھا لے تو نماز مکمل ہو گئی۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا يُتِمُّ اِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ اِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهٗ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَكَانَ مَعْنٰى وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ عِنْدَهٗ اَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُحَلَّ بِهٖ لَا بِغَيْرِهٖ وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ اِعَادَةُ الصَّلٰوةِ غَيْرُهٗ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ فَكَانَ الَّذِيْ هُوَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ كَانَ كَمَا هُوَ اَيْضًا لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اِلَّا بِهٖ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ

تو یہ ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اور ان کے نزدیک نماز کی تکمیل کے لیے سلام ضروری نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک سلام سے پہلے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کے نزدیک "تحلیلها التسلیم" کا مطلب یہ ہے کہ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہیے۔ کسی اور عمل کے ذریعے نہیں، اور نماز کی تکمیل یہ ہے کہ اگر اس کے بعد سلام کے علاوہ کسی بات کے ذریعے باہر آئے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے فرمایا "اس کی تحریمہ تکبیر ہے" تو نماز میں اس کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں تو "اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے" کا مطلب یہی ہوگا کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں، تو جواباً کہا جائے گا کہ کسی کام کو شروع کرنے کے لیے

marfat.com

الدُّخُولِ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا وَقَدْ يَخْرُجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يَخْرُجَ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُعْقَدَ عَلَى الْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّةٍ وَكَانَ مَنْ عَقَدَ عَلَيْهَا وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا وَلَا وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا نِكَاحٌ فِي أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْهُ إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ وَأَنْ تَكُونَ الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ طَلَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلَاثًا أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ آثِمًا وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيحِ فَكَانَ قَدْ بُيِّنَتِ الْأَسْبَابُ الَّتِي تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ وَالْأَسْبَابُ الَّتِي تَزُولُ بِهَا الْأَمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ هِيَ وَنُهُوا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا قَدْ يَكُونُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ وَقَدْ يَكُونُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ فَيَكُونَ الدُّخُولُ فِيهَا غَيْرَ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا الْخُرُوجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِمَّا يَخْرُجُ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۱۵۲۳- مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

وہی بات اختیار کی جائے گی جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر آنے کے لیے بھی وہ بات اختیار کی جاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہو اور کبھی اس کے علاوہ کو اپنایا جاتا ہے۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ عدت گزرنے والی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور جو آدمی اس حالت میں اس سے نکاح کرے وہ اس کی بضع کا مالک نہیں ہوگا اور نہ ہی نکاح منعقد ہوگا۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طوالت اختیار کر جائے گی۔ اور نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا حکم دیا گیا ہے جس میں گناہ نہ ہو وہ یہ کہ عورت (حیض سے) پاک ہو اور جماع نہ کیا ہو۔ پس جو شخص اس مامور طریقے کے علاوہ طلاق دے تین طلاقیں دے، یا حالت حیض میں طلاق دے تو طلاق لازم ہو جائے گی اگرچہ وہ گنہگار ہوگا اور اس ممنوع طلاق کے ذریعے صحیح نکاح ختم ہو جائے گا۔ وہ اسباب بھی بیان کر دیے گئے ہیں جن کے ذریعے ملک بضع حاصل ہوتی ہے اور وہ اسباب بھی واضح ہیں جن کے ذریعے یہ ملکیت ختم ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ممنوع طریقے سے نکاح کرنا چاہے وہ نہیں کر سکتا لیکن جب نکاح سے باہر آنا چاہے تو بتائے ہوئے اور ممنوع طریقے دونوں کے ساتھ باہر نکل سکتا ہے۔ پس جب بات یہ ہے کہ اشیاء میں داخلے کے لیے وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر نکلنے کے لیے بتایا ہوا یا دوسرا طریقہ کوئی بھی راستہ اختیار کرکے نکل آئے گا تو نماز کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے کہ اس میں اسی بات کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور باہر آنے کے لیے کبھی وہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے جو بتایا گیا اور کبھی اس کے علاوہ۔

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص آخری

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ السُّجُوْدِ فَقَدْ مَضَتْ صَلٰوتُهٗ اِذَا هُوَ اَحْدَثَ۔

سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز ہو گئی۔

۱۵۲۴- وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت معاذ بن حکم، حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے روایت کرتے اور وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس روایت میں اختلاف ہے ایک قوم نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا ہے۔

۱۵۲۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ فَقَعَدَ فَاَحْدَثَ هُوَ اَوْ اَحَدٌ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَعَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ فَلَا يَعُوْدُ فِيْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پوری کر کے قعدہ کرے پھر سلام سے پہلے وہ یا کوئی ایک مقتدی بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پس یہ معنیٰ پہلی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے اس کے علاوہ الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۵۲۶- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادٍ

معاذ بن حکم، سفیان ثوری سے اور وہ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ابوبکرہ کی حدیث جو بواسطہ ابو داؤد ابن مبارک سے مروی ہے کی مثل حدیث ذکر کی معاذ بن حکم کہتے ہیں پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے ملاقات

marfat.com

اِبْنِ اَنْعُمٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَکْرِ بْنِ سَوَادَةَ فَقُلْتُ لَهٗ لَقِیْتَهُمَا جَمِیْعًا فَقَالَ کِلَیْهِمَا حَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ الْمُصَلِّیْ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ وَقَضٰی تَشَهُّدَهٗ ثُمَّ اَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ فَلَا یَعُوْدُ لَهَا۔

کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمن رافع اور بکر بن سوادہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا میں نے پوچھا آپ نے ان دونوں سے ملاقات کی ہے انھوں نے کہا کہ ان دونوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی نماز کے آخر میں (سجدے سے) سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی پس اسے نہ لوٹائے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب تک تشہد کی مقدار قعدہ نہ کرے نماز مکمل نہیں ہوتی انھوں نے یوں استدلال کیا ہے :-

۱۵۲۷۔ وَاحْتَجَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰی یَقْعُدَ فِیْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ وَاَبُوْ غَسَّانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَا ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُخَیْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِیَدِیْ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِیَدِهٖ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِهٖ وَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ بَابِ التَّشَهُّدِ وَقَالَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ اَوْ قَضَیْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا ان کو تشہد سکھایا پھر انھوں نے اسی طرح تشہد کا ذکر کیا جس طرح ہم نے تشہد کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے اور فرمایا جب تم ایسا کر لو یا اسے ادا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت زہیر کہتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن حر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پھر تشہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

فَرَوَوْا مَا ذَکَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَوْا مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

پس انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا۔

marfat.com

۱۵۳۰- مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ وَكِيْعٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّشَهُّدُ انْقِضَاءُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمُ إِذْنٌ بِانْقِضَاءِ هَا.

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تشہد اختتام نماز ہے اور سلام اس اختتام کی اجازت ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يُسَلِّمْ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِصَنِيْعِهٖ فَثَنّٰى رِجْلَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ترک سلام نماز کو توڑنے والی باتوں میں سے نہیں اور وہ اس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس عمل کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے پاؤں مبارک ٹیڑھا کرتے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۵۳۱- كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

جیسا کہ حضرت ربیع کی روایت میں ہے، حضرت علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ أَدْخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَكْعَةً مِّنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلٰوةِ وَلَوْ رَاٰهُ مُفْسِدًا لَهَا إِذًا لَأَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيْمٍ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْأَرْبَعِ لِأَنَّهٗ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوْبِ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ لَكَانَ حُكْمُهٗ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ بِخِلَافِهٖ فَهُوَ سُنَّةٌ

پس اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرے بغیر نماز میں اس کے علاوہ دو رکعتیں داخل کیں اور اسے مفسد نماز نہ خیال کیا اگر اسے مفسد نماز سمجھتے تو اس وقت نماز لوٹاتے تو جب نماز نہ لوٹائی اور سلام کے بغیر پانچویں رکعت کی طرف نکل گئے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سلام نماز کے فرائض میں سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص پانچویں رکعت پڑھے اور اس کے ذمہ پہلے کا کوئی سجدہ ہو تو یہ چار رکعات کو باطل کر دیتی ہے کیونکہ اس نے ان رکعات کو غیر کے ساتھ ملایا، پس اگر سلام سجدۂ نماز کی طرح واجب ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا لیکن وہ اس کے خلاف ہے پس وہ سنت ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے پس اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے، اگر نماز کم ہو تو اسے

marfat.com

الْيَقِينِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ نَقَصَتْ فَقَدْ أَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ وَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً **فَقَدْ** جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْخَامِسَةَ الزَّائِدَةَ وَالسَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلسَّهْوِ تَطَوُّعًا وَلَمْ يَجْعَلْ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بِذٰلِكَ فَاسِدًا وَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّي قَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلٰوةَ تَتِمُّ بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ وَإِنَّ التَّسْلِيمَ مِنْ سُنَنِهَا لَا مِنْ صُلْبِهَا **فَكَانَ** تَصْحِيحُ مَعَانِي الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ يُوجِبُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِينَ قَالُوا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ لِأَنَّ حَدِيثَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهُوَ الَّذِي لَمْ يُخْتَلَفْ فِيهِ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ قَالُوا رَأَيْنَا هٰذَا الْقُعُودَ قُعُودَ التَّشَهُّدِ وَفِيهِ ذِكْرٌ يُتَشَهَّدُ بِهِ فَكُلٌّ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُعُودَ الْأَوَّلَ وَمَا فِيهِ مِنَ الذِّكْرِ لَيْسَ هُوَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ بَلْ هُوَ مِنْ سُنَنِهَا وَاخْتُلِفَ فِي الْقُعُودِ الْأَخِيرِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَالْقُعُودِ الْأَوَّلِ وَيَكُونَ مَا فِيهِ كَمَا فِي الْقُعُودِ الْأَوَّلِ فَيَكُونُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيهِ سُنَّةً كَمَا كَانَ الْقُعُودُ الْأَوَّلُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيهِ سُنَّةً وَقَدْ رَأَيْنَا الْقِيَامَ الَّذِي فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ الَّذِي فِيهَا

پورا کرے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہو گئی تو جو زائد پڑھا ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے کی نماز کو اس کے ذریعے فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اس (فرض نماز) سے اس (نفل نماز) کی طرف نکل گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز سلام کے بغیر بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام، نماز کی سنتوں میں سے ہے فرائض میں نہیں۔

پس اس باب میں روایات کے معانی کی تصحیح اس بات کو واجب کرتی ہے جس کی طرف وہ لوگ گئے ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں ہے

بطور قیاس اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تشہد کا قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھا جاتا ہے اور سلام ہے جس کے ساتھ نماز سے باہر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی نماز میں قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھتے ہیں پس سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں پایا جانے والا ذکر نماز کے فرائض سے نہیں، بلکہ سنتوں (واجبات) سے ہے۔ آخری قعدے میں اختلاف ہے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدے کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا بھی وہی حکم ہو جو پہلے قعدہ کے افعال کا ہے پس وہ بھی سنت (واجب) ہوگا۔ —— اور اس کے اعمال بھی سنت (غیر فرض) ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قیام، رکوع اور سجدہ تمام باتیں

marfat.com

أَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْقُعُوْدُ فِيْهَا أَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ بَعْضُهُ بِاتِّفَاقِهِمْ سُنَّةً كَانَ مَا بَقِيَ مِنْهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ **وَاحْتَجَّ** عَلَيْهِمُ الْاٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ رَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ مَنْ قَامَ عَنْهُ سَاهِيًا حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهٖ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْاٰخِرِ سَاهِيًا حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى قُعُوْدِهٖ **قَالُوْا** فَمَا يُؤْمَرُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ بِالْقِيَامِ عَنْهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِفَرْضٍ أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ قَامَ عَلَيْهِ سَجْدَةٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى مَا قَامَ عَنْهُ لِأَنَّهُ قَامَ فَتَرَكَ فَرْضًا فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْقُعُوْدُ الْأَخِيْرُ مَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ عَنْهُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا أَنَّهُ فَرْضٌ وَلَوْ كَانَ غَيْرَ فَرْضٍ إِذًا لَمَا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ أَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهٖ وَأَنْ لَّا يَرْجِعَ إِلٰى قُعُوْدِهٖ لِأَنَّهُ قَامَ مِنْ قُعُوْدٍ غَيْرِ فَرْضٍ فَدَخَلَ فِيْ قِيَامٍ فَرْضٍ فَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ الْفَرْضِ وَالرُّجُوْعِ إِلٰى غَيْرِ الْفَرْضِ وَأُمِرَ بِالتَّمَادِيْ عَلَى الْفَرْضِ حَتّٰى يُتِمَّهُ فَكَانَ لَوْ قَامَ عَنِ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَى الْقُعُوْدِ لِأَنَّهُ مَا لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْ فَرْضٍ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرْضٍ إِلَى الْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ وَكَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ

نماز میں فرض ہیں۔

پس ہماری مذکورہ بحث کا تقاضا یہ ہے کہ قعود بھی تمام نماز میں اس طرح ہو لہٰذا جب ایک قعدہ بالاتفاق سنت (واجب) ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی بھی اسی طرح ہوں۔

دوسرے لوگوں نے اس کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص پہلے قعدے سے بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قیام جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے قعود کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص آخری قعدے سے بھول کر کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ________ اور قیام کے بعد جس کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ فرض نہیں ہوتی تم دیکھتے نہیں کہ جس شخص کے ذمہ سجدۂ نماز ہو اور وہ کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس بات کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جسے چھوڑ کر وہ کھڑا ہوا کیونکہ وہ فرض کو چھوڑ کر کھڑا ہوا پس اُسے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا۔ آخری قعدہ کا بھی یہی معاملہ ہے کہ جب اسے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو اسے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اگر وہ فرض نہ ہوتا تو اس صورت میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ پہلے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا ________ ان کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص پہلے قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو گیا اسے قیام جاری رکھنے اور قعدے کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ فرض قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا اور فرض قیام میں داخل ہو گیا پس اسے فرض کو چھوڑ کر غیر فرض کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ فرض کو جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے پورا کرلے اور اگر وہ پہلے قعدے سے کھڑا ہو لیکن پوری طرح نہ کھڑا ہو تو اس کو قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ پوری طرح کھڑا نہیں ہوا اور ہ فرض کو شروع نہیں کیا لہٰذا اسے ایسے عمل

marfat.com

مَا هُوَ سُنَّةٌ وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى مَا هُوَ فَرِيضَةٌ وَكَانَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْآخِرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا دَاخِلًا لَا فِي سُنَّةٍ وَلَا فِي فَرِيضَةٍ وَقَدْ قَامَ مِنْ قُعُودٍ هُوَ سُنَّةٌ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَتَرْكِ التَّمَادِي فِيمَا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ كَمَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَوَّلِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ وَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَرْجِعَ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى الْقُعُودِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَلِهٰذَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْآخِرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالرُّجُوعِ إِلَيْهِ لَا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هٰذَا الْبَابِ لَا مَا قَالَ الْآخَرُونَ وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى ذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْقُعُودَ الْآخِرَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ قَالَ بِمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ ـ

١٥٣١ - كَمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَقْعُدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ـ

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَابِقٍ الرَّشِيدِيُّ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ إِذَا قَضَى الرَّجُلُ التَّشَهُّدَ الْآخِرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَأَحْدَثَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَقَدْ

کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو سنت (واجب) ہو اور سنت (واجب) سے فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جو شخص آخری قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ پوری طرح کھڑا ہو گیا وہ سنت اور فرض کسی عمل میں داخل نہیں۔ اور قعدے سے کھڑا ہوا جو سنت (واجب) ہے پس اس کی طرف لوٹنے اور اس عمل کو جاری نہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا جو سنت ہے نہ فرض، جیسا کہ وہ شخص جو پہلے قعدے کو جو سنت (واجب) ہے کھڑا ہوا لیکن پوری طرح کھڑا نہیں ہوا کہ فرض میں داخل ہوتا۔ پہلے قعدے کی طرف جو سنت (واجب) ہے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اس بنیاد پر اس شخص کو لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو آخری قعدے کو چھوڑ کر پوری طرح کھڑا ہو گیا اس وجہ سے نہیں جس کا دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے وہ بات نہیں جس کا دوسرے حضرات نے ذکر کیا لیکن امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے ان لوگوں کا قول اختیار کیا ہے جو کہتے ہیں کہ تشہد کی مقدار آخری قعدہ فرض ہے یہی بات بعض متقدمین نے بھی کہی ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت یونس سے وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس شخص کے بارے میں جو آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی بے وضو ہو جاتا ہے فرمایا کہ یہ بات کافی نہیں یہاں تک کہ تشہد پڑھے یا تشہد کا اندازہ قعدہ کرے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاؒ فرماتے تھے جب کوئی شخص آخری قعدہ پورا کرے اور "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین" پڑھنے کے بعد بے وضو ہو جائے تو اگرچہ دائیں بائیں سلام نہ پھیرا ہو اس کی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں یا فرمایا اب نہ لوٹائے (معناً روایت کیا)

marfat.com

مَضَتْ صَلٰوتُهٗ اَوْ قَالَ فَلَا يَعُوْدُ اِلَيْهَا.

بَابُ ۵۹ الْوِتْرِ

۱۵۳۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ [illegible] قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ.

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ اَصْلًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي الْاِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ وَفِيْ اٰخِرِهِنَّ وَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى

باب ۵۹: وتروں کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے ابو مجلز سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے انھوں نے اس کی تقلید کی اور اسے اصل قرار دیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے اور بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں لیکن دو کے بعد سلام پھیرے اور پھر آخر میں سلام پھیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین نے کہی اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعات کے ساتھ ہو جو پہلے

marfat.com

وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ رَكْعَةً ثُمَّ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهُ وِتْرٌ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوْتِرُ وِتْرًا لِلشَّفْعِ الْمُتَقَدِّمِ مِنْهَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی تو یہ رکعت ان دو رکعتوں کو جو پہلے گزر گئیں، وتر بنا دے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بعض حضرات نے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس بات کا بیان ہے۔

۱۵۳۷- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ صَلٰوتَكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمہاری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۵۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب، حضرت طاؤس سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۴ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَاَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل ابن میسرہ اور حضرت ایوب، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۵۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان دونوں کو خبر دی۔

۱۵۴۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم اور حمید بن عبدالرحمن (دونوں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

marfat.com

۱۵۴۹۔ وقد حدثنا احمد بن داؤد بن موسی قال ثنا علی بن بحر القطان قال ثنا الولید بن مسلم عن الوضین بن عطاء قال اخبرنی سالم ابن عبد اللہ عن ابن عمر انہ کان یفصل بین شفعہ ووترہ بتسلیمۃ واخبر ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یفعل ذلک فقد اخبر انہ کان یصلی شفعا ووترا وذلک فی الجملۃ کلہ وتر وقولہ یفصل بتسلیمۃ یحتمل ان تکون تلک التسلیمۃ یرید بھا التشھد ویحتمل ان یکون التسلیم الذی یقطع الصلوۃ فنظرنا فی ذلک۔

حضرت سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام کے ساتھ الگ الگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ آپ دو رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر ہوتا تھا اور ان کا کہنا کہ سلام کے ذریعے ان کو الگ کرتے تھے ممکن ہے اس سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام مراد ہو جس سے نماز کو ختم کیا جاتا ہے۔
جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

۱۵۵۰۔ فاذا یونس قد حدثنا قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یسلم بین الرکعۃ والرکعتین فی الوتر حتی یامر ببعض حاجتہ۔

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتروں میں ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ بعض کاموں کا حکم بھی دیتے۔

۱۵۵۱۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ھشیم عن منصور عن بکر بن عبد اللہ قال صلی ابن عمر رکعتین ثم قال یا غلام ارحل لنا ثم قام فاوتر برکعۃ۔

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا اے لڑکے ہمارے لیے سواری تیار کر دو پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنایا۔

ففی ھذہ الآثار انہ کان یوتر بثلث ولکنہ کان یفصل بین الواحدۃ والاثنین فقد اتفق عنہ فی الوتر انہ ثلث وقد جاء عنہ من رایہ ایضا ما یدل علی ان قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی ذکرناہ کما وصفنا انہ یحتمل من التاویل۔

ان روایات میں ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے لیکن ایک اور دو کے درمیان جدائی کرتے تھے پس آپ وتروں کی تین رکعات پر متفق ہیں اور آپ کی جو رائے مروی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کی کہ اس میں تاویل کا احتمال ہے۔

۱۵۵۲۔ حدثنا روح بن الفرج قال

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت

marfat.com

ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ؟ قُلْتُ نَعَمْ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ قَالَ صَدَقْتَ أَوْ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتر پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مغرب کی نماز ہے فرمایا تم نے سچ کہا یا (فرمایا) تم نے اچھا کیا، اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتروں یا رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں (صبح) ہونے) کا ڈر ہو تو ایک کے ساتھ وتر بنا لو۔

۱۵۵۳۔ **أَفَلَا** تَرٰى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ سَأَلَهُ عُقْبَةُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ أَيْ هُوَ كَهُوَ وَفِي ذٰلِكَ مَا يُنَبِّئُكَ أَنَّ الْوِتْرَ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ثَلٰثًا كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ إِذْ جَعَلَ جَوَابَهُ لِسَائِلِهٖ عَنْ وِتْرِ اللَّيْلِ أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ ثُمَّ حَدَّثَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا فَثَبَتَ أَنَّ قَوْلَهُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ أَيْ مَعَ شَيْءٍ تَقَدَّمَهَا تُوْتِرُ بِتِلْكَ الْوَاحِدَةِ مِمَّا صَلَّيْتَ قَبْلَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ وِتْرٌ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عقبہ نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ یعنی یہ بھی اسی طرح ہیں اس میں اس بات کی خبر ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک وتر مغرب کی نماز کی طرح تین رکعتیں ہیں کیونکہ آپ نے رات کے وتروں کے بارے میں سوال کرنے والے سے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بیان کی جسے ہم نے ذکر کیا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کا قول کہ ایک کے ساتھ وتر بنا لو یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر وتر

۱۵۵۴۔ **وَقَدْ** بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَا ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثَمَانٌ وَيُوْتِرُ بِثَلٰثٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

ابن ابی داؤد کی روایت میں بھی یہ بات یہاں بیان ہوئی ہے — حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ ان دونوں نے فرمایا: تیرہ رکعات تھیں، آٹھ رکعات کے ساتھ تین ملا کر انھیں وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں (طلوع) فجر کے بعد ہوتیں۔

۱۵۵۵۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

حضرت مطلب بن عبداللہ مخزومی فرماتے ہیں:

marfat.com

ثنا بشر بن بكر قال ثنا الاوزاعي قال حدثني المطلب بن عبد الله المخزومي ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر فامره ان يفصل فقال الرجل اني لا اخاف ان يقول الناس هي البتيراء فقال ابن عمر تريد سنة الله وسنة رسوله صلى الله عليه واله وسلم هذه سنة الله وسنة رسوله صلى الله عليه واله وسلم.

ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے رکعات کو جدا جدا کرنے کا حکم دیا، اس شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسے بتیراء (دم کٹی) نماز کہیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کے طریقے اور سنت رسول علیہ السلام کو اپنانا ہے اور اللہ تعالیٰ و رسول کا طریقہ یہی ہے۔

وقد روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها في ذكرها وتر النبي صلى الله عليه واله وسلم ما يدل على حقيقة ما ذكرنا.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ہماری مذکورہ حقیقت پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۵۵۶- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا شجاع ابن الوليد عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن زرارة بن ابي اوفى عن سعيد ابن هشام عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه واله وسلم لا يسلم في ركعتي الوتر.

حضرت سعید بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۵۵۷- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع عن سعيد بن هشام فذكر باسناده مثله. فاخبرت ان الوتر ثلث لا يسلم بين شيء منهن ثم قد روي عن عائشة بعد احاديث في الوتر اذا كشفت رجعت الى معنى حديث سعد هذا.

یزید بن زریع حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا تو ام المومنین نے فرمایا وتروں میں تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام نہ پھیرے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بعد کچھ دیگر روایات مروی ہیں ان کی وضاحت کی جائے تو وہ حضرت سعد بن ہشام کی اس روایت کے ہم معنیٰ ہیں

۱۵۵۸- فمن ذلك ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا ابو حرة قال ثنا الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام من الليل افتتح صلاته بركعتين خفيفتين

حضرت سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔

---

marfat.com

ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ۔

فَأَخْبَرَتْ هٰهُنَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوتِرُ فَكَانَ مَعْنَى ثُمَّ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا فَيَكُونُ جَمِيعُ مَا صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَيَكُونُ جَمِيعُ مَا صَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَنَظَرْنَا فِيمَا يَحْتَمِلُ مِنْ ذٰلِكَ هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهِ۔

١٥٥٩- فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اللَّيْلَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ أَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُونَ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ قَبْلَهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

١٥٦٠- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ

تو ام المومنین نے بیان بتایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آٹھ پڑھتے اس کے بعد وتر پڑھتے تو پھر وتر پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ تین رکعات پڑھتے ان میں سے دو رکعتیں آٹھ میں شامل ہوتیں اور ایک رکعت اس کے بعد ہوتی پس آپ کل گیارہ رکعتیں پڑھتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تین رکعات ملا کر پڑھتے پس وہ کل تیرہ رکعات ہو گئیں۔ پس اس بات کے بارے میں جس کا احتمال ہے ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی ہے؟ تو ہم نے دیکھا:

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور انہیں نویں رکعت کے ساتھ وتر بناتے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات پڑھنے لگے۔ ساتویں رکعت کے ساتھ اسے وتر (طاق) بنا دیتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

پس اس حدیث میں یہ ہے' آپ نویں رکعت کے ساتھ اسے وتر بناتے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ آٹھ میں سے دو رکعتوں کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر پڑھتے تاکہ یہ حدیث، حضرت زرارہ کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد بن ہشام انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اپنی مسواک اور وضو کے لیے

marfat.com

وَقَدْ أَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَآءَ أَنْ يَبْعَثَهُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَآءَةِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا ثُمَّ يُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ.

پانی تیار رکھتے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ بیدار ہوتے مسواک کرکے وضو فرماتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قرأت کرتے پھر نویں رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہوگیا اور ان آٹھ کو چھ رکعتوں میں بدل دیا پھر ساتویں رکعت وتر بناتے پھر بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں ادا فرماتے ان میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "اذا زلزلت الارض" پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِيْ تُوْتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ أَرْبَعًا فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِيْ فَسَّرَهُ زُرَارَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهُوَ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَثَبَتَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

اس حدیث میں ہے کہ آپ جن آٹھ رکعات کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے تھے ان سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں ان میں وتر بھی شامل ہیں جن کی وضاحت حضرت زرارہ نے بواسطہ سعد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے اور ام المومنین سے حضرت سعد کی روایت صحیح ثابت ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

۱۵۶۱- وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل شب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تو (گھر میں) تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے آپ فرماتی ہیں آپ رات کو نو رکعات ادا فرماتے۔ ان میں وتر بھی ہوتے جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد جب گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو وتروں سمیت نو

اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلٰى مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ مِنَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَإِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنٰى حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

رکعات ادا فرماتے۔ پس ہمارے نزدیک یہ نو رکعات ان دو کے علاوہ ہیں جو مختصر طور پر ادا فرماتے جیسے حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو مختصر رکعات سے شروع فرماتے تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت کا مفہوم اسی کے مطابق لیا ہے تاکہ سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔

۱۵۶۲- **وَقَدْ** رَوٰى أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلّٰى بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الثَّمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي أَوْتَرَ بِتَاسِعَتِهِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَهُنَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَيَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ قَدْ زَادَ عَلٰى حَدِيثِ سَعْدٍ وَحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ تَطَوُّعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ هٰذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعُ الَّتِي ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهٖ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر ایک رکعت سے ان کو وتر بناتے۔ اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ بھی احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے وہی آٹھ ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث باہم متفق ہو جائیں۔ اور اس حدیث میں حضرت سعد کی روایت اور حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت سے یہ بات زائد ہے کہ آپ وتروں کے بعد نفل پڑھتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نو رکعات وہی نو رکعتیں ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک جب بھاری ہو گیا تو آپ یہ نماز پڑھتے تھے تو یہ نو رکعات ان دو ہلکی پھلکی رکعات کو ملا کر ہوں گی۔ جن کے ساتھ آپ (رات کی) نماز کا آغاز فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ ان دو رکعات کا بدل تھیں جو آپ بدن مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ پس یہ بھی تیرہ رکعات

marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا ثَمَانِ بَيْنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُنَ قَائِمًا وَهُوَ رَكْعَتَانِ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

ہو گئیں۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ عَنْ سَهْلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ تہجد رکعات پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور آپ صبح کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا وہی مفہوم ہے جو حضرت سہل سے احمد بن ابو داؤد کی روایت کا ہے البتہ انھوں نے وتروں کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت محمد بن عمرو ابو سلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ ان میں سے دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ فَقَوْلُهَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ

یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے ان کا قول کہ صبح سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اس سے صبح کی نماز سے پہلے پڑھنا مراد ہے اور یہ وہی دو رکعات ہیں

marfat.com

الثَّمَانِ ذَكَرَهُمَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

جن کا احمد بن داؤد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ اذان و اقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

۱۵۶۵ ۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

ابن ابی لبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) آپ کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھیں۔ ان میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ مِنْ أَحَادِيثِ أَبِي سَلَمَةَ۔

یہ روایت بھی حضرت ابو سلمہ کی گزشتہ روایات کے موافق ہے۔

۱۵۶۶ ۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس طرح تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور اس کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر تین رکعات ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

فَيَحْتَمِلُ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا تُرِيدُ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا

پس اس حدیث میں احتمال ہے کہ ام المؤمنین کا قول کہ پھر آپ تین رکعات پڑھتے سے آپ کی مراد یہ ہو کہ آٹھ میں سے دو رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر انھیں وتر بناتے پھر باقی دو رکعات پڑھتے اور یہ وہی دو رکعات ہیں جن کا ذکر حضرت ابو سلمہ

marfat.com

ابو سلمة فيما تقدم مما رويناعنه انه كان يصليهما وهو جالس حتى يتفق هذا الحديث وما تقدمه من احاديثه **ويحتمل** ان يكون الثلث وترا كلها وهو اغلب الشيئين لانها قد فصلت صلاته فقالت كان يصلي اربعا ووصفت كله بالحسن والطول ثم قالت ثم يصلي ثلثا ولم تصف ذلك بطول وجمعت الثلث بالذكر فذلك عندنا على الوتر فتكون جميع ما كان يصليه احدى عشرة ركعة مع الركعتين الخفيفتين اللتين في حديث سعد بن هشام او مع الركعتين اللتين كان يصليهما وهو جالس بعد الوتر **وهذا** اشبه بروايات ابي سلمة لان جميعها تخبر عن صلوته بعد ما بدن و حديث سعد بن هشام يخبر عن صلوته بعد ما بدن وعن صلاته قبل ذلك.

۱۵۷۷: **وقد** روى عروة بن الزبير عن عائشة في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي من الليل احدى عشرة ركعة ويوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن فيصلي ركعتين خفيفتين

فهذا يحتمل ان يكون على صلوته قبل ان يبدن فيكون ذلك هو جميع ما كان يصليه مع الركعتين الخفيفتين اللتين كان يفتتح بهما صلاته **ويحتمل** ان يكون على صلاته بعد ما بدن فيكون ذلك على

نے کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے ان سے روایت کیا کہ آپ بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث پہلی روایت کے موافق ہو جاتے۔ —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تین رکعات تمام کی تمام وتر ہوں اور دو مفہوموں میں سے یہ زیادہ غالب ہے کیونکہ ام المومنین نے آپ کی نماز کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعات پڑھتے پھر چار پڑھتے اور ان تمام کے حسن و طوالت کو بیان فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ پھر تین رکعات ادا فرماتے اور ان کو طوالت سے موصوف ذکر نہیں کیا لیکن تینوں کا اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان سے وتر مراد ہیں پس آپ کی وہ تمام گیارہ رکعت ہوئیں اور ان میں وہ دو ہلکی پھلکی رکعات بھی شامل ہیں جن کا حضرت سعد بن ہشام کی روایت میں ذکر ہے یا وہ دو رکعات جنھیں آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تھے —— یہ توجیہہ حضرت ابو سلمہ کی روایات کے زیادہ موافق ہے کیونکہ ان تمام روایات میں آپ کے بدن مبارک بھاری ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کی نماز (دونوں) کا ذکر ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ اس نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے۔ جب فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر آرام فرما ہو جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوتا تو آپ دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نماز آپ کے جسم مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کی ہو پس یہ مکمل نماز ہو گی۔ اور اس میں وہ دو مختصر رکعات بھی شامل ہیں جن کے ساتھ آپ نماز کا آغاز فرماتے تھے —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے جسم مبارک بھاری ہونے کے بعد کی نماز مراد ہو پس یہ گیا:

marfat.com

إِحْدَى عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِيهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ وَعَلَى مَا فِي حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ غَيْرَ أَنَّ غَيْرَ مَالِكٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَزَادَ فِيهِ شَيْئًا۔

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ۔

بَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ۔

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَقَدْ عَادَ ذَلِكَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهِ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ صَلَاتُهُ بَعْدَ مَا بَدُنَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ مُحْتَمِلٌ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ وَغَيْرِهِ۔

رکعات ہوں گی۔ ان میں نو رکعات وہ ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو رکعات بعد میں بیٹھ کر پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ، سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے البتہ مالک کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کی روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عروہ نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فراغت کے بعد سے کر فجر تک گیارہ پڑھتے تھے۔ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت ملا کر اسے وتر بنا دیتے اور اتنی دیر سجدہ کرتے جتنی دیر تم میں سے کوئی پچاس آیات تلاوت کرے۔ جب مؤذن نماز کی اذان دے کے خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ کھڑے ہوتے ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کے واقعہ میں بعض راویوں نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن ابی ذہب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد فجر تک جتنی نماز ادا فرماتے وہ کل گیارہ رکعات ہوتیں۔ یہ بھی حضرت ابوسلمہ کی روایت کی طرف لوٹتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی نماز ہے جو آپ بدن مبارک کے بوجھل ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ ام المومنین کا یہ قول ہے کہ آپ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام

marfat.com

فَيَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرِ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّا ذَاتَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ۔

١٥٧٠۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

فَهٰذَا اخْتِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيْفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وِتْرِهٖ كَيْفَ كَانَ۔

١٥٧١۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ يَعْنِيْ رَكَعَاتٍ۔

١٥٧٢۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

١٥٧٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنَا

پھیرتے تھے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتر اول اور اس کے علاوہ نماز میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس سے اہل مدینہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ دو رکعتوں اور ایک کے بعد سلام پھیرا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں کے علاوہ میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے تاکہ یہ حدیث حضرت سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں حضرت عروہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

یہ اس حدیث کے مضمون کے خلاف ہے جو ابن ابی ذہب، عمرو اور یونس نے بواسطہ زہری حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث میں جن دو زائد رکعات کا ذکر ہے یہ وہی دو ہلکی پھلکی رکعات ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتروں کی کیفیت پر کوئی دلیل نہیں۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت شعبہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدوں یعنی پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے درمیان نہ بیٹھتے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

maarfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے۔

فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوٰى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ وَرَجَعْنَا اِلٰى مَا رَوٰى عَنْهَا غَيْرُهٗ۔

تو حضرت ہشام اور محمد بن جعفر کی حضرت عروہ سے روایت حضرت زہری کی اس روایت کے روایت کے خلاف ہے کہ آپ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ جب وتروں کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عروہ کی روایت میں اضطراب ہوا تو ان کی روایت میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم ام المومنین سے کسی دوسرے کی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس ہم نے دیکھا۔ حضرت اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۷۴۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتے۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے، جب عمر رسیدہ ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَعْمَشَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ وِتْرَهٗ كَانَ تِسْعًا۔

۱۵۷۸- اِلَّا اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْمَا اَظُنُّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ کی وتر نماز سات رکعات تھیں۔

— مگر ہم سے حضرت فہد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن ربیع نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ اعمش، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَسْوَدِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ جَمِيْعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيْعُ صَلَاتِهِ الَّتِيْ فِيْهَا الْوِتْرُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُضَعَّفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلّٰى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ اَوَّلًا وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانَ سِتًّا وَاَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّهٗ سَمّٰى جَمِيْعَ صَلَاتِهٖ فِي اللَّيْلِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ فَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْوِتْرِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ اَيْضًا كَيْفَ هِيَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

بس اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ نو رکعات وہی نماز ہے جو آپ رات کو پڑھتے تھے۔ لہٰذا یہ حضرت اسود کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کا تمام رکعات کو وتر کہنے کا مطلب یہ ہو کہ آپ کی تمام نماز نو رکعتیں ہوں جن میں وتر بھی شامل ہوتے۔

اس کی دلیل حضرت یحییٰ ابن جزار کی حدیث ہے کہ آپ کمزوری سے پہلے نو رکعتیں پڑھتے تھے جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو سات رکعات پڑھنے لگے یہ حدیث سعد بن ہشام کی اس روایت کے مطابق ہے جس میں ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے اور پھر ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو وتر بناتے۔ جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں رکعت کے ساتھ وتر بنایا۔ بس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے آپ کی رات کی تمام نماز کو جس میں وتر بھی شامل تھے وتر کہا تاکہ روایات باہم موافق ہوں اور ان میں تضاد نہ ہو البتہ سعد بن ہشام سے حضرت زرارہ بن اوفی کی روایت کے علاوہ ہم ابھی تک حقیقت وتر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کیفیت وتر کی کوئی دلیل ہے کہ ان کی کیا صورت ہے

۱۵۷۹- فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَيَقْرَاُ فِي الَّتِيْ فِي الْوِتْرِ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے پہلے کی دو رکعات میں "سبح اسم ربك الاعلى" اور "قل یا ایہا

marfat.com

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلِ الدِّمْيَاطِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَاَخْبَرَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلٰى ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ اَنَّهُ كَانَ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ۔

الکٰفرون" پڑھتے اور وتروں میں "قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھتے تھے۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکٰفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین (آخری دو سورتیں) پڑھتے تھے تو اس حدیث میں حضرت عمرہ نے ام المومنین سے روایت کرتے ہوئے وتروں کی کیفیت بتائی اور اس میں انھوں نے حضرت سعد بن ہشام کی موافقت کی البتہ حضرت سعد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ وِتْرِهِ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

حضرت ابو موسیٰ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تین رکعات میں "قل ھو اللہ احد اور معوذتین" پڑھتے تھے۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مَا رَوٰى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ۔

یہ حدیث بھی حضرت سعد اور حضرت عمرہ کی روایات کے موافق ہے۔

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَثَلٰثٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَثَلٰثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر پڑھتے تھے فرمایا آپ چار اور تین، آٹھ اور تین دس اور تین رکعات کے ساتھ وتر نماز پڑھتے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) نہیں

marfat.com

سبع ولا باكثر من ثلث عشرة -

ففي هذا الحديث ذكرها لما كان يصليه صلى الله عليه وسلم في الليل من التطوع و تسميتها اياه وترا الا انها قد فصلت بين الثلث وبين ما ذكرت معها وليس ذلك الا لان الثلث كان لها معنى باين من معنى ما قبلها قد كان ذلك على معنى حديث الاسود ومسروق ويحيى بن الجزار عن عائشة انه كذلك والدليل على ذلك ايضا ما روى عنها من قولها -

۱۵۸۳ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب عن عائشة قالت كان الوتر سبعا وخمسا والثلث بتيراء فكرهت ان تجعل الوتر ثلثا لم يتقدمهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن فلما كان الوتر عندها احسن ما يكون هو ان يتقدمه تطوع اما اربع واما ثنتان جمعت بذلك تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل الذي صلى به الوتر الذي بعدها والوتر فسمت ذلك بذلك وترا الا انه قد ثبت في جملة ذلك عنها ان الوتر ثلث فثبت من رعايتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه عنها سعد بن هشام لموافقة قولها من رايها اياه فثبت بذلك ان الوتر ثلث لا يسلم الا في اخرهن غير ان ما رواه هشام بن عروة عن ابيه في ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس لا يجلس الا في اخرهن لم نجد له معنى وقد جاءت العامة

بنا لیتے تھے۔

اس حدیث میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفلی نماز کا ذکر کیا اور اسے وتر سے تعبیر کیا البتہ انہوں نے تین رکعتوں اور ان کے ساتھ دیگر مذکورہ رکعتوں کو الگ الگ کیا اور یہ بات اس لیے ہوئی کہ تین رکعتوں کا مفہوم ماقبل کے مفہوم سے الگ ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت اسود، مسروق اور یحییٰ بن جزار کی روایت جو انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، کا مطلب بھی یہی ہے۔

نیز اس بات پر آپ کا یہ قول بھی دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں وتروں کی سات یا پانچ رکعات اور تین رکعت بتیرا (الگ ٹکڑا) ہیں تو چونکہ آپ اس صورت میں تین رکعتوں کو ناپسند کرتی تھیں کہ اس سے پہلے کچھ نماز نہ ہو اور آپ کے نزدیک پسندیدہ وتر وہ تھے جن سے پہلے نفل ہوں چار ہوں یا دو، تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کو بھی ان کے ساتھ جمع کر کے سب کو وتر فرمایا۔ بہر حال اس کے ضمن میں ثابت ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں تو حضرت سعد بن ہشام سے ام المؤمنین کی روایت جسے انہوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے ان کے قول اور رائے کی موافقت ثابت ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ البتہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔ ہم اس کا کوئی مطلب نہیں پاتے۔

اور عام حضرات نے ان کے والد اور دیگر حضرات کے واسطہ

marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ غَيْرِهٖ عَنْ عَائِشَةَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ اَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهٗ وَانْفَرَدَ بِهٖ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ يَعُوْدُ مَعْنَاهَا اَيْضًا اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ عَادَ اِلَيْهِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ۔

۱۵۸۴- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

۱۵۸۵- وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَذَبَنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قِيَامُهٗ فِيْهِنَّ سَوَاءٌ۔

۱۵۸۶- وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ تَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

فَقَدِ اتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ فِيْ جُمْلَةِ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا كَانَتْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اِلَّا اَنَّهٗ لَا تَفْصِيْلَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْصِيْلِ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف روایت کیا ہے پس جو کچھ عام راویوں نے روایت کیا وہ ان کی انفرادی روایات کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایات مروی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا ہے اس سے یہ حدیث ہے۔

حضرت ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے (فرماتے ہیں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں طرف پھیر دیا پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا فرمائیں۔ ان میں آپ کا قیام ایک جیسا تھا۔

حضرت کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات مکمل ہوئی۔

پس یہ حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی تمام نماز تیرہ رکعات تھیں لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تفصیل نہیں لہٰذا ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا آپ سے اس سلسلے کوئی تفصیل مروی ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

marfat.com

۱۵۸۷- فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا یُونُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَمَرَنِی الْعَبَّاسُ اَنْ اَبِیْتَ بِاٰلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا تَنَامَ حَتّٰی تَحْفَظَ لِیْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَیْسَتَا بِطَوِیْلَتَیْنِ وَلَا بِقَصِیْرَتَیْنِ ثُمَّ عَادَ اِلٰی فِرَاشِهٖ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَهٗ اَوْ خَطِیْطَهٗ ثُمَّ اسْتَوٰی وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی صَلّٰی سِتَّ رَکَعَاتٍ وَاَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس میں رات گذاروں، رات کو نہ سوؤں حتیٰ کہ آپ کی نماز کو (ذہن) میں محفوظ کر لوں۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ آرام فرما ہو گئے اس کے بعد اٹھے پیشاب فرمایا پھر وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں جو نہ تو زیادہ طویل تھیں اور نہ ہی مختصر، پھر بستر مبارک پر تشریف لائے اور آرام فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے کی طرح کیا حتیٰ کہ چھ رکعات پڑھیں اور تین رکعات وتر ادا فرمائے۔

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا حُصَیْنٌ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَوْتَرَ وَلَمْ یَقُلْ بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ پھر وتر ادا فرمائے لیکن لفظ "تین" نہیں فرمایا۔

فَاَخْبَرَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وِتْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ کَانَ فِیْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ وَاَنَّهٗ ثَلٰثٌ وَخَالَفَ اَبَا جَمْرَةَ وَعِکْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَکُرَیْبًا فِیْ عَدَدِ التَّطَوُّعِ۔

پس حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے حضور علیہ السلام کے وتروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ کی نماز کا طریقہ کیا تھا نیز بتایا کہ وہ تین رکعات ہیں انھوں نے نفلوں کی تعداد کے بارے میں حضرت ابو جمرہ، عقبہ، عکرمہ بن خالد اور کریب رضی اللہ عنہم کے خلاف فرمایا ہے۔

۱۵۹۰- وَاَمَّا سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ فَرَوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی

marfat.com

ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير يقول عن ابن عباس ح و حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربعا ثم قام فصلى خمس ركعات ثم صلى ركعتين ثم نام حتى سمعت غطيطه او خطيطه ثم خرج الى الصلوة۔

اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں رات گزاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعتیں پڑھ کر آرام فرما ہوگئے حتی کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

ففي هذا الحديث انه صلى احدى عشرة ركعة منها ركعتان بعد الوتر فقد وافق علي بن عبد الله في التسع التي منها الوتر وزاد عليه ركعتين بعد الوتر وقد روي عن سعيد بن جبير ويحيى بن الجزار عن ابن عباس في وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم مفردا ما يدل على انه ثلث۔

پس اس حدیث میں ہے آپ نے گیارہ رکعات ادا فرمائیں ان میں دو رکعتیں وتروں کے بعد تھیں انھوں نے ان نو رکعات میں حضرت علی بن عبد اللہ کی موافقت کی جس میں وتر بھی شامل ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر اور یحیی بن جزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الگ بھی روایت کرتے ہیں جو تین رکعات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۵۹۱۔ فمن ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا ابو بكر النهشلي عن حبيب ابن ابي ثابت عن يحيى بن الجزار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث ركعات

حضرت یحیی بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۹۲۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا لوين قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۳۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ

marfat.com

لُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکٰفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ سرکار دو عالم صلی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا فِيْهِ تَحْقِيْقُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ ثَلَاثًا۔

اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے جو حضرت علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ تین رکعات تھیں۔

۱۵۹۵۔ وَأَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهٗ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَذٰلِكَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهٗ فَرَقَدَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهٗ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات گزاری جب آپ نماز عشاء سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس آیا۔ گھر میں داخل ہوتے تو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں ان کے رکوع، سجدے کے برابر اور سجدہ قیام کے برابر تھا پھر اسی جگہ مصلیٰ پر آرام فرما ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر بیدار ہوئے وضو فرمایا اور اسی طرح دو رکعات ادا فرمائیں پھر دوبارہ اپنی جگہ آرام فرما ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اسی طرح پانچ مرتبہ کیا تو تیرہ رکعات ادا فرمائیں پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ دو رکعات پڑھ کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ صَلّٰى

اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ دس رکعات ادا

marfat.com

عشر ركعات ثم أوتر بواحدة فقد يحتمل أن يكون أوتر بواحدة وثنتين قد تقدمتا فتكون مع هذه الواحدة ثلاثا ليستوي معنى هذا الحديث ومعنى حديث علي بن عبد الله وسعيد بن جبير ويحيى بن الجزار ثم نظرنا هل روي عنهما يبين ذلك

١٥٩٦- فإذا إبراهيم بن منقذ العصفري قد حدثنا قال ثنا المقبري عن سعيد بن أبي أيوب قال ثنا عبد ربه بن سعيد عن قيس بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أن عبد الله بن عباس حدثه قال فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد العشاء ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر بثلاث۔

فاتفق هذا الحديث وحديث ابن أبي داود على أن جميع ما صلى إحدى عشرة ركعة بين هذا أن الوتر فيها ثلاث فثبت بذلك أن معنى حديث ابن أبي داود ثم أوتر بواحدة أي مع اثنتين قد تقدمتاها معها وتر۔

١٥٩٧- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن مخرمة بن سليمان عن كريب أن عبد الله بن عباس حدثه أنه بات ليلة عند ميمونة وهي خالته فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح۔

فقد زاد في هذا الحديث ركعتين ولم يخالفه في الوتر فكان ما تعينا عن ابن

کرنے کے بعد ایک رکعت سے وتر ادا فرماتے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جو پہلے ادا کر چکے تھے پس ایک رکعت کے ساتھ یہ تین رکعتیں ہو گئیں یہ احتمال اس لیے ہے تاکہ اس حدیث اور حضرت علی بن عبد اللہ، سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار کی حدیث کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے — پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان سے اس کا کوئی بیان بھی مروی ہے تو پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے بیان فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر تین رکعات وتر ادا کیے۔

پس یہ حدیث اور ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث [illegible]) اس بات پر متفق ہو گئیں کہ آپ کی تمام (گیارہ) نماز [illegible] رکعات تھیں نیز ان میں تین رکعات وتر تھے۔ اس سے ثابت [illegible] ابن ابی داؤد کی روایت کہ پھر ایک رکعت کے ساتھ [illegible] سے مراد یہ ہے کہ پہلی دو رکعات بھی اس کے ساتھ وتر [illegible] ہیں۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے اور [illegible] کی خالہ تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو اور پھر وتر ادا کیے پھر پہلو کے بل لیٹ گئے۔ اس کے بعد مؤذن حاضر خدمت ہوا تو آپ کھڑے ہو گئے اور دو مختصر رکعتیں پڑھ کر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

اس حدیث میں دو رکعتوں کا اضافہ ہے لیکن وتر [illegible] سلسلے میں مخالفت نہیں پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عَبَّاسٍ لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بُتَيْرَاءَ ثَلَاثًا وَلٰكِنْ سَبْعًا أَوْ خَمْسًا۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَعْمَشَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوتَرَ وِتْرًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ وَاجِبٌ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا رَكْعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافُ هٰذَا۔

۱۶۰۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَعِيبَ مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَصَابَ مُعَاوِيَةُ قِيلَ لَهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى إِنْكَارِهِ إِيَّاهُ عَلَيْهِ۔

۱۶۰۲۔ وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

عنہا سے روایت کیا ہے اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کا اپنا قول بھی منقول ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ ہوں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعات ہوں (یعنی وتروں کے ساتھ دو یا چار نفل بھی ہوں)۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وتروں کو اس طرح تنہا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں دو رکعتیں ہوں یا چار۔ ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

پس وہ یوں ذکر کرے کہ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی اعتراض ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ آپ حضرت معاویہ پر عیب لگائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر اعتراض کیا اور وہ یوں ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

marfat.com

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتَّى ذَهَبَ هَزِيعٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ فَرَكَعَ رَكْعَةً وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ تُرَى أَخَذَهَا الْحِمَارُ۔

حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا حضرت معاویہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ایک رکعت پڑھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو اس حمار نے یہ کہاں سے سیکھا۔

۱۶۰۳۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ **وَقَدْ** يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَصَابَ مُعَاوِيَةُ عَلَى التَّقِيَّةِ لَهُ أَيْ أَصَابَ فِي شَيْءٍ آخَرَ لِأَنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِهِ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ عَلِمَهُ عَنْهُ صَوَابًا۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عمران نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حمار کا لفظ نہیں کہا۔

پس ممکن ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے یہ تقیہ ہو یعنی کسی دوسرے کام میں انھوں نے درست راہ اختیار کیا کیونکہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کہ انھوں نے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا ہو وہ اسے آپ سے صحیح طور پر ثابت سمجھتے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۴۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ ثَلَاثٌ قَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ بِذَلِكَ۔

حضرت ابو منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تین رکعات ہیں۔ ابن لہیعہ فرماتے ہیں، مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بواسطہ عمرو بن ولید بن عبدہ، ابو منصور سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۰۵۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِأَصْوَاتِ أَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتُرَوْنِي أُدْرِكُ أُصَلِّي ثَلَاثًا يُرِيدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَلَاةَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوا نَعَمْ

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم رات کو باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ چاند نکل آیا اس کے بعد حضرت ابن عباس آرام فرما ہو گئے پھر وہ بازار والوں کی آوازیں سن کر بیدار ہوئے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں سورج نکلنے سے پہلے تین (وتر) فجر کی دو رکعتیں اور فجر کی نماز پڑھ سکوں گا انھوں نے فرمایا

marfat.com

فصلى وهذا في اخر وقت الفجر فمحال ان يكون الوتر عنده يجزي فيه اقل من ثلث ثم يصليه حينئذ ثلثا مع ما يخاف من فوت الفجر فدل ذلك على صحة ما صرنا اليه معاني احاديثه في الوتر انه ثلث وقد روي عن علي بن ابي طالب في الوتر ايضا انه ثلث۔

ہاں پس آپ نے نماز پڑھی اور یہ فجر کے آخری وقت کی بات ہے۔ پس یہ بات محال ہے کہ آپ کے نزدیک تین سے کم وتر کفایت کرتے ہوں پھر آپ اس وقت تین وتر پڑھیں حالانکہ فجر کے فوت ہونے کا خوف بھی تھا۔ پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وتروں کے بارے میں احادیث کے جو معانی ہم نے بیان کیے ہیں کہ وہ تین رکعات ہیں، صحیح ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۶- حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن الحارث عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بتسع سور من المفصل في الركعة الاولى الهكم التكاثر وانا انزلناه في ليلة القدر واذا زلزلت وفي الثانية والعصر واذا جاء نصر الله وانا اعطيناك الكوثر وفي الثالثة قل يا ايها الكفرون وتبت يدا وقل هو الله احد وروى عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصارِ مفصل کی نو سورتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ پہلی رکعت میں "الھکم التکاثر، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، اور" اذا زلزلت" دوسری میں "والعصر، اذا جاء نصر اللہ"، اور" انا اعطیناک الکوثر" اور تیسری رکعت میں " قل یا ایہا الکفرون" اور" قل ھو اللہ احد" (پڑھتے تھے) حضرت عمران بن حصین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۶۰۷- حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا عباد بن العوام عن الحجاج عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الوتر في الركعة الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل يا ايها الكفرون وفي الثالثة قل هو الله احد۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایہا الکفرون" اور تیسری میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

۱۶۰۸ وروى عن زيد بن خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه ان عبد الله بن قيس بن مخرمة اخبره عن زيد بن خالد

اس سلسلے میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن خالد جہنی نے ان کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھیں گے (فرماتے ہیں) پس میں آپ کی چوکھٹ یا خیمہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

maarifat.com

الجهني انه قال لأرمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتوسدت عتبته او فسطاطه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثلث مرار ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين هما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلث عشرة ركعة فالكلام في هذا مثل الكلام فيما تقدمه۔

۱۶۰۹- **وقد** روي عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا عمارة بن زاذان عن ابي غالب عن ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر فلما بدن وكثر لحمه اوتر بسبع وصلى ركعتين وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت وقل يا ايها الكافرون **فقد** يجوز ان يكون ذكر شفعه وهو التطوع ووتره فجعل ذلك كله وترا كما قد ذكرنا في بعض ما تقدم ذكرنا له **وقد** روينا عن ابي امامة من فعله ما يدل على هذا۔

۱۶۱۰- **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو داؤد قال ثنا سليمن بن حيان عن ابي غالب ان ابا امامة كان يوتر بثلث **فثبت** بذلك ان الوتر عند ابي امامة هو ما ذكرنا ومحال ان يكون ذلك عنده كذلك وقد علم من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافه ولكن ما علمه من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم معناه ما صرفنا اليه

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے تین بار دو دو رکعتیں طویل ادا فرمائیں وہ پہلی دو سے کچھ مختصر تھیں پھر دو پڑھیں وہ ان پہلی دو سے کچھ ہلکی پھلکی تھیں پھر وتر پڑھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں، اس میں وہی کلام ہے جو پہلے ہو چکا۔

بواسطہ حضرت ابوامامہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابو غالب، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے جب بدن مبارک بھاری ہو گیا تو سات کے ساتھ پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ان میں "اذا زلزلت" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے تھے۔ پس جائز ہے کہ انھوں نے آپ کی جفت نماز یعنی نوافل اور وتروں کا (اکٹھا) ذکر کیا ہو اور ان تمام کو وتر قرار دیا ہو جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کچھ ذکر کیا ہے۔

ہم نے حضرت ابوامامہ کا اپنا فعل بھی روایت کیا ہے جو اسی بات پر دلالت کرتا ہے

حضرت ابوغالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امامہ کے نزدیک وتر وہی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک وتروں کی تعداد اسی طرح ہو اور ان کے علم میں ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں وہی بات جانتے ہیں جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں

marfat.com

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

١٦١١ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ اَبِي اُمَامَةَ اَيْضًا۔

بواسطہ حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ ــــ حضرت یحییٰ ابن جزار حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناتے تھے جب بڑھاپا اور ضعف آگیا تو سات رکعتوں کے ساتھ وتر بنانے لگے

اس میں حضرت ابوامامہ کی روایت جیسا کلام ہے۔

١٦١٢ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ فَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يَكُونَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَكَانَ اِنَّمَا يُرَادُ مِنْهُمْ اَنْ يُصَلُّوا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهُ مَعْلُومٌ۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت مقسم، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات کے ساتھ (نماز) کو وتر بناتے تھے۔ ان کے درمیان سلام و کلام کے ذریعے تفریق نہیں کرتے تھے۔

ممکن ہے یہ وتروں کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہو لہٰذا جو چاہتا پانچ کے ساتھ وتر بناتا اور جو چاہتا سات رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتا مقصد یہ تھا کہ وہ وتر (طاق) نماز پڑھیں لیکن تعداد معلوم نہ تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس (مذکورہ بالا) مقصد پر دلالت پائی جاتی ہے۔

١٦١٣ - حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلٰثٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِئْ اِيْمَاءً۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعات کے ساتھ وتر بناؤ اگر طاقت نہ ہو تو تین کے ساتھ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک کے ساتھ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارے سے پڑھو۔

١٦١٤ - وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب انصاری

marfat.com

ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُومِئْ إِيمَاءً۔

ر رضی اللہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں پس جو شخص پانچ رکعات کے ساتھ ادا کرے تو اچھا ہے جو تین کے ساتھ پڑھے اس نے اچھا کیا اور جو ایک کے ساتھ ادا کرے تو بھی اچھا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ اشارے سے پڑھے۔

۱۶۱۵- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں جو چاہے پانچ رکعات سے ادا کرے جو چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے۔

۱۶۱۶- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ أَوْ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ غُلِبَ إِلَى أَنْ يُومِئَ فَلْيُومِئْ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وتر حق ہیں (یا فرمایا) واجب ہیں پس جو شخص چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک کے ساتھ پڑھے اور جو شخص اشارہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ اشارے سے پڑھے۔

فَأَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا مُخَيَّرِينَ فِي أَنْ يُوتِرُوا بِمَا أَحَبُّوا لَا وَقْتَ فِي ذَلِكَ وَلَا عَدَدَ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ مَا يُصَلُّونَ وِتْرًا۔

اس حدیث میں بتایا گیا کہ وتر پڑھنے میں ان کو اختیار تھا کہ جو پسند ہو پڑھیں اس میں وقت اور گنتی کی پابندی نہیں تھی البتہ جو پڑھیں وہ وتر (طاق) ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اس کے لیے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں۔

وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ وَأَوْتَرُوا وِتْرًا لَا يَجُوزُ لِكُلِّ مَنْ أَوْتَرَ بَعْدَهُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ **فَدَلَّ** إِجْمَاعُهُمْ عَلَى نَسْخِ مَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلَى ضَلَالٍ۔

پس ان کا اجماع گذشتہ کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان (امت) کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔

۱۶۱۷- **وَقَدْ** رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبدالرحمن بن ابزی بھی

marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَاَ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضرت زبید حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے آپ نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھی جب فارغ ہوئے تو تین بار "سبحان الملک القدوس" پڑھا تیسری بار آواز بلند فرمائی۔

۱۶۱۸- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت سفیان، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَعْنِي قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ دوسری رکعت میں "قل للذین کفروا" یعنی قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں اللہ الواحد الصمد (سورۂ اخلاص) پڑھتے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۲۰- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلٰثٍ وَاَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین رکعات کے ساتھ وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعات کے ساتھ وتر ادا کرو، مغرب کی نماز سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غیر مرفوع

marfat.com

بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة حدثه عن عراك بن مالك عن ابي هريرة ولم يرفعه قال لا توتروا بثلث ركعات تشبهوا بالمغرب ولكن اوتروا بخمس او بسبع او بتسع او باحدى عشرة۔

فقد يحتمل ان يكون كره افراد الوتر حتى يكون معه شفع على ما قد روينا قبل هذا عن ابن عباس وعائشة فيكون ذلك تطوعا قبل الوتر وفي ذلك نفي الواحدة ان تكون وترا ويحتمل ان يكون على معنى ما ذكرنا من حديث ابي ايوب في التخيير الا انه ليس فيه اباحة الوتر بالواحدة

فقد ثبت بهذه الآثار التي رويناها عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الوتر اكثر من ركعة ولم يرو في الركعة شيء الا وتاويله يحتمل ما قد شرحناه وبيناه في موضعه من هذا الباب

حكم الوتر على وجه النظر والقياس

ثم اردنا ان نلتمس ذلك من طريق النظر فوجدنا الوتر لا يخلو من احد وجهين اما ان يكون فرضا او سنة فان كان فرضا فانا لم نر شيئا من الفرائض الا على ثلثة اوجه فمنه ما هو ركعتان ومنه ما هو اربع ومنه ما هو ثلث وكل قد اجمع ان الوتر لا تكون اثنتين ولا اربعا فثبت بذلك انه ثلث هذا اذا كان فرضا واما اذا كان سنة فانا لم نجد شيئا من السنن الا وله مثل في الفرض من ذلك الصلوات منها تطوع ومنها فرض ومن ذلك الصدقات

مروی ہے فرماتے ہیں تین رکعات وتر پڑھ کر مغرب (کی نماز) سے مشابہت اختیار نہ کرو بلکہ پانچ سات نو یا گیارہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناؤ۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے الگ وتر (ایک رکعت) کو مکروہ خیال کیا حتیٰ کہ اس کے ساتھ جفت رکعات ہوں جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے پس یہ وتروں سے پہلے نفل ہوں گے اس میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی نفی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انہیں اختیار دیا گیا تھا لیکن اس میں ایک رکعت وتر کا جواز نہیں ہے۔ ان روایات سے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے زائد ہیں اور ایک رکعت کے بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔ البتہ تاویل میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر بیان کیا

قیاس کے طور پر وتروں کا حکم

پھر ہم نے غور و فکر سے اس بات کو معلوم کرنا چاہا تو دیکھا کہ وتر دو حال سے خالی نہیں فرض ہوں گے یا سنت اگر فرض ہوں تو ہم فرائض کو تین صورتوں میں دیکھتے ہیں بعض دو رکعات ہیں بعض چار اور بعض تین رکعتیں ہیں۔

اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وتر دو یا چار رکعات نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ تین رکعات ہیں یہ اس صورت میں ہے جب فرض ہوں اور اگر سنت ہوں تو ہم کسی سنت کو اس صورت میں نہیں پاتے کہ فرض میں اس کی مثال نہ ہو نماز میں سے کچھ نفل ہیں اور کچھ فرض، صدقات کے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ روزوں میں بھی فرض میں اصل ہے اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں

marfat.com

لها اصل في الفرض وهو الزكوة ومن ذلك الصيام وله اصل في الفرض وهو صيام شهر رمضان وما اوجب الله عز وجل في الكفارات ومن ذلك الحج يتطوع به وله اصل في الفرض وهو حجة الاسلام ومن ذلك العمرة يتطوع بها ووجوبها فيه اختلاف سنبينه في موضعه ان شاء الله تعالى ومن ذلك العتاق له اصل في الفرض وهو ما فرض الله عز وجل في الكتاب من الكفارات والظهار فكانت هذه الاشياء كلها يتطوع بها ولها اصول في الفرض فلم نر شيئا يتطوع به الا وله اصل في الفرض وقد رأينا اشياء هي فرض ولا يجوز ان يتطوع بها منها الصلوة على الجنازة وهي فرض ولا يجوز ان يتطوع بها ولا يجوز لاحد ان يصلي على ميت مرتين يتطوع بالاخرة منهما فكان الفرض قد يكون في شيء ولا يجوز ان يتطوع بمثله ولم نر شيئا يتطوع به الا وله مثل في الفرض منه اخذ وكان الوتر يتطوع به فلم يجز ان يكون كذلك الا وله مثل في الفرض والفرض لم نجد فيه وترا الا ثلثا فثبت بذلك ان الوتر ثلث هذا هو النظر وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى -

وقد روي في ذلك عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا مالك عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد

اور جو کفارات اللہ تعالیٰ نے واجب کیے ہیں اس سے حج ہے کہ وہ نفلی بھی ہوتا ہے لیکن اس کے لیے فرض اصل ہے اور وہ حج اسلام ہے اسی سے عمرہ ہے نفلاً بھی ادا کیا جاتا ہے اور اس میں واجب بھی ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے جیسے ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اس سے آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض قرار دیا یعنی کفارے اور ظہار پس یہ تمام چیزیں بطور نفل بھی ادا ہوتی ہیں اور ان کے لیے فرض میں بھی اصول ہیں اور ہم کسی ایسی چیز کو نہیں پاتے کہ اسے بطور نفل ادا کیا جاتا ہو لیکن فرض میں اس کی اصل نہ ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی امور فرض ہیں لیکن ان کو بطور نفل ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نماز جنازہ ہے وہ فرض ہے لیکن بطور نفل ادا نہیں کیا جا سکتا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ میت پر دو بار نماز جنازہ پڑھے یعنی دوسری بار نفلی ہو تو ایک چیز میں فرضیت ہوتی ہے لیکن اسے اسی طرح نفل کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور ہم ایسی کوئی چیز نہیں دیکھتے کہ وہ بطور نفل ادا ہو مگر اس کے لیے فرض میں مثال نہ ہو اور وتر بطور نفل (غیر فرض) ادا کیے جاتے ہیں پس جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور فرض میں اس کی مثل نہ ہو اور فرض میں ہم وتر (طاق) صرف تین رکعات پاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین (رکعات) ہیں۔ یہی قیاس ہے اور امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ فرماتے ہیں قاری سو سو آیات والی دو سورتیں پڑھتا حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے

marfat.com

قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً قَالَ فَکَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَاُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی یَعْتَمِدَ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ وَ مَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔

عصا پر ٹیک لگاتا اور ہم تقریباً فجر کے وقت میں واپس لوٹتے۔

فَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّھُمْ کَانُوْا یُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ لِاَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنُوْا کَانُوْا یُصَلُّوْنَ شُفْعًا وَّاحِدًا ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُصَلُّوْہُ بِشُفْعٍ اٰخَرَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ وہ دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہوں بلکہ وہ دوسری دو رکعات بھی پڑھتے تھے۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٰنَ الْجُعْفِیُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنِ السَّبَّاقِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَکْرٍ لَیْلًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَہٗ فَصَلّٰی بِنَا ثَلٰثَ رَکَعَاتٍ لَمْ یُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے وتر نہیں پڑھے آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بندی کی انھوں نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور صرف آخر میں سلام پھیرا۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِیَۃِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ عَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ غَیْرَ اَنَّا نَقْرَاُ فِی الثَّالِثَۃِ فَھٰذَا وِتْرُ اللَّیْلِ وَ ھٰذَا وِتْرُ النَّھَارِ۔

حضرت ابو خلدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو العالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہمیں صحابہ کرام نے سکھایا یا فرمایا کہ انھوں نے سکھایا کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں، البتہ ہم تیسری رکعات میں قرأت نہیں کرتے تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مِھْرَانَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ کَوِتْرِ النَّھَارِ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

حضرت اعمش، حضرت مالک بن حارث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

marfat.com

سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ وَكَانَ يُوتِرُ بِثَلٰثِ رَكَعَاتٍ۔

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا وتر تین رکعتیں ہیں اور وہ خود بھی تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ قَالَ صَلّٰى بِيْ اَنَسٌ الْوِتْرَ اَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاُمُّ وَلَدِهٖ خَلْفَنَا ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يُعَلِّمَنِيْ۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعات وتر پڑھائے میں آپ کی دائیں جانب تھا اور ام ولد آپ کے پیچھے تھی۔ انھوں نے صرف آخر میں سلام پھیرا میرا خیال ہے انھوں نے مجھے سکھانا چاہا۔

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ وَالْمَقْبُرِيِّ سَمِعَا مُعَاذَ الْقَارِيَّ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ۔

حضرت نافع اور مقبری سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت معاذ قاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُقْرِئُ النَّاسَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ يَفْصِلُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ حَتّٰى يُسْمَعَ مِنْ خَلْفِهٖ تَسْلِيْمَةٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَامَ لِلنَّاسِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَوْتَرَ بِثَلٰثٍ لَمْ يُسَلِّمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُنَّ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ اَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اِنْ سَلَّمْتُ انْفَضَّ النَّاسُ۔

حضرت حنش صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قرآن سناتے تھے تو آپ ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے اس کو اور دو رکعتوں کو سلام کے ساتھ جدا کرتے تھے حتیٰ کہ پیچھے والا آپ کا سلام سن لیتا جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھائے اور فارغ ہونے سے پہلے سلام نہ پھیرا لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ نے اپنے ساتھی کے طریقے کو چھوڑ دیا فرمایا نہیں لیکن اگر میں سلام پھیرتا تو لوگ بکھر جاتے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُوتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الثِّنْتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُمْ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ نَظَرْنَا فِيْ حُكْمِ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ مِنْهُنَّ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا التَّسْلِيْمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَيُخْرِجُ الْمُسَلِّمَ بِهٖ مِنْهَا حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ وَقَدْ رَاَيْنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنَ الْفَرْضِ لَا

یہ تمام صحابہ کرام تین تین وتر پڑھتے تھے ان میں سے بعض دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور بعض نہ پھیرتے جب ان سے ثابت ہوا کہ وتروں کی تین رکعتیں ہیں تو ہم نے دو رکعتوں کے بعد سلام کے بارے میں غور کیا کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم نے دیکھا کہ سلام نماز کو توڑ دیتا ہے اور سلام پھیرنے والا اس کے ذریعے نماز سے باہر آجاتا ہے حتیٰ کہ وہ دوسری نماز میں ہوتا ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اس بات پر اجماع کیا کہ

marfat.com

ينبغي ان يفصل بعضه من بعض بسلام فكان النظر على ذلك ان يكون كذلك الوتر لا ينبغي ان يفصل بعضه من بعض بسلام فان قال قائل فانه قد روى عن غير واحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يوتر بواحدة۔

۱۶۳۱۔ فذكر ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا فليح بن سليمن الخزاعي قال ثنا محمد بن المنكدر عن عبد الرحمن التيمي قال قلت لا يغلبني الليلة على القيام احد فقمت اصلي فوجدت حس رجل من خلفي في ظهري فنظرت فاذا عثمان بن عفان فتنحيت له فتقدم فاستفتح القرآن حتى ختم ثم ركع وسجد فقلت اوهم الشيخ فلما صلى قلت يا امير المؤمنين انما صليت ركعة واحدة فقال اجل هي وتري قيل له قد يجوز ان يكون عثمان كان يفصل بين شفعه ووتره فيكون قد صلى شفعه قبل ذلك ثم اوتر في وقت ما رآه عبد الرحمن وفي انكار عبد الرحمن فعل عثمان دليل على ان العادة التي قد كان جرى عليها قبل ذلك وعرفها على غير ما فعل عثمان وعبد الرحمن له صحبة فقد دخل بذلك هذا المعنى في المعنى الاول وان احتج في ذلك محتج بما روي عن سعد۔

۱۶۳۲۔ فانه قد حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة حدثهم عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج عن سعيد بن المسيب قال شهد عندي من شئت من آل سعد بن ابي وقاص

(فرض نماز کی رکعات) کو سلام کے ذریعے الگ الگ کیا جائے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ وتروں میں بھی اسی طرح ہو سلام کے ذریعے بعض کو بعض سے جدا کرنا مناسب نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پس وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت عبدالرحمٰن تیمی فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ آج رات قیام کے سلسلے میں مجھ پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے لیے ہٹا تو وہ آگے ہو گئے انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ مکمل پڑھا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا شیخ کو وہم ہو گیا جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا ممکن ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو اور ایک رکعت میں فاصلہ کرتے ہوں۔ پھر ایک رکعت اس وقت پڑھی جب حضرت عبدالرحمٰن نے ان کو دیکھا اور حضرت عبدالرحمٰن کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے عادت جاری تھی اور حضرت عبدالرحمٰن اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل کے خلاف پہچانتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

اس سے یہ مفہوم پہلے مفہوم میں داخل ہو گیا۔
اور اگر اس سلسلے میں کوئی شخص یوں استدلال کرے:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص کے خاندان کے چند بزرگوں نے میرے سامنے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

marfat.com

أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ أَمَّنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ يَا أَبَا إِسْحٰقَ مَا هٰذِهِ الرَّكْعَةُ فَقَالَ وِتْرٌ أَنَامُ عَلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ يَعْنِي سَعْدًا قِيلَ لَهٗ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ فَعَلَ فِي ذٰلِكَ مَا احْتَمَلَهُ مَا فَعَلَهُ عُثْمَانُ فِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فَصَلّٰى رَكْعَةً قِيلَ لَهٗ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْاِنْصِرَافُ هُوَ الْاِنْصِرَافُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ وَقَدْ صَلّٰى قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔

حضرت عبداللہ ابن سلمہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو اسحٰق! یہ رکعت کیا ہے فرمایا یہ وتر ہیں۔ میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مصعب بن سعد کو بتائی تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل میں وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن مرہ کی روایت میں اس کے خلاف پر دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو الگ ہو کر ایک رکعت ادا کی۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے اس سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو اور لوٹنے کے بعد وہ اس نماز سے پہلے نماز (دو رکعات)

۱۶۳۵۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ آلُ سَعْدٍ وَآلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُونَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ رَكْعَةٍ فَقَدْ بَيَّنَ الشَّعْبِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَذْهَبَ آلِ سَعْدٍ فِي الْوِتْرِ وَهُمُ الْمُقْتَدُونَ بِسَعْدٍ الْمُتَّبِعُونَ لِفِعْلِهٖ وَأَنَّ وِتْرَهُمُ الَّذِي كَانَ رَكْعَةً رَكْعَةً إِنَّمَا هُوَ وِتْرٌ بَعْدَ صَلٰوةٍ قَدْ

حضرت عامر فرماتے ہیں حضرت سعد کے خاندان والے اور آل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

اس حدیث میں امام شعبی نے وتروں کے بارے میں آل سعد کا مذہب بیان کیا اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اقتداء اور ان کے فعل کی اتباع کرتے تھے اور ان کے ایک رکعت وتر اس نماز کے بعد ہوتے تھے وہ ان دونوں کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کرتے تھے۔

marfat.com

فَصَلُّوا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بِتَسْلِيمٍ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ۔

یہ بھی ان ہی لوگوں کے قول کی طرف لوٹتی ہے جن کے نزدیک وتر تین رکعات ہیں۔

١٦٣٦- وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ وَمُحَالٌ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ مَعَ نُبْلِ سَعْدٍ وَعِلْمِهِ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ وَهُوَ أَوْلَى مِنْ فِعْلِهِ وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا خَالَفَهُ بِرَأْيِهِ لِمَا كَانَ رَأْيُهُ أَوْلَى مِنْ رَأْيِ سَعْدٍ وَلَمَّا عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ إِذَا كَانَ مَا أَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُ هُوَ الرَّأْيُ وَلٰكِنَّ الَّذِي عَلِمَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ مِمَّا خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِي ذٰلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّأْيِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو معیوب قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے ذی صحابی پر نکتہ چینی کریں گے مگر یہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک ایسی بات ثابت ہوئی ہو جو ان کے فعل کے خلاف تھی، اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ان کی مخالفت کرتے تو ان کی رائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے سے زیادہ بہتر نہ ہوتی بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے فعل کے خلاف جو کچھ جانا وہ محض ان کی رائے نہ تھی (بلکہ مرفوع بات تھی)

١٦٣٧- وَإِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَنْتَحُونَ إِلَى بَعْضِ السَّوَارِي فَيُوتِرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُونَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوا صَلَّوْا فِي بُيُوتِهِمْ أَشْفَاعًا كَثِيرَةً فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِي صَلَّوْا فِي بُيُوتِهِمْ هُوَ الشَّفْعُ وَمَا صَلَّوْا فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْوِتْرُ فَيَعُودُ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ۔

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرے جو حضرت ابو عبیداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو درداء، فضالہ بن عبید، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے اور لوگ صبح کی نماز میں تھے انہوں نے بعض ستونوں کی طرف الگ ہو کر ایک ایک رکعت وتر پڑھے پھر وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے۔

اسے جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے ان حضرات نے اس سے پہلے اپنے گھروں میں دو دو رکعت کے ساتھ متعدد رکعات پڑھی ہوں تو جو کچھ انہوں نے اپنے گھروں میں پڑھا وہ شفع (جفت) ہیں اور جو کچھ مسجد میں پڑھا وہ وتر (طاق) ہیں یہ بھی اسی بات کی طرف لوٹے گا کہ وتر تین رکعات ہیں۔

١٦٣٨- وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِينَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

حضرت ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کو ثابت رکھا کہ وتر تین رکعات ہوں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔

marfat.com

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ فَأُخِذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ فَهٰذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ وَعُلَمَائِهِمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَتَابَعَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ سِوَاهُمْ وَقَدْ عَلِمَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مَا كَانَ مِنْ وِتْرِ سَعْدٍ فَأَفْتَى بِغَيْرِهِ وَرَآهُ أَوْلَى مِنْهُ وَقَدْ أَفْتَى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِذٰلِكَ أَيْضًا وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَابْنُهُ هِشَامٌ فِي الْوِتْرِ مَا قَدْ تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُ لِمَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِعْلِ أَصْحَابِهِ وَأَقْوَالِ أَكْثَرِهِمْ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَيْهِ تَابِعُوهُمْ۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ قَوْمٌ لَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَالَ آخَرُونَ يُقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً۔

حضرت عبدالرحمن بن زناد اپنے والد سے اور وہ سات (مشائخ) سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمن، خارجہ بن زید، عبیداللہ بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ ابوالزناد فرماتے ہیں بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں اکثر و افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے یاد کیا ہے تو وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے۔

پس یہ جو کچھ ہم نے فقہاء مدینہ اور علماء سے (منقول) ذکر کیا کہ ان کا تین رکعات وتروں پر اجماع ہے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کے بارے میں جانا لیکن اس کے غیر کے ساتھ فتویٰ دیا اور اسے اس کے مقابلے میں بہتر جانا۔ حضرت عروہ بن زبیر نے بھی اس کے ساتھ فتویٰ دیا۔ ان سے حضرت زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے وتروں کے بارے میں وہ بات بیان کی جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک بات یہ ہے اور اس کی مخالفت مناسب نہیں کیونکہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، صحابہ کرام کا عمل اور بعد والوں کی اکثریت کے اقوال پر گواہ ہیں اور پھر ان کے متبعین نے اس پر اتفاق کیا۔

باب فجر کی دو رکعتوں میں قرأت

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کہتی ہے کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہ کی جائے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

marfat.com

۱۶۴۰- وَاحْتَجَّ الْفَرِيقَانِ فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ أَوِ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ۔

دونوں گروہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان یا (فرمایا) صبح کے لیے ندا دے کر خاموش ہو جاتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے کھڑے ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فَذَهَبُوا إِلَى أَنَّ السُّنَّةَ فِيهِمَا هِيَ التَّخْفِيفُ وَمِمَّنْ قَالَ إِنَّهُ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔
پس ان لوگوں کا خیال ہے کہ ان دو رکعتوں میں ہی تخفیف سنت ہے۔ اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے ان میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں۔

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ بِذٰلِكَ آخُذُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِي أَنْ أَقْرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

ابن وہب فرماتے ہیں حضرت امام مالک نے فرمایا میں ذاتی طور پر اسی کو اختیار کرتا ہوں کہ ان میں سورۂ فاتحہ پڑھوں۔

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حَتّٰى أَقُولَ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں کو اس قدر مختصر ادا فرماتے کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے!

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت محمد بن عبد الرحمٰن اپنی والدہ حضرت عمرہ سے روایت کرتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۱۶۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ أَقُوْلُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ هٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ غَيْرِهِ مِنْ أَحَادِيْثِ عَائِشَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ لِأَنَّهُ قَالَ قَالَتْ أَقُوْلُ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَفِيْ هٰذَا تَثْبِيْتُ قِرَاءَتِهِ فِيْهِمَا فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ نَفَى الْقِرَاءَةَ مِنْهُمَا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهَا فَيُخَفِّفُ الْقِرَاءَةَ جِدًّا حَتّٰى تَقُوْلَ عَلَى التَّعَجُّبِ مِنْ تَخْفِيْفِهِ هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا مُنْقَطِعًا مَا فِيْهِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے کہ میں کہتی آپ نے اس میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی ہے

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت شعبہ کی اس روایت میں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں کہتی آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔ پس اس میں آپ کی ان دو رکعتوں میں قرأت کو ثابت کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ان دو رکعتوں سے قرأت کی نفی کرتے ہیں۔

۱۶۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْفِيْ مَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَذَكَرَتْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

فَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ الَّذِيْ رَوَاهُ شُعْبَةُ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِحَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا قِرَاءَةُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ فِيْهِمَا مَا يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رَوٰى غَيْرُ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا.

حضرت محمد فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت کرتے تھے اور انھوں نے "قل یاایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا ذکر کیا۔

بواسطہ حضرت شعبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور حضرت ابوبکرہ کی اس روایت (۱۶۴۷) سے "قل یاایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ان دو رکعات میں قرأت کے سلسلے میں آپ کا عمل وہی تھا جو دوسری نمازوں میں ہوتا تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی کسی نے کچھ روایت کیا۔

۱۶۴۸ - فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بارہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر سے قبل اور مغرب کے بعد کی دو دو رکعتوں میں "قل یاایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

marfat.com

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے چوبیس یا پچیس مرتبہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد کی دو دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۵۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا" اور دوسری میں "قل امنا باللہ واشہد بانا مسلمون" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ الْاٰيَةَ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔

حضرت ابو الغیث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں، پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم" اور دوسری میں "ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشہدین" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ قَالَ ثَنَا اَخِيْ خَلَفُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں پہلی

marfat.com

مُوسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَآاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ جَنَادٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يَآاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ اٰمَنَ بِرَبِّهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الْاٰخِرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهُ قَالَ طَلْحَةُ فَاَنَا اَسْتَحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت طلحہ بن خراش، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پہلی میں قل یا ایہا الکفرون، مکمل پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اپنے رب پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب سورۃ ختم کی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے اپنے رب کو پہچانا حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں ان دو رکعتوں میں ان سورتوں کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُ قَرَأَ بِقُلْ يَآاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُ قَرَأَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَعَ مَا قَرَأَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ تَخْفِيْفَهُ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيْفًا مَعَهُ قِرَاءَةٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قِرَاءَتِهِ غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَفْيُ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَقْرَأَ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَثَبَتَ اَنَّهُمَا كَسَائِرِ التَّطَوُّعِ وَاِنَّهُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا كَمَا يَقْرَأُ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ لَا يُقْرَأُ فِيْهِ بِشَيْءٍ اَوْ يُقْرَأُ فِيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ كُرِهَ اَنْ تُمَدَّ فِيْهِ الْقِرَاءَةُ بَلْ قَدِ اسْتُحِبَّ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ آپ نے قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کی قرأت فرمائی اور بعض میں ہے کہ آپ نے اس کے علاوہ پڑھا ان میں اس بات کی نفی نہیں کہ آپ نے سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ پڑھا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ اس تخفیف سے مراد قرأت کے ساتھ تخفیف ہے اور جو کچھ ہم نے فاتحہ کے علاوہ قرأت کا ذکر کیا ہے اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو سورۂ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت کرنا پسند کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ باقی نوافل (سنت غیر فرض مراد ہیں) کی طرح ہیں ان میں اسی طرح قرأت کی جائے جس طرح نفل نماز میں قرأت کی جاتی ہے اور ہم کوئی نوافل قرأت کے بغیر نہیں پاتے اور نہ ہی یہ کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہو اور نفلوں میں طویل قرأت کی کراہت کے سلسلے میں بھی ہم کوئی بات نہیں پاتے۔

marfat.com

وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٦٥٤ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

بلکہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

ابن جریج، ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قیام وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔

١٦٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی (نماز افضل ہے)۔

١٦٥٨ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

١٦٥٩ - وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ سَمَاعَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ

حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک مختصر قیام کے ساتھ رکوع اور

marfat.com

يَقُولُ بِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ أَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مَعَ قِلَّةِ طُوْلِ الْقِيَامِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا حُكْمُ التَّطَوُّعِ وَقَدْ جُعِلَتْ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْ أَشْرَفِ التَّطَوُّعِ وَأُكِّدَ أَمْرُهُمَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ أَمْرُ غَيْرِهِمَا مِنَ التَّطَوُّعِ۔

وسجود کی کثرت سے افضل ہے۔

پس جب نوافل کا یہ حکم ہے اور صبح کی دو رکعتوں کو بہترین نوافل (سنت) قرار دیا گیا ہے اور ان کے معاملے کو دوسرے نوافل سے زیادہ مؤکد قرار دیا گیا نیز ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔

۱۶۶۰۔ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو، اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کی زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا كَانَتْ أَشْرَفَ التَّطَوُّعِ كَانَ أَوْلٰى بِهِمَا أَنْ يُفْعَلَ فِيْهِمَا أَشْرَفُ مَا يُفْعَلُ فِي التَّطَوُّعِ وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ تمام نوافل سے زیادہ بہتر ہیں تو ان میں وہ بہترین عمل کرنا جو دوسرے نوافل میں کیا جاتا ہے زیادہ مناسب ہے۔ حضرت حسن بن زیاد

marfat.com

حدثنی محمد بن شجاع عن الحسن بن زیاد قال سمعت ابا حنیفة یقول ربما قرأت فی رکعتی الفجر جزأین من القرآن فهذا ناخذ لا باس ان یطال فیهما القراءة وهی عندنا افضل من التقصیر لان ذلک من طول القنوت الذی فضله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التطوع علی غیرہ۔

وقد روی فی ذلک ایضا عن ابراهیم۔

۱۶۶۵۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا ابن خزیمة قال ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا هشام الدستوائی قال ثنا حماد عن ابراهیم قال اذا طلع الفجر فلا صلوة الا رکعتین اللتین قبل الفجر قلت لابراهیم اطیل فیهما القراءة قال نعم ان شئت وقد رویت آثار عمن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القراءة فیهما اردت بذکرها الحجة علی من قال لا قراءة فیهما۔

۱۶۶۶۔ فمن ذلک ما حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن ابراهیم بن المهاجر عن ابراهیم النخعی قال کان ابن مسعود یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل الصبح قل یا ایها الکافرون وقل هو اللہ احد۔

۱۶۶۷۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبة عن المغیرة عن ابراهیم عن اصحابه انهم کانوا یفعلون ذلک۔

۱۶۶۸۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة قال اخبرنی الاعمش عن ابراهیم ان اصحاب ابن مسعود کانوا یفعلون ذلک۔

۱۶۶۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن سفیان عن العلاء ابن المسیب ان ابا وائل

فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں کبھی میں فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کے دو جز (پارے) پڑھتا ہوں ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ طویل قرأت میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ کمی کرنے سے افضل ہے کیونکہ یہ طویل قیام سے ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلوں میں افضل قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت حماد کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہو جائے تو صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں جو فجر (کی نماز) سے پہلے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں طویل قرأت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد والے حضرات سے بھی قرأت کے بارے میں روایات مروی ہیں۔ میں انہیں ان لوگوں کے خلاف بطور حجت ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ان دو رکعتوں میں قرأت نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد اور صبح سے پہلے کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے وہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت علاء ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعتوں میں سورہ

marfat.com

قرأ في ركعتي الفجر بفاتحة الكتاب وآية.

فاتحہ اور ایک آیت پڑھی۔

١٦٧٠- حدثنا يونس وفهد قالا حدثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عقبة بن مسلم عن عبد الرحمن بن جبير أنه سمع عبد الله بن عمرو يقرأ في ركعتي الفجر بأم القرآن لا يزيد معها شيئا.

حضرت عقبہ بن مسلم، عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سُنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس کے ساتھ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

باب الركعتين بعد العصر

باب ۶۱: عصر کے بعد دو رکعتیں

١٦٧١- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير عن شعبة عن أبي إسحاق عن الأسود ومسروق عن عائشة أنها قالت ما كان اليوم الذي يكون عندي فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا صلى ركعتين بعد العصر.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٧٢- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا الشيباني قال ثنا عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة قالت ركعتان لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعهما سرا ولا علانية ركعتان قبل الصبح وركعتان بعد العصر.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو پوشیدہ اور ظاہر رکعتوں یعنی صبح سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

١٦٧٣- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا حفص عن الشيباني ثم ذكر بإسناده مثله.

حضرت حفص، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٧٤- حدثنا أبو بكرة قال ثنا هلال بن يحيى قال ثنا أبو عوانة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن مسروق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدع الركعتين بعد العصر.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

١٦٧٥- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا عباد بن عباد عن هشام بن عروة عن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعت

marfat.com

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ

کبھی نہیں چھوڑیں۔

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَطُّ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن ابی الرجال اپنے والد سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے ان سے عصر کے بعد والی دو رکعات کے بارے میں پوچھا۔ چنانچہ انہوں نے ان (ام المومنین) سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعتیں فرماتے۔

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْأَعْمٰى يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْقَارِيِّينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ رَآهُ رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ لَا أَدَعُهُمَا بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا۔

ابو سعید اعمیٰ، ایک شخص جسے سائب مولیٰ قارئین کہا جاتا ہے سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا میں نے جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں انہیں نہیں چھوڑتا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا وَقَالُوا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا مِنَ السُّنَّةِ عِنْدَهُمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فِي ذٰلِكَ وَكَرِهُوهُمَا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے وہ کہتے ہیں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ان کے نزدیک یہ سنت ہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن اکثر علماء

marfat.com

١٦٨١ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا علي بن عبد قال ثنا عبيد الله بن موسى العبسي قال انا طلحة بن يحيى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان معاوية ارسل الى ام سلمة يسألها عن الركعتين اللتين ركعهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر فقالت نعم صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي ركعتين بعد العصر فقلت امرت بهما قال لا ولكني كنت اصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما فصليتهما الآن۔

١٦٨٢ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا محمد بن يحيى بن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبيد الله بن ابي لبيد عن سلمة بن عبد الرحمن ان معاوية ابن ابي سفيان قال وهو على المنبر لكثير بن الصلت اذهب الى عائشة فاسألها عن ركعتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر قال ابو سلمة فقمت معه وقال ابن عباس لعبد الله بن الحارث اذهب معه فجئناها فسألناها فقالت لا ادري اسألوا ام سلمة فسألناها فقالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم بعد العصر فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله ما كنت تصلي هاتين الركعتين فقال لقد قدم علي وفد من بني تميم او جاءتني صدقة فشغلوني عن ركعتين كنت اصليهما بعد الظهر وهما هاتان۔

١٦٨٣ - حدثنا الحجاج بن عمران بن الفضل البصري قال ثنا يوسف بن موسى القطان قال ثنا ابو اسامة قال ثنا الوليد بن كثير قال حدثني محمد بن عمرو بن عطاء عن عبد الرحمن بن ابي سفيان ان معاوية ارسل الى عائشة يسألها عن السجدتين بعد العصر فقالت ليس

اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور ان رکعتوں کو مکروہ خیال کیا ہے۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

١٦٨١: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ ان سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں میں نے پوچھا کیا آپ کو ان کا حکم دیا گیا ہے فرمایا نہیں بلکہ میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا ہوں بوجہ مشغولیت نہ پڑھ سکا تو اب پڑھی ہیں۔ ——— حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما منبر پر تھے تو حضرت کثیر بن صلت سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو۔ حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ اٹھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن حارث سے فرمایا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ چنانچہ ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا ایک دن عصر کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس بنو تمیم کا وفد آیا یا (فرمایا) میرے پاس صدقہ (صدقے کا مال) آیا جس نے مجھے ان دو رکعتوں

حضرت عبد الرحمن بن ابی سفیان فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (کسی کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے پوچھیں انھوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے ہاں یہ نہیں پڑھیں البتہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے (حضرت) ام سلمہ رضی اللہ

marfat.com

عِنْدِی صَلَّاهُمَا وَلٰكِنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّهُ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَاَرْسِلْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِیْ لَمْ اَرَهُ صَلَّاهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَجْدَتَانِ رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَا صَلَّيْتَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ فَقَالَ هُمَا سَجْدَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَدِمَ عَلَیَّ قَلَائِصُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَنَسِيْتُهُمَا حَتّٰی صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ثُمَّ ذَكَرْتُهُمَا فَكَرِهْتُ اَنْ اُصَلِّيَهُمَا فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يَرَوْنِیْ فَصَلَّيْتُهُمَا عِنْدَكِ -

۱۶۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ بَيْتِهَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَقَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَجَاءَنِیْ مَالٌ فَشَغَلَنِیْ فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ -

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْهُ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَاْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ عَلَيْهِمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ بِهٖ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ

عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں یہ نماز پڑھی ہے لیکن میں نے اس سے پہلے اور بعد آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو عصر کے بعد جو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ کیا ہیں اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا فرمایا یہ دو رکعتیں وہ ہیں جنھیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا میرے پاس صدقہ کی اونٹنیاں آئیں تو میں ان کو بھول گیا حتی کہ میں نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر مجھے یاد آیا تو میں نے انھیں مسجد میں لوگوں کے سامنے پڑھنا پسند نہ کیا لہٰذا تمہارے پاس انھیں ادا کیا۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کاشانۂ اقدس میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ فرمایا میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میرے پاس مال آیا جس نے مجھے مشغول کر دیا اب ادا کر رہا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس، عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ ان حضرات نے مجھے کیوں بھیجا ہے؟ انھوں نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں ان حضرات کے پاس گیا اور ان حضرات کو حضرت عائشہ

بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِیْ بِهٖ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْهِمَا اَمَّا حِیْنَ صَلَّاهُمَا فَاِنَّهٗ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَیَّ وَعِنْدِیْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِیْ حَرَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ الْجَارِیَةَ فَقُلْتُ قُوْمِیْ اِلٰی جَنْبِهٖ فَقُوْلِیْ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَسْمَعْكَ تَنْهٰی عَنْ هَاتَیْنِ الرَّكْعَتَیْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّیْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِیَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِیْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِیَةُ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا بِنْتَ اَبِیْ اُمَیَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ اُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَیْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَفِیْ بَعْضِهَا اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا سُئِلَتْ عَمَّا حُكِیَ عَنْهَا مِمَّا ذَكَرْنَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَاْتِیْهَا فِیْ یَوْمِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ اَضَافَتْ ذٰلِكَ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَانْتَفَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ كُلُّهَا الْمَرْوِیَّةُ عَنْ عَائِشَةَ فَلَمَّا سُئِلَتْ عَنْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْ اَنَّهَا قَدْ كَانَتْ سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْهُمَا وَوَافَقَهَا عَلٰی ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْاَزْهَرِ اِلَّا اَنَّهُمْ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ بَلَاغًا وَلَمْ یَذْكُرُوْهُ سَمَاعًا وَوَافَقَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ حَكَوْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۸۶۔ فَمِمَّا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِیْزٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَرَامُ بْنُ دَرَّاجٍ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ

رضی اللہ عنہا کا جواب بتایا چنانچہ انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں وہی سوال دے کر بھیجا جس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے پھر میں نے ان کو پڑھتے ہوئے دیکھا لیکن جب آپ نے یہ رکعتیں ادا فرمائیں تو اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائے میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں تھیں۔ آپ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں لونڈی کو بھیجا اور کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور کہنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ سے سنا آپ ان دو رکعتوں سے روکتے ہیں اور آپ کو پڑھتے ہوئے بھی دیکھ رہی ہوں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا لونڈی نے اسی طرح کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد کی ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے (بات یہ ہے کہ) میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لانے کے لیے آئے تھے۔ تو انھوں نے مجھے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے مشغول رکھا تو یہ دو رکعتیں وہ ہیں۔

ان تمام روایات میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس بات کے بارے میں پوچھا جو ان سے نقل کی گئی تھی اور جس کا ہم نے فصل اول (باب کے شروع) میں ذکر کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد ان کے دولت کدہ پر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تو انھوں نے یہ بات ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب فرمائی۔ اس سے وہ تمام پہلی روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی (بتائی گئی) ہیں کی نفی ہوگئی جب انھوں نے حضرت

حضرت حرام بن دراج فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے

marfat.com

رَكْعَتَيْنِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَدَعَاهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُمَا۔

سے روکا کرتے تھے۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کچھ پسندیدہ افراد نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، میرے سامنے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابان، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِسْحٰقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

marfat.com

تغرب الشمس ۔

۱۶۹۲ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا محمد بن دینار قال ثنا سعد بن اوس قال حدثنی مصدع ابو یحیی قال حدثتنی عائشة وبینی وبینها ستر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یصلی صلوة الا تبعها رکعتین غیر العصر والغداة فانه کان یجعل الرکعتین قبلهما ۔

حضرت مصدع ابو یحیی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا دراں حالیکہ میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ جو نماز بھی پڑھتے اس کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے ہیں ان میں نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے ۔

۱۶۹۳ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد عن نصر بن عبد الرحمن عن معاذ بن عفراء انه طاف بعد العصر او بعد صلوة الصبح فلم یصل فسئل عن ذلک فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس وعن صلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد طواف کیا لیکن طواف کی نفل نماز) نہ پڑھی ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے روکا ہے ۔

۱۶۹۴ - حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد الطیالسی قال ثنا ابو بکر النهشلی عن عطیة العوفی عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی عن ذلک کما ذکره معاذ بن عفراء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا جیسا کہ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے ۔

۱۶۹۵ - حدثنا ابن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله ۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۶۹۶ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوه ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۶۹۷ - حدثنا فهد قال ثنا یحیی بن صالح قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنا عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی

حضرت عمرو بن یحیی اپنے والد سے، وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ ثَنَا حُمْرَانُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ خَطَبَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً قَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت حمران بن ابان فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَعَمِلَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّخَالِفَ ذٰلِكَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی پر عمل کیا، لہٰذا کسی کو اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں۔

۱۷۰۱۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عقیل نے ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ

marfat.com

قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب فذكر مثله بإسناده ۔

۱۷۰۳۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يحيى بن سعيد القطان قال ثنا الاعمش عن ابي وائل عن عبد الله قال كان عمر يكره الصلوة بعد العصر وانا اكره ما كره عمر ۔

۱۷۰۴۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا يحيى بن حماد قال ثنا ابو عوانة عن سليمن فذكر باسناده مثله

۱۷۰۵۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول رايت عمر يضرب الرجل اذا راه يصلي بعد العصر حتى ينصرف من صلاته ۔

۱۷۰۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي جمرة قال سالت ابن عباس عن الصلوة بعد العصر فقال رايت عمر يضرب الرجل اذا راه يصلي بعد العصر ۔

۱۷۰۷۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا عبيد الله بن اياد بن لقيط عن اياد بن لقيط عن البراء بن عازب قال بعثني سليمن بن ربيعة بريدا الى عمر بن الخطاب في حاجة له فقدمت عليه فقال لي لا تصلوا بعد العصر فاني اخاف عليكم ان تتركوها الى غيرها ۔

۱۷۰۸۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة قال انباني سعد بن ابراهيم قال سمعت عبد الله بن رافع بن خديج يحدث عن ابيه قال فاتتني ركعتان من العصر فقمت اقضيهما وجاء عمر ومعه الدرة فلما سلمت قال ما هذه الصلوة فقلت فاتتني ركعتان فقمت اقضيهما فقال ظننتك تصلي بعد العصر ولو فعلت ذلك

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے اور میں بھی اس بات کو مکروہ خیال کرتا ہوں جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایک شخص کو عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے اسے مارا ــــــ حضرت ابو جمرہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کسی کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے مارتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سلیمان بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام کے لیے بھیجا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا عصر کے بعد نماز نہ پڑھنا مجھے ڈر ہے کہ تم اس کی وجہ سے عصر کی نماز چھوڑ بیٹھو۔

حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عصر کی دو رکعتیں رہ گئیں تو میں انھیں قضا کرنے کے لیے کھڑا ہوا (اتنے میں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان کے ہاتھ میں درہ تھا میں نے سلام پھیرا تو فرمایا یہ کون سی نماز ہے؟ میں نے عرض کیا میری دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو میں انھیں قضا کرنے کے لیے کھڑا ہوا فرمایا

marfat.com

فَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ ۔

میں نے سوچا شاید تم عصر کے بعد نماز پڑھتے ہو اگر تم ایسا کرتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا ہی کرتا ———

۱۷۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يَضْرِبَ مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ بِالدِّرَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو دُرّے کے ساتھ ماروں۔

۱۷۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْأَشْتَرِ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید حضرت اشتر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَهَاهُ وَقَالَ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمُ الْآيَةَ ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے منع فرمایا اور یہ آیت پڑھی وما کان لمؤمن ولا مؤمنة (آخر تک) "جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن مرد و عورت کو ابھی کوئی اختیار باقی نہیں رہا۔"

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْهُمَا وَيَضْرِبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِمَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِهِ عَلَى قُرْبِ عَهْدِهِمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَخْبَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ صَلَّاهُمَا

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو اس نماز سے روکتے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عہد نبوت کے بالکل قریب دور میں صحابہ کرام کی موجودگی میں اس پر مارتے ہیں لیکن کوئی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا اور پھر ظہر کے بعد رہ جانے والی نماز کو پڑھا اسی طرح میں بھی کہتا ہوں

marfat.com

بعد ذلك لما تركهما بعد الظهر فهكذا قول يصليهما بعد العصر من تركهما بعد الظهر ولا يصلي احد بعد العصر شيئا من التطوع غيرهما قيل له ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما صلاهما حينئذ قد نهى عنهما ان يقضيهما احد

۱۷۱۳- وذلك ان علي بن شيبة حدثنا قال ثنا يزيد بن هرون قال انا حماد بن سلمة عن الازرق بن قيس عن ذكوان عن ام سلمة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر ثم دخل بيتي فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله صليت صلوة لم تكن تصليها قال قدم علي مال فشغلني عن ركعتين كنت اصليهما بعد الظهر فصليتهما الان قلت يا رسول الله افنقضيهما اذا فاتتا قال لا-

فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث احدا ان يصليهما بعد العصر قضاء عما كان يصليه بعد الظهر فدل ذلك على ان حكم غيره فيهما اذا فاتتاه خلاف حكمه فليس لاحد ان يصليهما بعد العصر ولا ان يتطوع بعد العصر اصلا وهذا هو النظر ايضا وذلك ان الركعتين بعد الظهر ليستا فرضا فاذا تركتا حتى يصلي صلوة العصر فان صليتا بعد ذلك فانما تطوع بهما مصليهما في غير وقت تطوع فلذلك نهينا احدا ان يصلي بعد العصر تطوعا وجعلنا هاتين الركعتين وغيرهما من سائر التطوع في ذلك سواء وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى-

کہ جس شخص کی ظہر کے بعد والی نماز رہ جائے وہ پڑھے لیکن عصر کے بعد کوئی شخص نوافل نہ پڑھے۔

اس سے کہا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان دو رکعتوں کو پڑھا تو اسی وقت ان کی قضا سے بھی منع فرما دیا۔

حضرت ذکوان، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرنے کے بعد میرے گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو اس سے پہلے (کبھی) نہیں پڑھی آپ نے فرمایا میرے پاس مال آیا تو اس نے مجھے ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے مشغول رکھا جنہیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔ (ام المومنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اگر ہم سے یہ رکعتیں رہ جائیں تو کیا ہم بھی قضا کر لیا کریں فرمایا نہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں عصر کے بعد نماز ظہر کے بعد والی نماز قضا کرنے سے بھی منع فرما دیا۔

پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ظہر کی فوت شدہ رکعتوں کے بارے میں دوسرے لوگوں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہے لہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد ان کو پڑھے نیز عصر کے بعد نفل بالکل نہ پڑھے۔

قیاس بھی یہی چاہتا ہے اور وہ یوں کہ ظہر کے بعد دو رکعتیں فرض نہیں ہیں جب وہ رہ گئیں حتیٰ کہ نماز عصر پڑھ لی تو اب اگر انہیں پڑھا جائے تو وہ نفل ہیں جو اپنے وقت کے علاوہ پڑھی جا رہی ہیں اسی لیے ہم عصر کے بعد نفل پڑھنے سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں ان دو رکعتوں اور دیگر نوافل کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ٦٢ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ بِالرَّجُلَيْنِ اَيْنَ يُقِيْمُهُمَا

١٧١٤- قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا بِيَدِهٖ وَطَبَّقَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنْ يَّكُوْنَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ هُوَ التَّطْبِيْقُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ التَّطْبِيْقُ وَاِقَامَةَ اَحَدِ الْمَامُوْمِيْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرِ عَنْ شِمَالِهٖ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ

١٧١٥- فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْوَدَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمِّيْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِالْهَاجِرَةِ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَاَخَّرْنَا خَلْفَهٗ فَاَخَذَ اَحَدَنَا بِيَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ بِشِمَالِهٖ فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلٰى قِيَامِ الرَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَعَلَى التَّطْبِيْقِ۔

١٧١٦- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَشُعَيْبُ بْنُ

باب ۶۲: دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے "رکوع میں تطبیق" کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ذکر کی ہے کہ انھوں نے حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا فرماتے ہیں پھر ہم نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو آپ نے ہمارے ہاتھوں پر اپنا دست مبارک مارا اور تطبیق کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ (تطبیق کا مفہوم باب ۴۹ میں گزر چکا ہے۔)

ہمارے نزدیک ان کے اس قول میں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے تطبیق فرمائی اور دو مقتدیوں میں سے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں کوئی روایت آئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔ تو ہم نے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے چچا ظہر کے وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ انھوں نے نماز کھڑی کی تو ہم پیچھے کھڑے ہو گئے انھوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں ہاتھ اور دوسرے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر ہمیں دائیں بائیں کھڑا کیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب تین نمازی ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔ —— اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، میں دوسرے ایک شخص کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کرنے اور تطبیق دونوں کا احتمال کیا ہے۔ —— حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں اور شعیب بن حباب، حضرت ابراہیم کے پاس تھے

marfat.com

الحجاب عند ابراهيم فحضرت العصر فصلى بنا ابراهيم فقمنا خلفه فجرنا فجعلنا عن يمينه وعن شماله قال فلما صلينا وخرجنا الى الدار قال ابراهيم قال ابن مسعود هكذا فصلوا كما يصلي فلان قال فذكرت ذلك لمحمد بن سيرين ولم اسم له ابراهيم فقال هذا ابراهيم قد قال ذلك عن علقمة ولا ارى ابن مسعود فعله الا لضيق كان في المسجد او لعذر راه فيه لا على ان ذلك من السنة قال وذكرته للشعبي فقال قد زعم ذلك علقمة بن عون القائل۔

ففي هذا الحديث اضافة الفعل الى ابن مسعود ولا يذكره الشعبي ولا ابن سيرين عن علقمة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد يجوز ايضا ان يكون علقمة لم يذكر للشعبي ولا لابن سيرين ان ابن مسعود ذكره عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم ذكر الاسود لابنه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

عصر کا وقت ہوا تو حضرت ابراہیم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو انھوں نے ہمیں کھینچ کر اپنے دائیں بائیں کر لیا فرماتے ہیں جب ہم نماز پڑھ کر گھر کی طرف جانے لگے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اس طرح پڑھو اور فلاں کی طرح نہ پڑھو فرماتے ہیں ہم نے یہ بات حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ کا نام نہ لیا تو انھوں نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ہیں۔ انھوں نے یہ بات حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میرے خیال میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تنگی یا کسی عذر کی وجہ سے کیا ہوگا اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے ذکر

١٧١٧- وكيف كان المعنى في هذا فقد عورض ذلك بما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا مهدي بن جعفر قال ثنا حاتم بن اسمعيل عن ابي حزرة المديني يعقوب بن مجاهد عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت قال اتينا جابر بن عبد الله فقال جابر جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي حتى قمت عن يساره فاخذني بيده فادارني حتى اقامني عن يمينه وجاء جبار بن صخر فقام عن يساره فدفعنا بيده جميعا حتى اقامنا خلفه۔

یہ حدیث اس (آئندہ) روایت سے متعارض ہے۔ حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جابر نے فرمایا میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور پھر دائیں طرف کھڑا کیا (پھر) حضرت جبار بن صخر آئے تو وہ بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔

١٧١٨- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته فاكل منه ثم قال قوموا فلاصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی، آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا اٹھو تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک چٹائی کی طرف لپکا جو طویل عرصہ پڑے رہنے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا (دھویا) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں اور ایک

marfat.com

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنْ فَعَلَ بْنُ مَسْعُودٍ هٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ قِيلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَأَنَسٌ فَإِنْ كَانَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيلًا عِنْدَكَ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلًا عِنْدَ خَصْمِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ۔

۱۷۱۹۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى عُمَرَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ يَرْفَأُ فَتَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَهُوَ خَلْفَهُ۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُتْبَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُ وَرَجُلٌ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهُمَا عُمَرُ خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمَا۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَا الْأَصْلَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلَّى بِرَجُلٍ وَاحِدٍ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ۔

۱۷۲۱۔ وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ وَفِيمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا وہ عمل جسے ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عمل ناسخ ہے۔

تو اس شخص کو جواب یہ کہا جائے گا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اُس کی مثل عمل کیا جو حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل تمہارے نزدیک اس کے ناسخ ہونے کی دلیل ہے تو آپ کے غیر سے مروی تمہارے مخالف کے نزدیک نسخ کی دلیل ہوگی۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ظہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا میں ان کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے پیچھے کی طرف پھیرتے ہوئے مجھے دائیں طرف کر دیا پھر حضرت یرفا آئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں اور [illegible] نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں میں نے ابن عتبہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کھڑی ہوئی تو مسجد میں مؤذن ایک دوسرے شخص اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھائی۔

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تو ہم نے دیکھا کہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر امام ایک شخص کو نماز پڑھائے تو اسے دائیں طرف کھڑا کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے۔ —— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے پیچھے

اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فقمت عن يساره فاخلفني فجعلني عن يمينه ـ

کی طرف سے دائیں طرف کر دیا۔

فهذا مقام الواحد مع الامام وكان اذا صلى بثلثة اقامهم خلفه هذا الاختلاف فيه بين العلماء وانما اختلافهم في الاثنين فقال بعضهم يقيمهما حيث يقيم الواحد وقال بعضهم يقيمهما حيث يقيم الثلثة فاردنا ان ننظر في ذلك لنعلم هل حكم الاثنين في ذلك كحكم الثلثة او كحكم الواحد فرأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال الاثنان فما فوقهما جماعة ـ

تو امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ یہ ہے اور آپ جب تین آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو ان کو پیچھے کھڑا کرتے اس مسئلے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اختلاف دو کے بارے میں ہے بعض کہتے ہیں انہیں وہاں کھڑا کرے جہاں ایک کو کھڑا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کو وہاں کھڑا کرے جہاں تین کو کھڑا کرتا ہے۔ پس ہم نے چاہا کہ غور کر کے معلوم کریں کہ اس سلسلے میں دو کا حکم تین کے حکم جیسا ہے یا ایک آدمی کے حکم کی طرح ہے۔ تو ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور ان سے زائد جماعت ہے۔

۱۷۲۲- حدثنا بذلك احمد بن داود قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي وموسى بن اسمعيل قالا ثنا الربيع بن بدر عن ابيه عن جده عن ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم بذلك ـ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

فجعلهما رسول الله صلى الله عليه وسلم جماعة فصار حكمهما كحكم ما هو اكثر منهما لا كحكم ما هو اقل منهما ورأينا الله عز وجل فرض للاخ او للاخت من قبل الام السدس وفرض للجميع الثلث وكذلك فرض للاثنين وجعل للاخت من الاب النصف وللاثنتين الثلثين وكذلك اجمعوا انه يكون للثلث و اجمعوا ان للابنة النصف وللبنات الثلثين وقال اكثرهم وابن مسعود فيهم ان للاثنتين ايضا الثلثين فكذلك هو في النظر لان الابنة لما كانت في ميراثها من ابيها كالاخت في ميراثها من اخيها كانت الابنتان ايضا في ميراثهما من ابيهما كالاختين في ميراثهما من اخيهما فكان حكم الاثنين في ما وصفنا حكم الجماعة

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جماعت قرار دیا تو ان کا حکم وہی ہوا جو ان سے زیادہ کا ہے نہ وہ جو اُن سے کم کا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (وراثت میں) ماں کی طرف سے بہن یا بھائی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اور زیادہ ہوں تو ان کے لیے تہائی ہے اور دو کے لیے بھی یہی مقرر فرمایا اور باپ کی طرف سے ایک بہن کے لیے نصف اور دو کے لیے دو تہائی حصہ رکھا ہے اسی طرح اتفاق ہے کہ تین کے لیے بھی یہی ہے، اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ایک بیٹی کے لیے نصف ہے اور زیادہ کے لیے دو تہائی ہے۔ اور اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں فرماتے ہیں کہ دو بیٹیوں کے لیے بھی دو تہائی ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ جب باپ کی میراث سے بیٹی کے لیے وہی ہے جو بہن کو بھائی کی وراثت سے ملتا ہے تو باپ سے دو بیٹیوں کو بھی وہی ملے گا جو بھائی سے دو بہنوں کو ملتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے مطابق دو کا حکم وہی

marfat.com

لا حكم الواحد فالنظر على ذلك ان يكون في مقامهما مع الامام في الصلوٰة مقام الجماعة لا مقام الواحد فثبت بذلك ما روى جابر وانس وفعله عمر بن الخطاب وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد غير ان ابا يوسف قال الامام بالخيار ان شاء فعله كما روى ابن مسعود وان شاء فعل كما روى انس وجابر وقول ابي حنيفة ومحمد بن الحسن في هذا احب الينا۔

ہے جو جماعت کا ہے ایک والا حکم نہیں۔ لہٰذا قیاس یہی چاہتا ہے کہ امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو جماعت والی جگہ پر کھڑے ہوں ایک کی جگہ پر نہیں۔ اس سے حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہوگیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس طرح کرے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور چاہے تو حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات کے مطابق کرے اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کا قول

باب ۶۳ صلوٰة الخوف كيف هي

باب ۶۳: نماز خوف کا طریقہ

۱۷۲۳- حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا عاصم بن علي وخلف بن هشام قال ثنا ابو عوانة ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو اسحٰق الضرير ح وحدثنا عبد العزيز بن معاوية قال ثنا يحيى بن حماد قال ثنا ابو عوانة ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا ابو عوانة عن بكير بن الاخنس عن مجاهد عن ابن عباس قال فرض الله عز وجل على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم اربعا في الحضر وركعتين في السفر وركعة في الخوف۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے گھر میں چار، سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے

قول اهل العلم

اہل علم کا قول

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فقلدوه وجعلوه اصلا فجعلوا صلوٰة الخوف ركعة۔

فكان من الحجة عليهم في ذلك ان الله عز وجل قال واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوٰة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اختیار کرکے اسے اصل قرار دیتے ہوئے نماز خوف کو ایک رکعت قرار دیا۔

ان حضرات کے خلاف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی دلیل ہے ارشادِ خداوندی ہے "واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوٰۃ (آخر تک)" ترجمہ:۔ اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے

marfat.com

فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ فَفَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلوٰةَ الْخَوْفِ وَنَصَّ فَرْضَهَا فِي كِتَابِهِ هٰكَذَا وَجَعَلَ صَلوٰةَ الطَّائِفَةِ بَعْدَ تَمَامِ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مَعَ الْإِمَامِ فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّيهَا فِي حَالِ الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُؤْخَذَ بِحَدِيثٍ يَدْفَعُهُ نَصُّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ عَارَضَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرُهُ۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي قَرَدٍ صَلوٰةَ الْخَوْفِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَرَجَعَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا خَالَفَ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنْهُ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ عَلَى الْإِمَامِ رَكْعَةً فَيُصَلِّيهَا بِأُخْرٰى بِلَا قُعُودٍ لِلتَّشَهُّدِ وَلَا تَسْلِيمٍ فَلَمَّا تَضَادَّ الْخَبَرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَنَافَيَا وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ خَصْمَهُ يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِعُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَإِنْ قَالُوا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا۔

۱۷۲۵۔ فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ

لیے نماز کھڑی کریں تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنا اسلحہ اٹھائے رکھیں جب وہ سجدہ کر لیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے، جس نے نماز نہیں پڑھی تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔" اللہ تعالیٰ نے خوف کی نماز فرض قرار دی اور اپنی کتاب میں اس کی فرضیت کی اسی طرح تصریح فرمائی اور بتایا کہ ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت مکمل کرے اور دوسرا پڑھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام حالتِ خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے اور ایسی حدیث کو اختیار کرنا جائز نہیں جسے قرآن پاک کی

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد مقام پر نماز خوف ادا فرمائی۔ مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ آپ نے ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی۔ ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آگئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات روایت کرتے ہیں جو ان سے مروی حضرت مجاہد کی روایت کے خلاف ہے اور محال ہے کہ امام پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ دوسری رکعت تشہد کے لیے قعدہ کرنے اور سلام پھیرنے کے بغیر پڑھے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی دونوں روایتوں میں تضاد پایا گیا تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حضرت ابن عباس سے حضرت مجاہد کی روایت سے استدلال کرے، کیونکہ اس کا مخالف اس کے خلاف حضرت عبید اللہ۔ اگر وہ کہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات سے ہمارے موافق مروی ہے (مثلاً) ـــــ حضرت قاسم بن حسان فرماتے ہیں

marfat.com

عن القاسم بن حسان قال اتيت ابن وديعة فسألته عن صلوة الخوف فقال ائت زيد بن ثابت فاسأله فلقيته فسألته فقال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في بعض ايامه فصف صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء الى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم سلم عليهم۔

۱۷۲۶۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان ثم ذكر باسناده مثله وقال عبد الله بن وديعة وزاد فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم ركعتان ولكل طائفة ركعة ركعة۔

۱۷۲۷۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا قبيصة ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قالا ثنا سفيان عن اشعث بن ابي الشعثاء عن الاسود بن هلال عن ثعلبة بن زهدم الحنظلي قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان فقال ايكم شهد صلوة الخوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام حذيفة فقال انا ثم فعل مثل ما ذكر زيد سواء۔

۱۷۲۸۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عطية بن الحارث قال حدثني مخمل بن دماث قال غزوت مع سعيد بن العاص فسأل الناس من شهد منكم صلوة الخوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله۔

۱۷۲۹۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا المسعودي عن يزيد الفقير عن جابر بن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مقابل العدو ثم ذكر مثله۔

۱۷۳۰۔ **حدثني** ابو حازم عبد الحميد بن عبد العزيز

میں ابن ودیعہ کے پاس آیا اور ان سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو فرماتے ہیں پھر میں نے ان سے ملاقات کر کے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر یہ نماز پڑھی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں بنائی ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسروں کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

حضرت مومل بن اسمٰعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا حضرت عبد اللہ بن ودیعہ نے فرمایا کہ انھوں نے یہ اضافہ فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت تھی۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم حنظلی فرماتے ہیں ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے فرمایا تم میں سے کون نماز خوف کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضرت حذیفہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تھا پھر اسی طرح کیا جس طرح حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عطیہ حارث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت مخمل بن دماث نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا انھوں نے لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون نماز خوف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دشمن کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی حثمہ

marfat.com

قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا غَيْرُ مُوَافِقٍ لِمَا رَوٰى مُجَاهِدٌ وَلٰكِنَّهٗ مُوَافِقٌ لِمَا رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ تَقَدَّمَتْ حُجَّتُنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَالٌ أَنْ يَّكُوْنَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يُصَلِّيَهَا بِأُخْرٰى لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُمَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فَرْضَ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِقَضَاءٍ وَلَا غَيْرِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَّكُوْنُوْا قَضَوْا وَلَا يُعَدُّ فِيْمَا يُوْجِبُهُ النَّظَرُ مِنْ أَنْ يَّكُوْنُوْا قَدْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً لِأَنَّا رَأَيْنَا الْفَرْضَ عَلَى الْإِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْأَمْنِ وَالْإِقَامَةِ مِثْلَ الْفَرْضِ عَلَى الْمَأْمُوْمِ سَوَاءً وَكَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَيْهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الْأَمْنِ فِي السَّفَرِ سَوَاءٌ وَمُحَالٌ أَنْ يَّكُوْنَ الْمَأْمُوْمُ فَرْضُهٗ رَكْعَةً فَيَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهٖ مِمَّنْ فَرْضُهٗ رَكْعَتَانِ إِلَّا وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلٰى إِمَامِهٖ أَلَا تَرٰى أَنَّ مُسَافِرًا لَوْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوةِ مُقِيْمٍ صَلّٰى أَرْبَعًا فَكَانَ الْمَأْمُوْمُ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلٰى إِمَامِهٖ وَيَزِيْدُ فَرْضُهٗ بِزِيَادَةِ فَرْضِ إِمَامِهٖ وَقَدْ يَكُوْنُ عَلَى الْمَأْمُوْمِ مَا لَيْسَ عَلٰى إِمَامِهٖ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْمُقِيْمَ يُصَلِّيْ خَلْفَ الْمُسَافِرِ فَيُصَلِّيْ بِصَلَاتِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقْضِيْ تَمَامَ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ فَكَانَ الْمَأْمُوْمُ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا لَيْسَ عَلٰى إِمَامِهٖ وَلَا يَجِبُ عَلٰى إِمَامِهٖ مَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ مِثْلَهُمَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ مِنْ قَوْلِهٖ

ان حضرات کو جواب میں کہا جائے گا کہ یہ حضرت مجاہد کی روایت کے موافق نہیں البتہ یہ بواسطہ حضرت عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کے موافق ہے اور ہماری دلیل باب کے شروع میں گزر چکی ہے کیونکہ یہ بات محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز میں ایک رکعت فرض ہو پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیریں۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نماز خوف امام پر دو رکعتیں فرض ہیں پھر ان روایات میں مقتدیوں کے بارے میں نماز کی قضاء یا کسی دوسری بات کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا پس اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے اسے پورا کیا کیونکہ قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت پوری کی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ امن اور اقامت کی صورت میں امام پر وہی کچھ فرض ہے جو مقتدیوں پر ہے اسی طرح حالتِ سفر میں امام اور مقتدیوں کی حالت امن کی نماز بھی ایک جیسی ہے۔ اور یہ بات محال ہے کہ مقتدی پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ کسی ایسے آدمی کی نماز میں شریک ہو جس پر دو رکعتیں فرض ہوں مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو چار رکعتیں پڑھے گا تو مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے اور امام کے فرض میں اضافہ سے اس کے فرض بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی مقتدی پر وہ بات لازم ہوتی ہے جو امام پر نہیں ہوتی اسی سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم جب مسافر کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس کی طرح نماز پڑھتا ہے پھر اس کے بعد کھڑا ہو کر مقیم کی نماز مکمل کرتا ہے پس مقتدی پر وہ چیز واجب ہے جو امام پر نہیں اور امام پر وہ چیز واجب نہیں جو مقتدی پر بھی واجب نہیں۔ پس جب وہ بات

marfat.com

مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا تَأَوَّلْنَا فِيْ حَدِيْثِهٖ وَحَدِيْثِ زَيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۱۷۳۱- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا فَعَلُوْا كَذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا الْاٰثَارَ هَلْ نَجِدُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

۱۷۳۲- فَاِذَا اَبُوْبَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ رَكْعَةً وَّكَانَتْ طَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً سَلَّمَ فَنَكَصُوْا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى اِخْوَانِهِمْ ثُمَّ جَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ فَرِيْقٍ فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

فَقَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ قَضَوْا وَبَيَّنَ مَا وَصَفْنَا اَنَّهُ يَحْتَمِلُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَكَانَ قَوْلُهٗ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ سَلَامًا لَّا يُرِيْدُ بِهٖ قَطْعَ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ بِهٖ اِعْلَامَ الْمَأْمُوْمِيْنَ مَوْضِعَ الْاِنْصِرَافِ۔

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ

ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ امام پر دو رکعتیں واجب ہیں تو ثابت ہوا کہ مقتدی پر بھی اس کی مثل واجب ہے

حضرت سلیم بن عبد، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نمازِ خوف کی دو رکعتیں ہیں جو چار سجدوں پر مشتمل ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی احادیث میں بھی یہی بات ہے کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا پھر ہم نے روایات کو دیکھا کہ ہم ان میں کوئی ایسی بات پاتے ہیں تو ہم نے دیکھا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا جب ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تو سلام پھیرا وہ الٹے پاؤں چلے گئے یہاں تک کہ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچ گئے پھر دوسرے آئے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیرا پھر دونوں فریق کھڑے ہوئے اور ایک ایک رکعت پڑھی۔

اس حدیث میں بتایا کہ انھوں نے (باقی نماز) قضا کی نیز ہم نے پہلی روایات میں جو احتمال ذکر کیا ہے اس کا بھی بیان ہے ان کا یہ کہنا کہ پہلی رکعت کے بعد سلام پھیرا، اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ مقتدیوں کو لوٹنے کی جگہ بتانے کا ارادہ فرمایا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر نمازِ خوف پڑھائی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی اور وہ تمام نماز میں تھے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ دوسرے ان کی جگہ آ گئے۔ آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی پھر یہ ان کی جگہ چلے

marfat.com

إلى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم قضوا ركعة ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء إلى مصاف هؤلاء فقضوا ركعة۔

گئے اور وہ ان کی جگہ آئے اور ایک رکعت قضا کی۔

۱۷۳۴۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا بكر بن بكار القيسي قال ثنا عبد الملك ابن الحسين قال ثنا خصيف عن أبي عبيدة عن عبد الله قال لما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في حرة بني سليم ثم ذكر نحوه غير أنه لم يذكروا كلهم في صلوة وزادوا كانوا في غير القبلة۔

حضرت ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ بنی سلیم میں نماز خوف پڑھائی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ وہ تمام نماز میں تھے ہاں یہ اضافہ کیا کہ وہ قبلہ رُخ نہیں تھے۔

قال أبو جعفر فقد أخبر في هذا الحديث أنهم قضوا ركعة ركعة وأخبر أنهم دخلوا في الصلوة جميعا فقد ثبت بما ذكرنا من الآثار أن صلوة الخوف ركعتان غير أن حديث ابن مسعود ذكر فيه دخولهم في الصلوة معا فأردنا أن ننظر هل عارض هذا الحديث غيره في هذا المعنى فنظرنا في ذلك۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی اور یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سب ایک نماز میں داخل ہوئے۔ ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ نماز خوف دو رکعتیں ہیں البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان تمام کے بیک وقت نماز میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ پس ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا یہ حدیث اس مفہوم میں دوسری حدیث کے خلاف ہے۔ تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۷۳۵۔ فإذا يونس قد حدثنا قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع أن عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلوة الخوف قال يتقدم الإمام وطائفة من الناس فيصلي بهم ركعة ويكون طائفة منهم بينه وبين العدو لم يصلوا فيتقدم الذين لم يصلوا ويتأخر الآخرون فيصلي بهم ركعة ثم ينصرف الإمام وقد صلى ركعتين فتقوم كل طائفة من الطائفتين فيصلون لأنفسهم ركعة ركعة بعد أن ينصرف الإمام فيكون كل واحدة من الطائفتين قد صلوا ركعتين ركعتين قال نافع لا أرى ابن عمر ذكر ذلك إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم فقد أخبر في هذا الحديث أن دخول الثانية في الصلوة بعد أن يصلي الإمام بالطائفة

حضرت نافع فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے امام آگے ہو اور لوگوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ہو ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ان میں سے ایک جماعت اس (امام) کے اور دشمن کے درمیان ہو اور وہ نماز نہ پڑھیں پھر وہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی آگے بڑھیں اور دوسرے پیچھے ہٹ جائیں اب ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام سلام پھیرے اور تحقیق وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت خود بخود پڑھیں اور یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہو پس ہر گروہ نے دو دو رکعتیں پڑھی ہوں گی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتاتے تھے۔ پس اس حدیث میں بتایا گیا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہو جب امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھا چکے اور قرآن پاک بھی اس بات پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ

marfat.com

الاولی رکعۃ والکتاب شاهد لهذا فان الله تعالیٰ قال ولتأت طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك فقد ثبت بما وصفنا ان دخول الثانية في الصلوة بعد فراغ الامام من الركعة الاولى وهذا الخبر صحيح الاسناد واصله مرفوع وان كان نافع قد شك فيه في وقت ما حدث به مالك و هكذا رواه عنه اصحابه الاكابر۔

۱۷۳۶۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في بعض ايامه فقامت طائفة منهم معه وطائفة منهم فيما بينه وبين العدو فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء الى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء الى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم سلم عليهم ثم قضت الطائفتان ركعة ركعة۔

۱۷۳۷۔ حدثنا فهد بن سليمن واحمد بن مسعود الخياط قالا ثنا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن ايوب بن موسى عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل معناه۔

وقد رواه ايضا سالم عن ابيه مرفوعا۔

۱۷۳۸۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو الربيع الزهراني قال ثنا فليح بن سليمن عن الزهري عن سالم عن ابيه انه صلاها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك۔

۱۷۳۹۔ حدثنا ابو محمد فهد بن سليمن قال ثنا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري قال

ارشاد فرماتا ہے ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك ۔ اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہوگا جب امام پہلی رکعت سے فارغ ہو جائے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اصلاً یہ مرفوع ہے اگرچہ حضرت نافع نے مالک سے بیان کرتے وقت شک کا اظہار کیا ان کے بڑے بڑے اصحاب نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا ہے

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز خوف پڑھائی تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ آپ کے اور دشمن کے درمیان تھا۔ آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ گروہ ان کی جگہ چلا گیا اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا اس کے بعد دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت قضاء کی۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد گرامی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں

marfat.com

قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَتَہٗ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کی تو ہم دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۰۔ وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَہٗ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَہٗ رَکْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّکْعَةَ۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان روایات کو اختیار کیا ہے۔ حضرت مالک نے یزید بن رومان سے انھوں نے صالح بن خوات سے، انھوں نے اس شخص سے جس نے ذات الرقاع (ایک غزوہ) کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی روایت کیا کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی پھر وہ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی اسکے بعد وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابل صف بند ہو گئے۔ (اب) دوسرا قافلہ آیا اور آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو نماز سے باقی تھی پھر آپ

پیچھے بیٹھے رہے اور انھوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی اس کے بعد آپ نے انکے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِیْ ذِکْرِ الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ فَیَرْکَعُ بِهِمْ وَیَسْجُدُ ثُمَّ یُسَلِّمُ فَیَقُوْمُوْنَ فَیَرْکَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمُ الرَّکْعَةَ الْبَاقِیَةَ ثُمَّ یُسَلِّمُوْنَ۔

حضرت صالح بن خوات انصاری سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ نے ان کو نماز خوف کے بارے میں بتایا اور اس کی مثل ذکر کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مروی) ذکر نہیں کیا البتہ دوسری رکعت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھوں نے فرمایا آپ ان کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے پھر سلام پھیرتے پس وہ لوگ کھڑے ہو کر باقی رکعت خود بخود ادا کرتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قِیْلَ لَهُمْ اِنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْهِ اَنَّهُمْ صَلَّوْا وَهُمْ مَاْمُوْمُوْنَ قَبْلَ فَرَاغِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ وَقَدْ رُوِّیْنَا مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ خِلَافَ ذٰلِکَ لِاَنَّ فِیْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّہٗ ثَبَتَ بَعْدَ مَا صَلَّی الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے مقتدی ہونے کی حیثیت میں امام کے فارغ ہونے سے پہلے نماز پڑھی جیسا کہ بواسطہ یزید بن رومان، حضرت صالح بن خوات سے مروی ہے اور حضرت شعبہ کی روایت جو انھوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے اس کے خلاف ہے کیونکہ حضرت یزید بن رومان کی روایت میں ہے کہ آپ پہلی رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے رہے

قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ثُمَّ جَاءَتِ
الْأُخْرٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ أَنَّهُ صَلّٰى
بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ
هٰؤُلَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُمْ صَلَّوْا قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفُوْا
فَقَدْ خَالَفَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ
فَإِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ عَبْدَ
الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحْسَنُ مِنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحٍ
عَمَّنْ أَخْبَرَهُ وَإِنْ تَكَافَئَا تَضَادَّا وَإِذْ تَضَادَّا لَمْ
يَكُنْ لِأَحَدِ الْخَصْمَيْنِ فِيْ أَحَدِهِمَا حُجَّةٌ إِذْ كَانَ
لِخَصْمِهِ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا لَهُ عَلٰى خَصْمِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ
فَإِنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ رَوٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ مَا يُوَافِقُ
مَا رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَيْسَ
بِدُوْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فِي الضَّبْطِ
وَالْحِفْظِ قِيْلَ لَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَمَا ذَكَرْتَ
وَلٰكِنْ لَمْ يَرْفَعِ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْقَفَهُ عَلٰى سَهْلٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ
مَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ
عَنْ صَالِحٍ هُوَ الَّذِيْ كَذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ سَهْلٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ثُمَّ قَالَ
هُوَ مِنْ رَأْيِهِ مَا بَقِيَ فَصَارَ ذٰلِكَ رَأْيًا مِّنْهُ لَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ لَمْ يَرْفَعْهُ
يَحْيٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا احْتَمَلَ
ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا ارْتَفَعَ أَنْ يَّقُوْمَ بِهٖ حُجَّةٌ أَيْضًا
وَالنَّظَرُ يَدْفَعُ ذٰلِكَ لِأَنَّا لَمْ نَجِدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ
الصَّلٰوةِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ

اور ان لوگوں نے اپنے طور پر نماز مکمل کی پھر وہ واپس چلے گئے اور
اس کے بعد دوسرا گروہ آیا، اور حضرت شعبہ کی روایت جو بواسطہ عبد الرحمٰن ان
کے والد سے مروی ہے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت
کی ہے یوں ہے کہ آپ نے ان میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی
پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے، اس میں اس بات کا ذکر نہیں کہ انھوں نے
واپسی سے پہلے نماز پڑھی (مکمل کی)

تو حضرت قاسم بن محمد نے یزید بن رومان کی مخالفت
کی ہے اگر یہ بات سند کے اعتبار سے اختیار کی جائے تو حضرت
عبد الرحمن اپنے والد قاسم سے وہ صالح بن خوات سے وہ حضرت
سہل بن ابی حثمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کرتے
ہیں وہ حضرت یزید بن رومان کی روایت سے جو انھوں نے حضرت
صالح سے انھوں نے ایک خبر دینے والے سے روایت کی ہے، سے
نہایت اچھی ہے۔ — اور اگر وہ دونوں مساوی ہوں تو ان
میں تضاد ہوگا اور اگر تضاد ہوا تو کسی ایک گروہ کے لیے [illegible]
حجت نہیں ہوگی کیونکہ مقابل اس کے خلاف اسی طرح [illegible]
سکتا ہے۔ جو اس نے اس کے خلاف دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد سے
انھوں نے صالح بن خوات سے انھوں نے حضرت سہل سے یزید
بن رومان کی روایت کے موافق روایت کیا ہے اور ضبط و حفظ میں
یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن قاسم سے کم نہیں ہیں۔

اس سے کہا جائے گا کہ حضرت یحییٰ بن سعید کا وہی مقام ہے
جو تم نے کہا لیکن انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرفوع حدیث بیان نہیں کی۔ انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ
سے موقوفاً بیان کیا ہے ہو سکتا ہے کہ جو کچھ عبد الرحمن بن قاسم نے
حضرت قاسم سے اور انھوں نے حضرت صالح سے روایت کیا ہے وہ
حضرت سہل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص روایت کی طرح ہو
باقی انھوں نے اپنی رائے سے کہا ہو چنانچہ یہ ان کی رائے ہو سکتی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہوگا اسی لیے حضرت یحییٰ نے اسے
مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ — جب اس بات کا احتمال ہے جو

marfat.com

الْإِمَامِ وَإِنَّمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ مَعَ فِعْلِ الْإِمَامِ أَوْ بَعْدَ فِعْلِ الْإِمَامِ وَإِنَّمَا يُلْتَمَسُ عِلْمُ مَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِمَّا أُجْمِعَ عَلَيْهِ فَإِنْ قَالُوا رَأَيْنَا تَحْوِيلَ الْوَجْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ قَدْ يَجُوزُ فِي هٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَلَا يَجُوزُ فِي غَيْرِهَا فَمَا يُنْكِرُونَ قَضَاءَ الْمَأْمُومِ قَبْلَ فَرَاغِ الْإِمَامِ كَذٰلِكَ يَجُوزُ فِي هٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَجُزْ فِي غَيْرِهَا قِيلَ لَهُ إِنَّ تَحْوِيلَ الْوَجْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ قَدْ رَأَيْنَاهُ أُبِيحَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لِلْعُذْرِ فَأُبِيحَ فِي هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَمَا أُبِيحَ فِي غَيْرِهَا وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ مَنْ كَانَ مُنْهَزِمًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ قِبْلَةٍ فَلَمَّا كَانَ قَدْ يُصَلِّي كُلَّ الصَّلٰوةِ عَلَى غَيْرِ قِبْلَةٍ لِعِلَّةِ الْعَدُوِّ وَلَا يُفْسِدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ كَانَ انْصِرَافُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَعْدِ صَلَاتِهِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَضُرَّهُ ذٰلِكَ فَلَمَّا وَجَدْنَا أَصْلًا فِي الصَّلٰوةِ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ مُجْمَعًا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ بِالْعُذْرِ عَطَفْنَا عَلَيْهِ مَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ فِي الْإِنْصِرَافِ لِلْعُذْرِ وَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لِقَضَاءِ الْمَأْمُومِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنَ الصَّلٰوةِ أَصْلًا فِيمَا أُجْمِعَ عَلَيْهِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَنَعْطِفُهُ عَلَيْهِ أَبْطَلْنَا الْعَمَلَ بِهِ وَرَجَعْنَا إِلَى الْآثَارِ الْأُخَرِ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا الَّتِي مَعَهَا التَّوَاتُرُ وَشَوَاهِدُ الْإِجْمَاعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ نَعَمْ

ہم نے ذکر کیا تو اس سے بھی استدلال ممکن نہ رہا، اور قیاس بھی اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ ہم کوئی ایسی نماز نہیں پاتے کہ مقتدی اس میں سے کچھ امام سے پہلے ادا کرے، مقتدی تو امام کے ساتھ یا اس کے بعد ادا کرتا ہے۔ —— اگر وہ کہیں کہ ہم دیکھتے ہیں اس نماز میں قبلہ سے رخ پھیرنا جائز ہے جبکہ دوسری نمازوں میں جائز نہیں تو وہ لوگ امام کی فراغت سے پہلے نماز پورا کرنے کا جو انکار کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح اس میں جائز ہو سکتا ہے دوسری نمازوں میں نہیں۔ —— اسے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے عذر کی وجہ سے دوسری نمازوں میں قبلہ سے رُخ پھیرنا جائز ہے لہٰذا دوسری نمازوں کی طرح یہاں بھی جائز ہوگا اور یہ اس لیے کہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص (دشمن سے) بھاگنے والا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز پڑھے اگرچہ قبلہ رُخ نہ ہو پس جب دشمن کے سبب ہر نماز غیر قبلہ کی طرف پڑھی جا سکتی ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز کے بعد قبلہ سے رُخ پھیرنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ نقصان نہ پہنچائے۔ جب ہم نے یہ ضابطہ دیکھا کہ عذر کی وجہ سے غیر قبلہ کی طرف نماز پر اجماع ہے تو واپس پھرنے کے لیے بوجہ عذر قبلے کی طرف پیٹھ پھیرنے کو بھی ہم نے اسی پر قیاس کیا اور جب ہم فراغت امام سے پہلے نماز کو پورا کرنے کے بارے میں کوئی اصل نہیں پاتے جس پر اتفاق ہو کہ ہم اس پر قیاس کریں تو ہم نے اس پر عمل کو باطل کر دیا اور دوسری روایات کی طرف رجوع کیا جن کو ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے وہ متواتر ہیں اور ان پر اجماع کی گواہی بھی پائی جاتی ہے۔

مروان بن حکم سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا غزوۂ نجد کے سال۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا

marfat.com

قَالَ مَرْوَانُ مَتٰى قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ وَذَهَبُوْا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً اُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ مَعَهُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ جَمِيْعًا فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا اور ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ان سب نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابل تھے پھر آپ نے ایک رکوع کیا تو ساتھ والوں نے بھی رکوع کیا اور سجدہ کیا اور اسی گروہ نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ دشمن کے مقابل کھڑے تھے پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والا طائفہ بھی کھڑا ہوا اور وہ دشمن کی طرف چلے گئے۔ وہ ان کے مقابل کھڑے ہوئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مقابلے میں تھا آگیا اور انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے وہ گروہ کھڑا ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انھوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر سجدہ کیا تو انھوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرا گروہ آیا جو دشمن کے مقابلے میں تھا انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں نے قعدہ کیا اس کے بعد آپ نے اور ان سب نے سلام پھیرا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو گئیں اور گروہوں میں سے ہر آدمی کی بھی دو دو رکعتیں ہو گئیں۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَدَعَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی تو لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر آپ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب سیدھے کھڑے ہوئے تو پیچھے والے اُلٹے

mahfat.com

مَنْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا مَعَهُ فَلَمَّا اسْتَوَوْا قِيَامًا رَجَعَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَرَاءَهُمُ الْقَهْقَرَى فَقَامُوا وَرَاءَ الَّذِينَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ ثُمَّ قَامُوا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ أُخْرَى فَكَانَتْ لَهُمْ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَجَاءَ الَّذِينَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسُوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيعًا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ تَحَوُّلُ الْإِمَامِ إِلَى الْعَدُوِّ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي صَلَّتْ مَعَهُ الرَّكْعَةَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلَى دَفْعِ ذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ۔

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ

فَفِي هٰذِهِ الْآيَةِ مَعْنَيَانِ مُوجِبَانِ لِدَفْعِ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدُهُمَا قَوْلُهُ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ **فَهٰذَا** يَدُلُّ عَلَى أَنَّ دُخُولَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّمَا هُوَ فِي حِينِ مَجِيئِهِمْ لَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَوْلُهُ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ ثُمَّ قَالَ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ فَذَكَرَ الْإِتْيَانَ لِلطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْإِمَامِ **وَقَدْ** وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا فَهِيَ أَوْلَى مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

پاؤں پلٹ گئے اور ان لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے جو دشمن کے مقابل تھے اب وہ دوسرے آئے اور حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہوئے انھوں نے اپنے طور پر ایک رکعت ادا کی اور آپ کھڑے تھے پھر کھڑے ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی۔ اس طرح آپ کی اور ان تمام کی دو دو رکعتیں ہوئیں جو لوگ دشمن کے خلاف تھے وہ آئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک رکوع اور دو سجدے کیے (ایک رکعت پڑھی) پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ گئے اور آپ نے ان سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

اس حدیث میں امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے والے قافلے کے ساتھ امام کے دشمن کی طرف جانے کا ذکر ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر روایات میں یہ بات نہیں ہے۔ قرآن پاک میں جو کچھ ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ۔ آخر تک۔

"چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار اٹھائے رکھیں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

اس حدیث میں دو باتیں اس مفہوم کے لیے دافع ہیں ایک بات ارشاد خداوندی "لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ" ہے کیونکہ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نماز میں ان کا داخلہ آنے کے بعد ہو گا پہلے نہیں اور ارشاد خداوندی "وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى" پس چاہیے کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہے۔ پھر فرمایا:

"اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ تو دونوں گروہوں کے امام کی طرف آنے کا ذکر ہے۔ اس باب کے شروع میں جو متواتر روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کے موافق ہیں پس وہ احادیث اس

marfat.com

١٧٤٥- وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ إِلٰى مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَّصَلّٰى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز خوف پڑھاتے ہوئے ان میں سے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ چلے گئے اور دوسرے لوگ آگئے تو آپ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور ہر گروہ نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔

١٧٤٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسن، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٤٧- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (غزوہ) ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پس نماز کھڑی ہوئی، اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٤٨- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ خَصَفَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خصفہ سے لڑ رہے تھے تو آپ نے ان کو نماز خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَالَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَزَعَمُوْا أَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ كَذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لَهُمْ عِنْدَنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّهٗ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْ سَفَرٍ يُقْصَرُ فِيْ مِثْلِهِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَضَوْا بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ إِذَا حَضَرَ الْعَدُوُّ فِيْ مِصْرٍ فَأَرَادَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْمِصْرِ أَنْ يُّصَلُّوْا صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَعَلُوْا هٰكَذَا يَعْنِيْ بَعْدَ أَنْ يَّكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ ظُهْرًا أَوْ عَصْرًا أَوْ عِشَاءً فَإِنْ قَالُوْا الْقَضَاءُ مَا ذُكِرَ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ يَجُوْزُ

ایک قوم نے یہ بات اختیار کی اور خیال کیا کہ نماز خوف اسی طرح ہے لیکن ہمارے خیال میں ان کے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس طرح اس لیے پڑھی ہو کہ آپ ایسے سفر میں نہ ہوں جس کی مثل (سفر) میں قصر نماز ہوتی ہے پس آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر انھوں نے اس کے بعد دو دو رکعتیں قضا کیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب دشمن کسی شہر میں آجائے، اور شہر والے نماز خوف پڑھنا چاہیں تو وہ اس طرح کریں یعنی جب یہ ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہو۔

اگر وہ کہیں کہ قضاء کا ذکر نہیں کیا گیا تو انھیں (جواباً) کہا جائے

marfat.com

أَنْ يَكُونُوا قَدْ قَضَوْا وَلَمْ يُنْقَلْ ذٰلِكَ فِي الْخَبَرِ وَقَدْ جَاءَ فِي الْأَخْبَارِ مِثْلُ هٰذَا كَثِيرًا وَإِنْ كَانُوا لَمْ يَقْضُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيهِ أَيْضًا لِأَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَرِيضَةُ تُصَلّٰى حِينَئِذٍ مَرَّتَيْنِ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَرِيضَةً وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ يُفْعَلُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ۔

گا ممکن ہے انھوں نے قضا کی ہو لیکن حدیث میں یہ بات منقول نہیں ہوئی احادیث میں ایسی بہت سی باتیں آئی ہیں اور اگر انھوں نے قضا نہ بھی کی ہو تب بھی ان کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے یہ عمل صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور اس وقت فرض نماز دو بار پڑھی جاتی تھی۔ پس دونوں بار کی نماز فرض ہوگی۔ آغاز اسلام میں ایسا ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

١٧٤٩- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَا تُصَلِّي مَعَ النَّاسِ فَقَالَ قَدْ صَلَّيْتُ فِي رَحْلِي إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُصَلّٰى فَرِيضَةٌ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ فَالنَّهْيُ لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ الْإِبَاحَةِ فَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ هٰكَذَا يَصْنَعُونَ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ يُصَلُّونَ فِي مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ يَأْتُونَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلُّونَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ الَّتِي أَدْرَكُوهَا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيضَةٌ فَيَكُونُوا قَدْ صَلَّوْا فَرِيضَةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى نَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَأَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ أَنْ يُصَلِّيَهَا وَيَجْعَلَهَا نَافِلَةً وَتَرْكُ ابْنِ عُمَرَ الصَّلٰوةَ مَعَ الْقَوْمِ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا ضَرْبَيْنِ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ صَلٰوةً لَا يُتَطَوَّعُ بَعْدَهَا فَلَمْ يَكُنْ يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَّا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيضَةٌ فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلّٰى صَلٰوةٌ فَرِيضَةٌ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ أَيْ فَلَا يَجُوزُ أَنْ أُصَلِّيَهَا فَرِيضَةً لِأَنِّي قَدْ صَلَّيْتُهَا مَرَّةً وَلَا أَدْخُلُ مَعَهُمْ لِأَنِّي لَا يَجُوزُ لِيَ التَّطَوُّعُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنْ إِعَادَتِهَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیٹھا ہوا دیکھا جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کیا آپ لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے فرمایا میں نے اپنی منزل میں نماز پڑھ لی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں (ایک وقت کی) فرض نماز دو بار ادا کرنے سے منع فرمایا ہے اور ممانعت' جواز کے بعد ہوا کرتی ہے۔ آغاز اسلام میں مسلمان اسی طرح کرتے تھے وہ اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھتے پھر مسجد میں آتے تو اگر فرض نماز کو پالیتے تو اسے پڑھتے تو وہ ایک دن میں دو مرتبہ فرض نماز ادا کرتے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس عمل سے روکا اور اس کے بعد حکم دیا کہ جو شخص مسجد میں آئے اور اس نماز کو پائے تو نفل کے طور پر پڑھے۔ ہمارے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ نماز ہو جس کے بعد نفل نہیں ہوتے پس فرض کی صورت میں نماز پڑھنا جائز ہو سکتی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو فرض نمازیں پڑھنے سے منع فرمایا یعنی میرے لیے اسے بطور فرض پڑھنا جائز نہیں کیونکہ میں اسے ایک بار پڑھ چکا ہوں اور میں ان کے ساتھ اسی لیے شامل نہیں ہوتا کیونکہ میرے لیے اس وقت نفل پڑھنا جائز نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ انھوں نے

marfat.com

أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى أَنَّهَا نَافِلَةٌ فَلَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ.

١٧٥٠ - فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَرْسَلَنِي مُحَرَّرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَسْأَلُهُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَصَلَّى مَعَهُمْ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَلَاتُهُ الْأُولَى.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَأَى أَنَّ الثَّانِيَةَ تَكُونُ تَطَوُّعًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ تَرْكَهُ لِلصَّلَاةِ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ لَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بَعْدَهَا فَإِنْ كَانَتْ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ وَجَابِرٍ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا كَانَ أَوْلَى الْحُكْمِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ مَنْ صَلَّى فَرِيضَةً جَازَ أَنْ يُعِيدَهَا فَتَكُونَ فَرِيضَةً فَلِذٰلِكَ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بِالطَّائِفَتَيْنِ وَذٰلِكَ هُوَ جَائِزٌ لَوْ بَقِيَ الْحُكْمُ عَلَى ذٰلِكَ فَأَمَّا إِذَا نُسِخَ فَنَهَى أَنْ تُصَلَّى فَرِيضَةٌ مَرَّتَيْنِ فَقَدِ ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ صَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَبَطَلَ الْعَمَلُ بِهِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ وَجَابِرٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ لِمَا ذَكَرْنَا.

١٧٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَعَافِرِيِّ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْعَوَالِي يُصَلُّونَ فِي مَنَازِلِهِمْ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدُوا الصَّلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ قَالَ عَمْرٌو قَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ صَدَقَ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز کے اس طرح لوٹانے کی ممانعت سنی جس سے آپ نے منع فرمایا پھر اس کے بعد بطور نفل پڑھنے کی اجازت دی لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نہ سنی۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا حضرت عثمان بن سعید بن ابو رافع فرماتے ہیں حضرت محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ جب کوئی شخص ظہر کی نماز گھر میں پڑھے پھر مسجد میں آئے تو لوگ نماز پڑھ رہے ہوں اور وہ بھی ان کے ساتھ نماز پڑھ لے تو کونسی نماز اس کی (فرض) نماز کہلائے گی؟ آپ نے فرمایا پہلی نماز۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دوسری نماز کو نفل خیال کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ اس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں تھا پس اگر حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارا بیان کردہ پہلا حکم مراد ہو کہ جس نے فرض نماز پڑھی ہو اس کے لیے اسے لوٹانا جائز ہے تو یہ فرض نماز ہوگی اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار دو طائفوں کے ساتھ یہ نماز پڑھی اور یہ بات اس صورت میں جائز ہے جب اس کا حکم باقی ہو اور اگر منسوخ ہو گیا ہو تو آپ نے دو دفعہ فرض پڑھنے سے منع فرمایا اس صورت میں وہ مفہوم ہو گیا جس کی بنیاد پر آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں اور اس پر عمل کرنا باطل ہو گیا لہٰذا حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں اس بات کا احتمال ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

حضرت عمرو ابن شعیب، حضرت خالد بن ایمن معافری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اہل عوالی (بلندی پر بسنے والے اہل مدینہ) اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی پڑھتے تو آپ نے ان کو ایک دن میں دو بار نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ حضرت عمرو ابن شعیب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی بات ٹھیک ہے۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِقْصَارِ الصَّلٰوةِ فِي الْخَوْفِ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ انْطَلَقْنَا نَتَلَقّٰى عِيرَ قُرَيْشٍ آتِيَةً مِنَ الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَسَلَّ السَّيْفَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَأَوْعَدُوهُ فَنَادٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ وَأَخْذِ السِّلَاحِ ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى يَحْرُسُونَهُمْ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الَّذِينَ يَلُونَهُ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ فَيَوْمَئِذٍ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِقْصَارَ الصَّلٰوةِ وَأَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَخْذِ السِّلَاحِ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعًا يَوْمَئِذٍ قَبْلَ أَنْ يُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي قَصْرِ الصَّلٰوةِ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَأَنَّ قَصْرَ الصَّلٰوةِ إِنَّمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَتِ الْأَرْبَعُ يَوْمَئِذٍ مَفْرُوضَةً عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُؤْتَمُّونَ بِهِ فَرْضُهُمْ أَيْضًا فِيهَا كَذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَهُمْ حِينَئِذٍ

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت سلیمان یشکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حالتِ خوف میں نماز میں قصر کے بارے میں پوچھا کہ یہ حکم کب اور کہاں نازل ہوا انھوں نے فرمایا ہم قافلۂ قریش تک پہنچنے کے لیے چلے جو شام کی طرف سے آرہا تھا یہاں تک کہ جب ہم کھجوروں کے پاس پہنچے تو قوم کی طرف سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اس نے کہا کیا آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے تلوار کھینچ لی (راوی) فرماتے ہیں قوم نے اسے ڈرایا دھمکایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا اور انھوں ہتھیار اٹھا لیے۔ پھر نماز کے لیے اذان دی گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم میں سے ایک جماعت کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ ان کی حفاظت کرتا تھا۔ آپ نے ساتھ والے گروہ کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرا پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوگئے اور دوسرے گروہ والے آگئے آپ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور دوسرے ان کی حفاظت کرنے لگے پھر آپ نے سلام پھیرا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور قوم کی دو، دو رکعتیں ہوگئیں اس دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز میں قصر کرنے اور ہتھیار اٹھائے رکھنے کا حکم نازل فرمایا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس دن قصرِ نماز کا حکم نازل ہونے سے پہلے چار رکعتیں پڑھائیں قصر نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دیا تو اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار رکعات فرض تھیں۔ اور آپ کی اقتدا کرنے والوں کی فرض نماز بھی اسی طرح تھی کیونکہ اس وقت ان کے لیے سفر و حضر

marfat.com

كَانَ فِي سَفَرِهِمْ كَحُكْمِهِمْ فِي حَضَرِهِمْ وَلَا بُدَّ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ طَائِفَةٍ مِنْ هَاتَيْنِ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ قَضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ كَمَا تَفْعَلُ لَوْ كَانَتْ فِي الْحَضَرِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلَّاهُمَا بِالطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى وَاسْتِقْبَالِهِ الصَّلٰوةَ فِي وَقْتِ دُخُوْلِ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ مَعَهُ فِيْهَا لِأَنَّ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ سَلَّمَ **قِيْلَ** لَهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّلَامُ الْمَذْكُوْرُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ هُوَ سَلَامُ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ لَا يُرَادُ بِهِ قَطْعُ الصَّلٰوةِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا أَرَادَ بِهِ إِعْلَامَ الطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى بِأَوَانِ انْصِرَافِهَا وَالْكَلَامُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحٌ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ غَيْرُ قَاطِعٍ لَهَا عَلٰى مَا قَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي الْبَابِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْهِ وُجُوْهَ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ ابْنُ سَعْدٍ أَبُوْ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ خَلْفِهِ مِنْ وَرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُعُوْدٌ وُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ

کا حکم ایک جیسا تھا جب صورتحال یہ تھی تو دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں قضا کیں جیسے حالت قیام میں ہوتے تو ہر ایک پر دو دو رکعتوں کی قضا لازم ہوتی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو دو رکعتیں پڑھانے سے فراغت پر نماز سے باہر آ گئے اور دوسرے گروہ کی شمولیت کے وقت نئے سرے سے نماز شروع کی کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرا۔

تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ (مذکورہ) سلام، سلام تشہد ہو جس سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں کیا جاتا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے پہلے گروہ کو لوٹنے کا وقت بتانا مراد ہو اور اس وقت نماز میں گفتگو جائز تھی اس سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور ہم نے اس کتاب کے کسی دوسرے مقام پر جہاں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجوہ بیان کی ہیں۔ ان روایات کو الگ الگ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقے کے علاوہ پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے جو گروہ تھا اس سے پیچھے ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا ان تمام کا رخ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ آپ نے تکبیر کہی تو ان دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے والی جماعت نے بھی رکوع کیا لیکن دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر

marfat.com

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ وَرَكَعَ وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي خَلْفَهُ وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا أَيْضًا وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا فَنَكَصُوا خَلْفَهُ حَتَّى كَانُوا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ۔

آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے سے الٹے پاؤں چلے گئے حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ جا پہنچے اور دوسرا گروہ آگیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے بیٹھے رہے پھر سلام پھیرا تو دونوں کھڑے ہوئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھی۔

فَهٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِي لَا يَجُوزُ كَوْنُهُ لِأَنَّ فِيهِ أَنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الصَّلٰوةِ وَهُمْ قُعُودٌ وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ رَجُلًا لَوِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَأَتَمَّهَا قَائِمًا وَلَا عُذْرَ لَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ فَكَانَ الدُّخُولُ لَا يَجُوزُ إِلَّا عَلَى مَا يَكُونُ عَلَيْهِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ الثَّانِي دَخَلُوا فِي الصَّلٰوةِ قُعُودًا فَثَبَتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

ہمارے نزدیک اس حدیث کا ہونا محال ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ قعود کی حالت میں نماز میں داخل ہوئے۔ حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھنے کی حالت میں نماز شروع کرے پھر کھڑا ہو جائے اور اسی حالت میں اسے مکمل کرے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے پس نماز میں اسی حالت میں داخل ہونا جائز ہے جس میں رکوع اور سجدہ کیا جائے لہٰذا جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری صف میں تھے ان کا بیٹھنے کی حالت میں نماز میں داخل ہونا محال ہے۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے وہ ثابت ہوا۔

۴۵۳- وَذَهَبَ آخَرُونَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ إِلَى مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِعُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فِيهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ كَانُوا فِي صَلٰوةٍ لَوْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ لَكَانَتِ الْغَنِيمَةُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهَا سَتَجِيءُ صَلٰوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ فَنَزَلَ

دوسرے حضرات نے نمازِ خوف کے بارے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام عسفان میں ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور مشرک آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے یا ان کے سربراہ تھے۔ مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ نماز میں تھے اگر ہم ان پر حملہ کرتے تو غنیمت حاصل کرتے پھر خود ہی مشرک کہنے لگے عنقریب ایک ایسی نماز آئے گی جو ان کو اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام ظہر و عصر کے درمیان آیات لے کر اترے

marfat.com

جبريل عليه السلام بالآيات فيما بين الظهر و
العصر قال فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
العصر وصف الناس صفين وكبر وكبروا معه
جميعا ثم ركع وركعوا جميعا ثم رفع ورفعوا معه
جميعا ثم سجد وسجد الصف الذي يلونه وقام
الصف المؤخر يحرسونهم بسلاحهم ثم رفع
ورفعوا جميعا ثم سجد الصف الآخر ثم رفعوا
او تأخر الصف المقدم وتقدم الصف المؤخر
فكبر وكبروا معه جميعا ثم ركع وركعوا معه
جميعا ثم رفع ورفعوا معه جميعا ثم سلم عليهم
وصلاها مرة اخرى في ارض بني سليم۔

١٧٥٥۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا
سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه صلاها فذكر نحوا من هذا۔

و كان ابن ابي ليلى ممن ذهب الى هذا الحديث
وتركه ابو حنيفة ومحمد بن الحسن لان الله عز
وجل قال ولتأت طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا
معك وفي هذا الحديث انهم صلوا جميعا وفي
حديث ابن عمر وعبيد الله بن عبد الله عن ابن
عباس وفي حديث حذيفة وزيد بن ثابت دخول
الطائفة الثانية في الركعة الثانية ولم يكونوا صلوا
قبل ذلك فالقرآن يدل على ما جاءت به الرواية
عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك
فكانت عنده اولى من حديث ابي عياش وجابر
هذين **وذهب** ابو يوسف الى ان العدو اذا
كان في القبلة فالصلوة كما روى ابو عياش
وجابر وان كانوا في غير القبلة فالصلوة كما روى
ابن عمر وحذيفة وزيد بن ثابت لان في حديث
ابي عياش انهم كانوا في القبلة وحديث ابن عمر

فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عصر کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے دو صفیں بنائیں اور سب نے اکٹھے تکبیر کہی پھر رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا پھر جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو سب کے سب آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ تھی جبکہ دوسری صف کھڑی رہی وہ ہتھیار لیے ان کی حفاظت کرتے رہے پھر جب کھڑے ہوئے تو تمام نمازی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر پچھلی صف نے سجدہ کیا اور کھڑے ہو گئے اگلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے آگئی پھر سب نے مل کر تکبیر کہی اس کے بعد آپ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع پھر آپ کھڑے ہوئے تو سب کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا اور دوبارہ آپ نے بنو سلیم کی زمین میں یہ نماز پڑھی۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ نماز پڑھی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اس حدیث کو اپنایا۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولتأت طائفة اخرى ______ آخر تک" اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی، پس چاہیے کہ وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں" اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اکٹھے نماز پڑھی، حضرت ابن عمر اور عبید اللہ بن عبد اللہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت اور حضرت حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کی روایت میں دوسرے گروہ کے دوسری رکعت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے پہلے انھوں نے نماز نہیں پڑھی قرآن پاک ان کی اس روایت پر دلالت کرتا ہے جو انھوں نے اسی سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس ان دونوں کے نزدیک یہ روایت حضرت ابن عیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی ان دو روایتوں سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی طرف ہوں تو نماز اس طرح ہوگی جیسے حضرت ابو عیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ اور اگر قبلہ کی طرف نہ ہوں تو اس

marfat.com

وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدٍ لَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَوْا وَقَالَ كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فَاَمَّا الْحَدِيْثَيْنِ فَاَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا وَافَقَهٗ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَحَدِيْثَ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَجَابِرٍ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَيْسَ هٰذَا خِلَافَ التَّنْزِيْلِ عِنْدَنَا لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ فَفَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا كَمَا جَاءَ الْخَبَرَانِ وَهٰذَا اَصَحُّ الْاَقَاوِيْلِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَاَوْلَاهَا لِاَنَّ تَصْحِيْحَ الْاٰثَارِ يَشْهَدُ لَهٗ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ قَرَدٍ فَكَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحُذَيْفَةُ وَزَيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۷۵۶- ثُمَّ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَاْيِهٖ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ وَافَقَهٗ۔

طرح نماز پڑھی جائے جیسے ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کیونکہ حضرت ابن عیاش رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ قبلہ کی طرف تھے جبکہ حضرت ابن عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم کی روایت میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں ہے البتہ اس ضمن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان (حضرات) کی روایت کے موافق مروی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ دشمن غیر قبلہ کی طرف تھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں لہٰذا میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور جو اس کے موافق ہے اس کو اس صورت پر محمول کرتا ہوں جب دشمن قبلہ کی غیر سمت میں ہوں جبکہ ابن عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس صورت سے متعلق ہے جب دشمن قبلہ کی جانب ہو اور ہمارے نزدیک یہ قرآن پاک کے خلاف نہیں کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ ارشاد خداوندی ہے "وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى ...... آخر تک"

اس صورت سے متعلق ہو جب دشمن قبلہ کی طرف نہ ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہو تو نماز کیسے پڑھی جائے پس آپ نے دونوں طرح عمل کیا جیسا کہ دونوں (طرح کی) احادیث میں آیا ہے ہمارے نزدیک سب سے زیادہ صحیح اور بہتر تاویل ہے کیونکہ روایات کی تصحیح اس بات پر گواہ ہے اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو بواسطہ حضرت عبید اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں مروی ہے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان سے ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں روایت کرتے ہیں یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے موافق ہے۔

پھر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں ان کی اپنی رائے بھی مروی ہے۔ حضرت اعرج سے مروی ہے انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں اس کے بعد انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا ذکر فرمایا جس کا حضرت ابو عیاش

فلما كان ابن عباس قد علم من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما علم على ما روينا عنه في حديث عبيد الله وقال كان المشركون بينه وبين القبلة ثم قال هذا بدا برأيه واستحال أن يكونوا يصلون هكذا إذا العدو في غير القبلة ويصلون إذا كان العدو في القبلة كما روى عنه عبيد الله لأنهم إذا كانوا لا يستدبرون القبلة والعدو في ظهورهم كان أحرى أن لا يستدبروها إذا كانوا في وجوههم ولكن ما ذكرنا عنه من ترك الاستدبار هو إذا كان العدو في القبلة ويحتمل أن يكون أيضا كذلك إذا كان العدو أيضا في غير القبلة كما قال ابن أبي ليلى فقد أحاط علمنا بقوله بخلاف ما روى عنه عبيد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان العدو في القبلة ولم يكن ليقول ذلك إلا بعد ثبوت نسخ ما تقدم عنه ولم يعلم نسخ ذلك عنده إذا كان العدو في غير القبلة فجعلنا هذا الذي رويناه عنه من قوله هو في العدو إذا كانوا في القبلة وتركنا حكم العدو إذا كانوا في غير القبلة على مثل ما روى عنه عبيد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد كان أبو يوسف قال مرة لا يصلي صلاة الخوف بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وزعم أن الناس إنما صلوها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كما صلوها بفضل الصلاة معه وهذا القول عندنا ليس بشيء لأن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قد صلوها بعده قد صلاها حذيفة بطبرستان وما في ذلك ما أشهر من أن نحتاج إلى أن نذكره ههنا.

رضی اللہ عنہم کی روایت میں ذکر ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت عباس کے موافق ہے ۔ پس جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک کو اس صورت میں معلوم کیا جو ہم نے ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے ۔ انھوں نے اپنی رائے سے یہ بات کہی اور محال ہے کہ اس طرح اس صورت میں نماز پڑھیں جب قبلہ کی جانب نہ ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو اس طرح پڑھیں جیسے حضرت عبید اللہ سے مروی ہے کیونکہ جب وہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں کرتے تھے اور دشمن ان کی پیٹھوں کی طرف تھے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی طرف اس وقت بھی پیٹھ نہ کریں جب وہ ان کے سامنے ہوں لیکن جو کچھ ہم نے ان سے قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب دشمن قبلہ کی طرف نہ ہوتے تھے اور جب وہ قبلہ کی طرف نہ ہوں تب بھی اس بات کا احتمال ہے جیسا کہ ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا پس ہمارے علم کے مطابق ان کا قول اس کے خلاف ہے جو ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے ، اور یہ بات آپ اسی صورت میں کہہ سکتے ہیں جب آپ کی پہلی بات کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا ہے اور ان کے نزدیک اس صورت میں اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں جب دشمن غیر قبلہ کی طرف ہوں پس ہم نے ان کا جو قول روایت کیا اسے ہم اس صورت میں اپناتے ہیں جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب نہ ہوں تو ہم ان کے حکم حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت پر رکھتے ہیں ۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز خوف نہ پڑھی جائے ان کے خیال میں صحابہ کرام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصول فضیلت کے لیے پڑھی تھی ۔ لیکن ہمارے نزدیک اس بات کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ صحابہ کرام نے آپ کے بعد بھی یہ نماز پڑھی ہے ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں یہ نماز پڑھی اس میں جو کچھ بیان ہوا وہ مشہور ہونے کے باعث محتاج تعارف نہیں ۔

marfat.com

فَإِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الْآيَةَ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمُ انْقَطَعَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَكَانَ الْخِطَابُ هٰهُنَا لَهُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَعْمُولًا بِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا كَانَ يُعْمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ شُجَاعٍ الثَّلْجِيَّ يَعِيبُ قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ هٰذَا وَيَقُولُ إِنَّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّاسِ جَمِيعًا فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ يَقْطَعُهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا شَيْئًا لَا يَفْعَلُهُ فِي الصَّلٰوةِ مَعَ غَيْرِهِ وَأَنَّهُ يَقْطَعُهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ خَلْفَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَلْفَهُ لَا يَقْطَعُهَا الذَّهَابُ وَالْمَجِيءُ وَاسْتِدْبَارُ الْقِبْلَةِ إِذَا كَانَتْ صَلٰوةَ خَوْفٍ كَانَتْ خَلْفَ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

اگر وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کریں" اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے لیے نماز قائم کریں اور وہ کہیں کہ یہ اس صورت میں حکم ہے جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور جب آپ ان میں نہ ہوں تو یہ حکم منقطع ہو جائے گا۔ تو ان سے جواباً کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً " (آخر تک) آپ ان کے اموال سے صدقہ لیں ان کو پاک وصاف کریں اور ان کے لیے دعائے رحمت کریں۔ یہاں آپ سے خطاب ہے لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ اس پر آپ کے بعد بھی اسی طرح عمل کیا جائے گا جیسے آپ کی (ظاہری) حیات طیبہ میں عمل کیا گیا۔ مجھے (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے احمد بن ابی عمر رحمہ اللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اس قول کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا دیگر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن کسی شخص کے لیے اس نماز میں ایسا کلام کرنا جائز نہیں جو اسے توڑ دے۔ پس اسے اس میں وہ عمل نہیں کرنا چاہیے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نہیں کیا۔ آپ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو بھی وہ عمل توڑ دیتا ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز کو توڑتا ہے مثلاً حدث وغیرہ۔ پس جب آپ کے پیچھے نماز خوف کو آنا جانا اور قبلہ کی طرف نہیں توڑتا تو کسی دوسرے کے پیچھے نماز (نماز خوف) کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ ۶۴ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْحَرْبِ فَتَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ رَاكِبٌ هَلْ يُصَلِّي أَمْ لَا

باب ۶۴: حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ ابْنُ نُوحٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا انھوں (مشرکوں) نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا، فرماتے ہیں اس دن آپ نے عصر کی نماز نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ

marfat.com

وسلم يقول يوم الخندق شغلونا عن صلوٰة العصر قال ولم يصلها يومئذ حتى غابت الشمس ملأ الله قبورهم نارا وقلوبهم نارا وبيوتهم نارا۔

ان (کفار) کی قبروں کو آگ سے بھر دے ان کے دلوں کو آگ سے اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الراكب لا يصلي الفريضة على دابته وان كان في حال لا يمكنه فيها النزول قالوا لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل يومئذ راكبا وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ان هذا الراكب يقاتل فلا يصلي وان كان الراكب لا يقاتل ولا يمكنه النزول صلى وقد يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل يومئذ لانه كان يقاتل فالقتال عمل والصلوٰة لا يكون فيها عمل وقد يجوز ان يكون لم يصل يومئذ لانه لم يكن امر حينئذ ان يصلي راكبا۔

١٧٥٨ - فنظرنا في ذلك فاذا ابراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا ابو عامر وبشر بن عمر عن عمر عن ابن ابي ذئب ح وحدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن عبد الرحمن بن ابي سعيد الخدري عن ابيه قال حبسنا يوم الخندق حتى كان بعد المغرب بهوي من الليل حتى اذا كفينا وذلك قول الله تعالى وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله قويا عزيزا قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فاقام الظهر فاحسن صلاتها كما كان يصليها في وقتها ثم امره فاقام العصر فصلاها كذلك ثم امره فاقام المغرب فصلاها

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ سوار، سواری پر نماز نہ پڑھے اگرچہ ایسی حالت میں ہو کہ اس کے لیے اترنا ممکن نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں اس لیے کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کی حالت میں بھی نماز نہ پڑھی۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ سوار لڑ رہا ہے تو نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی نہیں لڑ رہا اور اس کے لیے اترنا بھی ممکن نہیں تو نماز پڑھ لے ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اس دن نہ پڑھی ہو کہ آپ لڑ رہے ہوں۔ لڑائی ایک عمل ہے اور نماز میں کوئی عمل نہیں ہوتا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے اس دن نماز اس لیے نہ پڑھی ہو کہ اس وقت تک سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

پس ہم نے اس پر غور کیا اور دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں غزوۂ خندق کے دن رکاوٹ پیش آئی حتیٰ کہ مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گزر گیا یہاں تک کہ ہمیں کفایت کی گئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے "وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ" (آخر تک)۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ظہر کی نماز کھڑی کی اور اسے نہایت عمدگی سے ادا کیا جیسے آپ اسے اپنے وقت میں پڑھتے تھے۔ پھر ان کو حکم دیا تو عصر کی نماز قائم کی۔ آپ نے اسے بھی اسی طرح ادا کیا پھر ان کو حکم دیا تو مغرب کی نماز کھڑی کی اسے بھی آپ نے اسی طرح پڑھا اور یہ نمازِ خوف کے بارے میں ارشادِ خداوندی "فرجالا او رکبانا، پس پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر نماز پڑھو"

كَذٰلِكَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّنْزِلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا۔

فَاَخْبَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ تَرْكَهُمْ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَئِذٍ رُكْبَانًا اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اُبِيْحَ لَهُمْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَانَ فِي الْحَرْبِ وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُوْلُ عَنْ دَابَّتِهِ اَنَّ لَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهَا اِيْمَاءً وَكَذٰلِكَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ فَخَافَ اِنْ سَجَدَ اَنْ يَّفْتَرِسَهُ سَبُعٌ اَوْ يَضْرِبَهُ رَجُلٌ بِسَيْفٍ فَلَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ قَاعِدًا اِنْ كَانَ يَخَافُ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ وَيُوْمِيْ اِيْمَاءً وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس دن سواری کی حالت میں نماز پڑھنا اس کے جواز سے پہلے کا عمل تھا پھر اس آیت کے ذریعے ان کے لیے جائز کر دیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص لڑائی کی حالت میں ہو اور اس کے لیے سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زمین پر ہو اور اسے ڈر ہو کہ سجدہ کرنے سے وہ کسی درندے کا شکار ہو جائے گا یا کوئی شخص اسے تلوار سے مار دے گا اور قیام کی حالت میں اس بات کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ تمام امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ ۶۵ الْاِسْتِسْقَاءِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ فِيْهِ صَلٰوةٌ اَمْ لَا

۱۷۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ هُوَ اَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ

باب ۶۵: طلب بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے۔

حضرت شریک ابن عبد اللہ ابن ابی نمر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ جمعہ کے دن منبر کے سامنے والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر عرض کیا "یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما"، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں نہ تو کوئی بادل اور نہ ہی اس کا کوئی ٹکڑا نظر آتا تھا حالانکہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی حویلی اور گھر بھی نہ تھا۔ فرماتے ہیں پس پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال جیسا بادل کا ایک ٹکڑا آیا آسمان کے درمیان پہنچا تو پھیل گیا پھر برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا پھر آنے والے جمعہ کو وہ شخص مسجد

marfat.com

فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجَ يَمْشِي فِي الشَّمْسِ

۱۷۶۰- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلَى شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ أَخْبَرَكَ أَبُوكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۱۷۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عِنْدَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حُبِسَ الْمَطَرُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ فَأَلَّفَ اللّٰهُ بَيْنَ السَّحَابِ فَوَبَلَتْنَا حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَيُهِمُّهُ مِنْ نَفْسِهِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمُطِرْنَا سَبْعًا قَالَ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ إِذْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَرْفَعَهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَوَّرَ مَا فَوْقَ رُءُوسِنَا مِنْهَا حَتَّى كَأَنَّا فِي إِكْلِيلٍ يُمْطَرُ مَا حَوْلَنَا وَلَا نُمْطَرُ۔

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَأَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ قِيلَ لَهُ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کے دروازے سے داخل ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ اسے ہم سے روک لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر یہ دعا کی: اللھم حوالینا الخ یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا ان ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا فرماتے ہیں پس بارش تھم گئی اور آپ باہر نکل کر دھوپ میں تشریف لے گئے۔

حضرت سعید ابن ابی سعید، حضرت شریک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلیمان بن مغیرہ، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن منبر کے پاس کھڑا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کسی نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی اور جانور ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے آپ نے دست مبارک اٹھائے اس وقت آسمان میں بادل نہ تھے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع فرمایا اور بارش برسنے لگی حتیٰ کہ ہر شخص گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا سات دن تک بارش ہوتی رہی، فرماتے ہیں دوسرے جمعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے لگے تو مسجد میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مکانات تباہ ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ اسے ہم سے اٹھا لے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا کر دعا مانگی یا اللہ! ہمارے اردگرد ہو ہم پر نہ ہو چنانچہ وہ ہمارے اوپر سے چھٹنے لگے گویا کہ ہمارے اوپر تاج تھا ہمارے اردگرد بارش برستی تھی ہمارے اوپر نہیں تھی۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی، زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گئے فرماتے

marfat.com

قحط المطر واجدبت الارض وهلك المال قال فمد يديه حتى رأيت بياض ابطيه ثم ذكر نحو حديث ابن ابي داود۔

۱۷۶۳۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن معبد قال ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه۔

۱۷۶۴۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابي الجعد عن شرحبيل بن السمط قال قلنا لكعب بن مرة او مرة بن كعب حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ابوك واحذر قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على مضر فاتيته فقلت يا رسول الله ان الله قد نصرك واستجاب لك وان قومك قد هلكوا فادع الله لهم فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا طبقا غدقا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار قال فما كان الا جمعة او نحوها حتى مطروا۔

قال ابوجعفر فذهب قوم الى ان سنة الاستسقاء هو الابتهال الى الله تعالى والتضرع اليه كما في هذه الآثار وليس في ذلك صلوة وممن ذهب الى ذلك ابوحنيفة وخالفهم في ذلك آخرون منهم ابويوسف فقالوا بل السنة في الاستسقاء ان يخرج الامام بالناس الى المصلى ويصلي بهم هنالك ركعتين ويجهر فيهما بالقراءة ثم يخطب ويحول رداءه فيجعل اعلاه اسفله واسفله اعلاه الا ان يكون رداء ثقيلا لا يمكنه قلبه كذلك او يكون طيلسانا فيجعل الشق الايمن منه على الكتف الايسر

ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی چمک دیکھی، پھر انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۷۶۱) کی طرح ذکر کیا۔

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شرحبیل بن سمط فرماتے ہیں ہم نے حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب (راوی کو شک ہے) سے عرض کیا ہمیں کوئی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں ہمیں محروم نہ کیجیے۔ انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر پر بددعا کی اس کے بعد میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ کی دعا قبول فرمائی (اب) آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے' ان کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا فرمائی: "اللھم اسقنا الخ، یا اللہ! ہم پر مفید، خوشگوار (غلہ وغیرہ) اگانے والی (زمین کو) ڈھانپنے والی' شادابی لانے والی، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی اور نفع دینے والی نہ نقصان دینے والی بارش برسا۔" فرماتے ہیں پس جمعہ یا اس کے قریب کا کوئی دن تھا کہ بارش برسنے لگی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ طلب بارش کو سنت قرار دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور زاری کرنا ہے جیسا کہ ان روایات میں ہے اور اس میں نماز (مسنون) نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ لیکن اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں استسقاء میں سنت یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عیدگاہ کی طرف جائے وہاں ان کو دو رکعتیں پڑھائے اور ان میں بلند آواز سے قرأت کرے پھر خطبہ دے اور اپنی چادر کو اُلٹائے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے حصے کو اوپر کی طرف کرے مگر جب کہ چادر بھاری ہو اور اس کو اُلٹانا ممکن نہ ہو یا طیلسان (ایک سبز رنگ کی چادر جسے علماء و مشائخ استعمال

marfat.com

والشق الأيسر منه على الكتف الأيمن وقالوا ما ذكرنا
في هذه الآثار من فعل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسؤاله ربه فهو جائز أيضا يسأل الله
ذلك فليس فيه دفع أن يكون من سنة الإمام
إذا أراد أن يستسقي بالناس أن يفعل ما ذكرنا
فنظرنا فيما ذكروا من ذلك هل نجد له من
الآثار دليلا۔

[illegible]۔ فإذا يونس قد حدثنا قال أنا ابن وهب أن
مالكا حدثه عن عبد الله بن أبي بكر عن عباد بن تميم
عن عبد الله بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم خرج إلى المصلى فاستسقى فقلب رداءه
واستقبل القبلة۔

١٧٦٦۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد
قال ثنا هشيم عن يحيى بن سعيد عن عبد الله
بن أبي بكر عن عباد بن تميم عن عبد الله بن
زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج
إلى المصلى فاستسقى فحول رداءه واستقبل
القبلة۔

١٧٦٧۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو اليمان
قال أنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عباد
بن تميم أن عمه وكان من أصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم أخبره أن النبي صلى الله
عليه وسلم خرج بالناس إلى المصلى يستسقي
لهم فقام فدعا الله قائما ثم توجه قبل القبلة
فحول رداءه فسقوا۔

١٧٦٨۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد
الله بن رجاء قال أنا المسعودي عن أبي بكر بن
محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تميم عن
عمه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرتے تھے جو نیچے اس کی داہنی جانب کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف
کو داہنے کندھے پر کرے، وہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس
سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک اور آپ کا بارگاہ
خداوندی میں سوال کرنا ذکر کیا ہے وہ بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی
بارگاہ میں سوال کرے۔ اگر امام کا لوگوں کو نماز استسقاء پڑھانا سنت قرار دیا
جائے تو اس میں اس عمل (دعا وغیرہ) کی نفی نہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں
جو روایات ذکر کی ہیں ہم نے ان میں غور کیا تاکہ دیکھیں کہ کیا ان میں ان کے موقف پر
کوئی دلیل ہے؟ ___ تو حضرت عباد بن تمیم، حضرت عبد اللہ
بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے طلب بارش کی دعا کی اپنی
چادر کو الٹایا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ
حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے
گئے آپ نے طلب بارش کے لیے دعا کی چادر مبارک
الٹائی اور قبلہ رخ ہوئے۔

امام زہری فرماتے ہیں حضرت عباد بن تمیم نے مجھے
بتایا کہ ان کے چچا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے
نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو
لے کر عیدگاہ میں تشریف لے گئے تاکہ ان کے لیے بارش
کی دعا مانگیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور اسی حالت
میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر قبلہ رخ ہو کر چادر الٹائی
تو ان پر بارش برس گئی۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا رضی اللہ عنہما سے روایت
کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے گئے بارش کے لیے دعا مانگی اور چادر الٹائی، فرماتے
ہیں ہم نے پوچھا کیا آپ نے پہلے [illegible] اور پھر [illegible]

فَاسْتَسْقَى فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ قَالَ قُلْتُ جَعَلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ وَالْأَسْفَلَ عَلَى الْأَعْلَى قَالَ لَا بَلْ جَعَلَ الْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَالْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ۔

حصے کو اُوپر کیا؟ انھوں نے فرمایا نہیں بلکہ بائیں (کاندھے) والی کو دائیں (کاندھے) پر اور دائیں کاندھے والی جانب کو بائیں کاندھے پر کیا۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُحَوِّلَهَا قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلب بارش کے لیے تشریف لے گئے آپ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر نچلی جانب کو اوپر کی طرف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اسے اُلٹانے میں بوجھ محسوس کیا تو اُسے کاندھے پر اُلٹا دیا۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دُعا مانگی تو چادر کو اُلٹایا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ قَلْبُهُ لِرِدَائِهِ وَصِفَةُ قَلْبِ الرِّدَاءِ كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلَى يَمِينِهِ مِنْهُ عَلَى يَسَارِهِ وَمَا عَلَى يَسَارِهِ عَلَى يَمِينِهِ لَمَّا ثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ فَقَلَبَهُ كَذٰلِكَ هُوَ وَمَا لَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِيهِ حَوَّلَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ مِنْهُ أَيْسَرَ وَالْأَيْسَرَ مِنْهُ أَيْمَنَ فَقَدْ زَادَ مَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ وَلَا يُتْرَكَ۔

ان روایات میں چادر اُلٹانے اور اس کے طریقے کا ذکر ہے اور یہ کہ اگر چادر بھاری ہونے کی وجہ سے نچلے کنارے کو اوپر کی طرف اور اوپر والے کو نیچے کی طرف کرنا ممکن نہ ہوتا تو آپ دائیں (کنارے) کو بائیں کندھے پر اور بائیں (کنارے) کو دائیں پر ڈال دیتے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب تک اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف اور نچلے حصے کو اوپر کی طرف اُلٹانا ممکن ہو تو اسی طرح کیا جائے اور جہاں ایسا ممکن نہ ہو تو دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف کر کے اُلٹائے۔ پس جو کچھ ان روایات میں پہلی

۱۷۷۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حُبَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنَّا تَمَارَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ جن کا بنو مالک بن حبیل سے تعلق تھا فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ ولید بن عقبہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء کے بارے میں ہم لوگ مسجد میں بحث کر رہے تھے انھوں نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارے بھتیجے ولید نے بھیجا ہے اور وہ امیر مدینہ ہیں۔

marfat.com

وسلم في الاستسقاء قال لا ولكن ارسلك ابن اخيكم الوليد وهو امير المدينة ولو انه ارسل فسأل ما كان بذلك بأس ثم قال ابن عباس خرج النبي صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير فصلى ركعتين كما يصلي في العيدين.

لیکن اگر انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑوں میں عجز و انکسار کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ عیدگاہ میں پہنچے. آپ نے تمہارے خطبے کی طرح کوئی خطبہ نہ دیا بلکہ مسلسل دعا، تضرع اور تکبیر میں مصروف رہے پھر آپ نے نمازِ عید کی طرح دو رکعتیں پڑھیں

فقوله كما يصلي في العيدين يحتمل انه جهر فيهما كما جهر في العيدين.

پس ان کا قول "عید کی طرح" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اس نماز میں جہری قرأت فرمائی جیسا کہ آپ عیدین میں جہر فرماتے تھے

۱۷۷۲- حدثنا فهد قال ثنا عبيد بن اسحق العطار قال ثنا حاتم بن اسمعيل فذكر باسناده مثله وزاد فصلى ركعتين ونحن خلفه يجهر فيهما بالقراءة ولم يؤذن ولم يقم ولم يقل مثل صلوة العيدين

عبید بن اسحاق عطار فرماتے ہیں ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا. البتہ اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے پیچھے تھے آپ نے دونوں رکعتوں میں بلند قرأت فرمائی اذان اور اقامت نہ کہی گئی انھوں نے "نمازِ عید کی طرح" کے الفاظ نہیں کہے.

فدل ذلك ان قوله مثل صلوة العيدين في الحديث الاول انما اراد به هذا المعنى انه صلى بلا اذان ولا اقامة كما يفعل في العيدين.

یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت "نمازِ عیدین کی طرح" کے الفاظ سے یہی معنی مراد ہے کہ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھی جیسے عیدوں کی نماز میں ہوتا ہے۔

۱۷۷۳- حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن هشام بن اسحق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه فذكر مثل حديث ربيع عن اسد قال سفيان فقلت للشيخ الخطبة قبل الصلوة او بعدها قال لا ادري.

ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں. انھوں نے حضرت اسد سے ربیع کی روایت (حدیث [illegible]) کی طرح ذکر کیا. حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے شیخ (حضرت ہشام) سے پوچھا کہ خطبہ نماز سے پہلے ہے یا بعد میں؟ انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

ففي هذا الحديث ذكر الصلوة والجهر فيها بالقراءة ودل جهره فيها بالقراءة انها كصلوة العيد التي تفعل نهارا في وقت خاص فحكمها الجهر وكذلك ايضا صلوة الجمعة هي من صلوة النهار ولكنها مفعولة في يوم خاص فحكمه الجهر فثبت بذلك ان كذلك حكم الصلوات التي تصلى بالنهار لا في سائر الايام ولكن لعارض او في يوم خاص فحكمها الجهر وكل صلوة تفعل

اس حدیث میں نماز اور اس میں جہری قرأت کا ذکر ہے، اور اس میں قرأت کا آواز بلند ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نمازِ عید کی طرح ہے جو دن کی زائد نماز ہے ایک خاص وقت میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں جہر کا حکم ہے اسی طرح جمعہ کی نماز بھی دن کی نماز ہے لیکن وہ ایک مخصوص دن میں پڑھی جاتی ہے. پس اس میں بھی جہر کا حکم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ دن کی وہ نمازیں جو روزانہ نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کسی وجہ سے یا کسی خاص دن میں پڑھی جاتی ہیں. ان میں جہری قرأت کا حکم ہے اور دن کی وہ نمازیں جو کسی خاص وجہ سے یا کسی

marfat.com

فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا إِلَّا لِعَارِضٍ وَلَا فِي وَقْتٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْمُخَافَتَةُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ صَلٰوةَ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

خاص دن سے مخصوص نہیں ان میں آہستہ قرأت کا حکم ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نمازِ استسقاء سنتِ قائمہ ہے اس کو چھوڑنا مناسب نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۷۷۴ـ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ يَوْمًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ إِلَى جَدْبِ جَنَابِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ وَأَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَأَى الْتِوَاءَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ وَتَسَرُّعَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے بارگاہِ رسالت میں بارش رکنے کی شکایت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بچھانے کا حکم فرمایا چنانچہ اسے عیدگاہ میں رکھا گیا۔ آپ نے لوگوں کو ایک خاص دن (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم دیا۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں۔ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا تم نے میرے سامنے اپنی زمین کے خشک ہونے اور بارش کے اپنے وقت سے مؤخر ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کیا وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا پھر فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رب العالمین" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے یوم قیامت کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے ہم فقیر ہیں ہم پر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو ہم پر اتارے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے والی بنا" پھر ہاتھ اٹھائے اور مسلسل اٹھائے رکھے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی طرف پیٹھ مبارک پھیری اور چادر مبارک کو الٹایا اور ہاتھ اٹھائے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (منبر سے) نیچے تشریف لائے۔ دو رکعتیں نماز پڑھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے وہ گرجے، چمکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسنے لگی۔ پس آپ مسجد میں تشریف نہ لائے کہ ندی نالے بہنے لگے جب آپ نے لوگوں کو کپڑے اوڑھے کسی اوٹ کی طرف جلدی کرتے دیکھا تو ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

marfat.com

وَاَنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَیْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ الْاَیْمَنَ عَلَی الْاَیْسَرِ وَالْاَیْسَرَ عَلَی الْاَیْمَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ہمیں اذان و اقامت کے بغیر دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی چہرۂ انور قبلہ کی طرف پھیرا ہاتھوں کو اٹھایا اور چادر کو الٹایا اس کے دائیں کنارے کو بائیں (کاندھے) پر اور بائیں طرف کو دائیں (کاندھے) پر کیا۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ فَحَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ یَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ قَرَاَ فِیْهِمَا وَجَهَرَ۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے جو صحابی تھے (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی آپ نے اپنی پیٹھ مبارک لوگوں کی طرف اور چہرۂ انور قبلہ کی طرف کیا دعا مانگی، چادر الٹائی پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرِ الْجَهْرَ۔

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے ابن ابی ذئب نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے جہر کا ذکر نہیں کیا۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ ذِكْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِكْرِ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً غَیْرَ اَنَّهٗ قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ خُطْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰی كَانَتْ فَفِیْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهٗ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِیْهَا خُطْبَةٌ وَهِیَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَرَاَیْنَا الْعِیْدَیْنِ فِیْهِمَا خُطْبَةٌ

ان روایات میں نماز کے ساتھ خطبے کا ذکر ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء میں خطبہ بھی ہے البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں اختلاف ہے کہ وہ کس وقت تھا حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نماز کے بعد خطبہ دیا۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ جمعہ (کی نماز) میں خطبہ ہے لیکن وہ نماز سے پہلے ہے جبکہ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے

marfat.com

وَهِيَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَأَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ خُطْبَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ بِاَيِّ الْخُطْبَتَيْنِ هِيَ اَشْبَهُ فَنَعْطِفُ حُكْمَهَا عَلٰى حُكْمِهَا فَرَاَيْنَا خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ فَرْضًا وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ مُضَمَّنَةٌ بِهَا لَا تُجْزِئُ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا وَرَاَيْنَا خُطْبَةَ الْعِيْدَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِاَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ تُجْزِئُ اَيْضًا وَاِنْ لَمْ يَخْطُبْ وَرَاَيْنَا صَلٰوةَ الْاِسْتِسْقَاءِ تُجْزِئُ اَيْضًا وَاِنْ لَمْ يَخْطُبْ اَلَا تَرٰى اَنَّ اِمَامًا لَوْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَلَمْ يَخْطُبْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ مُجْزِئَةً غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ اَسَاءَ فِيْ تَرْكِهِ الْخُطْبَةَ فَكَانَتْ بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ اَشْبَهَ مِنْهَا بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعُهَا مِنْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ مِثْلَ مَوْضِعِهَا مِنْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ لَا قَبْلَهَا وَهٰذَا مَذْهَبُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ۔

١٧٧٨۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ يَسْتَسْقِيْ وَكَانَ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَخَرَجَ فِيْمَنْ كَانَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَاَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ فَقَامَ قَائِمًا عَلٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَغْفَرَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُقِمْ۔

١٧٧٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ كَانَ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں استسقاء کا خطبہ ان دونوں میں سے کس سے زیادہ مشابہ ہے تاکہ ہم اس کے مطابق اس پر حکم لگائیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور یہ جمعہ کی نماز میں شامل ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی اور عیدین کا خطبہ اس طرح نہیں کیونکہ عیدین کی نماز اس کے بغیر بھی صحیح ہوتی ہے۔ اسی طرح نمازِ استسقاء بھی خطبہ کے بغیر صحیح ہو جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائے اور خطبہ نہ دے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ البتہ اس نے خطبہ چھوڑ کر غلطی کی ہے پس یہ خطبہ جمعہ کی بہ نسبت عیدین کے خطبہ سے زیادہ مشابہ ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ استسقاء کا خطبہ اس وقت ہو جب عید کا خطبہ ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ نماز کے بعد ہے پہلے نہیں۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (صحابہ کرام) سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے نمازِ استسقاء پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن یزید، استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرماتے ہیں ان کے ساتھ جانے والوں میں حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں اس دن میں بھی ان کے ساتھ تھا وہ منبر کے بغیر سواری پر کھڑے ہوئے، بارش کے لیے دعا کی، طلب مغفرت کی اور دو رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے پیچھے تھے انھوں نے بلند آواز سے قرأت کی لیکن اس دن اذان اور اقامت نہ ہوئی۔

علی بن جعد کہتے ہیں مجھے زہیر نے بتایا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بات ذکر نہیں کی کہ حضرت عبداللہ ابن یزید نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

marfat.com

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا ابنُ مَرزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ خَرَجَ عَبدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیدَ یَستَسقِی بِالکُوفَۃِ فَصَلّٰی رَکعَتَینِ ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن یزید استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۶۶ صَلٰوۃِ الکُسُوفِ کَیفَ ھِیَ

نماز کسوف کا طریقہ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَھبٍ قَالَ اَخبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابنِ شِھَابٍ عَن عُروَۃَ عَن عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَاَطَالَ القِرَاءَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَاَطَالَ القِیَامَ وَھُوَ دُونَ قِیَامِہِ الاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوعَ وَھُوَ دُونَ رُکُوعِہِ الاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثلَ ذٰلِکَ غَیرَ اَنَّ الرَّکعَۃَ الاُولٰی مِنھُمَا اَطوَلُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہوئے طویل قرأت فرمائی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے رکوع سے سر اٹھایا کافی وقت کھڑے رہے لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا اس کے بعد سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور اس (پہلی رکعت) کی طرح کیا البتہ دونوں میں سے پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَھبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَن ھِشَامِ بنِ عُروَۃَ عَن اَبِیہِ عَن عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِثلَہٗ ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَھبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَن یَحیَی بنِ سَعِیدٍ عَن عَمرَۃَ عَن عَائِشَۃَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِثلَہٗ ۔

حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَکرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بنُ اِسمٰعِیلَ قَالَ ثَنَا سُفیَانُ الثَّورِیُّ قَالَ ثَنَا یَحیَی بنُ سَعِیدٍ عَن عَمرَۃَ وَھِشَامِ بنِ عُروَۃَ عَن اَبِیہِ عَن عَائِشَۃَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَحوَہٗ ۔

یحییٰ بن سعید اور ہشام حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَھبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَن زَیدِ بنِ اَسلَمَ عَن عَطَاءِ بنِ یَسَارٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِثلَہٗ ۔

حضرت عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعقُوبُ بنُ حُمَیدٍ قَالَ ثَنَا یَحیَی بنُ سُلَیمٍ عَن اِسمٰعِیلَ بنِ

حضرت ابن عمر اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ الفول

marfat.com

أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ الرُّكُوْعَ الثَّانِيَ كَانَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ وَلٰكِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ مِثْلُهُ قَالَ وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ۔

نے اس کے برابر ہونے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ وہ دن تھا جب (حضور علیہ السلام کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰكَذَا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا وہ کہتے ہیں نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نہیں یہ آٹھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۷۸۷- **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخُسُوْفِ فَقَامَ فَافْتَتَحَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے نماز شروع کی پھر قرأت کی اس کے بعد رکوع کیا سر اٹھا کر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قرأت کی پھر رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھایا تو پھر قرأت کی پھر سجدہ کیا اس کے بعد دوسری بار (دوسری رکعت) میں بھی اسی طرح کیا۔

۱۷۸۸- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ قطان، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۸۹- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا حَبِيْبٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے حضرت حبیب نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۰- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ۔

حضرت حکم ایک شخص سے جنھیں حنش کہا جاتا تھا اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں کو سورج گرہن کی نماز اس طرح پڑھائی پھر انھوں نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں

marfat.com

۱۷۹۱- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ تَعْنِيْ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ-

استدلال کیا ہے۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پھر تین رکوع کرتے اس کے بعد دو سجدے کرتے پھر کھڑے ہوتے اور تین رکوع اور دو سجدے کرتے یعنی سورج گرہن کی نماز میں ایسا کرتے۔

۱۷۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْاٰيَاتِ قَالَ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ-

حضرت عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز آیات (نشانیوں والی نماز یعنی سورج گرہن کی نماز) کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

۱۷۹۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ اَسَدٍ وَزَادَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ-

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی انھوں نے حضرت ربیع کی روایت (حدیث [illegible]) کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا جب تم اس سے کوئی بات دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

قَالُوْا وَقَدْ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّثْلَ هٰذَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح کیا پس انھوں نے یوں ذکر کیا

۱۷۹۴- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اَدْرِيْ اَيُّ اَرْضٍ يَعْنِيْ مَا كَانَ بِهٖ مِنَ التَّفَرُّسِ هٰكَذَا ذَكَرَ الْخَصِيْبُ اَوْ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فَقِيْلَ لَهٗ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں زمین میں زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا نہ معلوم یہ کیسی زمین ہے یعنی آپ فکرمند ہو گئے۔ خصیب راوی نے اسی طرح ذکر کیا ہے یا زمین میں زلزلہ آیا تو ان سے کہا گیا کہ زمین میں زلزلہ آیا ہے تو وہ تشریف لے گئے لوگوں کو نماز پڑھائی چار تکبیریں کہیں پھر طویل قراءت کی، تکبیر کہی، رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اس

marfat.com

وَكَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ اَرْبَعًا فَقَرَأَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ اَرْبَعًا فَقَرَأَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَفِي الْاُخْرٰى سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ۔

کے بعد چار تکبیریں کہیں بعد ازاں طویل قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اسی طرح کیا ازاں بعد سلام پھیر دیا اور فرمایا گرہن کی نماز اسی طرح ہے آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ آل عمران کی تلاوت فرمائی۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا بَلْ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ كَذٰلِكَ اَبَدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا تَوْقِيْتَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

۱۷۹۵- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نماز کو سورج روشن ہونے تک مسلسل طویل کرے پھر رکوع اور سجدہ کرے اس میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے ـــــ حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر سورج چوتھے رکوع میں روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدہ کرے۔

فَهٰذَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ وَالرَّابِعَةُ هِيَ الْاُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ رُكُوْعًا مَعْلُوْمًا وَاِنَّمَا يَرْكَعُ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْكَسِفَةً حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَانِ كَسَائِرِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ اِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَهُمَا وَاِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَهُمَا ثُمَّ الدُّعَاءُ مِنْ بَعْدِهِمَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

۱۷۹۶- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

تو یہ ہیں حضرت سعید بن جبیر جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہیں کہ اگر چوتھے رکوع میں سورج روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدے کرے اور چوتھا رکوع وہی ہے جو دوسری رکعت کا پہلا رکوع ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد معلوم و مقرر رکوع نہیں جب تک سورج گرہن رہے رکوع کرتا رہے حتیٰ کہ روشن ہو جائے اس وقت نماز ختم کر دے۔ اس ضمن میں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کیا ہے کہ نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمام نوافل کی طرح سورج گرہن کی نماز بھی دو رکعات ہیں چاہو تو ان کو لمبا کرو اور چاہو تو مختصر پڑھو اس کے بعد دعا مانگنا ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۷۹۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو لوگ کھڑے

marfat.com

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ وَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ وَقَدْ اُمْحِصَتِ الشَّمْسُ۔

ہوئے پس قریب نہ تھا کہ رکوع کرتے پھر رکوع کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے پھر سر اٹھایا تو قریب نہ تھا کہ سجدہ کرتے پھر سجدہ کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے (یعنی تمام ارکان میں طوالت اختیار کی) دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جب سجدے سے سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حجاج نے حماد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ أَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکوع اور چار سجدے کیے ان میں قیام، رکوع اور سجدے کو لمبا کیا۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ صَلَوَاتٍ صَلَاةَ الْحَضَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْمَنَاسِكِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ایاس بن عامر سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار (قسم کی) نمازیں لازم فرمائیں۔ غیر سفر کی نماز چار رکعات۔ سفر کی نماز دو رکعتیں، سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں اور مناسک (عیدوں) کی نماز بھی دو رکعتیں۔

marfat.com

۱۸۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ مِثْلَ مَا ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَوَاءً۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہو گیا۔ اس کے بعد انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے ان کو نماز پڑھائی، ان کا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ایک جیسا ہے۔

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے اسود نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

۱۸۰۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى كَمَا تُصَلُّونَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج گرہن ہو گیا آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے جلدی کے باعث آپ چادر مبارک کھینچتے چلے جا رہے تھے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے اس طرح نماز پڑھائی، جیسے تم نماز پڑھتے ہو۔

۱۸۰۶- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ الشَّمْسَ أَوِ الْقَمَرَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی انسان کی موت یا زندگی سے انھیں گرہن نہیں لگتا جب یہ صورت پیدا ہو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔

۱۸۰۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ هُوَ الْمِصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے وقت اس طرح نماز پڑھتے جس طرح تم (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو سجدے کرتے ہو۔

marfat.com

بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَمَا تُصَلُّوْنَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو حضور علیہ السلام رکوع و سجدہ کرتے (نماز پڑھتے)

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكُسُوْفِ نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری اس نماز کی طرح نماز پڑھی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْاَلُ حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ۔

حضرت نعمان بن بشیر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر اور دعا کی حتی کہ روشن ہو گیا پھر فرمایا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو اہل زمین میں سے کسی بڑی شخصیت کی موت پر گرہن لگتا ہے، لیکن یہ بات اس طرح نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کو روشن کرتا ہے تو وہ اس کے لیے جھک جاتا ہے۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ۔

حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات کے باعث ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتی کہ وہ روشن ہو جائے۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت زہیر بن معاویہ حضرت ابو اسحاق سے روایت

marfat.com

بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سورج گرہن ہوا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دو رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ عِلْمَهُ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَرَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (نماز کسوف) کو انہیں جس طرح علم ہوا اور انھوں نے اسے یاد رکھا وہ اسی طرح تھا۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى كَمَا تُصَلُّونَ۔

حضرت قبیصہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح تم پڑھتے ہو۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت قبیصہ ہلالی یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ حالت خوف میں چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے میں اس دن مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے دو طویل رکعتیں پڑھیں پھر جب لوٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا فرمایا بے شک یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ جب یہ بات دیکھو تو قریب ترین فرض نماز کی طرح پڑھو۔

فَكَانَ أَكْثَرُ الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ هِيَ الْمُوَافِقَةُ لِهٰذَا الْمَذْهَبِ الْآخِرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي مَعَانِي الْأَقْوَالِ الْأُوَلِ فَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ النُّعْمَانُ عَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَةٍ وَعَلِمَهُ مَنْ وَافَقَهُ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَعْلَمِ الَّذِينَ قَالُوا رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

اس باب کی اکثر روایات اس آخری مذہب کی تائید کرتی ہیں تو ہم نے چاہا کہ پہلے اقوال کا مفہوم معلوم کریں تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر دعا مانگتے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکوع کے بعد سجدے کا علم حاصل ہوا اور جنھوں نے اس بات کی موافقت کی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان کو بھی آپ سے یہی علم حاصل ہوا، لیکن جن حضرات نے فرمایا کہ آپ نے (ایک رکعت میں) سجدے سے پہلے دو یا اس سے زیادہ رکوع کیے انہیں نماز کے طویل ہونے کے

marfat.com

قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ لِمَا كَانَ مِنْ طُوْلِ صَلٰوتِهٖ فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ هٰذَا مَعَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هُوَ اَنْ يُّجْعَلَ صَلٰوتُهٗ كَمَا قَالَ النُّعْمَانُ لِاَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ يَدْخُلُ فِيْ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ عَلَيْهِ حَدِيْثُ النُّعْمَانِ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْ كُلِّ مَا خَالَفَهٗ ثُمَّ قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ قَبِيْصَةُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ فَاَخْبَرَ اَنَّهٗ اِنَّمَا يُصَلِّيْ فِي الْكُسُوْفِ كَمَا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ ذٰلِكَ مُوَقَّتَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ لَهَا وَقْتٌ مَّعْلُوْمٌ وَّعَدَدٌ مَّعْلُوْمٌ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْمُخَالِفُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَّا قَوْلُهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَقَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّقْطَعَ الصَّلٰوةَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيُقَالُ لَهُمْ فَقَدْ قَالَ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى تَنْكَشِفَ۔

باعث معلوم نہ ہو سکا۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی ان روایات کے ساتھ تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ کی نماز حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرار دی جائے کیونکہ جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضافہ ہے پس یہ مخالف کی بات سے اولیٰ ہے۔

پھر حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے اسے مضبوط کر دیا انھوں نے فرمایا کہ جب یہ صورت ہو تو قریب ترین نماز کی طرح پڑھو، تو انھوں نے بتایا کہ آپ نماز کسوف فرض نماز کی طرح پڑھتے تھے پھر ہم ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں جنھوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی بناء پر اس سلسلے میں کوئی تعداد مقرر نہیں کی تو حضرت قبیصہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ تم نے جو قریب ترین فرض نماز پڑھی ہے اس کے مطابق یہ نماز پڑھو اس بات کی دلیل ہے کہ اس نماز میں بھی معلوم ہے اس کا وقت اور تعداد رکعات بھی معلوم ہیں پس اس حدیث کے باعث مخالفین کا مذہب باطل ہوا۔

اور ان کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہ صورت حال دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ روشنی نہ ہونے تک نماز کو توڑنا مناسب نہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ بعض احادیث میں آپ نے فرمایا پس نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

١٨١٥- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ اُرَاهُ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور میرا خیال ہے فرمایا اور زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا۔ جب تم یہ حالت دیکھو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز لازم ہے۔

marfat.com

۱۸۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي أَرْسَلَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوگیا تو آپ گھبراتے ہوئے کھڑے ہوئے آپ کو قیامت آنے کا خوف ہوا حتیٰ کہ مسجد میں تشریف لائے کھڑے ہوئے نہایت طویل رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے آپ کو کسی نماز میں اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے کسی کی موت وحیات سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، دعا اور استغفار کے ذریعے مدد مانگو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے وقت نماز کی طرح دعا اور استغفار کا بھی حکم دیا۔

فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ عِنْدَهَا وَالْاِسْتِغْفَارِ كَمَا أَمَرَ بِالصَّلٰوةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ مِنْهُمْ عِنْدَ الْكُسُوفِ الصَّلٰوةَ خَاصَّةً وَلٰكِنْ أُرِيدَ مِنْهُمْ مَا يَتَقَرَّبُوْنَ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى مِنَ الصَّلٰوةِ وَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان (صحابہ کرام) سے کسوف کے وقت کسی خاص نماز کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایسا عمل مراد ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ وہ نماز، دعا اور استغفار یا اس کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو۔

۱۸۱۷- وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ــــــ یہ بھی اس بات پر دلیل ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

۱۸۱۸- وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت وحیات کے باعث کسوف نہیں ہوتا، جب تم یہ حالت دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو

marfat.com

فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا۔

فَأُمِرُوا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِالْقِيَامِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِمْ ذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ وَأُمِرُوا فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ بِالدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ لَمْ يُؤْمَرُوا بِأَنْ لَا يَقْطَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ وَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لَهُمْ أَنْ يُطِيلُوا الصَّلٰوةَ إِنْ أَحَبُّوا وَإِنْ شَاءُوا قَصَّرُوهَا وَوَصَلُوهَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

۱۸۱۹- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَإِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ۔

فَهٰذَا عُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ قَدْ ذَكَرَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ صَلّٰى لِكُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَجُلٌ لَهُ صُحْبَةٌ وَقَدْ حَضَرَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَأَمَّا قَوْلُ عُرْوَةَ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ أَنَّهَا رَكْعَتَانِ وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ إِنْ شَاءَ طَوَّلَهُمَا وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَهُمَا إِذَا وَصَلَهُمَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِأَنَّا رَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْمَكْتُوبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ مَعَ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَتَيْنِ

پس اس حدیث میں اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ پہلی احادیث میں نماز کے بعد دعا اور استغفار کا بھی حکم ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں سورج کے روشن ہونے تک نماز نہ توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر وہ چاہیں تو نماز کو طویل کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو مختصر پڑھیں اور اسے دعا کے ساتھ ملائیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں کثیر بن عباس بیان کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورج گرہن کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اس طرح بیان کرتے تھے جس طرح حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ حضرت امام زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی نے مدینہ طیبہ میں سورج گرہن کے موقع پر صبح کی نماز کی طرح دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کیا تو انھوں نے فرمایا ہاں انھوں نے سنت کے خلاف کیا۔

تو یہ ہیں حضرت عروہ اور امام زہری جنھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انھوں نے سورج گرہن کی خاطر دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صحابی تھے نیز اس وقت کئی صحابہ کرام موجود تھے تو کسی نے بھی اس بات کا انکار نہیں کیا پس حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے قول کہ انھوں نے سنت کے خلاف کیا کی ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں اور جو کچھ ہم نے اس باب میں نماز کسوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہیں نمازی چاہے تو ان کو لمبا کرے اور چاہے تو مختصر پڑھے جبکہ ان کے ساتھ دعا کو ملائے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ہمارے نزدیک قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرائض و نوافل کی تمام نمازوں میں (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو

marfat.com

فَانْظُرْ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ كَذٰلِكَ۔

سجدے کرتے ہیں لہٰذا قیاس چاہتا ہے کہ یہ نماز بھی اسی طرح ہو۔

بَابُ ۶۷ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ كَيْفَ هِیَ

باب ۶۷: سورج گرہن کی نماز میں قرائت کیسی ہو؟

۱۸۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ حَرْفًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ کسوف میں ایک حرف بھی نہیں سنا۔

۱۸۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ کسوف پڑھائی لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثعلبہ، حضرت سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ لِاَنَّهَا مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ سورج گرہن کی نماز اسی طرح ہے اس میں جہری قرأت نہ ہو، کیونکہ وہ دن کی نماز ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس

ذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةُ لَمْ يَسْمَعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوتِهِ تِلْكَ حَرْفًا وَقَدْ جَهَرَ فِيْهَا لِبُعْدِهِمَا مِنْهُ فَهٰذَا لَا يَنْفِي الْجَهْرَ اِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا۔

میں بلند آواز سے قرأت کی جائے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت ابن عباس اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہم نے اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہونے کی وجہ سے کچھ نہ سنا ہو اور آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی ہو۔ تو یہ حدیث جہر کی نفی نہیں کرتی جبکہ آپ سے اس نماز میں باآواز بلند قرأت بھی مروی ہے۔

۱۸۲۴- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی علیہ وسلم نے نماز کسوف میں جہری قرأت فرمائی۔

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ رَبِيْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تُخْبِرُ اَنَّهُ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَهِيَ اَوْلٰى لِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا اِنَّا رَاَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَانِ نَهَارًا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلّٰى فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَكَانَتْ فَرَائِضُ هٰكَذَا حُكْمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ جُهِرَ فِيْهِ وَكَذٰلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا اُخُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ مِثْلُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ هٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ قَوْلِ مَنْ يَرٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً هٰكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهُ يُجْهَرُ فِيْهَا

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی لہٰذا یہ روایت ہمارے نزدیک اس بنا پر بہتر ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ اس اختلافی مسئلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ظہر اور عصر کی نمازیں دن کو روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی جاتی اور جمعۃ المبارک کی نماز ایک خاص دن میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں بلند آواز سے قرأت ہوتی ہے پس فرائض کا یہی حکم ہے ان میں سے جو دن کے وقت روزانہ ادا کیے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوگی جو خاص دنوں میں پڑھے جائیں ان میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی نوافل کا بھی یہی حکم ہے جو دن کے وقت روزانہ پڑھے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوتی ہے اور جو خاص دنوں میں ادا کیے جاتے ہیں مثلاً عیدین کی نماز تو ان میں بلند آواز سے قرأت ہوگی۔

یہ وہ بات ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور جن حضرات کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز پڑھنی چاہیے ان کے نزدیک اس کا بھی یہی حکم ہے کہ بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ اور نبی اکرم

marfat.com

بِالْقِرَاءَةِ وَقَدْ شَدَّ قَوْلَهُ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ اَنَّ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ كَذٰلِكَ اَيْضًا لِمَا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا كَحُكْمِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَهُوَ الْجَهْرُ لَا الْمُخَافَتَةُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک جسے ہم نے اس سے پہلے اس کتاب میں ذکر کیا ہے، کہ نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت ہوگی اس بات کی تائید کرتا ہے۔

پس جب وہ بات جو ہم نے فرائض وسنن کے بارے میں ذکر کی ہے ثابت ہوگئی تو ثابت ہوا کہ نماز کسوف بھی اسی طرح ہے کیونکہ یہ خاص وقت میں ادا کی جانے والی سنت ہے تو اب واجب ہوا کہ اس کی قرأت کا حکم وہی ہو جو خاص دنوں میں ادا کی جانے والی سنت نمازوں کا ہے یعنی بلند آواز سے قرأت کی جائے آہستہ نہیں۔ یہی قیاس اور غور وفکر کا تقاضا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور اس سلسلے میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۸۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ اَنَّ عَلِيًّا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔ وَقَدْ صَلّٰى عَلِيٌّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت کی اور آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز پڑھ چکے تھے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

بَابُ ۶۸ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَيْفَ هُوَ

باب ۶۸: رات اور دن کے نوافل

۱۸۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت یعلی بن عطا فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن عبداللہ بارقی سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے اسے مرفوعاً (حضور علیہ السلام) سے بیان کیا آپ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعتیں ہیں۔

۱۸۲۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِيْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مذہب ہے۔ وہ کہتے ہیں رات اور دن کی نماز اسی طرح دو، دو رکعتیں ہیں

marfat.com

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَمَّا صَلٰوةُ النَّهَارِ فَإِنْ شِئْتَ تُصَلِّيْ بِتَكْبِيْرَةٍ مَثْنٰى مَثْنٰى تُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا وَكَرِهُوْا أَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا وَإِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَكَرِهُوْا أَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ كُلَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ سِوٰى عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ وَسِوٰى مَا رَوَاهُ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّمَا يَقْصِدُ إِلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ خَاصَّةً دُوْنَ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْوِتْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ أَيْضًا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دن کی نماز چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھو، دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرو اور اگر چاہو تو چار پڑھو لیکن اس سے زائد کو وہ مکروہ جانتے ہیں البتہ رات کی نماز کے بارے میں ان میں اختلاف ہے ان میں سے بعض کہتے ہیں اگر چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھو، چاہو تو چار پڑھو، چاہو چھ پڑھو اور چاہو تو آٹھ پڑھو اس سے زائد پڑھنے کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی البارقی اور حضرت عمری بواسطہ حضرت نافع کے علاوہ جنہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت کی ہے انھوں نے صرف رات کی نماز مراد لی ہے دن کی نماز نہیں اور یہ بات ہم وتروں کے باب میں ذکر کر چکے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا عمل مروی ہے جو ان دو حدیثوں کے ضعف پر دلالت کرتا ہے جنھیں ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا ہے۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعتیں اور دن کو چار رکعتیں (ایک سلام کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوٰى عَنْهُ عَلِيٌّ الْبَارِقِيُّ

حضرت جبلہ بن سحیم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کو سلام کے ساتھ جدا نہیں کرتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعات پڑھتے تھے۔

پس محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کریں جو حضرت علی البارقی

marfat.com

ثُمَّ يَفْعَلُ خِلَافَ ذٰلِكَ ـ

١٨٣١ - وَاَمَّا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَنْ عُبَيْدَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ النَّخَعِيُّ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدْمِنُ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَنْ تُرْتَجَ حَتّٰى يُصَلَّى الظُّهْرُ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهِنَّ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ اَنْ تُرْتَجَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَفِيْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَيْنَهُنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا اِلَّا التَّشَهُّدُ ـ

نے ان سے روایت کی ہے پھر اس کے خلاف عمل کریں۔ اور وہ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ وہ یوں ہے:

۱۸۳۱۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے میں نے عرض کیا یارسول! آپ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو ایوب جب سورج ڈھل جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ ظہر کی نماز پڑھے جانے تک بند نہیں ہوتے پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس کے بند ہونے سے پہلے ان (رکعات) کے ذریعے میرا اچھا عمل اوپر کو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا ان کے درمیان جدا کرنے والا اسلام ہے فرمایا نہیں صرف تشہد ہے۔

١٨٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا فَهْدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ الْمِنْجَابِ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ لَا تَسْلِيْمَ فِيْهِنَّ يُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ ـ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يُّتَطَوَّعَ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِالنَّهَارِ لَا تَسْلِيْمَ فِيْهِنَّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَكَرْنَا اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ـ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دن کو ایک سلام کے ساتھ چار رکعات پڑھنا جائز ہے پس اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جو اس کے قائل ہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

١٨٣٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ

marfat.com

قَالَ ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ وَفِيْ كُلِّهِنَّ الْقِرَاءَةُ۔

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ظہر سے پہلے چار رکعتیں، جمعہ کے بعد چار، عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نماز) کے بعد چار چار رکعات پڑھتے تھے ان کے درمیان سلام فاصل نہیں اور ان تمام میں قرأت ہے۔

۱۸۳۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ مُحِلٍّ الضَّبِّيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کے درمیان سلام سے تفریق نہیں کرتے تھے۔

۱۸۳۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وہ (مسلمان) ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۸۳۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثنا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَاَلَ مُحِلٌّ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ قَالَ اِنْ شِئْتَ اكْتَفَيْتَ بِتَسْلِيْمِ التَّشَهُّدِ وَاِنْ شِئْتَ فَصَلْتَ۔

حضرت محل الضبی نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ظہر سے پہلے کی رکعات کے بارے میں پوچھا کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کی جائے۔ انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو سلام تشہد پر اکتفا کرو اور اگر چاہو تو تفریق کرو۔

۱۸۳۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثنا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى اِلَّا اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ مِنَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ۔

حضرت ابو معشر سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعات ہیں البتہ اگر تم چاہو تو دن کو چار رکعات یوں پڑھو کہ صرف ان کے آخر میں سلام پھیرو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ حُكْمُ صَلٰوةِ النَّهَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمْ يَدْفَعْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُعَارِضْهُ شَيْءٌ وَاَمَّا صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْهَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا لَهُ اَنْ يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ ثَمَانِيًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دن کی نماز کا حکم ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں نقل کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا اور نہ کوئی بات اس کے خلاف ہے۔ اور رات کی نماز کے سلسلے میں ہم نے اس باب کے شروع میں اختلاف ذکر کیا ہے پس جو لوگ رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعات

marfat.com

بِاللَّيْلِ اَحَدَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ فَقِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ وَهٰذَا الْبَابُ اِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيْفِ وَالْاِتِّبَاعِ لِمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِهٖ وَفَعَلَهُ اَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ نَجِدْ عَنْهُمْ مِنْ فِعْلِهٖ وَلَا مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهُ اَبَاحَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ بِتَكْبِيْرَةٍ اَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

پڑھتے تھے ان میں سے تین رکعات وتر تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت امام زہری نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توقیفی ہے (سماعت پر موقوف ہے) اور اس میں آپ کے فعل اور حکم نیز بعد میں صحابہ کرام کے فعل کی اتباع کرنا ہے پس ہم آپ سے کوئی ایسا فعل یا قول نہیں پاتے کہ آپ نے رات کو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتوں سے زائد کو جائز قرار دیا ہو۔ ہمارا یہی مسلک ہے اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک یہی زیادہ صحیح قول ہے۔

بَابُ ۶۹ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۶۹: جمعہ کے بعد نوافل

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا مِّنْكُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعات پڑھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ هُوَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ رَكْعَتَانِ كَالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطۂ نظر ہے کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑا نہیں جا سکتا (یعنی سنت موکدہ) وہ چار رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق نہ کی جائے انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت موکدہ) کو چھوڑنا جائز نہیں وہ ظہر کے بعد (والی نماز) کی طرح دو رکعتیں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

۱۸۳۹۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِيْ بَيْتِهٖ۔

۱۸۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهٗ وَقَالَ اَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ اَرْبَعًا قَالَ

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے وہاں سے ہٹایا اور فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت

marfat.com

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ سِتُّ رَكْعَاتٍ اَرْبَعٌ ثُمَّ رَكْعَتَانِ وَقَالُوْا قَدْ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَّلًا ثُمَّ فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ فَكَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهِ۔

۱۸۴۱- **وَالدَّلِيْلُ** عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ سُلَيْمٰنَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعٍ فَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَفِعْلِهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۱۸۴۲- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا۔

۱۸۴۳- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا فَلَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَّمَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا سِتًّا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

(کچھ) دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑنا جائز نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ (پہلے) چار پھر دو اور انھوں نے کہا کہ اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ عمل کیا ہو جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا پھر وہ عمل کیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے روایت کیا پس یہ ان کے پہلے قول میں اضافہ ہوگا۔

ان حضرات کے مسلک کی دلیل یہ ہے حضرت ابو اسحٰق، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کئی بار فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کے دن نماز پڑھی جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں ادا کیں پھر لوٹ گئے۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو جمعہ کے بعد دو پھر چار رکعات نفل (سنت مؤکدہ) پڑھتے تھے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا یہ عمل اس بنیاد پر ہو کہ آپ کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اور عمل ثابت ہوا ہو، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چھ رکعات پڑھے۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھیں جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے بتایا کہ چھ رکعات ادا کریں۔

marfat.com

١٨٢٤- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَکَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَهٗ عَلِیٌّ فَکَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ صَلّٰی بَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعًا فَاَعْجَبَنَا فِعْلُ عَلِیٍّ فَاخْتَرْنَاهُ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ التَّطَوُّعَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ تَرْکُهٗ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتٌّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّبْدَاَ بِالْاَرْبَعِ ثُمَّ یُثَنِّیْ بِالرَّکْعَتَیْنِ لِاَنَّهٗ هُوَ اَبْعَدُ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ صَلّٰی بَعْدَ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا عَلٰی مَا قَدْ نُهِیَ عَنْهُ۔

١٨٢٥- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یُّصَلِّیَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلِذٰلِکَ اسْتَحَبَّ اَبُوْ یُوْسُفَ اَنْ یُّقَدِّمَ الْاَرْبَعَ قَبْلَ الرَّکْعَتَیْنِ لِاَنَّهُنَّ لَسْنَ مِثْلَ الرَّکْعَتَیْنِ وَکَرِهَ اَنْ یُّقَدِّمَ الرَّکْعَتَانِ لِاَنَّهُمَا مِثْلُ الْجُمُعَةِ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِیْفَةَ فَکَانَ یَذْهَبُ فِیْ ذٰلِکَ اِلَی الْقَوْلِ الَّذِیْ بَدَاْنَا بِذِکْرِهٖ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد دو دو اور پھر چار رکعات ادا کرتے تھے ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول کو پسند کرتے ہوئے اختیار کر لیا۔ ــــ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت مؤکدہ) کو چھوڑنا مناسب نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعتیں پڑھی جائیں کیونکہ یہ اس بات سے زیادہ دور ہے کہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز پڑھی جائے جس سے منع کیا گیا ہے

حضرت خرشہ بن حُر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اُس کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی لیے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے چار رکعات کو دو رکعتوں سے پہلے پڑھنے کو پسند فرمایا کیونکہ وہ دو رکعتوں کی طرح نہیں ہیں پس دو رکعتوں کو مقدم کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ جمعہ (کی نماز) کی مثل ہیں۔ البتہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا وہی مسلک ہے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا هَلْ یَجُوْزُ لَهٗ اَنْ یَّرْکَعَ قَائِمًا اَمْ لَا

باب: کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟

١٨٢٦- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے قیام اور قعود دونوں حالتوں میں تکبیر کہتے تھے پس جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو قیام سے رکوع میں جاتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے

marfat.com

يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

تو بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے۔

١٨٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے، ان سے بیان کیا۔

١٨٤٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

١٨٤٩ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت ابن شقیق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

١٨٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت بدیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٥١ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد الحذاء، حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٥٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ اور حمید نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

١٨٥٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقَلٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن معقل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

marfat.com

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ الرُّكُوعِ قَائِمًا لِمَنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

١٨٥۴- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلٰثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَكَعَ۔

١٨٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٨٥٦- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٨٥٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ لِأَنَّ فِي هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَهٰذَا أَوْلٰى مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ شَقِيقٍ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کر کے رکوع کے لئے کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا مکروہ ہے انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کی دلیل یہ ہے

اہل علم کا قول

حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے اس وقت آپ بیٹھ کر پڑھتے یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تو اس حدیث میں، عبد اللہ بن شقیق کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ آپ بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد قیام کر کے رکوع میں جاتے۔ اور یہ اس پہلی حدیث سے جسے ابن شقیق نے روایت کیا، زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کا بیٹھے رہنا حتیٰ کہ

marfat.com

لِاَنَّ صَبْرَهٗ عَلَی الْقُعُوْدِ حَتّٰی یَرْکَعَ قَاعِدًا اَلْاَبْدَلُ
ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّقُوْمَ فَیَرْکَعَ قَائِمًا وَقِیَامُهٗ
مِنْ قُعُوْدِهٖ حَتّٰی یَرْکَعَ قَائِمًا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ لَهٗ اَنْ
یَّرْکَعَ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ قَاعِدًا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا
هٰذَا الْحَدِیْثَ اَوْلٰی مِمَّا قَبْلَهٗ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسَاجِدِ

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ
ابْنِ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سَعْدِ
بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ
فَلَمَّا فَرَغَ رَاَی النَّاسَ یُسَبِّحُوْنَ فَقَالَ اَیُّهَا
النَّاسُ اِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فِی الْبُیُوْتِ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ حَرَامِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ
قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الصَّلٰوةِ فِیْ بَیْتِیْ وَالصَّلٰوةِ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ تَرٰی
مَا اَقْرَبَ بَیْتِیْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوةً مَکْتُوْبَةً۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ التَّطَوُّعَ
لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّفْعَلَ فِی الْمَسَاجِدِ اِلَّا الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ
تَرْکُهٗ مِثْلَ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَالرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ
الْمَغْرِبِ وَالرَّکْعَتَیْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا
مَا سِوٰی ذٰلِکَ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَلّٰی فِی الْمَسَاجِدِ وَ
لٰکِنْ تُؤَخَّرُ ذٰلِکَ لِلْبُیُوْتِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ
اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا التَّطَوُّعُ فِی الْمَسَاجِدِ حَسَنٌ غَیْرُ

اس حالت قعدہ میں رکوع کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں سمجھتے تھے اور آپ کا قعدے سے قیام کر کے رکوع میں جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز تھا۔ لہٰذا ہم نے اس حدیث کو پہلی سے اولیٰ قرار دیا امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب: مساجد میں نوافل پڑھنا

حضرت سعد بن اسحٰق اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنو عبد الاشہل کی مسجد میں ادا فرمائی۔ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ لوگ تسبیح (نوافل) پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا لوگو! یہ نماز گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کی نماز اور مسجد کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے۔ تو میں فرض نماز کے علاوہ مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

اقوالِ اہلِ علم

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ مساجد میں وہی نماز پڑھنا مناسب ہے جسے چھوڑنا جائز نہیں مثلاً ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دو رکعتیں اور جو اس کے علاوہ ہے اسے مسجد میں پڑھنا مناسب نہیں بلکہ اسے گھروں کی طرف مؤخر کیا جائے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مساجد میں نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھروں میں پڑھنا افضل ہے

marfat.com

أَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ مِنْهُ ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

١٨٦٠ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَبَّاسُ بِتُّ اللَّيْلَةَ بِآلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُهُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ اقدس پہ شب باش ہوا فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء ادا فرمائی پھر اس کے بعد نماز پڑھی حتیٰ کہ مسجد میں آپ کے علاوہ کوئی نہ رہا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ هٰذَا التَّطَوُّعَ الطَّوِيلَ فَلِذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْبُيُوتِ أَفْضَلُ مِنْهُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ آپ کبھی یہ طویل نفل مسجد میں ادا فرماتے تھے تو ہمارے نزدیک یہ اچھا ہے مگر گھر میں نفل پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کے علاوہ مرد کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہو، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: وتروں کے بعد نفل پڑھنا

١٨٦١ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي وَسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي آخِرِهِ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے پھر ہمیشہ آخری حصہ میں ہی پڑھتے رہے۔

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ أَنْبَأَنِي غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابو اسحٰق نے مجھے متعدد بار بتایا کہ میں نے حضرت عاصم بن ضمرہ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

١٨٦٣- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

١٨٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوِتْرِ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَأَوْتَرَ وَسَطَهٗ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ قَالَ وَذَاكَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى قُرْبِ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَعْنٰى حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُجْعَلَ فِيهِ الْوِتْرُ هُوَ السَّحَرُ وَأَنَّهٗ لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهٗ وَإِنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَهٗ فَقَدْ نَقَضَهٗ وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ وِتْرًا آخَرَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ تَأْخِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَ وِتْرِهٖ فَقَدْ نَقَضَهٗ۔

١٨٦٥- وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ إِنِّي أُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِذَا قُمْتُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ رَكْعَةً فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلَّا بِقَلُوصٍ أَضُمُّهَا إِلَى الْإِبِلِ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا وتروں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (چنانچہ) ہم آپ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع میں وتر پڑھتے تھے پھر آپ کا خیال ہوا تو درمیان شب میں وتر پڑھنے لگے پھر ہمیشہ اس ساعت میں پڑھتے رہے اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت تھا۔

ہمارے نزدیک یہ طلوع فجر سے پہلے قریب طلوع کا وقت ہے تاکہ اس حدیث اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے۔

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کی رائے گئی ہے کہ وتروں کا مناسب وقت سحری کا وقت ہے اور اس کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں تو جس شخص نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے اس (وتر نماز) کو توڑ دیا لہٰذا اس پر وتروں کو لوٹانا واجب ہے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر رات تک وتروں کو مؤخر کرنے اور آپ کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس بات سے استدلال کیا کہ ان کے نزدیک جو شخص وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھے اس نے وتر توڑ دیئے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یہ روایت ذکر کی۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہوں اور جب میں رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہوں تو ایک رکعت پڑھتا ہوں اور میں اسے نوجوان اونٹنی سے تشبیہ دیتا ہوں جسے میں اونٹوں کے ساتھ ملاتا ہوں۔

marfat.com

۱۸۶۶- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير فذكر باسناده مثله۔

حضرت شعبہ، عبدالملک سے اور وہ ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۶۷- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن عمران بن بشير عن ابيه عن سعيد بن المسيب ان ابا بكر كان يفعل ذلك۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

۱۸۶۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي هرون الغنوي عن حطان بن عبد الله قال سمعت عليا يقول الوتر على ثلثة انواع رجل اوتر اول الليل ثم استيقظ فصلى ركعتين ورجل اوتر اول الليل فاستيقظ فوصل الى وتره ركعة فصلى ركعتين ركعتين ثم اوتر ورجل اخر وتره الى اخر الليل۔

حضرت حطان ابن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتروں کی تین قسمیں ہیں ایک شخص رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص اوّل رات میں وتر پڑھتا ہے جب بیدار ہوتا ہے تو وتروں کے ساتھ ایک رکعت ملاتا ہے۔ پس وہ دو دو رکعتیں پڑھتا ہے پھر وتر پڑھتا ہے اور تیسرا شخص رات کے آخیر

۱۸۶۹- حدثنا محمد بن بحر قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا همام عن قتادة ومالك بن دينار عن خلاس قال كنت جالسا عند عمار فاتاه رجل فقال له كيف توتر قال اترضى بما اصنع قال نعم قال قتادة قال في حديثه فاني اوتر بليل بخمس ركعات ثم ارقد فاذا قمت من الليل

حضرت خلاس فرماتے ہیں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا آپ وتر کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا جیسے میں کرتا ہوں تم اسے پسند کرتے ہو اس نے کہا ہاں حضرت ہمام (راوی) فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت قتادہ (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ انھوں نے فرمایا) میں رات کو پانچ رکعات وتر پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں جب رات کو بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۷۰- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن ابي سلمة ومحمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابن عمر قال من اوتر فبدا له ان يصلي فليشفع اليها باخرى حتى يوتر بعد۔

۱۸۷۰- حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس آدمی کو وتر پڑھنے کے بعد (مزید) نماز پڑھنے کا خیال آئے تو وہ شفع (جفت رکعات) پڑھے پھر دوبارہ وتر پڑھے۔

۱۸۷۱- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن مسروق قال قال ابن عمر شيء افعله برأيي لا ارويه ثم ذكر نحو ذلك قال مسروق وكان اصحاب ابن مسعود يتعجبون من صنيع ابن عمر۔

حضرت مسروق سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک کام ایسا ہے جسے اپنی رائے سے کرتا ہوں اس کی روایت نہیں کرتا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

۱۸۷۲- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي الحارث الغفاري عن ابي هريرة ان رجلا

حضرت ابوالحارث غفاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو رات کو وتر پڑھ کر سو جاتا ہے پھر اٹھتا ہے تو وہ کیا کرے

marfat.com

اِسْتَفْتَاهُ عَنْ رَجُلٍ اَوْتَرَ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُتِمُّهَا عَشْرًا۔

انھوں نے فرمایا دس رکعات پوری کرے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ وَسَنَذْكُرُهُ بَعْدَ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قول کے خلاف بھی مروی ہے اور ہمیں اسے ان شاء اللہ اس کے بعد ذکر کریں گے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِلْوِتْرِ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ وتروں کو فاسد نہیں کرتے۔

۱۸۷۳- وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابَلْتِيُّ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ قَرَأَ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَائِشَةَ فِيْ بَابِ الْوِتْرِ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں قرأت فرمائی آپ بیٹھے ہوئے تھے جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو کھڑے ہو گئے اور رکوع کیا ہم نے وتروں کے باب میں بھی سعد بن ہشام کی روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

۱۸۷۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ واقعہ پڑھتے تھے۔

۱۸۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے ان دو رکعتوں میں آپ "اذا زلزلت الارض" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے۔

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے فرمایا یہ سفر بڑا مشکل اور بوجھل ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر

marfat.com

وسلم قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقال إن هذا السفر جهد وثقل فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فإن استيقظ وإلا كانتا له.

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تطوع بعد الوتر بركعتين وهو جالس ولم يكن ذلك ناقضا لوتره المتقدم فهذا أولى مما تأوله أهل المقالة الأولى وادعوه من معنى حديث علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى وتره إلى السحر مع أن ذلك أيضا ليس فيه خلاف عندنا لهذا إلا أنه قد يجوز أن يكون وترا ينتهي إلى السحر ثم يتطوع بعده قبل طلوع الفجر فإن قال قائل يحتمل أن يكون تينك الركعتين هما ركعتا الفجر فلا يكون ذلك من صلاة الليل قيل له لا يجوز ذلك من جهتين أما أحدهما فلأن سعد بن هشام إنما سأل عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فكان ذلك منها جوابا لسؤاله وإخبارا منها إياه عن صلاته بالليل كيف كانت والجهة الأخرى أنه ليس لأحد أن يصلي ركعتي الفجر جالسا وهو يطيق القيام لأنه بذلك تارك لقيامهما وإنما يجوز أن يصلي قاعدا وهو يطيق القيام ما له أن لا يصليه ألبتة ويكون له تركه بكماله يكون له ترك القيام فيه فأما ما ليس له تركه فليس له ترك القيام فيه فثبت بذلك أن تينك الركعتين اللتين تطوع بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الوتر كانتا من صلاة الليل وفي ذلك ما وجب به قول الذين لم يروا بالتطوع في الليل بعد الوتر بأسا

پڑھ لے تو اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھے اور جاگ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ یہی اس کے لیے کافی ہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھے تو یہ (نفل) آپ کے پہلے پڑھے جانے والے وتروں کو فاسد نہیں کرتے تھے لہٰذا یہ پہلے قول والوں کی تاویل سے زیادہ بہتر ہے ان لوگوں نے حدیث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مفہوم کی بنیاد پر دعویٰ کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سحری تک پہنچے لیکن اس کے باوجود اس میں ہمارا بھی کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کے وتر ہی سحری تک پہنچے ہوں۔ آپ نے طلوع فجر سے پہلے نفل پڑھے ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان دو رکعتوں میں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہونے کا احتمال ہے لہٰذا یہ رات کی نماز سے نہ ہوں گی۔

تو اسے کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے جائز نہیں ایک یہ کہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا تھا تو یہ ان کے سوال کا جواب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صبح کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں جبکہ قیام پر قادر ہو کیونکہ اس صورت میں قیام کا تارک ہوگا حالانکہ قیام کے باوجود بیٹھ کر وہی نماز پڑھی جا سکتی ہے جو ضروری نہ ہو اور اسے چھوڑنے کی اجازت ہو تو اسے جیسے مکمل چھوڑنے کا حق ہے اسی طرح اس قیام کو بھی چھوڑا جا سکتا ہے لیکن جس نماز کو چھوڑا نہیں جا سکتا اس میں قیام کو چھوڑنے کا حق بھی نہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہ دو رکعتیں جنھیں حضور علیہ السلام وتروں کے بعد پڑھتے تھے وہ رات کی نماز سے تھیں اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا رات کو وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور نہ ہی اسے وتروں کے لیے مفسد قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں

marfat.com

وَلَمْ يَنْقُضُوا بِهِ الْوِتْرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ ثَوْبَانَ

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور اسے ہم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر آئے ہیں۔

۱۸۷۷- وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا اَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔

حضرت ایوب بن عتبہ، حضرت قیس بن طلق (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن بدر، حضرت قیس بن طلق سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ملازم، حضرت عبداللہ بن بدر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَتٰى تُوْتِرُ قَالَ اَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ اَخَذْتَ بِالْوُثْقٰى ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ قَالَ اٰخِرَ اللَّيْلِ قَالَ اَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا رات کے پہلے حصے میں (نماز) عشاء کے بعد وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے مضبوط (رسی) کو تھام لیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتا ہوں آپ [illegible]

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وتروں کے بارے میں (گفتگو) کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وتر پڑھ کر اس طرح سوجاتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں حتی کہ صبح ہوجاتی ہے۔ حضرت عمر فاروق

marfat.com

أَنَامُ عَلٰی شُفْعٍ ثُمَّ أُوْتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ حَذِرٌ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ قَوِيٌّ هٰذَا۔

فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ نَفْيِ إِعَادَةِ الْوِتْرِ وَوَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلُ أَبِي بَكْرٍ أَمَّا أَنَا فَأُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ وَتَرْكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ وَأَنَّ الْوِتْرَ لَا يَنْقُضُهُ النَّوَافِلُ الَّتِي يُتَنَفَّلُ بِهَا بَعْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ آخِرَهُ وَإِذَا أَوْتَرْتَ آخِرَهُ فَلَا تُوْتِرْ أَوَّلَهُ قَالَ وَسَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهُ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا خِلَاسًا قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُوْتِرُ ثُمَّ أَنَامُ فَإِنْ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰى حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِي ذٰلِكَ فَإِذَا قُمْتُ شَفَعْتُ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ يُشَفِّعُ بِرَكْعَةٍ كَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي شَفْعًا فَفِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ مَا قَدْ بَيَّنَ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهِ شَفَعْتُ أَيْ صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا وَلَمْ أَنْقُضِ الْوِتْرَ وَلَمْ أَنْقُضْ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شفع نماز (جفت رکعات) پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر سحری کے آخر میں وتر پڑھتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ (وقت کے فوت ہونے کا) بہت خیال رکھنے والے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ مضبوط ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ ایک رات میں دو وتر نہیں، وتروں کو نہ لوٹانے پر دلالت کرتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں رات کو نفل پڑھ کر سو جاتا ہوں جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک شفع (جوڑا جوڑا) نماز پڑھتا ہوں اس کے موافق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جس طرح وہ کرتے تھے اور یہ کہ بعد میں پڑھے جانے والے نوافل سے وتر فاسد نہیں ہوتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لو تو آخر میں نہ پڑھو اور جب آخر شب میں پڑھو تو شروع میں نہ پڑھو۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے

حضرت قتادہ اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت خلاس سے سنا آپ سے ایک شخص نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر بیدار ہو جاؤں تو دو، دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

تو ہمارے نزدیک یہ حضرت ہمام کی اس روایت کا مفہوم ہے جو انھوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب میں بیدار ہوتا تو شفع نماز (جفت رکعات) پڑھتا ہوں پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایک رکعت کے ساتھ اسے شفع بناتے ہوں۔ جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شفع شفع کر کے پڑھتا ہوں۔ پس حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول "شفعت" سے مراد یہ ہے کہ جفت جفت رکعات پڑھتا ہوں

marfat.com

١٨٨٤- حَدَّثَنَا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن ابي بشر عن سعيد بن جبير قال ذُكِرَ عند عائشة نقض الوتر فقالت لا وِتْرَانِ في ليلة۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے وتروں کے توڑنے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہوتے۔

١٨٨٥- حَدَّثَنَا ابو بكرة قال ثنا عبد الله بن حمران قال ثنا عبد الحميد بن جعفر عن عمران بن ابي انس عن عمر بن الحكم ان ابا هريرة قال لو جئت بثلثة ابعرة فانختها ثم جئت ببعيرين فانختهما أليس كان يكون ذلك وترا قال وكان يضربه مثلا لنقض الوتر۔

وَهٰذَا عندنا كلام صحيح ومعناه ان صليت بعد الوتر من الاشفاع فهو مع الوتر الذي اوترته وترا۔

حضرت عمر بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تین اونٹ لا کر بٹھاؤں پھر دو اونٹ لا کر بٹھاؤں تو کیا یہ وتر (طاق) نہیں ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں آپ اس سے وتر توڑنے کے سلسلے میں مثال دے رہے تھے۔

ہمارے نزدیک یہ صحیح کلام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں وتروں کے بعد جو جفت رکعات پڑھوں تو وتر نماز کے ساتھ بھی وتر ہی ہوں گے۔

١٨٨٦- حَدَّثَنَا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن زيد بن اسلم عن ابي مرة مولى عقيل بن ابي طالب انه سأل ابا هريرة كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر فقال ان شئت اخبرتك كيف اصنع انا قلت اخبرني قال اذا صليت العشاء صليت بعدها خمس ركعات ثم انام فان قمت من الليل صليت مثنى مثنى وان اصبحت اصبحت على وتر۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابومرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کیسے پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیسے کرتا ہوں؟ میں نے عرض کیا بتائیے، فرمایا جب میں نماز عشاء پڑھتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعات پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں اگر رات کو جاگوں تو دو، دو رکعتوں کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اگر صبح کر لیتا (یعنی نہ جاگوں) تو وتروں پر صبح کرتا ہوں۔

فَهٰذَا ابن عباس وعائذ بن عمرو وعمار وابو هريرة وعائشة لا يرون التطوع بعد الوتر ينقض الوتر فَهٰذَا اولى عندنا مما روي عمن خالفهم اذا كان ذلك موافقا لما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فعله وقوله والذي روي عن الآخرين ايضا فليس له اصل في النظر لانهم كانوا ارادوا

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار بن یاسر، ابوہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم جو وتروں کے بعد نفلی پڑھنے سے وتروں کو فاسد نہیں سمجھتے۔

ہمارے نزدیک یہ مخالفین کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آپ کے فعل و قول کے موافق ہے اور دوسرے حضرات سے جو کچھ مروی ہے قیاس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جب وہ نفل پڑھنا چاہے تو ایک رکعت

marfat.com

اَنْ يَتَطَوَّعُوْا صَلَّوْا رَكْعَةً فَيَشْفَعُوْنَ بِهَا وِتْرًا مُتَقَدِّمًا قَدْ قَطَعُوْا فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا شَفَعُوْا بِهِ بِكَلَامٍ وَعَمَلٍ وَنَوْمٍ وَهٰذَا لَا اَصْلَ لَهُ اَيْضًا فِي الْاِجْمَاعِ فَيُعْطَفُ عَلَيْهِ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَخَالَفَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا خِلَافُهُ اِنْتَفٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزِ الْعَمَلُ بِهِ وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ بَيَّنَّا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پڑھتے اور اس طرح وہ پہلے پڑھے گئے وتروں کو شفع بناتے ان (وتروں) کے اور جس کے ساتھ ان کو شفع بناتے کے درمیان کلام، عمل اور نیند کے ذریعے تفریق کرتے۔ اجماع میں اس بات کی بھی کوئی دلیل نہیں جس پر اس اختلاف کی بنیاد رکھی جائے جب صورت حال یہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے بھی ان کی مخالفت کی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کے خلاف مروی ہے تو اس بات کی نفی ہو گئی اور اس پر عمل جائز نہیں یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۷ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ كَيْفَ هِيَ

باب ۳۷: رات کی نماز میں قرأت

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسْمَعُ قِرَاءَتُهُ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجَرِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تو حجروں کے پیچھے سے آواز سنائی دیتی اور آپ اپنے گھر میں ہوتے۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِيٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ عَلٰى عَرِيْشِيْ وَهُوَ يُصَلِّيْ يُرَجِّعُ بِالْقُرْاٰنِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں درمیان شب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر سوئی ہوتی تھی آپ نماز پڑھتے ہوئے قرآن پاک (کی آیات) بار بار پڑھتے تھے۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ هَانِيٍ اِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ۔

حضرت یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر ہوتی۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ هٰكَذَا هِيَ وَكَرِهُوا الْمُخَافَتَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ شَاءَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہ خیال ہے کہ رات کی نماز میں قرأت اس طرح ہے ان کے نزدیک آہستہ آہستہ پڑھنا مکروہ ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے ان

marfat.com

خافت وان شاء جهر۔

کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے پڑھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۸۹۰۔ واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ابوداؤد قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا ابن المبارک عن عمران بن زائدة بن نشیط عن ابیه عن ابی خالد الوالبی عن ابی هریرة قال کان قراءة رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی باللیل یرفع طورا او یخفض طورا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی (نماز میں) قرأت کبھی بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے۔

۱۸۹۱۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا عیسی بن یونس عن عمران بن زائدة ح وحدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال ثنا حفص بن غیاث عن عمران فذکر باسناده مثله۔

حضرت حفص بن غیاث، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹۲۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعیم عن عمران بن زائدة عن ابیه عن ابی خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ولم یذکر ابا هریرة۔

حضرت ابو خالد، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

فهذا ابو هریرة یخبر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع صوته فی قراءته باللیل طورا ویخفض طورا فدل ذلک علی ان للمصلی فی اللیل ان یرفع ان احب ویخفض ان احب وقد یجوز ان یکون ما ذکرت ام هانئ وابن عباس من رفع رسول الله صلی الله علیه وسلم صوته بالقراءة فی صلوته باللیل هو رفع قد کان یفعل بعقبه الخفض فحدیث ابن عباس وام هانئ لا ینفی الخفض وحدیث ابی هریرة یبین ان للمصلی ان یخفض ان احب فهو اولی من هذه الاحادیث وبه یقول ابو حنیفة وابو یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی۔

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خبر دیتے ہیں کہ آپ رات کو کبھی بلند آواز سے قرأت کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی رات کو چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور ممکن ہے جو کچھ حضرت ام ہانی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ السلام کی نماز شب میں بلند آواز کے بارے میں ذکر کیا ہے اور آہستہ پڑھنے کے بعد بلند کرنا ہو۔ پس حضرت ابن عباس اور ام ہانی رضی اللہ عنہم کی روایت آہستہ پڑھنے کی نفی نہیں کرتی۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ نمازی چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے تو ان احادیث کی نسبت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ جَمْعِ السُّوَرِ فِي رَكْعَةٍ

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ.

۱۸۹۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَسَمّٰى لَكَ مَنْ حَدَّثَهُ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَفَلَا تَسْأَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَنْ حَدَّثَنِي وَفِي أَيِّ مَكَانٍ حَدَّثَنِي وَقَدْ كُنْتُ أُصَلِّي بَيْنَ عِشْرِينَ حَتّٰى بَلَغَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ

بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَزِيدَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى سُورَةٍ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۸۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ لَبِيبَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ أَوْ قَالَ فِي لَيْلَةٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ اللهَ لَوْ شَاءَ لَأَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ فَصَّلَهُ لِتُعْطٰى كُلُّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مَا بَدَا لَهُ

باب: ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہر سورت کے لیے ایک ایک رکعت ہے۔

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے
حضرت عاصم احول (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا کیا انھوں نے آپ کو بتایا کہ ان سے کس نے بیان کیا، میں نے کہا نہیں فرمایا کیا تم ان سے نہیں پوچھتے؟ چنانچہ میں نے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ انھوں نے فرمایا میں جانتا ہوں مجھ سے کس نے بیان کیا اور کس مقام پہ بیان کیا میں تقریباً بیس شخصوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک سورت سے زائد پڑھنا مناسب نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سے استدلال کیا۔

حضرت ابن لبیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں ایک رکعت میں یا کہا ایک رات میں مفصل (کی سورتیں) پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو قرآن پاک اکٹھا نازل فرماتا لیکن اس نے الگ الگ کیا تاکہ ہر سورت کو رکوع اور سجدے میں اس کا حق دیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص ایک رکعت میں جتنی سورتیں چاہے پڑھے۔

marfat.com

۱۸۹۶۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ السُّوَرَ قَالَتِ الْمُفَصَّلَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے:
حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) سورتیں ملاتے تھے فرمایا ہاں مفصل کی سورتیں۔

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ نَهِيكِ بْنِ سِنَانٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا مِثْلَ هَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا مِثْلَ نَثْرِ الدَّقَلِ إِنَّمَا فُصِّلَ لِتُفَصِّلُوا لَقَدْ عَلِمْنَا النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عِشْرِينَ سُورَةً الرَّحْمٰنُ وَالنَّجْمُ عَلٰى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ كُلَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَذَكَرَ الدُّخَانَ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ فِي رَكْعَةٍ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَرَأَيْتَ مَا دُونَ ذٰلِكَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ رُبَّمَا قَرَأْتُ أَرْبَعًا فِي رَكْعَةٍ۔

حضرت حصین فرماتے ہیں مجھے حضرت ابراہیم نے نہیک بن سلمی سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں مفصل کی تمام سورتیں پڑھی ہیں انھوں نے فرمایا شعروں کی طرح تیز پڑھتے ہوئے خشک کھجوروں کی طرح منتشر کرتے ہو ان کو جدا جدا رکھا گیا تاکہ تم بھی جدا جدا پڑھو۔ ہمارے علم میں ایسی سورتیں ہیں جنھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تالیف کے مطابق بیس سورتوں کو دو دو کر پڑھتے تھے۔ مثلاً سورۂ رحمٰن [illegible] نجم وغیرہ انھوں نے ایک ایک رکعت میں سورہ دخان اور عم یتساءلون پڑھنے کا ذکر کیا، حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت [illegible] سے پوچھا بتائیے اس سے چھوٹی سورتوں میں کیسے کروں؟ تو فرمایا میں بعض اوقات ایک رکعت میں چار سورتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مفصل (کی تمام سورتیں) ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو میں ان سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں حضور علیہ السلام ملا کر پڑھتے تھے۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا سَيَّارٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ۔

حضرت سیار، حضرت ابو وائل سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔

---

marfat.com

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّىْ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ فِىْ رَكْعَةٍ فَقَالَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ اَوْ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ كَانَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ سُوْرَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ النَّجْمِ وَالرَّحْمٰنِ فِىْ رَكْعَةٍ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً فِىْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں ایک رکعت میں مفصل (کی تمام سورتیں) پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا خشک کھجوروں کو منتشر کرنے کی طرح پھیلاتے ہو یا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو آپ دو سورتیں ملاتے تھے ایک رکعت میں سورۂ نجم اور سورۂ رحمٰن پڑھتے اس طرح دس رکعتوں میں بیس سورتیں پڑھتے تھے۔

١٩٠١ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا اسْتَفْتَحَ اٰلِ عِمْرَانَ فَكَانَ اِذَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ اَوِ النَّارِ وَقَفَ فَسَاَلَ اَوْ تَعَوَّذَ اَوْ قَالَ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی جب اس سے فارغ ہوئے تو آل عمران شروع کی جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں جنت یا جہنم کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے سوال کرتے یا پناہ مانگتے۔ یا انہوں (حضرت حذیفہ) نے کچھ کلام فرمایا جس کا یہی مفہوم ہے۔

فَفِىْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْرِنُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا مَا رَوٰى اَبُو الْعَالِيَةِ وَهُوَ اَوْلٰى لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهٖ وَصِحَّةِ مَجِيْئِهٖ وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّمَا سُمِّىَ الْمُفَصَّلُ لِتُفَصِّلُوْهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ رَاْيِهٖ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَاْيِهٖ فَقَدْ خَالَفَهٗ فِىْ ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْاٰنَ فِىْ رَكْعَةٍ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِىْ اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تو ان روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ یہ حضرت ابو العالیہ کی روایت کے خلاف ہے لیکن یہ اپنے طریق روایت کی استقامت وصحت کے اعتبار سے اولیٰ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ انہیں مفصل اس لیے کہا گیا تاکہ تم ان کو جدا جدا (رکعات میں) پڑھو تو یہ بات انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی ممکن ہے یہ ان کی اپنی رائے ہو اگر یہ ان کی اپنی رائے ہے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے کیونکہ وہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ ہم اس بات کو باب آخر میں ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَأَ فِي رَكْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِبَعْضِ سُوْرَةٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے نماز فجر کی ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ پڑھا۔

۱۹۰۲- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِ فَلَمَّا اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اَوْ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَخَذَتْهُ سُعْلَةٌ فَرَكَعَ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن صبح کی نماز کے وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سورۂ مومن شروع کی، جب حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہم السلام) کے ذکر پر پہنچے تو کھانسی شروع ہو گئی اور آپ نے رکوع کر دیا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِلسُّعْلَةِ الَّتِي عَرَضَتْ لَهُ قِيْلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِاٰيَتَيْنِ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ تو کھانسی آنے کے باعث ہوا تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کی دو آیتیں پڑھیں اور ہم نے فجر کی قرأت سے متعلق باب میں اسے ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۳- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ رَجُلٍ هُوَ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ بِهَا يَرْكَعُ وَبِهَا يَسْجُدُ وَبِهَا يَدْعُوْ۔

حضرت جسرہ بنت دجاجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی ایک آیت پڑھنے لگے اسی کے ساتھ آپ رکوع کرتے اسی کے ساتھ سجدہ کرتے اور اسی کے ساتھ دعا مانگتے۔

۱۹۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِاٰيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ، حضرت جسرہ بنت دجاجہ سے اور وہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی وہ آیت یہ ہے: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ۔ آخر تک ـــــ اور اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ

حضرت قدامہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جسرہ

marfat.com

قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ جَسْرَةُ بِنْتُ دُجَاجَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَا ذَرٍّ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

بنت دجاجہ نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ فِیْ رَكْعَةٍ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ السُّوْرَةِ فِی الرَّكْعَةِ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا مِمَّا جَاءَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِیَامِ فَذٰلِكَ یَنْفِیْ اَیْضًا مَا ذَكَرَ اَبُو الْعَالِیَةِ لِاَنَّهٗ یُوْجِبُ اَنَّ الْاَفْضَلَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا اُطِیْلَتِ الْقِرَاءَةُ وَلَا یَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْجَمْعِ بَیْنَ السُّوَرِ الْكَثِیْرَةِ فِیْ رَكْعَةٍ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رَوَیْنَا عَنْهُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ایک رکعت میں ایک سورت پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ذکر کیا ہے اور آپ سے یہ بھی منقول ہے کہ بہترین نماز وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔ یہ بات بھی حضرت ابوالعالیہ کی روایت کی نفی کرتی ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ افضل نماز وہی ہے جس میں طویل قرأت ہو، اور ایک رکعت میں متعدد سورتیں جمع کیے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۹۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ بْنُ قَیْسٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَجْمَعُ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ فِی الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرتے تھے۔

۱۹۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَیْنِ وَالثَّلٰثِ فِیْ رَكْعَةٍ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو اور (کبھی) تین سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَكَانَ یَقْسِمُ السُّوْرَةَ الطَّوِیْلَةَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت محمد بن اسحاق، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ آپ طویل سورت کو فرض نماز کی دو رکعتوں پر تقسیم کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ عُمَرَ وَغَیْرِهٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر اور دیگر حضرات سے بھی مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

marfat.com

۱۹۰۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَكَّةَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِسُورَةِ يُوسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ یوسف پڑھی جب "وَ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ" آخر تک۔ اور غم سے آنکھیں سفید ہو گئیں اور وہ غصہ کھاتے رہے۔" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۰- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ أَلَمْ تَرَ وَلِإِيلَافِ۔

حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے مغرب کی دوسری رکعت میں "الم تر کیف" اور "لایلٰف قریش" (دو سورتیں) پڑھیں۔

۱۹۱۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَافْتَتَحَ الْأَنْفَالَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ انفال شروع فرمائی جب آپ "نعم المولیٰ ونعم النصیر" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ تَمِيمُ الدَّارِيُّ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّهِ فِي رَكْعَةٍ۔

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کے ساتھ پوری رات قیام لیل فرماتے تھے۔

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هٰذَا مَقَامُ أَخِيكَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ لَقَدْ رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ أَوْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ يَقْرَأُ آيَةً يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ وَيَبْكِي أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ الْآيَةَ۔

حضرت ابو الضحیٰ، حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے مکہ مکرمہ کے ایک شخص نے بتایا کہ تمہارے بھائی حضرت تمیم داری کو میں نے اس جگہ دیکھا آپ صبح تک یا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی، کھڑے رہے آپ ایک آیت "ام حسب الذین اجترحوا السیئات" پڑھتے اسی کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے اور روتے تھے۔

۱۹۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت اسحٰق بن سعید، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

marfat.com

أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ۔

١٩١٥- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْبَيْتِ۔

١٩١٦- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَمَّنَا فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَوَصَلَ بِسُورَةِ الْفِيلِ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ فِي رَكْعَةٍ۔

وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مَعَ تَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَثْرَةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمِنْ تَابِعِيهِمْ هُوَ النَّظَرُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ هِيَ وَسُورَةٌ غَيْرُهَا فِي رَكْعَةٍ وَلَا يَكُونُ بِذٰلِكَ بَأْسٌ وَلَا يَجِبُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِأَنَّهَا سُورَةٌ رَكْعَةٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ مَا سِوَاهَا مِنَ السُّوَرِ لَا يَجِبُ أَيْضًا لِكُلِّ سُورَةٍ مِنْهُ رَكْعَةٌ وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

بَابُ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ هُوَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ أَمْ مَعَ الْإِمَامِ

١٩١٧- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَلَمَّا

کہ انھوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔

حضرت حماد، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گھر میں ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھا۔

حضرت مغیرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں سورۂ فیل اور سورۂ قریش کو ملایا۔

یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں اور صحابہ کرام اور تابعین میں سے ایک کثیر تعداد نے اسے اپنایا ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سورۂ فاتحہ کے لیے ایک ہی رکعت کا ہونا واجب نہیں پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسری سورتیں بھی اسی طرح ہوں ایک سورت کے لیے ایک رکعت کا ہونا ضروری نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب: رمضان المبارک میں نماز شبینہ تنہا پڑھنا افضل ہے یا باجماعت!!!

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمارے ساتھ (نماز کے لیے) قیام نہ فرمایا حتیٰ کہ مہینے سے سات دن رہ گئے جب ساتویں رات (یعنی ان سات میں سے پہلی رات) آئی تو تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی گذر گیا پھر چھٹی (آئندہ) رات ہمیں نماز نہ پڑھائی۔

marfat.com

كانت الليلة السابعة خرج صلى بنا حتى مضى ثلث الليل ثم لم يصل بنا السادسة حتى خرج ليلة الخامسة فصلى بنا حتى مضى شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا فقال ان القوم اذا صلوا مع الامام حتى ينصرف كتب لهم قيام تلك الليلة ثم لم يصل بنا الرابعة حتى اذا كانت ليلة الثالثة خرج وخرج باهله فصلى بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان القيام مع الامام فى شهر رمضان افضل منه فى المنازل واحتجوا فى ذلك بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قنوت بقية ليلته **وخالفهم فى ذلك** آخرون فقالوا بل صلاته فى بيته افضل من صلوته مع الامام وكان من الحجة لهم فى ذلك ان ما احتجوا به من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قنوت بقية ليلته كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه قد روى عنه ايضا انه قال خير صلوة المرأ فى بيته الا المكتوبة فى حديث زيد بن ثابت وذلك لما كان قام بهم ليلة فى رمضان فارادوا ان يقوم بهم بعد ذلك فقال لهم هذا القول فاعلمهم به ان صلوتهم فى منازلهم وحدانا افضل من صلوتهم معه فى مسجده فصلاتهم تلك فى منازلهم احرى ان يكون افضل من الصلوة مع غيره فى غير مسجده فتصحيح هذين الاثرين يوجب ان حديث ابى ذر هو على ان يكتب له بالقيام مع الامام قنوت بقية ليلته وحديث زيد بن ثابت يوجب

حتیٰ کہ پانچویں رات کو ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا نصف حصہ گذر گیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اضافہ فرمائیں (تو اچھا ہے) فرمایا جب کوئی قوم امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ آپ نے چوتھی رات نماز نہ پڑھائی حتیٰ کہ جب تیسری رات آ گئی تو آپ گھر والوں کے ہمراہ تشریف لائے اور ہمیں (اتنا وقت) نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا ڈر ہوا۔ حضرت جبیر بن نفیر حضرمی فرماتے ہیں میں نے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سحری کھانا" ——— امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی بات کی طرف گئی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے ساتھ قیام کرنا ——— گھروں میں پڑھنے سے افضل ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے کہ جس نے امام کے ساتھ قیام کیا پھر لوٹا تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ گھر میں نماز پڑھنا امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل ہے اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ (دوسرے فریق نے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے حتیٰ کہ واپس لوٹے تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا لیکن آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ادا ہو۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ نے ان کے ساتھ رمضان شریف میں قیام فرمایا اور انھوں نے چاہا کہ اس کے بعد بھی آپ ان کو یہ نماز پڑھائیں تو آپ نے یہ بات فرمائی لہٰذا آپ نے ان کو بتایا کہ ان کا گھر میں تنہا نماز پڑھنا آپ کے ساتھ مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے تو یہ نماز گھر میں ادا کرنا کسی دوسرے کے ساتھ مسجد میں ادا کر لینے سے زیادہ فضیلت کے لائق ہے۔ لہٰذا ان دو روایتوں کی تصحیح سے لازم آیا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے امام کے ساتھ قیام کرنے سے بقیہ رات کے

marfat.com

أَنَّ مَا فَعَلَ فِي بَيْتِهِ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذَانِ الْأَثَرَانِ ۔

۱۹۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَرَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلّٰى فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ صَنِيعَكُمْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ قِيَامُ اللَّيْلِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ۔

۱۹۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُرْدَانُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي فُلَانٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي مَسْجِدِي هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ۔

۱۹۲۰- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ صَلَاتُهُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي بَابِ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسَاجِدِ فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ

قیام کا ثواب ملنا ثابت ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے لازم آتا ہے کہ گھر میں یہ نماز پڑھنا اس سے افضل ہے (یہ تطبیق اس لیے دی) تاکہ دونوں روایتوں تضاد ثابت نہ ہو۔

۱۹۱۸- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف میں چٹائی کھڑی کر کے (ایک طرف) حجرہ بنایا۔ آپ نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی یہاں تک کہ وہاں لوگ جمع ہو گئے پھر انھوں نے آپ کی آواز نہ سنی تو سوچا آپ آرام فرما ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بعض نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ آپ کی طرف تشریف لے آئیں۔ آپ نے فرمایا میں شروع رات سے تمہارا یہ عمل (جمع ہونا) دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر قیام لیل فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر فرض ہو جاتا تو تم اسے قائم نہ رکھ سکتے۔ اے لوگو! گھروں میں پڑھو بے شک فرائض کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی گھر میں نماز، میری اس مسجد میں نماز سے بہتر ہے ماسوائے فرائض کے (وہ مسجد میں افضل ہیں)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرات نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے جسے ہم نے مساجد میں نوافل پڑھنے سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے پس ان روایات کے معانی کی تصحیح سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں (صحابہ کرام)

marfat.com

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا صَحَّحْنَاهَا عَلَيْهِ۔

۱۹۲۱- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّيْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أُصَلِّيْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَلِّ فِيْ بَيْتِكَ۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ وَمُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ إِلَّا سُوْرَتَيْنِ لَرَدَّدْتُهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ۔

۱۹۲۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ الْمُتَهَجِّدُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ۔

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ رَمَضَانَ فَيَؤُمُّهُمُ الرَّجُلُ وَبَعْضُ الْقَوْمِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ إِسْحٰقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ هٰذَا فَقَالَ كَانَ الْإِمَامُ هٰهُنَا يَؤُمُّنَا وَكَانَ لَنَا صَفٌّ يُقَالُ لَهُ صَفُّ الْقُرَّاءِ فَنُصَلِّيْ عَلٰى حِدَةٍ وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ۔

۱۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ إِلَّا سُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ لَكُنْتُ أَنْ أُرَدِّدَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ۔

۱۹۲۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

سے بھی اس کے موافق مروی ہے جس کی ہم نے تصحیح کی ہے

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں رمضان المبارک میں امام کے پیچھے (تراویح) پڑھوں؟ آپ نے فرمایا کیا تم قرآن پاک پڑھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر گھر میں پڑھو۔

حضرت ابو حمزہ اور مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر مجھے صرف دو سورتیں بھی یاد ہوں اور میں انھیں بار بار پڑھتا تو یہ بات مجھے رمضان المبارک میں امام کے ساتھ کھڑا ہونے سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک میں تہجد پڑھنے والے مسجد کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے تھے اور امام لوگوں کو پڑھا رہا ہوتا۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ رمضان المبارک میں نماز پڑھتے اور ایک شخص ان کی امامت کرتا جبکہ بعض لوگ مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہے ہوتے فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن سوید سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا امام اس جگہ ہماری امامت کرتا اور ہماری ایک الگ صف ہوتی جسے قراء کی صف کہا جاتا پس ہم الگ نماز پڑھتے اور امام لوگوں کو نماز پڑھاتا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اگر میرے پاس صرف ایک سورت بھی ہوتی اور میں اسے بار بار پڑھتا تو مجھے رمضان المبارک میں امام کے پیچھے کھڑے ہونے سے یہ زیادہ پسند ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک

marfat.com

بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَا يَقُوْمُ مَعَ النَّاسِ۔

ہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر لوٹتے تو لوگوں کے ساتھ قیام نہیں کرتے تھے

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بِشْرٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِهِمْ فِيْهِ۔

حضرت ابوعوانہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم اسے صرف ابوالبشر سے جانتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَنَافِعًا يَنْصَرِفُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ وَلَا يَقُوْمُوْنَ مَعَ النَّاسِ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم، سالم اور نافع رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں مسجد سے واپس لوٹ آتے اور لوگوں کے ساتھ قیام نہ کرتے۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فِي زَمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَوْمٌ يُصَلُّوْنَ عَلٰى حِدَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلُّهُمْ يُفَضِّلُ صَلَاتَهُ وَحْدَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى صَلَاتِهِ مَعَ الْإِمَامِ وَذٰلِكَ هُوَ الصَّوَابُ۔

حضرت اشعث بن سلیم فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ آیا تو دیکھا کہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے اور کچھ لوگ مسجد میں الگ نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن سے ہم نے یہ تمام روایا، روایت کی ہیں۔ یہ تمام حضرات رمضان المبارک میں تنہا نماز پڑھنے کو امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل قرار دیتے ہیں۔[1]

بَابُ الْمُفَصَّلِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ أَمْ لَا (۷۶)

باب ۷۶: طوالِ مفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ صَخْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ أَحَدٌ مِنَّا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی گئی لیکن ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَنَا أَبُوْ صَخْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حیوہ بن شریح فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابوصخر نے خبر دی انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ

حضرت عطاء بن یسار، حضرت زید بن ثابت سے وہ نبی

marfat.com

اَبِیْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ كَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ قَوْمٌ فَقَلَّدُوْهُ فَلَمْ یَرَوْا فِی النَّجْمِ سَجْدَةً وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ فِیْهَا سَجْدَةٌ وَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عِنْدَنَا عَلٰی اَنَّهٗ لَا سُجُوْدَ فِیْهَا لِاَنَّهٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ تَرَكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ فِیْهَا حِیْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ كَانَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَلَمْ یَسْجُدْ لِذٰلِكَ وَیَحْتَمِلُ اَنَّهٗ تَرَكَهٗ لِاَنَّهٗ كَانَ فِیْ وَقْتٍ لَا یَحِلُّ فِیْهِ السُّجُوْدُ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ تَرَكَهٗ لِاَنَّ الْحُكْمَ كَانَ عِنْدَهٗ فِیْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ اَنَّ مَنْ شَاءَ سَجَدَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ تَرَكَهٗ لِاَنَّهٗ لَا سُجُوْدَ فِیْهَا فَلَمَّا احْتَمَلَ تَرْكُهٗ لِلسُّجُوْدِ كُلَّ مَعْنًی مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِیْ لَمْ یَكُنْ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِمَعْنًی مِنْهَا اَوْلٰی مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلَیْهِ مِنْ غَیْرِهٖ وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ اِلٰی اَنْ نُفَتِّشَ مَا بَعْدَ هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنَ الْاَحَادِیْثِ لِنَلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ هَلْ فِیْهَا سُجُوْدٌ اَوْ لَا سُجُوْدَ فِیْهَا فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

فَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِیْهَا فَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا شَیْخٌ كَبِیْرٌ اَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَقَالَ هٰذَا یَكْفِیْنِیْ قَالَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اہلِ علم کا قول

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے انھوں نے اسے اپناتے ہوئے فرمایا کہ سورۂ نجم میں سجدہ نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سجدہ ہے اور ہمارے نزدیک اس میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت باوضو نہ ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا چھوڑ دیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس لیے چھوڑا ہو کہ اس وقت سجدہ کرنا جائز نہ ہو نیز اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس وقت سجدۂ تلاوت کا حکم اختیاری ہو جو چاہے سجدہ کرے اور جو چاہے چھوڑ دے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو۔ جب آپ کے سجدہ نہ کرنے میں ان سب باتوں کا احتمال ہے تو اس حدیث میں کوئی وجہ اس وقت دوسری وجوہات سے بہتر ہو سکتی ہے جبکہ اس پر کوئی دلالت پائی جاتی ہو لہٰذا ہمیں اس حدیث کے علاوہ احادیث تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس حدیث کا حکم ڈھونڈ سکیں کہ اس میں سجدہ ہے یا نہیں، تو ہم نے دیکھا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ تلاوت کیا تو ہم میں سے ہر آدمی نے سجدہ کیا لیکن ایک بوڑھے شخص نے مٹی کی لپ بھر کر کہا مجھے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوتا دیکھا۔

marfat.com

عَبْدُ اللّٰہِ وَلَقَدْ رَأَیْتُہٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا۔

۱۹۳۵- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبِ الزُّهْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ حَتّٰی سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَی الرَّجُلِ وَحَتّٰی سَجَدَ الرَّجُلُ عَلٰی شَیْءٍ رَفَعَہٗ اِلٰی وَجْهِہٖ بِکَفَّیْہِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا حتیٰ کہ بعض نے ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور کسی نے ہاتھ سے کوئی چیز چہرے کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کیا۔

۱۹۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَہٗ اِلَّا رَجُلَیْنِ اَرَادَا الشُّهْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی سجدہ کیا البتہ دو آدمیوں نے شہرت حاصل کرنے کے لیے سجدہ نہ کیا۔

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَیَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَہٗ مَنْ حَضَرَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّجَرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے ساتھ حاضر انسانوں، جنوں اور درختوں نے بھی سجدہ کیا۔

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ رَاٰی اَبَا هُرَیْرَةَ سَجَدَ فِیْ خَاتِمَةِ النَّجْمِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْهَا قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْهَا لَمَا سَجَدْتُ فِیْهَا۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورۂ نجم کے اختتام پر سجدہ کرتے دیکھا تو پوچھا اے ابوہریرہ! آپ نے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ انھوں نے فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو اس میں سجدہ نہ کرتا۔

۱۹۳۹- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے

marfat.com

عمن اخبرہ عن ابی الدرداء قال سجدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد عشرۃ سجدۃ منھن النجم۔

کیے ہیں ان میں سے سورۂ نجم (کا سجدہ) بھی ہے۔

۱۹۴۰۔ حدثنا فہد قال ثنا الحمانی قال ثنا ابن المبارک عن معمر عن ابن طاؤس عن عکرمۃ بن خالد عن المطلب بن ابی وداعۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ النجم بمکۃ فسجد فلم اسجد معہ لانی کنت علی غیر الاسلام فلن ادعھا ابدا۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا میں نے آپ کے ساتھ سجدہ نہ کیا۔ کیونکہ میں مسلمان نہ تھا۔ پس (اب) میں اسے کبھی نہ چھوڑوں گا۔

ففی ھذہ الآثار تحقیق السجود فیھا ولیس فیما ذکرنا فی الفصل الاول ما ینفی ان یکون فیھا سجدۃ فھذہ اولی لانہ لا یجوز ان یسجد فی غیر موضع سجود وقد یجوز ان یترک السجود فی موضعہ لعارض من العوارض التی ذکرناھا فی الفصل الاول فان قال قائل فان فی ذلک دلالۃ ایضا تدل علی ان لا سجود فیھا۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس (سورت) میں سجدہ ہے۔ پہلی فصل میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس سے سجدے کی نفی کرتی ہو پس یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ جہاں سجدہ نہ ہو وہاں سجدہ کرنا جائز نہیں۔ ان عوارض کی بنیاد پر جن کا ہم نے شروع میں ذکر کیا سجدہ چھوڑنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس میں بھی سجدہ نہ ہونے پر دلالت ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

۱۹۴۱۔ فذکر ما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن الحسین اللھبی قال حدثنی ابن ابی فدیک قال حدثنی داؤد بن قیس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار انہ سال ابی بن کعب ھل فی المفصل سجدۃ قال لا۔

قال فابی بن کعب قد قرأ علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن کلہ فلو کان فی المفصل سجود اذا لعلمہ بسجود النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ لما اتی علیہ فی تلاوتہ ولا حجۃ لہ فی ھذا عندنا لانہ قد یحتمل ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترک ذلک لمعنی من المعانی التی ذکرنا فی الفصل الاول وقد ذھب جماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سجود التلاوۃ الی

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مفصل (سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک) میں سجدہ ہے انہوں نے فرمایا نہیں وہ معترض کہے کہ حضرت ابی بن کعب وہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تمام قرآن ان کے سامنے پڑھا اگر مفصل میں سجدہ ہوتا تو انہیں مقام سجدہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا معلوم ہوتا۔ لیکن ہمارے نزدیک اس روایت میں (اس کے لیے) کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے اسے چھوڑا ہو جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور تلاوت کرنے والے کو اس کے چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

marfat.com

انه غير واجب والى ان التالي لا يضره ان لا يفعله

١٩٤٢- فمما روي عنهم في ذلك ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه ح وحدثنا محمد بن عمرو قال ثنا عبد الله بن نمير عن هشام بن عروة عن ابيه ان عمر بن الخطاب قرأ السجدة وهو على المنبر يوم الجمعة فنزل فسجد وسجدوا معه ثم قرأها يوم الجمعة الاخرى فتهيئوا للسجود فقال عمر على رسلكم ان الله لم يكتبها علينا الا ان نشاء فقرأها ولم يسجد ومنعهم ان يسجدوا.

١٩٤٣- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن قال مر سلمان بقوم قد قرءوا بالسجدة فقيل الا تسجد فقال انا لم نقصد لها

١٩٤٤- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبد الله بن بكر قال ثنا حاتم بن ابي صغيرة عن ابي مليكة قال لقد قرأ ابن الزبير السجدة وانا شاهد فلم يسجد فقام الحارث بن عبد الله فسجد ثم قال يا امير المؤمنين ما منعك ان تسجد اذا قرأت السجدة فقال اني اذا كنت في صلوة سجدت واذا لم اكن في صلوة فاني لا اسجد.

فهؤلاء الجلة لم يروها واجبة وهذا هو النظر عندنا لانا رأيناهم لا يختلفون ان المسافر اذا قرأها وهو على راحلته اومى بها ولم يكن عليه ان يسجدها على الارض فكانت هذه صفة التطوع لا صفة الفرض لان لا يصلى الا على الارض والتطوع يصلى على الراحلة وكان ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد يذهبون في السجود الى خلاف ذلك ويقولون هي واجبة

ان مروی روایات میں سے یہ ہے۔ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی قرأت سے اور سجدہ کیا صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو اسے پڑھا صحابہ کرام سجدے کے لیے تیار ہوئے تو امیر المومنین نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو اللہ تعالیٰ نے اسے ہم پر لازم نہیں کیا البتہ ہم چاہیں تو کریں تو آپ نے آیت پڑھی لیکن خود بھی سجدہ نہ کیا اور دوسروں کو بھی منع فرما دیا۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گذرے۔ انھوں نے آیت سجدہ پڑھی تھی۔ پوچھا گیا آپ سجدہ نہیں کریں گے فرمایا میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے میری موجودگی میں آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو انھوں نے سجدہ نہ کیا اس پر حارث بن عبد اللہ کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا پھر عرض کیا امیر المومنین! آپ کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جبکہ آپ نے آیت سجدہ پڑھی فرمایا جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو سجدہ کرتا ہوں اور جب نماز میں نہیں ہوتا تو سجدہ نہیں کرتا۔

تو جلیل القدر صحابہ کرام ہیں جو اسے واجب نہیں سمجھتے اور ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ان کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مسافر جب اسے (آیت سجدہ کو) پڑھے اور وہ سواری پر ہو تو اشارہ کرے اس پر لازم نہیں کہ زمین پر سجدہ کرے، اور یہ نفل کی خاصیت ہے فرض کی نہیں کیونکہ فرض نماز زمین پر ہی ادا ہوتی ہے اور نفل نماز سواری پر ہی ادا ہو جاتی ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سجدے کے سلسلے میں اس کے خلاف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ واجب

marfat.com

فَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ مَا ذَكَرُوْا عَنْ اُبَيٍّ لَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلٰى اَنْ لَّا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْحُكْمُ كَانَ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنَ الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَسَلْمَانَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ فَتَرَكَ السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ لِذٰلِكَ وَلَعَلَّهٗ اَيْضًا لَمْ يَسْجُدْ فِيْ تِلَاوَةِ مَا فِيْهِ سُجُوْدٌ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ خَالَفَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ انھوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس میں مفصل میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سجدہ کا حکم ان وجوہات میں سے ایک کے مطابق ہو جسے ہم نے اس سلسلے میں حضرت عمر، سلمان اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے ذکر کیا پس آپ نے اس بناء پر مفصل میں سجدہ چھوڑ دیا ہو اور شاید آپ نے غیر مفصل میں بھی آیات سجدہ کی تلاوت میں سجدہ نہ کیا ہو، نیز صحابہ کرام کی ایک جماعت نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مسلک کی مخالفت کی ہے۔

١٩٤٥- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ عَزَائِمَ السُّجُوْدِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَحٰمٓ وَالنَّجْمِ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

حضرت زر، حضرت علی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سجدے کے بڑے مقامات "الٓمٓ تنزیل، حٰمٓ اور اقراء باسم ربك" ہیں۔

١٩٤٦- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان نے حضرت عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٩٤٧- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو دوسری رکعت میں سورۂ نجم پڑھی اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور "اذا زلزلت" پڑھی۔

١٩٤٨- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ اَنَّهٗ سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَاللَّفْظُ لِرَوْحٍ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا الفاظ روح (راوی) کے ہیں۔

١٩٤٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

marfat.com

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ سُوْرَةً اُخْرٰى۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح کی نماز حضرت عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تو آپ نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور کوئی دوسری سورت پڑھی۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ سَجَدَا فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ قَالَ مَنْصُوْرٌ اَوْ اَحَدُهُمَا۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا منصور (راوی) کہتے ہیں یا ان میں سے ایک نے سجدہ کیا۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت رَوح فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَسْجُدَانِ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فِيْ سُوْرَةٍ اُخْرٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں سورۂ نجم میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انھوں نے دوسری سورت شروع فرمائی۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ فَقَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ نجم پڑھی پھر اس میں سجدہ کیا۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَسْجُدُ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز کے علاوہ "اذا السماء انشقت" اور "اقراء باسم ربك" میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سُئِلَ نَافِعٌ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مَاتَ ابْنُ عُمَرَ وَلَمْ يَقْرَأْهَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

حضرت اسحاق بن سوید فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ حج میں دو سجدے کرتے تھے انھوں نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وصال تک اسے نہیں پڑھا البتہ وہ سورۂ نجم اور ”اقرا باسم ربک“ میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۵۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ نجم میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت عبدالرحمن بن اصبہانی، حضرت ابو عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ”اذا السماء انشقت“ میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۱- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَحَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ أَنَّ عَمَّارًا سَجَدَ فِيْهَا۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمار (اور ایک نسخہ میں حضرت عثمان ہیں) رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيْهَا۔

حضرت عبدالرحمن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اس میں سجدہ کیا۔

فَهٰؤُلَاءِ قَدْ خَالَفُوْا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهِ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

ان حضرات نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ان کے اس قول کے سلسلے میں مخالفت کی ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں۔

۱۹۶۳- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَيَّ قِرَاءَةٍ تَقْرَأُ قُلْتُ الْقِرَاءَةَ الْأُوْلٰى قِرَاءَةَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ هِيَ الْقِرَاءَةُ الْآخِرَةُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ أَرَاهُ قَالَ فِيْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ۔

حضرت ابو ظبیان فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا تم کونسی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں پہلی قرأت یعنی حضرت ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا یہی آخری قرأت ہے ہر سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں قرآن پاک سناتے۔ حضرت اعمش (راوی) فرماتے ہیں میرا خیال ہے انھوں نے ہر رمضان شریف کے الفاظ فرمائے ہیں جب آپ کے وصال کا سال آیا تو آپ نے ان کو دو مرتبہ سنایا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس پر گواہ ہیں جو منسوخ ہوا یا بدلا گیا۔

marfat.com

فهذا عبد الله بن عباس قد اخبر ان عبد الله بن مسعود حضر قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن مرتين في العام الذي قبض فيه فعلم ما نسخ وما بدل فان كان في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي بن كعب ما قد دل على ان ابيا قد علم ما فيه من السجود من القرآن حتى صار قوله لا سجود في المفصل دليلا على انه كذلك كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فان حضور ابن مسعود قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن مرتين دليل على انه قد علم ما فيه السجود من القرآن فصار قوله ان المفصل من السجود ما رويناه عنه حجة وقال قوم قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في المفصل بمكة فلما هاجر ترك ذلك ورووا ذلك عن ابن عباس من طريق ضعيف لا يثبت مثله ورووا عنه من قوله انه لا سجود في المفصل۔

۱۹۶۴۔ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا الخصيب قال ثنا همام عن ابن جريج عن عطاء انه سأل ابن عباس عن سجود القرآن فلم يعد عليه في المفصل شيئا۔

وهذا عندنا لو ثبت لكان فاسدا وذلك ان ابا هريرة قد روينا عنه في هذا الباب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد سجد في النجم وانه كان حاضرا ذلك وان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد في اذا السماء انشقت واسلام ابي هريرة ولقاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان بالمدينة قبل وفاته بثلاث سنين وقد روينا ذلك عنه في مواضعه من كتابنا هذا فدل ذلك على فساد ما ذهب

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جنھوں نے بتایا کہ جس سال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دو بار آپ کی قرأت قرآن کے وقت حاضر تھے۔ تو انھیں منسوخ و مبدّل کا علم ہو گیا اگر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرأت میں وہ بات ہوتی جس سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جانا کہ قرآن پاک میں کوئی سجدہ نہیں تاکہ ان کا قول کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی اسی طرح تھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا دو بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت قرآن میں حاضر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو قرآن پاک کے سجدوں کا علم حاصل ہوا لہٰذا ان کا قول کہ مفصل میں سجدہ ہے جیسا کہ ہم نے ان سے روایت کیا، دلیل قرار پائے گی۔ ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مفصل میں سجدہ کرتے تھے جب آپ نے ہجرت فرمائی تو اسے چھوڑ دیا یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے جس کی مثل ثابت نہیں ہوتی ان سے یہ بھی مروی ہے کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سجدوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مفصل کے بارے میں کچھ بھی نہ بتایا۔

اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو ہمارے نزدیک فاسد ہے۔ کیونکہ ہم نے اسی باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ فرمایا اور وہ اس وقت وہاں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے مدینہ طیبہ میں ایمان لائے اور آپ سے ملاقات کی۔ یہ بات ہم نے ان سے دوسرے مقامات پر روایت کی ہے پس یہ پہلے قول والوں کے فساد مذہب پر دلیل ہے۔ نیز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفصل میں سجدے کے بارے میں تواتر کیساتھ

marfat.com

إِلَيْهِ أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجُودِهِ فِي الْمُفَصَّلِ۔

روایات منقول ہیں۔

۱۹۶۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "اذا السماء انشقت" اور "اقراء باسم ربك الذی خلق" میں دو سجدے کیے ہیں۔

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

حضرت بکیر بن عبداللہ، حضرت نعیم بن مجمر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس مسجد کے اوپر نماز پڑھی تو آپ نے "اذا السماء انشقت" پڑھ کر اس کا سجدہ کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ أَتَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے "اذا السماء انشقت" پڑھنے کے بعد اس کا سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ملاقات کی اور عرض کیا کیا آپ اس میں سجدہ کرتے ہیں تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے پس میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا۔

حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ حَتَّى أَلْقَاهُ۔

حضرت مروان اصفر نے حضرت ابورافع سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ اس میں یہ اضافہ کیا کہ میں آپ سے ملاقات تک نہیں چھوڑوں گا۔

marfat.com

١٩٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ.

حضرت عطاء بن میناء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

١٩٧١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن میناء رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اقراء باسم ربک" اور "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

١٩٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَرَوْحٌ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَآهُ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَقَالَ لَوْلَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا لَمْ أَسْجُدْ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

١٩٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت یحییٰ حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٩٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" پڑھی پھر سجدہ کیا جب سلام پھیرا تو ان سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (سورت) میں سجدہ کیا تھا۔

١٩٧٥- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهُ حِينَ انْصَرَفَ سَجَدْتَ فِي سُورَةٍ مَا رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْجُدُونَ فِيهَا فَقَالَ لَوْلَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے سلام کے بعد ان سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی سورت میں سجدہ کیا کہ میں نے لوگوں کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

marfat.com

يَسْجُدُ فِيهِمَا لَمَا سَجَدَ ۔

١٩٧٦ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ فرمایا۔

١٩٧٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَجُلَيْنِ كِلَاهُمَا خَيْرٌ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ أَحَدَهُمَا سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ وَكَانَ الَّذِي سَجَدَ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي لَمْ يَسْجُدْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ فَهُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ ۔

فَهٰذَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْهُ الرِّوَايَاتُ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَإِسْلَامُهُ إِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا هَاجَرَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ ۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے سے بہتر دو شخصوں سے روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے "اذا السماء انشقت" اور "اقرا باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اور جس نے سجدہ کیا وہ سجدہ نہ کرنے والے سے افضل ہے پس اگر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی بہتر ہیں۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اذا السماء انشقت میں بھی سجدہ کیا ہے اور وہ مدینہ طیبہ میں اسلام لائے تھے، تو یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مفصل (کی سورتوں) میں سجدہ نہیں کیا۔

١٩٧٨ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِ الْمُفَصَّلِ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنَيْنٍ الْيَحْصِبِيِّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهِمَا ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مفصل میں بھی سجدہ کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن منین یحصبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے "اذا السماء انشقت" اور "اقرا باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اس سلسلے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سجدہ کرتے تھے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالسُّجُودِ فِي الْمُفَصَّلِ فِيهَا

یہ وہ روایات ہیں جو تواتر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفصل میں سجدہ کے سلسلے میں مروی ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

marfat.com

نقول وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد
وأما النظر في ذلك فعلى غير هذا المعنى وذلك
إنا رأينا السجود المتفق عليه وهو عشر سجدات
منهن في الأعراف وموضع السجود فيها منها
قوله إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته
ويسبحونه وله يسجدون ومنهن الرعد و
موضع السجود عند قوله عز وجل ولله يسجد
من في السموات والأرض طوعا وكرها وظلالهم
بالغدو والآصال ومنهن النحل وموضع
السجود منها عند قوله تعالى ولله يسجد ما في
السموات والأرض من دابة إلى قوله يؤمرون
ومنهن في سورة بني إسرائيل وموضع السجود
منها عند قوله تعالى ويخرون للأذقان سجدا إلى
قوله خشوعا ومنهن سورة مريم وموضع
السجود منها عند قوله وإذا تتلى عليهم آيات
الرحمن خروا سجدا وبكيا ومنهن سورة
الحج فيها سجدة في أولها عند قوله ألم تر أن الله
يسجد له من في السموات ومن في الأرض إلى
آخر الآية ومنهن سورة الفرقان وموضع
السجود منها عند قوله وإذا قيل لهم اسجدوا
للرحمن إلى آخر الآية ومنهن سورة النمل
فيها سجدة عند قوله تعالى ألا يسجدوا لله الذي
يخرج الخبء إلى آخر الآية ومنهن الم تنزيل
السجدة فيها سجدة عند قوله تعالى إنما يؤمن
بآياتنا الذين إلى آخر الآية ومنهن حم
تنزيل من الرحمن الرحيم وموضع السجود منها
فيه اختلاف فقال بعضهم موضعه تعبدون
وقال بعضهم موضعه فإن استكبروا فالذين
عند ربك يسبحون له بالليل والنهار وهم لا

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔
جہاں تک غور و فکر اور قیاس کا تعلق ہے تو وہ اس کے خلاف ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ سجدے گیارہ ہیں۔ ان میں سے ایک سورۂ اعراف میں ہے۔ اور اس میں مقام سجدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ ان الذین عند ربک الآیہ (۷-۲۰۶) بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں (فرشتے) وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے وہ اس کی تسبیح کرتے اور اسی کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔ دوسرا ـــ سورۂ رعد میں یہ آیت ہے وللہ یسجد۔ الآیہ (۱۳-۱۵) اور اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اور ان کے سائے صبح و شام۔
تیسرا ـــ سورۂ نحل میں اس مقام پر ہے وللہ یسجد۔ الآیہ (۱۶-۵۰) اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین پر چلنے والے سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں ـــ یؤمرون تک ہے۔ چوتھا ـــ سورۂ بنی اسرائیل کی یہ آیت ہے ویخرون للاذقان۔ الآیہ (۱۷-۱۰۹) اور روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھا دیتا ہے۔ پانچواں ـــ سورۂ مریم میں اس مقام پر ہے واذا تتلی علیہم آیات الرحمٰن۔ الآیہ (۱۹-۵۸) جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے ہیں۔
چھٹا ـــ سورۂ حج کے شروع میں ہے اور وہ یہ آیت ہے الم تر ان اللہ۔ الآیہ (۲۲-۱۸) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ـــ آخر آیت تک۔
ساتواں ـــ سورۂ فرقان کی آیت واذا قیل لہم اسجدوا للرحمٰن۔ آخر تک (۲۵-۶۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے تم کہو اور اس حکم نے ان کا بدکنا اور بڑھایا۔ آٹھواں ـــ سورۂ نمل میں اس آیت کے تحت سجدہ ہے الا یسجدوا للہ۔ الآیہ (۲۷-۲۶) کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو زمین و آسمان کی چھپی ہوئی چیزیں نکالتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اللہ ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ نواں ـــ سورۂ الم تنزیل السجدہ میں انما یؤمن بآیتنا الذین ـــ آخر تک (۳۲-۱۵)

marfat.com

يَسْمَعُوْنَ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْاٰخِرِ وَاخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ۔

١٩٧٩- فَحَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرَةِ مِنْ حٰمٓ تَنْزِيْلُ۔

١٩٨٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْ حٰمٓ قَالَ اسْجُدْ بِاٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ۔

١٩٨١- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَجَدَ رَجُلٌ فِي الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجَّلَ هٰذَا بِالسُّجُوْدِ۔

١٩٨٢- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاٰيَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ حٰمٓ۔

١٩٨٣- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٤- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٦- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَذْكُرُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ۔

١٩٨٧- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ دسواں حٰمٓ تنزیل کے مقام پر سجدہ میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کا مقام تعبدون (۴۱-۳۷) ہے اور بعض کہتے ہیں فان استکبروا فالذین عند ربک الآیہ (۴۱-۳۸) تو اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور وہ اکتاتے نہیں۔

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہ دوسرا مذہب ہے۔ متقدمین میں اس کا اختلاف ہے۔

۱۹۷۹- حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰمٓ تنزیل کی دوسری آیت سجدہ میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۸۰- حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سجدہ کے بارے میں پوچھا جو حٰمٓ میں ہے تو انہوں نے فرمایا میں دوسری (آیت سجدہ) پر سجدہ کرتا ہوں۔

۱۹۸۱- حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حٰمٓ کی پہلی آیت سجدہ پر سجدہ کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے سجدہ کرنے میں جلدی کی۔

۱۹۸۲- حضرت مغیرہ، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰمٓ کی دوسری آیت سجدہ پر سجدہ کرتے تھے۔

حضرت ابن عون، حضرت ابن سیرین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سفیان ثوری، لیث سے وہ حضرت مجاہد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے سعید نے بیان کیا انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حٰمٓ کی پہلی آیت میں سجدہ کرتے تھے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی

marfat.com

هُشَيْمٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ ۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْ حٰمٓ مِمَّا قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ وَاخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِهَا وَمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ السُّجُوْدِ فِي السُّوَرِ الْاُخَرِ فَقَدِ اتَّفَقُوْا عَلَيْهَا وَعَلٰى مَوَاضِعِهَا الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَكَانَ مَوْضِعُ كُلِّ سَجْدَةٍ مِنْهَا فَهُوَ مَوْضِعُ اِخْبَارٍ وَلَيْسَ بِمَوْضِعِ اَمْرٍ وَقَدْ رَاَيْنَا السُّجُوْدَ مَذْكُوْرًا فِيْ مَوَاضِعِ اَمْرٍ مِنْهَا قَوْلُهُ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَمِنْهَا قَوْلُهُ وَكُنْ مِنَ السّٰجِدِيْنَ فَكُلٌّ قَدِ اتُّفِقَ اَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَوْضِعٍ مِمَّا اخْتُلِفَ فِيْهِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ اَمْ لَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ مَوْضِعَ اَمْرٍ فَاِنَّمَا هُوَ تَعْلِيْمٌ فَلَا سُجُوْدَ فِيْهِ وَكُلُّ مَوْضِعٍ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ السُّجُوْدِ فَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النَّجْمِ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ لَيْسَ مَوْضِعَ سَجْدَةِ تِلَاوَةٍ وَهُوَ قَوْلُهُ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا فَذٰلِكَ اَمْرٌ لَيْسَ بِخَبَرٍ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ اَيْضًا مِنْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ هُوَ قَوْلُهُ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ فَذٰلِكَ اَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ تِلَاوَةٍ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدٍ فَلَا هُوَ قَوْلُهُ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ فَذٰلِكَ مَوْضِعُ اِخْبَارٍ لَا مَوْضِعُ اَمْرٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَيَكُوْنُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ السُّجُوْدِ يُرَدُّ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا كَانَ مِنْهُ اَمْرًا يُرَدُّ اِلٰى شَكْلِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ

مثل روایت کرتے ہیں۔

تو حم کے سجدہ پر اتفاق ہے البتہ اس کے مقام میں اختلاف ہے اور اس سے پہلے ہم نے جن سجدوں کا ذکر کیا ہے ان سجدوں اور ان مقامات دونوں پر اتفاق ہے اور ان تمام مقامات سجدہ (کی آیات) میں خبر دی گئی ہے حکم نہیں ہے اور ہم بعض ایسے مقامات دیکھتے ہیں کہ وہاں سجدے کا ذکر ہے اور امر بھی ہے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "یا مریم اقنتی لربك واسجدی"۔ اے مریم! اپنے رب کے لیے جھک جاؤ اور سجدہ کرو۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وکن من السجدین" اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔" تو ان مقامات میں سجدہ نہ ہونے پر تمام متفق ہیں۔

پس غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس مقام میں جہاں سجدے کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے ہم دیکھیں اگر وہ مقام امر ہے تو وہ محض تعلیم ہے لہٰذا وہاں سجدہ نہ ہوگا اور جہاں سجدے کی خبر دی گئی ہے وہ مقام تلاوت ہے تو سورۂ نجم کے مقام اختلاف کے بارے میں ایک قوم کہتی ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام ہے اور دوسرے کہتے ہیں وہ سجدۂ تلاوت کی جگہ نہیں ہے اور وہ یہ آیت کریمہ ہے: واسجدوا للّٰہ واعبدوا" یہ امر ہے خبر نہیں ہے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہ ہو۔ دوسرا مقام جہاں اختلاف ہے وہ "اقرا باسم ربك" میں "کلا لا تطعه واسجد واقترب" ہے اور یہ امر ہے خبر نہیں لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہیں، ایک اور مقام جس میں اختلاف ہے وہ "اذا السماء انشقت" ہے اور وہ یہ آیت کریمہ ہے فما لهم لا یؤمنون۔ الآیہ۔ (۸۴۔ ۲۰) پس انھیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ یہ مقام خبر ہے امر نہیں۔ لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق اسے سجدۂ تلاوت کا مقام ہونا چاہیے۔ ہر آیت سجدہ کو اسی بات کی طرف لوٹایا جائے گا جس کا ہم نے ذکر کیا اگر وہ امر ہے تو اس جیسی آیات کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ نہیں ہوگا اور جو خبر کے طور پر ہوگا اسے اس طرح

marfat.com

سُجُودٌ وَمَا كَانَ مِنْهُ خَبَرًا رُدَّ إِلَى شَكْلِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَكَانَ فِيهِ سُجُودٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ يَجِيءُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَوْضِعُ السُّجُودِ مِنْ حٰمٓ هُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَنَّهُ عِنْدَهُ خَبَرٌ وَهُوَ قَوْلُهُ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ لَا كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ خَالَفَهُ لِأَنَّ أُولٰئِكَ جَعَلُوا السَّجْدَةَ عِنْدَ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَمْرٍ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الْآخَرُ مَوْضِعَ خَبَرٍ وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّظَرَ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ السُّجُودُ فِي مَوْضِعِ الْخَبَرِ لَا فِي مَوَاضِعِ الْأَمْرِ فَكَانَ يَجِيءُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَكُونَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ غَيْرُ سَجْدَةٍ وَاحِدَةٍ لِأَنَّ الثَّانِيَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيهَا إِنَّمَا مَوْضِعُهَا مَنْ يَجْعَلُهَا سَجْدَةً مَوْضِعُ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا رَبَّكُمُ الْآيَةَ وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ مَوَاضِعَ سُجُودِ التِّلَاوَةِ هِيَ مَوَاضِعُ الْأَخْبَارِ لَا مَوَاضِعُ الْأَمْرِ فَلَوْ خُلِّينَا وَالنَّظَرَ لَكَانَ الْقَوْلُ فِي سُجُودِ التِّلَاوَةِ أَنْ نَنْظُرَ فَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعَ أَمْرٍ لَمْ نَجْعَلْ فِيهِ سُجُودًا وَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعَ خَبَرٍ جَعَلْنَا فِيهِ سُجُودًا وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي سُورَةِ صٓ فَقَالَ قَوْمٌ فِيهِ سَجْدَةٌ وَقَالَ آخَرُونَ لَيْسَ فِيهَا سَجْدَةٌ فَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ فِيهَا سَجْدَةٌ لِأَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِي جَعَلَهُ مَنْ جَعَلَ فِيهَا سَجْدَةً هُوَ مَوْضِعُ خَبَرٍ لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ، فَذٰلِكَ خَبَرٌ فَالنَّظَرُ فِيهِ أَنْ يُرَدَّ حُكْمُهُ إِلَى حُكْمِ أَشْكَالِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَيَكُونُ فِيهِ سَجْدَةٌ كَمَا يَكُونُ فِيهَا

کی خبر کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔

اس کے مطابق حٰمٓ میں اسی جگہ سجدہ ہوگا جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختیار کیا کیونکہ وہ خبر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فان استکبروا فالذین عند ربک یسبحون لہ باللیل والنہار وھم لا یسئمون" اس جگہ نہیں جسے ان کے مخالفین نے اختیار کیا کیونکہ انہوں (مخالفین) نے مقام امر پر سجدہ قرار دیا اور وہ ارشاد خداوندی ہے "فاسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون" (۴۱-۳۷) "اس اللہ کے لیے سجدہ کرو جس نے ان (سورج اور چاند) کو پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو" تو اس جگہ امر ہے جبکہ دوسرے مقام پر خبر ہے اور ہم نے بیان کیا کہ قیاس کے مطابق خبر کے مقام پر سجدہ ہوگا امر کی جگہ نہیں۔ اس کے مطابق سورۂ حج میں بھی ایک ہی سجدہ ہوگا کیونکہ دوسرے مقام پر جہاں اختلاف ہے سجدے کے قائلین نے امر والے مقام کو سجدہ قرار دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "وارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم" (۲۲-۷۷) [illegible] بیان کیا ہے کہ سجدہ اس مقام پر ہوگا جہاں خبر ہوگی [illegible] نہیں اگر ہم قیاس کا اعتبار کرتے تو سجدۂ تلاوت کے بارے میں [illegible] جہاں مقام امر ہوتا وہاں سجدہ قرار نہ دیتے اور جو آیت خبر پر مشتمل ہوتی وہاں سجدہ واجب قرار دیتے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہونے والے حکم کی اتباع زیادہ ضروری ہے۔

سورۂ ص میں بھی اختلاف ہے ایک قوم کہتی ہے کہ اس میں سجدہ ہے جبکہ دوسرے کہتے ہیں اس میں سجدہ نہیں ہمارے نزدیک اس میں قیاس سجدے کا مقتضی ہے کیونکہ سجدے کے قائلین نے اس میں مقام خبر پر سجدہ قرار دیا ہے امر کی جگہ پر نہیں اور وہ ارشاد خداوندی ہے "فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب" (۳۸-۲۴) "تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا" تو یہ خبر ہے اور قیاس یہ ہے کہ اس کا حکم دیگر مقامات اخبار کی طرف لوٹایا جائے تو جیسے وہاں سجدہ ہے یہاں بھی ہوگا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ۔

حضرت عیاض بن عبداللہ بن سعد، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِیْ صٓ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اُسْجُدْ فِیْ صٓ فَتَلَا عَلَیَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ مِنَ الْاَنْعَامِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِلٰی قَوْلِهٖ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰہُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَکَانَ دَاوٗدُ مِمَّنْ اُمِرَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْتَدِیَ بِهٖ۔

حضرت عوام بن حوشب فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سورۂ صٓ میں سجدہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا صٓ میں سجدہ کرو پھر انھوں نے مجھے سورۂ انعام کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں "ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن ۔۔۔۔۔۔ اولٰئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ" تک (۶۔ ۸۴ تا ۹۰) تو حضرت داؤد علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے راستے پر چلنے کو کہا گیا ہے (یعنی نبوت کے اعتبار سے دونوں کا راستہ ایک ہے)

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ فِیْ صٓ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰہُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَنَرَی السُّجُوْدَ فِیْ صٓ اِتِّبَاعًا لِمَا قَدْ رُوِیَ فِیْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلِمَا قَدْ اَوْجَبَهُ النَّظَرُ وَنَرَی السُّجُوْدَ فِی الْمُفَصَّلِ فِی النَّجْمِ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ لِمَا قَدْ ثَبَتَ فِیْهِ الرِّوَایَةُ فِی السُّجُوْدِ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَنَرٰی اَنْ لَّا سُجُوْدَ فِیْ اٰخِرِ الْحَجِّ لِمَا قَدْ نَفَاهُ مَا ذَکَرْنَاهُ مِنَ النَّظَرِ وَلِاَنَّهٗ مَوْضِعُ تَعْلِیْمٍ لَا مَوْضِعُ خَبَرٍ وَمَوَاضِعُ التَّعْلِیْمِ لَا سُجُوْدَ فِیْهَا لِلتِّلَاوَةِ وَقَدِ اخْتَلَفَ فِیْ ذٰلِکَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ صٓ میں سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا "اولٰئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتداہ" تو ہم نے یہی موقف اختیار کیا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی اتباع اور قیاس کی روشنی میں سورۂ صٓ میں سجدے کے قائل ہیں۔ مفصل میں سورۂ نجم "اذا السماء انشقت" اور اقرأ باسم ربک الذی خلق" میں بھی سجدہ مانتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں سجدہ ثابت ہے سورۂ حج کے آخر میں سجدہ کا نظریہ نہیں رکھتے جیسا کہ ہم قیاس کی روشنی میں اس کی نفی کر چکے ہیں نیز وہ مقام تعلیم ہے۔ خبر کا مقام نہیں اور جہاں تعلیم مقصود ہو وہاں سجدۂ تلاوت نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں متقدمین کا اختلاف ہے۔

۱۹۹۱- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فِيْمَا أَعْلَمُ قَالَ سَعْدٌ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالْحَجِّ وَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سعد بن ابراہیم نے بتایا کہ میں نے اپنے بھانجے سے سنا جسے عبداللہ بن ثعلبہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی مجھے یہی یاد ہے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ حج کی تلاوت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔

۱۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ سَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت صفوان بن محرز فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس (سورت) میں دو سجدے کیے۔

۱۹۹۳- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۹۹۴- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَخَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثَانِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت یزید بن خمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان سے سنا کہ وہ دونوں حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۹۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ سُجُوْدِ الْحَجِّ الْأَوَّلُ عَزِيْمَةٌ وَالْآخِرُ تَعْلِيْمٌ فَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا نَأْخُذُ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورۂ حج کے پہلے سجدے میں رخصت اور دوسرے میں تعلیم ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

اس باب میں ہم نے روایات کی روشنی میں جو کچھ بیان کیا وہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ

باب: کوئی شخص اپنی منزل میں نماز پڑھ کر مسجد میں آئے اور لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا کرے

۱۹۹۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ

حضرت بسر بن محجن دیلی اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز کھڑی ہو گئی تھی

marfat.com

بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَآهُ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَقُمْ لِلصَّلٰوةِ قَالَ لِيْ أَلَسْتَ مُسْلِمًا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا فَقُلْتُ قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ مَعَ أَهْلِيْ فَقَالَ صَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَ أَهْلِكَ۔

تو میں بیٹھ گیا اور نماز کے لیے کھڑا نہ ہوا آپ نے نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا۔ میں نے عرض کیا میں گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکا تھا فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھا کرو اگرچہ گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکے ہو۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ فِيْ بَيْتِي الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَحَوْلَهُ أَصْحَابُهُ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت زید بن اسلم، بسر بن محجن دُئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر میں پڑھی پھر مسجد کی طرف گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے پایا۔ صحابہ کرام آپ کے اردگرد تھے پھر نماز کھڑی ہوئی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّ صَلٰوةٍ هِيَ۔

حضرت سفیان، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دُئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ کونسی نماز تھی۔

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت مالک، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دُئلی (دؤلی) سے وہ اپنے باپ یا چچا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَإِنْ أَدْرَكْتَ الْإِمَامَ وَقَدْ سَبَقَكَ فَقَدْ أَجْزَأَتْكَ صَلٰوتُكَ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ نَافِلَةٌ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی اور یہ کہ اگر تم امام کو اپنے سے سبقت کرنے والا پاؤ تو تمہیں تمہاری نماز کافی ہوگی ورنہ یہ (امام کے ساتھ نماز) تمہارے لیے نفل ہوں گے۔

marfat.com

۲۰۰۱ - حَدَّثَنَا ابنُ مَرزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبدُ الصَّمَدِ بنُ عَبدِ الوَارِثِ عَن شُعبَةَ قَالَ ثَنَا بُدَيلٌ عَن اَبِي العَالِيَةِ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ الصَّامِتِ عَن اَبِي ذَرٍّ يَرفَعُهُ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي فَقَالَ لِي كَيفَ اَنتَ اِذَا بَقِيتَ فِي قَومٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَن وَقتِهَا ثُمَّ قَالَ لِي صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقتِهَا ثُمَّ اخرُج وَاِن كُنتَ فِي المَسجِدِ فَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَهُم وَلَا تَقُل اِنِّي قَد صَلَّيتُ فَلَا اُصَلِّي۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر (ہاتھ) مار کر فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسی قوم باقی رہو گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے پھر مجھے فرمایا وقت پر نماز پڑھو پھر (مسجد کی طرف) نکلو اگر مسجد میں ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو ان کے ساتھ (نفل نماز) پڑھو یہ کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں پس (اب) نہیں پڑھتا۔

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا اَبُو بَكرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو دَاؤدَ قَالَ ثَنَا شُعبَةُ قَالَ اَخبَرَنِي يَعلَى بنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعتُ جَابِرَ بنَ يَزِيدَ بنِ الاَسوَدِ السَّوَائِيَّ عَن اَبِيهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي مَسجِدِ الخَيفِ صَلٰوةَ الصُّبحِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ اِذَا رَجُلَانِ جَالِسَانِ فِي مُؤَخَّرِ المَسجِدِ فَاُتِيَ بِهِمَا تَرعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَن تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّينَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفعَلَا اِذَا صَلَّيتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيتُمَا النَّاسَ وَهُم يُصَلُّونَ فَصَلِّيَا مَعَهُم فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ اَو قَالَ تَطَوُّعٌ۔

حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا دو شخص مسجد کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ان دونوں کے پاس تشریف لائے اور (خوف کے مارے) ان کے کاندھے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے فرمایا (آئندہ) ایسا نہ کرنا جب تم اپنی منزل میں نماز پڑھو پھر لوگوں کے پاس (مسجد میں) آؤ اور وہ نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کے ساتھ پڑھو یہ تمہارے لیے نفلی نماز ہوگی (راوی کو شک ہے کہ) نافلہ کا لفظ فرمایا یا لفظ تطوع فرمایا۔

بَيَانُ المَسئَلَةِ

قَالَ اَبُو جَعفَرٍ فَذَهَبَ قَومٌ اِلٰى هٰذِهِ الاٰثَارِ فَقَالُوا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي بَيتِهٖ صَلٰوةً مَكتُوبَةً اَيَّ صَلٰوةٍ كَانَت ثُمَّ جَاءَ المَسجِدَ فَوَجَدَ النَّاسَ وَهُم يُصَلُّونَ صَلَّاهَا مَعَهُم وَخَالَفَهُم فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ صَلٰوةٍ يَجُوزُ التَّطَوُّعُ بَعدَهَا فَلَا بَاسَ اَن يَفعَلَ فِيهَا مَا ذَكَرتُم مِن صَلٰوتِهٖ اِيَّاهَا مَعَ الاِمَامِ عَلٰى اَنَّهَا نَافِلَةٌ لَهٗ غَيرَ المَغرِبِ فَاِنَّهُم كَرِهُوا اَن تُعَادَ لِاَنَّهَا

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص فرض نماز گھر میں پڑھے چاہے وہ کوئی بھی نماز ہو، پھر مسجد میں آئے اور لوگوں کو نماز کی حالت میں پائے تو ان کے ساتھ پڑھے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس نماز میں وہ عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کا تم نے ذکر کیا کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے وہ اس کے لیے نفلی ہو جائیگی لیکن مغرب میں ایسا نہ کرے کیوں کہ اسے لوٹانا مکروہ ہے

marfat.com

إن أعيدت كانت تطوعًا والتطوع لا يكون وترًا إنما يكون شفعًا وكل صلاة لا يجوز التطوع بعدها فلا ينبغي أن يعيدها مع الإمام لأنها تكون تطوعًا في وقت لا يجوز فيه التطوع واحتجوا في ذلك بما قد تواترت به الروايات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في نهيه عن الصلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس وقد ذكرنا ذلك بأسانيده في غير هذا الموضع من كتابنا هذا فذلك عندهم ناسخ لما رويناه في أول هذا الباب وقالوا إنه لما بين في بعض الأحاديث الأول فقال فصلوها فإنها لكم نافلة أو قال تطوع ونهى عن التطوع في هذه الآثار الأخر وأجمع على استعمالها كان ذلك داخلا فيها ناسخا لما قد تقدمه مما قد خالفه ومن تلك الآثار ما لم يقل فيه فإنها لكم تطوع فذلك يحتمل أن يكون معناه معنى هذا الذي بين فيه فقال فإنها لكم تطوع ويحتمل أن يكون ذلك كان في وقت كانوا يصلون فيه الفريضة مرتين فيكونان جميعا فريضتين ثم نهوا عن ذلك فعلى أي الأمرين كان فإنه قد نسخه ما قد ذكرنا وممن قال بأنه لا يعاد من الصلاة إلا الظهر والعشاء الآخرة أبو حنيفة وأبو يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

۲۰۰۳- وقد روي في ذلك عن جماعة من المتقدمين ما حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا يزيد بن أبي حبيب عن ناعم بن أجيل مولى أم سلمة قال كنت أدخل المسجد لصلاة المغرب

اس لیے کہ اگر اسے لوٹائے گا تو وہ نفل نماز ہوگی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے وہ جوڑا جوڑا ہوتے ہیں اور جن نمازوں کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان میں امام کے ساتھ اعادہ نہ کرے کیونکہ یہ ایسے وقت میں نفل ہوں گے جب نفل پڑھنا جائز نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے جن میں آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقام پر ذکر کی ہیں تو ان کے نزدیک یہ روایات اس باب کے شروع میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہیں وہ فرماتے ہیں جب پہلی روایت میں بیان ہوا کہ آپ نے فرمایا اسے پڑھو یہ تمہاری نفل نماز ہے (نفل یا تطوع کا لفظ فرمایا) اور ان پچھلی روایات میں نوافل پڑھنے سے منع فرمایا اور ان (پہلی روایات) پر بھی عمل کرنے پر اتفاق ہے تو ان کا حکم یہی ہوگا اور یہ ان پہلی روایات کے لیے ناسخ ہونگی جو ان کے خلاف ہیں اور بعض روایات میں آپ نے یہ بات نہیں فرمائی کہ وہ تمہارے لیے نفل ہیں تو ممکن ہے ان کا معنیٰ وہی ہو جو اس میں بیان ہوا کہ کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارے لیے نفل ہیں اور ہو سکتا ہے یہ اس وقت کی بات ہو جب وہ ایک فرض دو بار پڑھتے تھے تو یہ دونوں نمازیں فرض ہوں گی پھر اس سے منع کر دیا گیا جو بھی بات ہو یہ پہلی روایات کے لیے ناسخ ہیں جن لوگوں کے نزدیک ظہر اور عشاء کے علاوہ دوبارہ نماز پڑھنا جائز نہیں ان میں حضرت امام ابو حنیفہ رح امام ابو یوسف رح اور امام محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔

اس ضمن میں متقدمین کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے حضرت ناعم بن اجیل جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں میں نماز مغرب کے لیے مسجد میں داخل ہوتا تو کچھ صحابہ کرام کو مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا جب کہ باقی

marfat.com

فَأَرَى رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فِيْ آخِرِ الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْهِ قَدْ صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

لوگ نماز میں ہوتے یہ حضرات گھروں میں نماز پڑھ چکے ہوتے تھے۔

فَهٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانُوْا لَا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ لَمَّا كَانُوْا قَدْ صَلَّوْهَا فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا **فَذٰلِكَ** دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى نَسْخِ مَا قَدْ كَانَ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ إِلَيْهِمْ جَمِيْعًا حَتّٰى يَكُوْنُوْا عَلٰى خِلَافِهٖ وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِمَا قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ فِيْهِ مِنْ نَسْخِ ذٰلِكَ الْقَوْلِ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو گھروں میں نماز پڑھنے کی صورت میں مسجد میں مغرب کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (اس سلسلے میں) ان کی مخالفت بھی نہیں فرمائی، تو ہمارے نزدیک یہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پہلے قول کے لیے ناسخ ہے کیونکہ یہ بات جائز نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا قول ماننے کے باوجود وہ اس کے خلاف چلیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا نسخ ضرور ثابت ہو چکا ہے۔

۲۰۰۴۔ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنْ صَلَّيْتَ فِيْ أَهْلِكَ ثُمَّ أَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّهَا إِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَإِنَّهُمَا لَا يُعَادَانِ فِيْ يَوْمٍ۔

حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ بات مروی ہے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم گھر میں نماز پڑھ لو پھر نماز (با جماعت) کو پاؤ تو صبح اور مغرب کے علاوہ (نمازیں) پڑھو کیونکہ دو نمازیں ایک دن میں دوبارہ نہیں پڑھی جاتیں۔

۲۰۰۵۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُعَادَ الْمَغْرِبُ إِلَّا أَنْ يَخْشٰى رَجُلٌ سُلْطَانًا فَيُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم مغرب کی نماز لوٹانا ناپسند کرتے تھے البتہ اگر کسی شخص کو حکمران کا ڈر ہو تو اسے پڑھ کر ایک رکعت کے ساتھ جفت بنا دے۔

بَابُ ۷۸ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَرْكَعَ أَمْ لَا

باب ۷۸: خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں آنے والا نماز پڑھے یا نہ۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سلیک غطفانی

marfat.com

اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا

رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے حضرت سُلیک نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا "نہیں"، آپ نے فرمایا اُٹھ کر پڑھو۔

۲۰۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے عمرو بن دینار نے بتایا انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ۔

حضرت سفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو مختصر رکعتیں پڑھے پھر بیٹھ جائے۔

۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيثَ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا سُلَيْكُ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے ابو صالح کو حضرت سُلیک غطفانی کی حدیث ذکر کرتے ہوئے سُنا پھر اس کے بعد ابو سفیان سے سُنا فرماتے تھے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا اے سُلیک! اُٹھو اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھو انہیں مختصر کرو پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ دو خفیف رکعتیں

marfat.com

فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا۔

٢٠١١- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْكِ بْنِ هُدْبَةَ الْغَطْفَانِيِّ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

٢٠١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَقُولُ لَهُ ادْنُ حَتَّى دَنَا فَأَمَرَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَعَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَلَقٌ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ صَنَعَ ذٰلِكَ فِي الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوا فَأَلْقَوُا الثِّيَابَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوا فَأَلْقَى الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ ثَوْبَهُ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ

اختصار کے ساتھ پڑھے۔

حضرت حسن، حضرت سُلیک بن ہدیہ غطفانی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں، فرمایا دو رکعتیں پڑھو اور انہیں مختصر کرو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آواز دی آپ مسلسل فرماتے رہے قریب ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ قریب ہو گیا تو آپ نے اسے حکم فرمایا چنانچہ اس نے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس پر ایک پرانا کپڑا تھا پھر دوسرے جمعہ پر اسی طرح کیا تو آپ نے اسے اس کی مثل حکم فرمایا پھر تیسرے جمعہ میں بھی اسی طرح کیا تو آپ نے اسے وہی حکم دیا (اس کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا صدقہ دو چنانچہ انہوں نے کپڑے ڈال دیئے تو آپ نے اس شخص کو دو کپڑے اٹھانے کا حکم دیا پھر لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اس شخص نے ایک کپڑا ڈال دیا، اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور اسے کپڑا اُٹھانے کا حکم فرمایا۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اس وقت مسجد میں داخل ہو جب امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہئے کہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا۔

marfat.com

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَجْلِسَ وَلَا يَرْكَعَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُلَيْكًا بِمَا أَمَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ خُطْبَتَهُ إِرَادَةً مِّنْهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ كَيْفَ يَفْعَلُوْنَ إِذَا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ ثُمَّ اسْتَأْنَفَ الْخُطْبَةَ وَيَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ بَنٰى عَلٰى خُطْبَتِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْسَخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ نُسِخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَنُسِخَ أَيْضًا فِي الْخُطْبَةِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيَكُوْنُ سُنَّةً مَعْمُوْلًا بِهَا فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ شَيْءٌ يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اسے چاہیے بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیتے ہوئے خطبہ چھوڑ دیا ہو تاکہ لوگوں کو تعلیم دیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوں تو کیا کریں پھر آپ نے نئے سرے سے خطبہ شروع فرمایا ہو۔ اور ممکن ہے آپ نے اپنے خطبے پر بنا کی ہو اور یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہو پھر نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ ساتھ خطبہ میں کلام کرنا بھی منسوخ ہو گیا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے انہیں اسی بنیاد پر حکم دیا ہو جو پہلے قول والوں کا خیال ہے اور اسی طریقے پر عمل ہوتا ہو، تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۲۰۱۳- فَإِذَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَنْبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ قَالَ أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ۔

حضرت ابوالزاہریہ، حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھو تم نے لوگوں کو اذیت دی اور خود دیر سے آئے ابوالزاہریہ فرماتے ہیں ہم امام کے (منبر کی طرف) نکلنے تک باتیں کیا کرتے تھے تو تم نہیں دیکھتے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بیٹھنے کا حکم دیا نماز پڑھنے کا نہیں تو یہ حدیث حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالْجُلُوْسِ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالصَّلٰوةِ فَهٰذَا يُخَالِفُ حَدِيْثَ سُلَيْكٍ وَفِي حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي حَالِ إِبَاحَةِ الْأَفْعَالِ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ أَنْ يُنْهٰى عَنْهَا أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فَأَلْقَى النَّاسُ ثِيَابَهُمْ وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ نَزْعَ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے شروع میں ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب خطبہ میں عمل جائز تھا اور ابھی اس سے روکا نہیں گیا تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے فرمایا: پس لوگوں نے کپڑے ڈال دیئے" حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران کسی آدمی کا کپڑے اتارنا مکروہ ہے دوران خطبہ کنکریوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے اور دوران خطبہ اپنے ساتھی سے کہنا کہ خاموش رہو مکروہ ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

وَاِنْ مَسَّهُ الْحَصَا وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ وَاَنَّ قَوْلَهُ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ اَيْضًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُلَيْكًا وَالرَّجُلَ الَّذِيْ اَمَرَهُ بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِ كَانَ فِيْ حَالِ الْحُكْمِ فِيْهَا فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْمَا بَعْدُ وَلَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَا۔

۲۰۱۴۔ **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

۲۰۱۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۲۰۱۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ فَاِذَا كَانَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ لَغْوًا كَانَ قَوْلُ الْاِمَامِ لِلرَّجُلِ قُمْ فَصَلِّ لَغْوًا اَيْضًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ لِسُلَيْكٍ بِمَا اَمَرَهُ بِهٖ كَانَ الْحُكْمُ فِيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْ وَقْتِ الَّذِيْ جُعِلَ مِثْلَ

نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو جو حکم دیا اور اس طرح آپ نے اس شخص کے لیے صدقے کا حکم دیا تو یہ اس دور کے حکم اسلام کے مطابق تھا بعد والا حکم اس کے خلاف ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہے خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور اس وقت امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول کام کیا۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ اور سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی کو کہو "خاموش رہو" تو تم نے فضول کام کیا۔ لہٰذا جب خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی کو خاموش رہنے کے لیے کہنا لغو کام ہے تو امام کا کسی شخص کو کہنا کہ اُٹھو اور نماز پڑھو بھی لغو ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیا اس وقت کا شرعی حکم اس وقت کے حکم کے خلاف تھا جب آپ نے اس کے کام کو لغو قرار دیا۔

marfat.com

۲۰۱۷- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَتَلَا اٰيَةً وَاِلٰى جَنْبِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اُبَيُّ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيْ حَتّٰى اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ قَالَ مَا لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجِئْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَلَوْتَ اٰيَةً وَاِلٰى جَنْبِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهٗ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيْ حَتّٰى اِذَا نَزَلْتَ زَعَمَ اَنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ جُمُعَتِيْ اِلَّا مَا لَغَوْتُ قَالَ صَدَقَ اِذَا سَمِعْتَ اِمَامَكَ يَتَكَلَّمُ فَاَنْصِتْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ۔

۲۰۱۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ سُوْرَةً فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ فَقَالَ اُبَيٌّ لِاَبِيْ ذَرٍّ مَا لَكَ مِنْ صَلٰوتِكَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ فَدَخَلَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَدَقَ اُبَيٌّ۔

فَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْاِنْصَاتِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَجَعَلَ حُكْمَهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کی بات مروی ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو خطبہ دینے لگے تو آپ نے ایک آیت پڑھی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ میرے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے میں نے پوچھا اے اُبی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو انہوں نے فرمایا تم نے فضول کام کیا تمہیں جمعہ کا کوئی ثواب نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے تو میں حاضر ہوا اور بتاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی اور میرے پاس حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے میں نے اُن سے پوچھا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی ہے تو انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور جب آپ اُترے تو انہوں نے بتایا کہ میرے لیے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں میں نے فضول کام کیا ہے آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا جب تم امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو تم خاموش رہو یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے ایک سورت پڑھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ سورت کب نازل ہوئی انہوں نے اس کا جواب نہ دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت اُبی بن کعب نے حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا تمہیں نماز سے کچھ حاصل نہ ہوا تم نے فضول کام کیا چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا حضرت اُبی بن کعب نے سچ کہا۔

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا اور اس کا حکم نماز کے حکم کی طرح قرار دیا نیز اس میں کلام کو

marfat.com

فِي ذٰلِكَ لِحُكْمِ الصَّلٰوةِ وَجَعَلَ الْكَلَامَ فِيهَا لَغْوًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيهَا مَكْرُوْهَةٌ فَاِذَا كَانَ النَّاسُ مَنْهِيِّيْنَ عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ كَانَ كَذٰلِكَ الْاِمَامُ مَنْهِيًّا عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ يَخْطُبُ بِغَيْرِ الْخُطْبَةِ اَلَا تَرٰى اَنَّ الْمَاْمُوْمِيْنَ مَمْنُوْعُوْنَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ فَكَذٰلِكَ الْاِمَامُ فَكَانَ مَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُ الْاِمَامِ فَقَدْ مُنِعَ مِنْهُ الْاِمَامُ فَكَذٰلِكَ لَمَّا مُنِعَ غَيْرُ الْاِمَامِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ كَانَ الْاِمَامُ مُنِعَ بِذٰلِكَ اَيْضًا مِّنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِمَا هُوَ مِنْ غَيْرِهَا۔

لغو قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس (خطبہ) کے دوران نماز مکروہ ہے پس جب لوگوں کو خطبہ کے دوران گفتگو سے ممانعت ہے تو امام بھی جب تک خطبہ دے رہا ہو، خطبے کے علاوہ کوئی کلام نہیں کر سکتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ مقتدیوں کو نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے تو امام کا بھی یہی حکم ہے پس جس بات سے امام کے غیر کو روکا گیا اس سے امام کو بھی منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جب غیر امام کو خطبہ کے دوران گفتگو سے روکا گیا تو امام کو خطبہ کے علاوہ گفتگو سے دوران خطبہ ممانعت ہے۔

۲۰۱۹۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ جُمِعَ فِيْهِ اَبُوْكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُخْبِرُكَ عَنِ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَمْشِيْ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ الْاِمَامُ صَلٰوتَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا مَا اجْتُنِبَ الْمَقْتَلَةُ۔

اس سلسلے میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ میں نے تیسری یا چوتھی بار عرض کیا یہ وہ دن ہے جب آپ کے باپ (حضرت آدم علیہ السلام) کو (حضرت حوا علیہا السلام سے) ملایا گیا فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں جمعہ کے بارے میں بتاتا ہوں کوئی ایسا شخص نہیں جو پاک صاف ہو کر جمعہ کے لیے جائے پھر امام کے نماز مکمل کرنے تک خاموش رہے تو وہ اس کے اور گذشتہ جمعہ کے درمیان (گناہوں) کا کفارہ ہوگا جب کہ کبیرہ گناہ سے اجتناب کرے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو معشر حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کی، اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو وہ لگائی اور اچھے کپڑے پہن کر نکلا حتی کہ مسجد میں آگیا اور لوگوں کی

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَنَّ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْكَعَ وَأَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا۔

گردنیں نہ پھلانگیں پھر جس قدر اللہ نے چاہا نماز پڑھی اور امام کے (منبر کی طرف) نکلنے کے بعد خاموش رہا تو گزشتہ جمعہ سے اب تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہوگا۔

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۲۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهٖ وَلَبِسَ أَصْلَحَ ثِيَابِهٖ وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ ابن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے پھر اپنی بیوی کی خوشبو سے خوشبو لگائے عمدہ کپڑے پہنے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور خطبہ کے وقت فضول حرکت نہ کرے تو یہ دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

۲۰۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ مَكَانَ كُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غسل کرایا (یعنی جماع کے ذریعے بیوی کے غسل کا باعث بنا) اور غسل کیا سویرے اور جلدی گیا حتیٰ کہ امام کے قریب ہوگیا۔ خاموش رہا کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور قیام (قیام لیل) کا ثواب ہوگا۔

۲۰۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ، حضرت یحییٰ بن حارث روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۲۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت سلمان الخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم

marfat.com

اسد قال ثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری قال اخبرنی ابی عن عبید اللہ بن ودیعة عن سلمان الخیر ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا یغتسل الرجل یوم الجمعة ویتطہر بما استطاع من طہر ثم ادہن من دہن او مس من طیب بیتہ ثم راح فلم یفرق بین اثنین وصلی ما کتب اللہ لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام غفر لہ ما بینہ وبین الجمعة الاخری۔

ففی ہذہ الآثار ایضا الامر بالانصات اذا تکلم الامام فذلک دلیل ان موضع کلام الامام لیس بموضع صلوة فہذا حکم ہذا الباب من طریق تصحیح معانی الآثار **واما** وجہ النظر فانا رأیناہم لا یختلفون ان من کان فی المسجد قبل ان یخطب الامام فان خطبة الامام تمنعہ من الصلوة فیصیر بہا فی غیر موضع صلوة فالنظر علی ذلک ان یکون کذلک داخل المسجد والامام یخطب داخلا لہ فی غیر موضع صلوة فلا ینبغی ان یصلی **وقد** رأینا الاصل المتفق علیہ ان الاوقات التی تمنع من الصلوة یستوی فیہا من کان قبلہا فی المسجد ومن دخل فیہا المسجد فی منعہا ایاہما من الصلوة فلما کانت الخطبة تمنع من کان قبلہا فی المسجد عن الصلوة کانت کذلک ایضا تمنع من دخل المسجد بعد دخول الامام فیہا من الصلوة **فہذا** وجہ النظر فی ذلک وہو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد **وقد** رویت فی ذلک آثار عن جماعة من المتقدمین۔

۲۰۲۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وہب

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر طہارت حاصل کر سکتا ہے کرے پھر تیل لگائے یا گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائے پھر چل پڑے اور دو (بیٹھے ہوئے) آدمیوں کو جدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے جس قدر نماز مقدر فرمائی ہے، پڑھے پھر امام کے کلام (خطبہ) کے دوران خاموش رہے تو پچھلے اور اس جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

ان روایات میں بھی خطبۂ امام کے دوران خاموش رہنے کا حکم ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطبۂ امام، نماز کا وقت نہیں ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں علماء میں ان کا اختلاف نہیں کہ جو شخص خطبہ دینے سے پہلے مسجد میں ہو تو امام کا خطبہ اسے نماز پڑھنے سے روک دیتا ہے تو وہ نماز نہ پڑھنے کے وقت میں ہو جاتا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کا حکم بھی یہی ہو کہ اس کے لیے بھی اس وقت نماز پڑھنا مناسب نہ ہو۔

اور ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے ان میں وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو اور وہ جو بعد میں آئے دونوں ممانعتِ نماز کے سلسلے میں برابر ہیں تو جب خطبہ پہلے سے موجود شخص کو نماز سے روکتا ہے تو امام کے خطبہ شروع کرنے کے بعد مسجد میں آنے والے کو بھی نماز سے روکے گا۔ اس مسئلہ میں قیاس یہی ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اس سلسلے میں متقدمین سے بھی روایات آئی ہیں۔

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں حضرت شعبی نے فرمایا

marfat.com

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ الْحَسَنَ حِيْنَ يَجِيءُ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَيُصَلِّيْ عَمَّنْ أَخَذَ هٰذَا لَقَدْ رَأَيْتُ شُرَيْحًا إِذَا جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ لَمْ يُصَلِّ۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ يَجْلِسُ وَلَا يُسَبِّحُ أَيْ لَا يُصَلِّيْ۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الصَّلٰوةُ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ مَعْصِيَةٌ۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ جُلُوْسَ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ وَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ حِيْنَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ فَإِذَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتّٰى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كِلَيْهِمَا ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عُمَرُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰى خُطْبَتَيْهِ تَكَلَّمُوْا۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى

میں نے دیکھا جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ آتے ہیں اور امام خطبہ کے لیے نکل آتا ہے تو وہ نماز پڑھتے ہیں انہوں یہ بات کس سے حاصل کی حالانکہ میں نے حضرت شریح کو دیکھا کہ اگر وہ امام کے نکلنے کے بعد آئیں تو نماز نہیں پڑھتے۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جمعہ کے دن مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو تو فرماتے ہیں وہ بیٹھ جائے۔ نہ تسبیح پڑھے اور نہ نماز۔

حضرت خالد حذاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ جمعہ کے دن آئے تو امام خطبہ دے رہا تھا آپ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

حضرت ابو المصعب، حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب امام منبر پر ہو تو نماز پڑھنا گناہ ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی نے بتایا کہ امام کا منبر پر بیٹھنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا خطبہ گفتگو کو منع کر دیتا ہے، وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو صحابہ کرام گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جاتا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھتے تو کوئی بھی بات نہ کرتا حتیٰ کہ آپ اپنے دونوں خطبے پورے کرتے پھر جب آپ دونوں خطبے مکمل کر کے منبر سے نیچے اُترتے تو لوگ گفتگو کرتے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے آپ پر تہبند اور چادر تھی، جوتے پہنے ہوئے اور

الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَنَعْلَانِ وَهُوَ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَةٍ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ جَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ۔

عمامہ باندھے ہوئے تھے آپ نے (حجر اسود) کو بوسہ دیا پھر کہا اے امیر المومنین! آپ پر سلام اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو پھر بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قِيلَ لِعَلْقَمَةَ أَتَتَكَلَّمُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَنَا أَقْرَأُ حِزْبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ عَسَى أَنْ يَضُرَّكَ وَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَضُرَّكَ

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ امام کے خطبہ کے دوران یا جب وہ نکل آئے کلام کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں امام کے خطبہ دیتے وقت اپنا وظیفہ پڑھتا ہوں، انہوں نے فرمایا شاید تمہیں نقصان دے اور نقصان نہ بھی دے۔

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهَانِ الْكَلَامَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) جمعہ کے دن امام کے (منبر کی طرف) نکل آنے کے وقت گفتگو کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

حضرت لیث سے مروی ہے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ امام کے خطبہ دیتے وقت نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فَقَدْ رَوَيْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خُرُوجَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ جَاءَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَا مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ ثُمَّ قَدْ كَانَ شُرَيْحٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَرَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَاحْتَجَّ بِهِ عَلَى مَنْ خَالَفَهُ وَشَدَّ ذٰلِكَ الرِّوَايَةُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيحِ مَا قَدْ وَصَفْنَا فَلَا يَنْبَغِي تَرْكُ مَا قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

ان احادیث میں ہم نے روایت کیا ہے کہ امام کا نکل آنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور حضرت عبد اللہ بن صفوان آئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور دیگر موجود صحابہ کرام نیز تابعین عظام نے ان کے عمل کا انکار نہ کیا پھر حضرت شریح بھی اسی طرح کرتے تھے اسے حضرت شعبی نے روایت کیا اور اپنے مخالفین کے خلاف اس سے استدلال بھی کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے اس کو تقویت مل گئی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا۔ پھر صحیح فکر تو وہی ہے جو ہم نے بیان کیا لہٰذا اس سے جو کچھ ثابت ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسری بات کی طرف نہیں جانا چاہیے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے نہ بیٹھے اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۲۰۳۶۔ وَذُكِرَ فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِىْ سُلَيْمٰنَ مَعَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِىُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْعِجْلَانِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِىُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ يَعْنِىْ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اَبِىْ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيْمٍ الزُّرَقِىِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن سلیم زرقی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ يَنْبَغِىْ لِمَنْ يَّدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْ لَّا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّىَ رَكْعَتَيْنِ قِيْلَ لَهٗ مَا فِىْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ اِنَّمَا هٰذَا عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِىْ حَالٍ يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ لَيْسَ عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِىْ حَالٍ لَا يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ اَلَا تَرٰى اَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا اَوْ فِىْ وَقْتٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِىِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّىَ وَاَنَّهٗ لَيْسَ مِمَّنْ اَمَرَهٗ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ اسے کہا جائے گا اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے یہ تو اس شخص کے بارے میں ہے جو ایسے وقت مسجد میں داخل ہو جب نماز پڑھنا جائز نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص طلوع آفتاب یا غروب شمس کے وقت یا ایسے وقت مسجد میں آئے جب نماز پڑھنا منع ہے تو اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ اس تحت

marfat.com

النبي صلى الله عليه وسلم ان يصلي ركعتين لدخوله المسجد لانه قد نهى عن الصلوة حينئذ فكذلك الذي دخل المسجد والامام يخطب ليس له ان يصلي وليس ممن امره النبي صلى الله عليه وسلم بذلك وانما دخل في امر رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ذكرت كل من لو كان في المسجد قبل ذلك فلكثر ان يصلي كان له ذلك فاما من لو كان في المسجد قبل ذلك لم يكن له ان يصلي حينئذ فليس بداخل في ذلك وليس له ان يصلي قياسا على ما ذكرنا من حكم الاوقات المنهي عن الصلوة فيها التي وصفنا۔

نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ نماز نہیں پڑھ سکتا اور یہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس حکم کا تم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو اس سے پہلے مسجد میں ہو اور وہ نماز پڑھنا چاہتا ہو تو وہ (خطبہ سے) پہلے پڑھ سکتا ہے لیکن وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو وہ اس وقت (خطبہ کے دوران) نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا وہ اس حکم میں داخل نہیں ہوگا اور جیسا کہ ہم نے نماز سے ممنوع اوقات پر قیاس کرتے ہوئے بتایا اس کی روشنی میں وہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

باب ۷۹ الرجل يدخل المسجد والامام في صلوة الفجر ولم يكن ركع ايركع او لا يركع

باب ۷۹: جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

۲۰۴۰۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن زكريا بن اسحق عن عمرو بن دينار عن سليمن بن يسار عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز (کے لیے جماعت) کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ (نماز) پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۴۱۔ حدثنا محمد بن النعمان قال ثنا ابو مصعب قال ثنا عبد العزيز قال احمد بن الاصبهاني الصواب ابراهيم بن اسمعيل عن اسمعيل بن ابراهيم بن مجمع الانصاري عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ وَ الْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِاَنْ يَّرْكَعَهُمَا غَيْرَ مُخَالِطٍ لِلصُّفُوْفِ مَالَمْ يَخَفْ فَوْتَ الرَّكْعَتَيْنِ مَعَ الْاِمَامِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهٖ اَصْلُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَالَفَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الَّتِيْ اُقِيْمَتْ لَهَا۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٰذَا النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّصَلّٰى غَيْرُهَا فِيْ مَوْطِنِهَا الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَيَكُوْنُ مُصَلِّيْهَا قَدْ وَصَلَهَا بِتَطَوُّعٍ فَيَكُوْنُ النَّهْيُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَا مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اسی حدیث کو اپناتے ہوئے مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص اس وقت فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھے جب امام نماز فجر میں ہو۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر امام کے ساتھ دو رکعتیں چھوٹنے کا خوف نہ ہو تو صفوں سے الگ ہو کر ان دو رکعتوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا وہ درحقیقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حفاظ حدیث نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء بن یسار سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں انہوں نے اسے مرفوعا روایت نہیں کیا۔

تو اس حدیث کی بنیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کی مخالفت کی ہے ان سے جو کچھ مروی ہے اسے ہم اس باب کے آخر میں روایت کریں گے انشاء اللہ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس نماز کے علاوہ جائز نہیں جس کے لیے یہ قائم ہوئی۔

تو ممکن ہے اس ممانعت سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ یہ نماز پڑھ رہا ہے وہاں کوئی دوسری نماز بھی پڑھے اس طرح وہ اسے نوافل کے ساتھ ملانے والا ہو گا پس اس بنیاد پر ممانعت ہو گی اس بات سے نہیں کہ مسجد کے آخر میں پڑھ کر وہ اس جگہ سے ہٹ جائے اور

marfat.com

آخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَتَنَحَّى الَّذِي يُصَلِّيهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَيُخَالِطُ الصُّفُوفَ وَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ۔

صفوں میں مل کر فرض نماز میں داخل ہو جائے۔

۲۰۴۴۔ وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ أُقِيمَتْ صَلٰوةُ الْفَجْرِ فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَامَ عَلَيْهِ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ أَتُصَلِّيهَا أَرْبَعًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

پہلے قول کے قائلین کے استدلال میں سے یہ بھی ہے حضرت مالک بن بحینہ فرماتے ہیں صبح کی نماز قائم ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا آپ وہاں کھڑے رہے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے آپ نے تین بار فرمایا کیا تم اسے چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت سعد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان فرمایا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن تین بار کا ذکر نہیں کیا۔

فَلِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ وَصَلَهُمَا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ تَقَدَّمَ أَوْ تَكَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لِذٰلِكَ قَالَ لَهُ مَا قَالَ فَإِنَّ هٰذَا حَدِيثٌ يَجْتَمِعُ الْفَرِيقَانِ عَلَيْهِ جَمِيعًا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کو جواباً کہتے ہیں کہ ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ناپسند فرمائی ہو کہ اس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر انہیں صبح کی نماز کے ساتھ ملا دیا نہ تو وہاں سے آگے بڑھا اور نہ کوئی کلام کیا اگر اس بنیاد پر آپ نے اسے تنبیہ فرمائی تو اس حدیث پر دونوں فریق جمع ہو سکتے ہیں۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔ (تو دیکھا)

۲۰۴۷۔ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ مُنْتَصِبٌ يُصَلِّي ثَمَّةَ بَيْنَ يَدَيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ فَقَالَ لَا تَجْعَلُوا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ

حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ کے پاس سے گزرے وہ صبح کی اقامت سے پہلے اسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اس نماز کو ظہر (کے فرضوں) سے پہلے اور بعد کی نماز (سنتوں) کی طرح نہ بناؤ ان دونوں کے درمیان تفریق کرو

marfat.com

كَصَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَاجْعَلُوْا بَيْنَهُمَا فَصْلًا۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الَّذِيْ كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بُحَيْنَةَ هُوَ وَصْلُهُ اِيَّاهَا بِالْفَرِيْضَةِ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ وَلَيْسَ لِاَنَّهُ كَرِهَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ فَرَغَ مِنْهَا تَقَدَّمَ اِلَى الصُّفُوْفِ فَصَلَّى الْفَرِيْضَةَ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

تو اس حدیث نے واضح کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بحینہ رضی اللہ عنہ کا اس نماز (سنتوں) کو فرضوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر اس طرح ملانا پسند نہ آیا کہ درمیان میں کچھ جدا کرنے والا عمل نہ تھا اس بات کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ کر فراغت کے بعد آگے صفوں کی طرف بڑھیں اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں اس حدیث کے علاوہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قُمْتُ لِاَتَطَوَّعَ فَاَخَذَ بِثَوْبِيْ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ حَتّٰى تَقَدَّمَ اَوْ تَكَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عمر بن عطا بن ابی الخوار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے انہیں حضرت سائب بن یزید کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے پوچھیں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں کیا سنا ہے انہوں نے فرمایا میں نے مقصورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی میں فارغ ہو کر نفل پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا انہوں نے میرا کپڑا پکڑا اور فرمایا ایسا نہ کرو، آگے بڑھو یا کچھ کلام کرو بے شک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے تھے۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عاصم، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ صَفْوَانَ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُكَاثِرُوا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، فرض نماز کو اسی کی مثل نفل نماز کے ساتھ، ہی ایک ہی جگہ پر نہ ملاؤ۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُوْصَلَ الْمَكْتُوْبَةُ بِنَافِلَةٍ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فَاصِلٌ مِنْ تَقَدُّمٍ اِلٰى مَكَانٍ آخَرَ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں فرض نماز کو نفل نماز کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا حتی کہ ان کے درمیان کچھ فرق ہو جائے دوسری جگہ کی طرف آگے بڑھنے سے یا کسی دوسرے طریقے سے۔

marfat.com

۲۰۵۱- واحتج أهل المقالة الأولى لقولهم أيضا بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا حماد بن زيد عن عاصم الأحول عن عبد الله بن سرجس أن رجلا جاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الصبح فركع ركعتين في حديث حماد بن سلمة خلف الناس ثم دخل مع النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلاته قال يا فلان أجعلت صلاتك التي صليت معنا أو التي صليت وحدك۔

پہلے قول والوں نے حضرت ربیع موذن کی روایت سے بھی اپنے موقف پر استدلال کیا حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں ایک شخص آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تھے حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں داخل ہوا آپ نماز مکمل کر چکے تھے تو فرمایا اے فلاں! تم اسے نماز قرار دیتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی یا اسے جو تنہا ادا کی۔

۲۰۵۲- حدثنا أبو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا حماد بن زيد عن عاصم فذكر بإسناده مثله۔

حضرت زید بن عاصم اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قالوا ففي هذا الحديث أنه صلاهما خلف الناس وقد نهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهما فمن الحجة عليهم للآخرين أنه قد يجوز أن يكون قوله كان خلف الناس أي كان خلف صفوفهم لا فصل بينه وبينهم فكان شبيه المخالط لهم فذلك أيضا داخل في معنى ما بان من حديث ابن بحينة وهذا مكروه عندنا وإنما يجب أن يصليهما في مؤخر المسجد ثم يمشي من ذلك المكان إلى أول المسجد فأما أن يصليهما مخالطا لمن يصلي الفريضة فلا۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔ دوسرے قول والے ان کو جواب دیتے ہیں کہ لوگوں کے پیچھے کھڑے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی صفوں کے پیچھے اس طرح کھڑا ہوا کہ اس کے اور ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا تو ان کے ساتھ مشابہت ہو گئی یہ بھی اسی مفہوم میں داخل ہے جو حضرت ابن بحینہ کی روایت سے واضح ہوا اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے ان دو رکعتوں کو مسجد کے آخر میں پڑھنا واجب ہے پھر مسجد کے اگلے حصے کی طرف آئے فرض نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۵۳- وقد حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر عن ابن أبي ذئب عن شعبة قال كان ابن عباس يقول يا أيها الناس ألا تتقون الله افصلوا صلاتكم قال وكان ابن عباس لا يصلي الركعتين

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اپنی نماز کو الگ الگ کرو (حضرت شعبہ) فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مغرب کی دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے اور ان کا مقصد فرض اور

marfat.com

بَعْدَ الْمَغْرِبِ اِلَّا فِیْ بَیْتِهٖ فَاَرَادَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْهُمْ اَلْفَصْلَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ وَالتَّطَوُّعِ۔ وَذٰلِكَ الَّذِیْ اُرِیْدَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ بُحَیْنَةَ وَابْنِ سَرْجِسَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَیْضًا الْفَصْلَ بَیْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ بِمَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا رَوَیْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَلَا نَرٰی بَأْسًا لِمَنْ لَمْ یَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ حَتّٰی جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ دَخَلَ الْاِمَامُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَنْ یَرْكَعَهُمَا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ یَمْشِیْ اِلٰی مُقَدَّمِهٖ فَیُصَلِّیْ مَعَ النَّاسِ اَلَا تَرٰی اَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ فِیْ ظُهْرٍ اَوْ عَصْرٍ اَوْ عِشَاءٍ لَمْ یَكُنْ بِهٖ بَأْسٌ وَلَا یَكُوْنُ فَاعِلُ ذٰلِكَ وَاصِلًا بَیْنَ فَرِیْضَةٍ وَتَطَوُّعٍ فَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ فِیْ صُبْحٍ فَلَا بَأْسَ بِهٖ وَلَا یَكُوْنُ فَاعِلُهٗ وَاصِلًا بَیْنَ فَرِیْضَةٍ وَتَطَوُّعٍ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جِلَّةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔

غیر فرض کو الگ الگ کرنا تھا حضرت ابوہریرہ، ابن بحینہ اور ابن سرجس کی روایتوں سے بھی یہی بات مراد ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مطابق ہم بھی فرائض و نوافل میں تفریق کو مستحب سمجھتے ہیں اور اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جو شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھے بغیر مسجد میں آجائے اور امام نماز شروع کر چکا ہو تو یہ مسجد کے آخر میں (سنتیں) پڑھ کر آگے بڑھے اور لوگوں کے ساتھ (فرض) نماز ادا کرے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر یہ بات ظہر، عصر اور عشاء میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ایسا شخص فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا اسی طرح صبح کی نماز میں بھی کوئی حرج نہیں اور ایسا کرنے والا فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جلیل القدر متقدمین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ حِیْنَ دَعَاهُمْ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ وَقَدْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰی اُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّی الرَّكْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ فَعَلَ هٰذَا وَمَعَهٗ حُذَیْفَةُ وَاَبُوْمُوْسٰی لَا یُنْكِرَانِ ذٰلِكَ عَلَیْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی مُوَافَقَتِهِمَا اِیَّاهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بلایا تو حضرت ابوموسیٰ، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے باہر آگئے اور نماز کھڑی ہو چکی تھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر (فرض) نماز میں داخل ہوئے۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ عمل کیا اور حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے اس عمل پر اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دونوں بھی ان سے متفق تھے۔

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ

حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ يُصَلِّيْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَكَانَهٗ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ مَوْلَاهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ وَقَدْ عَدَّ نَفْسَهٗ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَعْضِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فِي النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ فَاصِلًا بَيْنَهُمَا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ۔

٢٠٥٧ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

٢٠٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ

سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز میں تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز صبح کے وقت حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اور امام نماز پڑھا رہا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شامل ہوئے امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتی کہ سورج طلوع ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں جب کہ امام صبح کی نماز میں تھا۔ ان کے غلام حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو فرائض و نوافل میں تفریق کا حکم دیتے تھے، اور خود بھی مسجد کے کسی مقام پر فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے اور اسے دونوں (نمازوں) کے درمیان فاصل شمار کرتے پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

حضرت عثمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو امام صبح کی نماز میں تھا آپ نے دو رکعتیں نہیں پڑھی تھی چنانچہ آپ نے امام سے پیچھے (کھڑے ہو کر) دو رکعتیں پڑھیں اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر سے باہر تشریف لائے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے راستے میں ہی دو

marfat.com

بْنُ عُمَرَ مِنْ بَيْتِهِ فَأُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔

رکعتیں پڑھیں پھر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی۔

فَهٰذَا وَاِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَذٰلِكَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ اِنْ كَانَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفَهُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

اگرچہ آپ نے یہ رکعتیں مسجد میں نہیں پڑھیں لیکن مسجد میں جماعت کھڑی ہونے کا علم حاصل ہونے کے بعد ادا کیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے خلاف ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں بشرطیکہ اس کا وہی مفہوم ہو جو پہلے قول والوں کے نزدیک ہے۔

۲۰۵۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ اَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کے لیے جگایا اور نماز کھڑی ہو چکی تھی تو آپ اُٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۰۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ جَاءَ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ ثُمَّ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تشریف لائے تو امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا آپ نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ادا کر کے امام کے ساتھ نماز ادا کی۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ لِاَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

تو اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے مسجد میں یہ دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد میں شامل ہے تو یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ عمل کے موافق ہے۔

۲۰۶۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت ابوعبیداللہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے تو لوگ نماز فجر کے لیے صف بستہ ہوتے آپ مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے۔

۲۰۶۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اسی طرح کرتے تھے۔

marfat.com

۲۰۶۳- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن جعفر عن ابي عثمان النهدي قال كنا نأتي عمر بن الخطاب قبل ان نصلي الركعتين قبل الصبح وهو في الصلوة فنصلي الركعتين في آخر المسجد ثم ندخل مع القوم في صلوتهم۔

حضرت ابو عثمان ہندی فرماتے ہیں ہم صبح کی دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے۔ اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تو ہم مسجد کے آخر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۴- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثنا حماد بن زيد قال ثنا عاصم عن ابي عثمان قال كنا نجيء وعمر بن الخطاب في صلوة الصبح فنركع الركعتين ثم ندخل معه في الصلوة۔

حضرت عاصم، حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حاضر ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں ہوتے تو ہم دو رکعتیں پڑھ کر ان کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۵- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا سعيد عن حصين قال سمعت الشعبي يقول كان مسروق يجيء الى قوم وهم في الصلوة ولم يكن ركع ركعتي الفجر فيصلي الركعتين في المسجد ثم يدخل مع القوم في صلوتهم۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت مسروق رضی اللہ عنہ قوم کے پاس آتے تو وہ نماز میں مصروف ہوتے آپ نے اس سے پہلے فجر کی دو رکعتیں ادا نہ کی ہوتیں تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۶- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن الشعبي عن مسروق انه فعل ذلك غير انه قال في ناحية المسجد۔

حضرت عاصم احول حضرت شعبی سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا لیکن انہوں نے فرمایا مسجد کے کونے میں (دو رکعتیں پڑھتے)

۲۰۶۷- حدثنا ابو بكرة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا يزيد بن ابراهيم عن الحسن انه كان يقول اذا دخلت المسجد ولم تصل ركعتي الفجر فصلهما وان كان الامام يصلي ثم ادخل مع الامام۔

حضرت یزید بن ابراہیم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب تم مسجد میں داخل ہوا اور تم نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں ہو پھر امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

۲۰۶۸- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا يونس قال كان الحسن يقول يصليهما في ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم في صلاتهم۔

حضرت یونس سے مروی ہے حضرت حسن فرماتے تھے کہ انہیں مسجد کے کونے میں ادا کرے پھر قوم کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہو جائے۔

۲۰۶۹- حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا

حضرت ابی عون، شعبی سے وہ حضرت مسروق

marfat.com

هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ ۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا قَدْ أَبَاحُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَنْ يَّرْكَعَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا أَوْجَهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُ يَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ وَيَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُمْ قَالُوْا تَشَاغُلُهُ بِالْفَرِيْضَةِ أَوْلٰى مِنْ تَشَاغُلِهِ بِالتَّطَوُّعِ وَأَفْضَلُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَعَلِمَ دُخُوْلَ الْإِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ فَإِنْ خَافَ فَوْتَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ لَمْ يُصَلِّهِمَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يَّجْعَلَهُمَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُجْمِعُوْا أَنَّ تَشَاغُلَهُ بِالسَّعْيِ إِلَى الْفَرِيْضَةِ أَفْضَلُ مِنْ تَشَاغُلِهِ بِهِمَا فِيْ مَنْزِلِهِ وَقَدْ أُكِّدَتَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَرُوِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَدْوَمَ مِنْهُ عَلَيْهِمَا وَأَنَّهُ قَالَ لَا تَتْرُكُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ فَلَمَّا كَانَتَا قَدْ أُكِّدَتَا هٰذَا التَّأْكِيْدَ وَرُغِّبَ فِيْهِمَا هٰذَا التَّرْغِيْبَ وَنُهِيَ عَنْ تَرْكِهِمَا هٰذَا النَّهْيَ وَكَانَتَا تُرْكَعَانِ فِي الْمَنَازِلِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ كَانَتَا أَيْضًا فِي النَّظَرِ أَنْ تُرْكَعَا فِي الْمَسَاجِدِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسی طرح کہا۔

ان تمام حضرات نے جماعت کے دوران فجر کی دو رکعتیں مسجد کے آخر (یا کسی کنارے) میں پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اس باب کا روایات کے طور پر یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ دو رکعتوں (سنتوں) کو چھوڑ کر فرض نماز میں شامل ہو جائے وہ کہتے ہیں نوافل میں مشغولیت کی نسبت فرائض میں مشغول ہونا زیادہ بہتر اور افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو اور انہیں امام کے نماز شروع کرنے کا علم ہو جائے تو مناسب ہے کہ جب تک امام کی نماز فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو ان دو رکعتوں کو پڑھ لے اگر امام کے ساتھ نماز رہ جانے کا ڈر ہو تو انہیں نہ پڑھے کیونکہ انہیں (فرض) نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے اور اس بات پر اجماع نہیں ہے کہ فرائض کی طرف جانے میں مشغولیت ان کو گھر میں پڑھنے میں مصروف ہونے سے افضل ہے نیز نوافل کی نسبت ان کی تاکید بھی زیادہ ہے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ کسی نفل (غیر فرض) نماز کی پابندی نہیں کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں پس جب ان کی اس قدر تاکید و ترغیب ہے اور ان کو چھوڑنے سے یوں منع کیا گیا ہے اور فرائض سے پہلے گھروں میں پڑھی جاتی تھیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مساجد میں بھی فرائض سے پہلے پڑھی جائیں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۰۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو ایک کپڑا پہنایا اس وقت وہ لڑکے تھے جب

عُمَرُ كَسَاهُ وَهُوَ غُلَامٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّيْ مُتَوَشِّحًا فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ قَالَ بَلٰى قَالَ أَرَأَيْتَ لَوِ اسْتَعَنْتُ بِكَ وَرَاءَ الدَّارِ كُنْتَ لَابِسَهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ قَالَ نَافِعٌ بَلِ اللّٰهُ فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَافِعٌ قَدِ اسْتَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَنْ أَحَدِهِمَا وَمَا أَرَاهُ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ ثُمَّ لِيُصَلِّ۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ فَلَا أَدْرِيْ أَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عُمَرَ شَكَّ نَافِعٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلَامِ عُمَرَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لِمَنْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى ثَوْبَيْنِ وَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا إِلَّا عَلٰى ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ مُلْتَحِفًا قَالُوْا وَلٰكِنْ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَتَّزِرَ بِهِ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو ان (حضرت نافع) کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں! انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا اگر تم گھر سے باہر کسی کام کے لیے جاؤ تو ان دونوں کو پہنو گے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے یا لوگوں کا حضرت نافع نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے، تو انہوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) مجھے خبر دی حضرت نافع فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ایک سے خبر دی اور میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا تم میں کوئی یہودیوں کی طرح کپڑا نہ لپیٹے جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ ایک چادر کو ازار بنائے اور دوسری اوپر اوڑھے اور جس کے پاس دو کپڑے نہ ہوں

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضرت نافع کو شک ہے، پھر انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے حضرت نافع نے پہلی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کلام سے روایت کیا تھا۔

حضرت وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص دو کپڑوں پر قادر ہو اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایک کپڑے پر قادر ہو اس کے لیے کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسے چاہیے کہ ازار باندھ لے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور کہا کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

اَلْحَدِيْثَ وَقَالُوْا هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَكَّ فِيْهِ۔

۲۰۷۴۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ ثَوْبَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ مَنْ يُزَيَّنُ لَهٗ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ اِذَا صَلّٰى وَلَا يَشْتَمِلْ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ۔

قَالَ فَهٰذَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ مِنْ جِلَّةِ اَصْحَابِ نَافِعٍ وَقُدَمَائِهِمْ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشُكَّ وَوَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ قِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرُ نَافِعٍ فَذَكَرَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا يُصَلِّيْ مُلْتَحِفًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ حِيْنَ سَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ مُلْتَحِفًا وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدِكُمْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهٖ۔

فَهٰذَا سَالِمٌ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ نَافِعٍ وَاَحْفَظُ اِنَّمَا رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُمَرَ لَا عَنْ

مروی ہے انہوں نے اس ضمن میں مزید ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو دو کپڑے پہنے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ اگر دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے وقت ازار باندھ لے اور تم میں کوئی بھی کپڑے کو یہودیوں کی طرح (پورے جسم پر) نہ لپیٹے۔

حضرت توبہ عنبری، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو ایک چادر بطور ازار استعمال کرے اور دوسری اوپر لے۔

وہ کہتے ہیں یہ موسیٰ بن عقبہ ہیں جو حضرت نافع کے جلیل القدر اور قدیم شاگرد ہیں انہوں نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور شک کا اظہار نہیں کیا اور حضرت توبہ عنبری نے اس ضمن میں ان کی موافقت کی ہے۔

اور ان سے کہا گیا کہ حضرت نافع کے غیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ابن عمر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نبی اکرم صلی اللہ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبد اللہ نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے پر فرمایا تم میں کوئی شخص ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر نماز نہ پڑھے، یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس کو بطور ازار استعمال کرے۔

تو یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں حضرت نافع سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عُمَرَ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَسَا نَافِعًا ثَوْبَيْنِ فَقَامَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ احْذَرْ ذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَجَمَّلَ لَهُ۔

وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۲۰۷۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَعَمْرِي إِنِّي لَأَتْرُكُ ثِيَابِي فِي الْمِشْجَبِ وَأُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ

سے نہیں۔ تو یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت مالک نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے

حضرت مالک حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نافع کو دو کپڑے پہنائے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے اسے معیوب قرار دیا اور فرمایا اس سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے یوں استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے حاصل ہیں۔

حضرت ہشام بن حسان، حضرت محمد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اپنی عمر کی قسم! میں اپنے کپڑے کھونٹی پر چھوڑ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں۔

حضرت مالک، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا (اپنا) قول ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ

marfat.com

بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا فَلَمَّا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَارَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ فَصَلّٰى فِيْهِمَا

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا جب نماز کھڑی ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑوں کو ملایا اور ان میں نماز پڑھی۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَمِيْصُهُ وَرِدَاؤُهُ فِي الْمِشْجَبِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا صَنَعْتُ هٰذَا اِلَّا مِنْ اَجْلِكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَتٰى يَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ۔

حضرت قعقاع بن حکیم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ان کی قمیص اور تہبند کھونٹی پر تھے جب فارغ ہوئے تو فرمایا سنو! اللہ کی قسم! میں نے یہ عمل تمہاری وجہ سے کیا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں (جائز ہے) اور کبھی تم میں سے کسی ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں (یعنی ہمیشہ نہیں ہوتے)

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کا جواز روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانہ مقدسہ

عمرو بن ابی سلمة انه رأى النبی صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد في بيت ام سلمة ۔

میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ۔

٢٠٨٨ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم وعبد الله بن صالح قالا ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن ابي امامة بن سهل عن عمرو بن ابي سلمة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد ملتحفا به ۔

حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے ۔

٢٠٨٩ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي قتيلة قال انا الدراوردي عن موسى بن محمد بن ابراهيم عن ابيه عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني اعالج الصيد افاصلي في القميص الواحد قال نعم وزره ولو بشوكة ۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں صرف قمیص میں نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں البتہ بٹن لگا لو اگرچہ کانٹے سے ہوں ۔

ففي هذه الآثار اباحة الصلوة في الثوب الواحد فذلك يضاد ما منع الصلوة في ثوب واحد ويدل ان ذلك لا بأس به على حال الوجود وحال الاعواز وذلك ان السائل النبي صلى الله عليه وسلم ايصلي احدنا في ثوب واحد فاجابه النبي صلى الله عليه وسلم جوابا مطلقا فقال او كلكم يجد ثوبين اي لو كانت الصلوة مكروهة في الثوب الواحد لكرهت لمن لا يجد الا ثوبا واحدا ففي جوابه ذلك ما يدل على ان حكم الصلوة في الثوب الواحد لمن يجد الثوبين كهو في الصلوة في الثوب الواحد لمن لا يجد غيره ثم اردنا ان ننظر كيف ينبغي ان يفعل بالثوب الواحد الذي يصلي فيه ايشتمل به او يتزر فنظرنا في ذلك ۔

ان روایات کے مطابق ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے

پس یہ روایات ان روایات سے متضاد ہیں جن میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں چاہے کشادہ حال ہو یا تنگدست اور یہ اس لیے کہ سائل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ نے مطلق جواب دیتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی تو جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا اس کی نماز مکروہ ہوتی ۔ آپ کا یہ جواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم وہی ہے جو اس کے لیے ہے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ کیا طریقہ اختیار کیا جائے اسے لپیٹ لیا جائے یا تہبند باندھے ۔

٢٠٩٠ - فاذا ابن مرزوق قد حدثنا قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا ابن ابي ذئب عن المقبري عن ابي مرة مولى عقيل بن ابي طالب عن ام

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے غسل کے

marfat.com

هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَتْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَسَكَبَتْ لَهُ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَكَعَاتٍ ـ

لیے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں کچھ رکعات پڑھیں اس کے کناروں کو ایک دوسرے کے خلاف الٹ ڈال رکھا تھا ـ

۲۰۹۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ فِي الصَّلَوٰةِ مِثْلَهُ قَالَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ـ

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین ،حضرت ابومرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے نماز کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا اور فرمایا آٹھ رکعات پڑھیں ـ

۲۰۹۲ ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

حضرت ابومرہ فرماتے ہیں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل ذکر کیا ـ

۲۰۹۳ ـ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

حضرت سعید بن ابی ہند فرماتے ہیں حضرت ابومرہ نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ـ

۲۰۹۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحًا بِهِ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ ـ

حضرت کریب (حضرت ابن عباس کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حضرمی چادر میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا ـ

۲۰۹۵ ـ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَامِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنِ ابْنٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ أَبِي أَمَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ ـ

حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوع ،حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا ـ

marfat.com

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے (اپنے اوپر) لپیٹ رکھا تھا۔

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي مُلْتَحِفًا بِثَوْبِهِ وَثِيَابُهُ قَرِيبَةٌ مِنْهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِكَيْمَا تَرَوْا وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں ابوالزبیر مکی نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ قریب ہی ان کے کپڑے بھی تھے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم دیکھو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَتَعَطَّفْ بِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے (اپنے اوپر) لپیٹ لے۔

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَثَوْبُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے ایک دوسرے کے مخالف کندھے پر ڈال رہے تھے، حالانکہ آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے۔

۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلَّى وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ بِإِزَارٍ وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ فَلَمَّا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى هٰكَذَا۔

حضرت عاصم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی انہوں نے تہبند لپیٹ رکھا تھا حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر تھے نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

اس (کپڑے) کے کنارے کاندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا اس کے کنارے کاندھوں پر اُلٹے ڈالے ہوئے تھے۔

۲۱۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ مُتَوَشِّحٌ بِبُرْدٍ فَصَلَّى بِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیا ہوا تھا اور ایک چادر لپیٹ رکھی تھی پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی۔

۲۱۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو کاندھوں پر اُلٹا ڈالے۔

۲۱۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اس کے کنارے مخالف کاندھے پر ڈال رکھے تھے۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَوَشِّحًا بِهِ فِي حَالِ وُجُودِ غَيْرِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ صَلَّى وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَدْ يَجُوزُ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں ہے کہ آپ دوسرا کپڑا پانے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اور اسے آپ نے لپیٹ رکھا ہوتا ان میں سے بعض احادیث کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے اس حالت میں ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے تو ہو سکتا ہے یہ کھلے

marfat.com

أن يكون ذلك على ما اتسع من الثياب خاصة لا على ما ضاق منها ويجوز أن يكون على كل الثياب ما ضاق منها وما اتسع.

کپڑے کی مانند میں ہی ہو تنگ کپڑے کی حالت میں نہ ہو اور ممکن ہے کشادہ اور تنگ دونوں صورتوں میں ہو۔

٢١٠٦- فنظرنا في ذلك فإذا أبو زرعة عبد الرحمن بن عمرو الدمشقي قد حدثنا قال ثنا أبو نعيم قال ثنا فطر بن خليفة عن شرحبيل ابن سعيد قال ثنا جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول إذا اتسع الثوب فتعطف به على عاتقك وإذا ضاق فاتزر به ثم صل.

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔ تو حضرت شرحبیل بن سعید حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھے پر ڈالو اور جب تنگ ہو تو تہبند باندھو پھر نماز پڑھو۔

فثبت بهذا الحديث أن الاشتمال هو المقصود وأنه هو الذي ينبغي أن تفعل في الثياب التي يصلى فيها إذا لم يقدر عليه لضيق الثوب اتزر به واحتجنا أن ننظر في حكم الثوب الواسع الذي يستطيع أن يتزر به ويشتمل هل يشتمل به أو يتزر وكيف يفعل.

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کپڑا لپیٹنا مقصود ہے اور جن کپڑوں میں نماز پڑھ رہا ہے ان میں یہی عمل کرنا مناسب ہے اور جب کپڑا تنگ ہونے کی وجہ سے اس پر قادر نہ ہو تو تہبند باندھ لے اب ضرورت ہے کہ ہم ایسے کشادہ کپڑے کو دیکھیں جسے بطور تہبند بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اوپر بھی لپیٹا جا سکتا ہے کہ کیا اسے لپیٹا جائے یا ازار باندھی جائے۔

٢١٠٧- فإذا يونس قد حدثنا قال ثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقيه منه شيء.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر اس سے کچھ نہ ہو۔

٢١٠٨- حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم ح و حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قالا ثنا سفيان عن أبي الزناد فذكر بإسناده مثله.

حضرت سفیان نے ابو الزناد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٢١٠٩- حدثنا ابن منقذ قال حدثني إدريس بن يحيى عن عبد الله بن عياش عن ابن هرمز عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا صلى أحدكم في ثوب واحد فليجعل على عاتقيه منه شيئا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس میں سے کچھ اپنے کاندھوں پر ڈال دے۔

فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث أبي الزناد عن الصلاة في الثوب الواحد متزرا به وقد جاء عنه أيضا

پس حضرت ابو الزناد کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو بطور تہبند استعمال کرتے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے صرف

marfat.com

أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ۔

شلوار میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوُجُودِ مَعَهُ بِغَيْرِهِ فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ فَلَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيهِ كَمَا لَا بَأْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيرِ مُتَّزِرًا بِهِ فَهٰذَا تَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ أَصْحَابِهِ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ۔

یہ بھی اسی طرح ہے اور ہمارے نزدیک (ممانعت) اس صورت میں ہے جب اس کے پاس اس کے علاوہ بھی کپڑا ہو اور اگر اس کے پاس کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے چھوٹے کپڑے کو ازار بنا کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ تو اس باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے معانی کی تصحیح اسی طرح ہے۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں روایات آئی ہیں۔

۲۱۱۱۔ مِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي ثِيَابِهِمْ فِي رِقَابِهِمْ مَا عَلَى أَحَدِهِمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کچھ لوگ اس طرح شریک ہوتے کہ انہوں نے اپنی گردنوں میں کپڑوں کی گرہ باندھی ہوتی اور ان پر صرف ایک کپڑا ہوتا۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعَجْلَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ سُلَيْمٌ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي خِلَافَتِهِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ فَرَأَى أَكْثَرَ مَنْ يُصَلِّي مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُدْعَى بُرْدًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ۔

حضرت ابو عامر سلیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں چھ ماہ ان کے ہمراہ نماز پڑھی تو ان کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے اکثر کو ایک کپڑے میں دیکھا جسے "برد" کہا جاتا تھا ان پر کوئی اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک کے دن ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی آپ نے اس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے (یعنی دائیں طرف والا بائیں کاندھے پر اور بائیں طرف والا دائیں کندھے پر)۔

marfat.com

٢١١٤ - حَدَّثَنَا ابن ابي داود قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة عن الحكم عن قيس بن ابي حازم قال امّنا خالد بن الوليد يوم اليرموك في ثوب واحد قد خالف بين طرفيه وخلفه اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یرموک کے دن ہمیں نماز پڑھائی تو آپ پر ایک کپڑا تھا جس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے اور آپ کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

فَفِيمَا قد روينا عمن ذكرنا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الصلوة في الثوب الواحد ما يضاد ما روينا عن عمر قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في الآثار المتقدمة ما قد وافق ذلك فذلك اولى ان يؤخذ به مما روي عن عمر وهذا الذي بينّا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

پس جو کچھ ہم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں صحابہ کرام سے نقل کیا ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور گزشتہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ اس کے خلاف ہے پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلے میں اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ٨١ الصلوة في اعطان الابل

باب ٨١ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

٢١١٥ - حَدَّثَنَا يزيد بن سنان وصالح بن عبد الرحمن وبكر بن ادريس قالوا حدثنا ابو عبد الرحمن المقرئ قال ثنا يحيى بن ايوب ابو العباس المصري عن زيد بن جبيرة عن داود بن الحصين عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق والحمام ومعاطن الابل وفوق بيت الله

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات یعنی کوڑا خانے، ذبح خانے، قبرستان، راستے، حمام، اونٹوں کے باڑے اور بیت اللہ شریف (کی چھت) پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

٢١١٦ - حَدَّثَنَا فهد قال ثنا النضر بن محمد الحراني قال ثنا عباد بن العوام قال انا الحجاج قال ثنا عبد الله بن عبد الله مولى بني هاشم وكان ثقة وكان الحكم يأخذ عنه عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن اسيد بن حضير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في اعطان الابل۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

marfat.com

٢١١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ لَا قَالَ أُصَلِّي فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ قَالَ لَا قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں، عرض کیا کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں فرمایا نہیں پوچھا کیا میں ان کا گوشت استعمال کرنے پر وضو کروں (ہاتھ دھونا مراد ہے) فرمایا ہاں۔

٢١١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ جگہ نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

٢١١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْإِبِلِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں" پوچھا اونٹوں کے باڑے میں پڑھ لوں؟ فرمایا، "نہیں"۔

٢١٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢١٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّلَاةَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک

marfat.com

فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ مَكْرُوهَةٌ **وَاحْتَجُّوا** بِهٰذِهِ الْآثَارِ حَتّٰى غَلَّظَ بَعْضُهُمْ فِي حُكْمِ ذٰلِكَ فَأَفْسَدَ الصَّلٰوةَ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَأَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِي ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ إِنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِي نَهَتْ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي مَعْنَاهَا وَفِي السَّبَبِ الَّذِي كَانَ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ فَقَالَ قَوْمٌ أَصْحَابُ الْإِبِلِ مِنْ عَادَتِهِمُ التَّغَوُّطُ بِقُرْبِ إِبِلِهِمْ وَالْبَوْلُ فَيُنَجِّسُونَ بِذٰلِكَ أَعْطَانَ الْإِبِلِ فَنَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِذٰلِكَ لَا لِعِلَّةِ الْإِبِلِ وَإِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ مَا كَانَتْ وَأَصْحَابُ الْغَنَمِ مِنْ عَادَتِهِمْ تَنْظِيفُ مَوَاضِعِ غَنَمِهِمْ وَتَرْكُ الْبَوْلِ فِيهِ وَالتَّغَوُّطِ فَأُبِيحَتِ الصَّلٰوةُ فِي مَرَابِضِهَا لِذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَقَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ لَيْسَ مِنْ قِبَلِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ عِنْدِي جَاءَ النَّهْيُ وَلٰكِنْ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْإِبِلَ يُخَافُ وُثُوبُهَا فَيَعْطَبُ مَنْ يُلَاقِيهَا حِينَئِذٍ أَلَا تَرَاهُ قَالَ فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ وَفِي حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ وَهٰذَا فَغَيْرُ مَخُوفٍ مِنَ الْغَنَمِ فَأَمَرَ بِاجْتِنَابِ الصَّلٰوةِ فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ خَوْفَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهَا لَا لِأَنَّ لَهَا نَجَاسَةً لَيْسَتْ لِلْغَنَمِ مِثْلُهَا وَأُبِيحَتِ الصَّلٰوةُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ لِأَنَّهُ لَا يُخَافُ مِنْهَا مَا يُخَافُ مِنَ الْإِبِلِ۔

قوم کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ بعض نے اس میں سختی کرتے ہوئے فساد نماز کا حکم دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس مقام پر نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن احادیث میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے ان کے مفہوم اور جس سبب سے منع کیا گیا ہے اس میں محدثین نے گفتگو کی ہے۔ ایک قوم نے کہا کہ اونٹ رکھنے والوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اونٹوں کے قریب ہی قضائے حاجت اور پیشاب کرتے ہیں لہٰذا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے محض اونٹ ہونے کی وجہ سے نہیں، اس ممانعت کی علت نجاست ہے اور وہ جہاں بھی ہو وہاں نماز پڑھنا منع ہے جبکہ بکریاں رکھنے والوں کی عادت یہ ہے کہ وہ ان کے باڑوں کو صاف رکھتے ہیں اور وہاں قضائے حاجت اور پیشاب نہیں کرتے لہٰذا اس وجہ سے بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے وہ اس حدیث کی وضاحت اسی مفہوم کے ساتھ کرتے ہیں۔ حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں میرے نزدیک اس علت کی بناء پر نہی وارد نہیں ہوئی بلکہ اس وجہ سے منع ہے کہ اس کے کودنے کا خدشہ ہوتا ہے جس سے وہاں موجود شخص ہلاک ہو سکتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا وہ (اونٹ) جنوں میں سے ایک جن ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں سے اسی طرح وحشت ہوتی ہے جیسے وحشی جانوروں سے ہوتی ہے اور بکریوں سے اس بات کا خوف نہیں ہوتا لہٰذا اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اجتناب کا حکم ان کے اس فعل کی وجہ سے ہے اس لیے نہیں کہ وہ ناپاک ہیں اور بکریاں اس طرح نہیں ہیں بکریوں کے باڑے میں نماز کا جواز اس بنیاد پر ہے کہ اونٹوں سے جو خوف ہوتا ہے وہ ان سے نہیں ہوتا۔

marfat.com

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنِیْ خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ آدَمَ بِالتَّفْسِیْرَیْنِ جَمِیْعًا

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ عِیَاضًا قَالَ اِنَّمَا نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّ الرَّجُلَ یَسْتَتِرُ بِهَا لِیَقْضِیَ حَاجَتَهٗ۔

فَهٰذَا التَّفْسِیْرُ مُوَافِقٌ لِتَفْسِیْرِ شَرِیْكٍ۔

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ اِلٰی بَعِیْرِهٖ۔

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ بُكَیْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ اَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ زِیَادٍ الْمُصْفَرِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مِقْدَامٍ الرَّهَاوِیِّ قَالَ جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَیُّكُمْ یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ صَلّٰی بِنَا اِلٰی بَعِیْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَقَالَ عُبَادَةُ اَنَا قَالَ فَحَدِّثْ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَعِیْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ ثُمَّ مَدَّ یَدَهٗ فَاَخَذَ قُرَادَةً مِنَ الْبَعِیْرِ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَهُوَ مَرْدُوْدٌ فِیْكُمْ۔

فَفِیْ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ اِلَی الْبَعِیْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ اِلَی الْبَعِیْرِ جَائِزَةٌ وَاَنَّهٗ لَمْ یَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوةُ بِحِذَائِهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ الْكَرَاهَةُ لِعِلَّةِ مَا یَكُوْنُ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ مَعَاطِنِهَا

حضرت ابن شجاع ثلجی، حضرت یحییٰ بن آدم سے یہ دونوں وضاحتیں نقل کرتے ہیں۔

حضرت معاویہ بن صالح فرماتے ہیں حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اسلئے منع فرمایا کہ آدمی اونٹ کی اوٹ میں قضائے حاجت کے لیے پردہ حاصل کرتا ہے۔

یہ وضاحت حضرت شریک رضی اللہ عنہ کے بیان کے موافق ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت مقدام رہاوی فرماتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت، ابو درداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کس کو یہ حدیث یاد ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹ کے سامنے ہمیں نماز پڑھائی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہاتھ بڑھایا اور اونٹنی کے تھن کا کنارہ پکڑ کر فرمایا تمہارے مال غنیمت سے میرے لیے خمس (پانچویں حصے) کے علاوہ اتنا بھی حلال نہیں یہ سب تمہاری طرف لوٹایا جائے گا۔

پس ان حدیثوں میں اونٹ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا جواز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس کے سامنے نماز جائز نہیں۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ کراہت کی وجہ اونٹوں کے باڑوں میں ان کی لید اور پیشاب کا پایا

من ارواثها وابوالها فنظرنا في ذلك فرأينا مرابض الغنم كل قد اجمع على جواز الصلوة فيها وبذلك جاءت الروايات التي رويناها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان حكم ما يكون من الابل في اعطانها من ابوالها وغير ذلك حكم ما يكون من الغنم في مرابضها من ابوالها وغير ذلك لا فرق بين شئ من ذلك في نجاسة ولا طهارة لان من جعل ابوال الغنم طاهرة جعل ابوال الابل كذلك ومن جعل ابوال الابل نجسة جعل ابوال الغنم كذلك فلما كانت الصلوة قد ابيحت في مرابض الغنم في الحديث الذي نهى فيه عن الصلوة في اعطان الابل ثبت ان النهي عن ذلك ليس لعلة النجاسة ما يكون منها اذ كان ما يكون من الغنم حكمه مثل ذلك ولكن العلة التي لها كان النهي هو ما قال شريك او ما قال يحيى بن آدم فان كان لما قال شريك فان الصلوة مكروهة حيث يكون الغائط والبول كان عطنا او غيره وان كان لما قال يحيى بن آدم فان الصلوة مكروهة حيث يخاف على النفوس كان عطنا او غيره فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار **واما** حكم ذلك من طريق النظر فانا رأينا لا يختلفون في مرابض الغنم وان الصلوة فيها جائزة وانما اختلفوا في اعطان الابل فقد رأينا حكم لحمان الابل كحكم لحمان الغنم في طهارتها ورأينا حكم ابوالها كحكم ابوالها في طهارتها او نجاستها فكان يجئ في النظر ايضا ان يكون حكم الصلوة في موضع الابل كهو في موضع الغنم قياسا ونظرا على ما ذكرنا وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

۲۱۲۶ - وقد حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابن

جانا ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ بکریوں کے باڑوں میں جوازِ نماز پر سب کا اتفاق ہے اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں جنھیں ہم نے ذکر کیا ہے اور اونٹوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا حکم وہی ہے جو بکریوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا ہے۔ نجاست و طہارت کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس نے بکریوں کے پیشاب کو پاک قرار دیا اس کے نزدیک اونٹوں کا پیشاب بھی اسی طرح ہے اور جس نے اونٹوں کے پیشاب کو ناپاک کہا اس کے نزدیک بکریوں کا پیشاب بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ پس جس حدیث میں اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اس میں بکریوں کے باڑوں میں جوازِ نماز کا ذکر ہے تو ثابت ہوا کہ اس سے ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں کیونکہ بکریوں کی نجاست کا حکم بھی تو وہی ہے بلکہ اس نہی کی علت وہی ہے جو حضرت شریک رضی اللہ عنہ یا حضرت یحییٰ بن آدم نے بیان فرمائی ہے اگر اس کی علت وہ ہو جو حضرت شریک نے بیان کی ہے تو ہر اس جگہ نماز مکروہ ہوگی جہاں بول و براز ہو خواہ اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ۔ اور حضرت یحییٰ بن آدم کی بیان کردہ علت مراد ہو تو جہاں جان کا خوف ہوگا نماز مکروہ ہوگی۔ اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ، معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کی یہ بہترین توجیہ ہے۔ اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بکریوں کے باڑے کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں اور وہاں نماز جائز ہے، اختلاف اونٹوں کے باڑوں میں ہے تو ہم نے دیکھا کہ طہارت کے سلسلے میں اونٹوں اور بکریوں کے گوشت کا حکم ایک جیسا ہے اور طہارت و نجاست کے اعتبار سے ان کے پیشاب کا حکم بھی ایک طرح کا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹوں کی جگہ میں نماز کا حکم وہی ہو جو بکریوں (کے باندھنے) کی جگہ کا ہے یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں حضرت لیث بن سعد نے

marfat.com

أبي مريم قال ثنا الليث بن سعد قال هذه نسخة رسالة عبد الله بن نافع إلى الليث بن سعد يذكر فيها أما ما ذكرت من معاطن الإبل فقد بلغنا أن ذلك يكره وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته وقد كان ابن عمر ومن أدركنا من خيار أهل أرضنا يعرض أحدهم ناقته بينه وبين القبلة يصلي إليها وهي تبعر وتبول۔

ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس خط کا نسخہ ہے جو حضرت عبداللہ بن نافع نے ان (لیث بن سعد) کو لکھا اس میں مذکور ہے کہ جو کچھ تم نے اونٹوں کے باڑے میں ذکر کیا ہے تو ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ مکروہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے اور ہم حضرت ابن عمر اور اپنے علاقے کے بہترین لوگوں کو یوں دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اونٹنی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان کر کے نماز پڑھتے اور وہ مینگنیاں اور پیشاب بھی کرتی۔

باب ۸۲ الإمام يفوته صلوة العيد هل يصليها من الغد أم لا

باب ۸۲: امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ

۲۱۲۷۔ حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا هشيم بن بشير عن أبي بشر جعفر بن أياس عن أبي عمير بن أنس بن مالك قال أخبرني عمومتي من الأنصار أن الهلال خفي على الناس في آخر ليلة من شهر رمضان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فأصبحوا صياما فشهدوا عند النبي صلى الله عليه وسلم بعد زوال الشمس أنهم رأوا الهلال الليلة الماضية فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بالفطر فأفطروا تلك الساعة وخرج بهم من الغد فصلى بهم صلوة العيد۔

حضرت ابوعمیر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے میرے انصاری چچاؤں نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رمضان المبارک کی آخری شب لوگوں سے چاند مخفی رہا، انھوں نے دوسرے دن روزہ رکھا پھر کچھ لوگوں نے بارگاہِ نبوی میں گواہی دی کہ انھوں نے گذشتہ رات چاند دیکھا ہے تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روزہ توڑنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے اسی وقت روزہ توڑ دیا اور دوسرے دن آپ ان کو لے کر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے گئے اور انھیں عید کی نماز پڑھائی

بيان المسئلة

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذا فقالوا إذا فات الناس صلوة العيد في صدر يوم العيد صلوها من غد ذلك اليوم في الوقت الذي يصلونها وممن ذهب إلى ذلك أبو يوسف وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا إذا فاتت الصلوة يوم العيد حتى زالت الشمس من يومه لم يصل بعد ذلك في ذلك اليوم ولا فيما بعده وممن

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں جب عید کے دن شروع وقت میں لوگ عید کی نماز نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن اس وقت پڑھیں جس وقت پڑھا کرتے ہیں۔ امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب عید کے دن نماز رہ جائے حتی کہ سورج ڈھل جائے تو نہ اس دن پڑھیں اور نہ اس کے بعد، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات

marfat.com

قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اِنَّ الْحُفَّاظَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هُشَيْمٍ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هٰذَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ اَضْبَطُ النَّاسِ لِاَلْفَاظِ هُشَيْمٍ وَهُوَ الَّذِىْ بَيَّنَ لِلنَّاسِ مَا كَانَ هُشَيْمٌ يُدَلِّسُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

کے قائل ہیں اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔ حضرت ہشیم (راوی) سے جن حفاظ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے انھوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے ان کو آئندہ روز عید کی نماز پڑھائی جن لوگوں نے حضرت ہشیم سے روایت کرتے ہوئے اس بات کا ذکر نہیں کیا ان میں یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور بھی ہیں اور وہ حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انھوں نے ہی ان کی تدلیس کو بیان کیا (تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کی بجائے ان کے شیخ سے روایت کرے۔

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَبِىْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمُوْمَتِىْ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اُغْمِىَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ ثُمَّ لِيَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بتایا کہ ہم پر شوال کا چاند مخفی رہا تو ہم نے دوسرے دن روزہ رکھا۔ پھر دن کے آخری سواروں کا ایک دستہ آیا اور انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گواہی دی کہ کل انھوں نے چاند دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو روزہ توڑنے اور آئندہ روز عید گاہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

٢١٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَاَمْرُهٗ اِيَّاهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْغَدِ لِعِيْدِهِمْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ اَنْ يَجْتَمِعُوْا فِيْهِ لِيَدْعُوْا وَلِيَرٰى كَثْرَتَهُمْ فَيَتَنَاهٰى ذٰلِكَ اِلٰى عَدُوِّهِمْ فَتَعْظُمَ اُمُوْرُهُمْ عِنْدَهٗ لَا لِاَنْ يُصَلُّوْا كَمَا يُصَلّٰى لِلْعِيْدِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْمُصَلّٰى فِىْ يَوْمِ الْعِيْدِ قَدْ كَانَ اَمَرَ بِحُضُوْرِهٖ مَنْ لَا يُصَلِّىْ۔

اس حدیث کی اصل یہ ہے ایسے نہیں جیسے حضرت عبداللہ بن صالح نے روایت کیا (حدیث ۲۱۱۷) اور آپ نے ان کو دوسرے دن عید منانے کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا تو ممکن ہے آپ کا مطلب یہ ہو کہ وہ وہاں جمع ہو کر دعا مانگیں یا اپنی کثرت کا اظہار کریں یہ بات دشمن تک پہنچے اور وہ ان کی عظمت کو تسلیم کرے۔ اس لیے نہیں کہ وہ نماز عید کی طرح نماز پڑھیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ان لوگوں کو بھی عید گاہ میں حاضری کا حکم فرمایا جن کے ذمہ نماز نہیں تھی۔

marfat.com

۲۱۳۰- حدثنا صالح قال ثنا سعید قال انا هشیم قال انا منصور عن ابن سیرین عن ام عطیة وهشام عن حفصة عن ام عطیة قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الحیض وذوات الخدور یوم العید فاما الحیض فیعتزلن ویشهدن الخیر ودعوة المسلمین وقال هشیم فقالت امرأة یا رسول الله فان لم یكن لاحدانا جلباب قال فلتعرها اختها جلبابها۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم فرماتے۔ حیض والی عورتیں الگ بیٹھی رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں حضرت ہشیم فرماتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی ایک پاس (بڑی) چادر نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اپنی دوسری بہن سے عاریتاً حاصل کرے۔

فلما كان الحیض یخرجن لا للصلوة ولكن لان یصیبهن دعوة المسلمین احتمل ان یكون النبی صلی الله علیه وسلم امر الناس بالخروج من غد العید لان یجتمعوا فیدعون فیصیبهم دعوتهم لا للصلوة **وقد** روی هذا الحدیث شعبة عن ابی بشر كما رواه سعید ویحیی لا كما رواه عبد الله بن صالح۔

توجب حیض والی عورتیں نماز کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کی دعا حاصل کرنے جاتی تھیں تو اس بات کا احتمال ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کے دوسرے دن محض اجتماع اور دعا کے لیے جانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو حضرت شعبہ نے حضرت ابو البشر سے اسی طرح روایت کیا جیسے حضرت سعید اور یحیی نے روایت کیا حضرت عبداللہ بن صالح کی روایت (حدیث ۲۱۱) کی طرح روایت نہیں کیا۔

۲۱۳۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابی بشر قال سمعت ابا عمیر بن انس ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الولید قال ثنا شعبة عن ابی بشر فذكر مثله باسناده غیر انه قال وامرهم اذا اصبحوا ان یخرجوا الی مصلاهم فمعنی ذلك ایضا معنی ما روی یحیی وسعید عن هشیم وهذا هو اصل الحدیث ولما لم یكن فی الحدیث ما یدل علی حكم ما اختلفوا فیه من الصلوة فی الغد نظرنا فی ذلك فراینا الصلوات علی ضربین فمنها ما الدهر كله لها وقت غیر الاوقات التی لا یصلی فیها الفریضة فكان ما فات منها فی وقته فالدهر كله لها وقت یقضی فیه غیر ما نهی عن قضائها فیه من الاوقات ومنها ما جعل له وقت خاص ولم یجعل لاحد ان یصلیه فی غیر

حضرت شعبہ نے حضرت ابو البشر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے اگلی صبح عید کی طرف جانے کا حکم دیا تو اس کا مطلب وہی ہے جو حضرت یحیی اور سعید کی حضرت ہشیم سے مروی روایت کا ہے یہ اصل حدیث ہے اس حدیث میں اس اختلافی مسئلے یعنی اگلے دن نماز عید پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے کہ تمام زندگی اس کا وقت ہے سوائے ان اوقات کے جن میں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ان نمازوں میں سے جو اپنے وقت سے رہ جائے تو تمام زمانہ اس کا وقت ہے اسے قضا کیا جا سکتا ہے سوائے ان اوقات کے جن میں قضا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بعض نمازوں کے لیے وقت مخصوص ہے ان کو کسی دوسرے وقت میں قضا کرنا جائز نہیں۔ جمعۃ المبارک (کی نماز) بھی ان میں سے ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ صرف جمعہ کے دن سورج ڈھلنے سے لے کر عصر کا وقت شروع ہونے تک پڑھ سکتے ہیں

marfat.com

ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ ذٰلِكَ الْجُمُعَةِ حُكْمُهَا اَنْ يُّصَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى اَنْ يَّدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَاِذَا خَرَجَ الْوَقْتُ فَاتَتْ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُّصَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ وَلَا فِيْمَا بَعْدَ لَا فَكَانَ مَا لَا يُقْضٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ بَعْدَ فَوَاتِ وَقْتِهٖ لَا يُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا يُقْضٰى فَوَاتَ وَقْتِهٖ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ قُضِيَ مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَكُلُّ هٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْعِيْدِ جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ اٰخِرُهٗ زَوَالُ الشَّمْسِ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى اَنَّهَا اِذَا لَمْ تُصَلَّ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ اَنَّهَا لَا تُصَلّٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدِ لَا يُقْضٰى بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِهَا فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ اَنَّهَا لَا تُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ غَدٍ وَّلَا غَيْرِهٖ لِاَنَّا رَأَيْنَا مَا لِلَّذِيْ فَاتَهٗ اَنْ يَّقْضِيَهٗ مِنْ غَدِ يَوْمِهٖ جَائِزٌ لَّهٗ اَنْ يَّقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ الْيَوْمِ الَّذِيْ وَقْتُهٗ فِيْهِ وَمَا لَيْسَ لِلَّذِيْ فَاتَهٗ اَنْ يَّقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّقْضِيَهٗ مِنْ غَدِهٖ فَصَلٰوةُ الْعِيْدِ كَذٰلِكَ لَمَّا ثَبَتَ اَنَّهَا لَا تُقْضٰى اِذَا فَاتَتْ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا ثَبَتَ اَنَّهَا لَا تُقْضٰى فِيْ غَدٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا رَوَاهُ عَنْهُ بَعْضُ النَّاسِ وَلَمْ نَجِدْهُ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْهُ هٰكَذَا كَانَ فِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۸۳ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

۲۱۳۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِدُخُوْلِهٖ يَعْنِي الْبَيْتَ قَالَ

جب یہ وقت نکل جائے تو یہ نماز فوت ہو گئی تو اب اسی دن یا اس کے بعد اسے پڑھنا جائز نہیں۔ لہٰذا جو نماز اپنے وقت سے فوت ہونے کے بعد اس دن کے بقیہ حصے میں قضا نہ کی جا سکے وہ اس کے بعد (دوسرے دنوں میں) بھی قضا نہیں ہو سکتی اور جو نماز وقت سے رہ جانے کے بعد باقی ماندہ دن میں قضا ہو سکے وہ آئندہ روز اور اس کے بعد بھی قضا کی جا سکتی ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ عید کی نماز کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جو زوال آفتاب تک ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ جب وہ اپنے وقت سے رہ جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے تو اس دن کے باقی اوقات میں ادا نہیں کر سکتے۔ پس جب ثابت ہوا کہ عید کی نماز اپنے وقت سے رہ جانے کے بعد اسی دن قضا نہیں کی جا سکتی تو ثابت ہوا کہ وہ آئندہ کل یا اس کے بعد بھی قضا نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس فوت شدہ نماز کو آئندہ روز قضا کیا جا سکتا ہے اُسے اس دن کے بقیہ حصے میں بھی قضا کیا جا سکتا ہے جس (دن) میں اس کا وقت ہے اور جسے فوت ہونے کے بعد اس دن قضا نہیں کیا جا سکتا اسے دوسرے دن قضا کرنا بھی جائز نہیں تو عید کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ جب فوت ہونے کے بعد اسے اسی دن قضا نہیں کیا جا سکتا تو ثابت ہوا کہ دوسرے دن بھی قضا نہیں ہو سکتی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے آپ سے نقل کیا ہے لیکن ہم حضرت امام ابو یوسف اور امام احمد (یعنی امام محمد) رحمہما اللہ کی ان سے روایت میں اس طرح نہیں پاتے۔ (معلوم ہوتا ہے امام محمد کی جگہ امام احمد کا نام غلطی سے لکھا گیا۔)

باب ۸۳: کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔

marfat.com

لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُولِهِ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ شَيْئًا حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

انہوں نے فرمایا اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا گیا البتہ میں نے ان سے سنا فرماتے ہیں مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ باہر تشریف لائے جب باہر آگئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

۲۱۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَلَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ لَمَّا خَرَجَ صَلّٰى عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔
حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ نے نماز نہیں پڑھی البتہ جب باہر تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۱۳۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُوسٰى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارِيَ فَقَامَ إِلٰى كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے آپ ہر ستون کے پاس کھڑے ہوئے لیکن (وہاں) نماز نہیں پڑھی۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَبِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلّٰى خَارِجًا مِنَ الْكَعْبَةِ أَنَّ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالُوا قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ مَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ الَّتِي يُصَلِّي إِلَيْهَا إِمَامُكُمُ الَّذِي تَأْتَمُّونَ بِهِ وَعِنْدَهَا يَكُونُ مَقَامُهُ فَأَرَادَ بِذٰلِكَ تَعْلِيمَهُمْ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط وَلَيْسَ فِي تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فِيهَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصَّلٰوةُ فِيهَا وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ أَنَّهُ صَلّٰى فِيهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی وہ کہتے ہیں کعبہ شریف میں نماز جائز نہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا کہ یہ قبلہ ہے آپ نے کعبہ شریف سے باہر نماز پڑھنے کے بعد یہ بات فرمائی۔
لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ قبلہ ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جس کا تم نے ذکر کیا اور اس مراد کا بھی احتمال ہے کہ یہ وہ قبلہ ہے کہ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو تمہارے امام کا قبلہ یہ ہے اور وہ یہاں کھڑا ہو تو آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعلیم دینا چاہی "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى"۔ مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں نماز نہ پڑھنا اس میں نماز کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں

marfat.com

ہے جبکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے اس میں نماز پڑھی ہے۔

۲۱۳۵۔ فمن ذلك ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة الحجبي واغلقها عليهم ومكث فيها قال ابن عمر فسألت بلالا حين خرج ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعل عمودا على يساره وعمودين على يمينه وثلاثة اعمدة وراءه وكان البيت يومئذ على ستة اعمدة ثم صلى وجعل بينه وبين الجدار نحوا من ثلاثة اذرع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کا دروازہ بند کر کے وہاں ٹھہرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے باہر آنے پر ان سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا عمل کیا انھوں نے فرمایا آپ کی بائیں جانب ایک ستون، دائیں طرف دو ستون اور پیچھے تین ستون تھے ان دنوں بیت اللہ شریف کے چھ ستون ہوتے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی آپ کے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

۲۱۳۶۔ حدثنا علي بن زيد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله وانه صلى بين العمودين اليمانيين الا انه لم يذكر كيف جعل العمد التي ذكرها مالك في حديثه۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور یہ کہ آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی البتہ انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ آپ نے ان ستونوں کو کیسے رکھا جن کا حضرت مالک نے اپنی روایت (گذشتہ روایت) میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۳۷۔ حدثنا محمد بن عزيز الايلي قال ثنا سلامة بن روح عن عقيل قال اخبرني ابن شهاب قال اخبرني سالم ان ابن عمر اخبره فذكر باسناده مثله۔

حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۳۸۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا دحيم بن اليتيم قال ثنا عمر بن عبد الواحد عن الاوزاعي قال حدثني نافع عن ابن عمر مثله غير انه قال اخبرني انه صلى على وجهه حين دخل بين العمودين عن يمينه۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا انھوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب دائیں طرف والے دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔

۲۱۳۹۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا حماد بن سلمة عن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے حضرت اسامہ بن زید رضی

marfat.com

ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل يوم فتح مكة وبديفه اسامة بن زيد فاناخ في ظل الكعبة قال ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وبلال واسامة في البيت فقلت لبلال من وراء الباب اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى بحيالك بين الساريتين۔

اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے آپ نے کعبۃ اللہ کے سائے میں اونٹ بٹھایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ آگے کو بڑھے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف میں داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے کی آڑ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمہارے سامنے کے دو ستونوں کے

۲۱۴۰ - حدثنا علي بن زيد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن ابن عمر عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في الكعبة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں نماز ادا فرمائی۔

۲۱۴۱ - حدثنا حسين بن نصر قال ابن ابي مريم قال اخبرني محمد بن جعفر قال اخبرني العلاء بن عبد الرحمن قال كنت مع ابي فلقينا عبد الله بن عمر فسأله ابي وانا اسمع اين رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل البيت فقال ابن عمر دخل النبي صلى الله عليه وسلم بين اسامة بن زيد وبلال فلما خرجا سألتهما اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا على جهته۔

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ تھا تو ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی میرے والد نے ان سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو کہاں نماز پڑھی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے درمیان (کعبہ شریف) میں داخل ہوئے جب وہ دونوں باہر آئے تو میں نے ان دونوں سے پوچھا

۲۱۴۲ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا احمد بن اشكاب قال ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة عن ابي الشعثاء عن ابن عمر قال رأيته دخل البيت حتى اذا كان بين الساريتين مضى حتى لزق بالحائط فقام يصلي فجئت فقمت الى جنبه فصلى اربعا فقلت اخبرني اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من البيت فقال ههنا اخبرني اسامة انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى۔

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے دیکھا جب وہ دو ستونوں کے درمیان پہنچے تو آگے کو چل پڑے حتی کہ دیوار تک پہنچ گئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے چار رکعات پڑھیں۔ میں نے عرض کیا بتائیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کس جگہ نماز پڑھی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

فهذا اسامة بن زيد قد نفى عنه عبد الله بن عمر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم صلى في البيت فقد اختلف هو وابن

تو یہ ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

marfat.com

عَبَّاسٍ فِيمَا رَوَيَا عَنْ أُسَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ وَرَوَى ابْنُ عُمَرَ أَيْضًا عَنْ بِلَالٍ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أُسَامَةَ فَكَانَ يَنْبَغِي لِمَا تَضَادَّتْ عَنْ أُسَامَةَ وَتَكَافَأَتْ أَنْ تُرْتَفَعَ وَيَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ إِذْ كَانَ لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَى ابْنُ عُمَرَ مُطْلَقًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ۔

۲۱۴۳- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ وَسَيَأْتِيكَ مَنْ يَنْهَاكَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۲۱۴۴- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفَكَ وَائْتَمَّ بِهِ جَمِيعًا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ وَبِلَالٍ۔

۲۱۴۵- **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَدْ تَدِمَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالُوا تُجَاهَكَ فَقُلْتُ كَمْ صَلَّى قَالُوا رَكْعَتَيْنِ۔

۲۱۴۶- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

پس اس سلسلے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کا اختلاف ہو گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا پس جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات ایک دوسرے کے متضاد اور برابر ہوئیں تو چاہیے کہ وہ ختم ہو جائیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو کیونکہ اس سلسلے میں ان سے روایت میں اختلاف نہیں ہے

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا کہ کس نے روکا ہے اور اس کی بات سنی جائے گی یعنی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیت اللہ شریف کے کسی حصے کو اپنے پیچھے نہ کرو اور اس تمام کی طرف متوجہ ہو اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات کے واسطے سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

حضرت ابو صفوان یا حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا سنا تو اپنا لباس درست کیا میں نے آپ کو بیت اللہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا (حضرت مجاہد فرماتے ہیں) میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کہاں نماز پڑھی ہے تو صحابہ کرام نے بتایا تمہارے سامنے (والی جگہ) میں نے پوچھا کتنی رکعات پڑھی ہیں تو بتایا دو رکعتیں۔

حضرت مجاہد، حضرت عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ

marfat.com

إِبْرَاهِيمُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۲۱۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حُكِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا حَكَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ وَبِلَالٍ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۱۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ **وَقَدْ** رُوِيَ أَيْضًا عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۱۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ قَالَ أَتَيْتُ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَلَمْ يُصَلِّ قَالَ بَلٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ثُمَّ أَلْزَقَ بِهِمَا ظَهْرَهٗ۔

۲۱۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۱۵۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا عمل کیا انھوں نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابو الولید نے حضرت جریر بن عبد الحمید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیت اللہ شریف میں نماز کے بارے میں نقل کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

حضرت شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن زجاج فرماتے ہیں میں حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا اے ابو عثمان! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے نماز نہیں پڑھی انھوں نے فرمایا کیوں نہیں! آپ نے اگلے دو ستونوں کے پاس دو رکعتیں ادا کیں پھر ان ستونوں کے ساتھ پیٹھ مبارک لگائی۔

حضرت عبد الرحیم بن سلیمان حضرت عبد اللہ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے تمہارے سے

marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل البیت فصلی فیہ رکعتین وجاھک بین الساریتین قال ابو جعفر فان کان ھذا الباب یؤخذ من طریق تصحیح تواتر الآثار فان الآثار قد تواترت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی فی الکعبۃ ما لم تتواتر بمثلہ انہ لم یصل وان کان یؤخذ بان یلقی ما یضاد منہا عمن یضاد ذلک عنہ ویعمل بما سوی ذلک فان اسامۃ بن زید الذی حکی عنہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل الکعبۃ خرج منہا ولم یصل فقد روی عنہ ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخلہا صلی فیہا فقد تضاد ذلک عنہ فتنافیا ثم قد روی عن عمر وبلال وجابر و شیبۃ بن عثمان وعثمان بن طلحۃ ما یوافق ما روی ابن عمر عن اسامۃ فذلک اولی مما تفرد بہ ابن عباس عن اسامۃ ثم قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ ما یدل علی جواز الصلوۃ فیہا۔

۲۱۵۲ - حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن منصور بن صفیۃ عن صفیۃ بنت شیبۃ ام منصور قالت اخبرتنی امرأۃ من بنی سلیم ولدت عامۃ اھل دارنا قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عثمان بن طلحۃ فقال انی کنت رأیت قرنی الکبش حین دخلت البیت فنسیت ان آمرک ان تخمرھما فانہ لا ینبغی ان یکون فی البیت شیء یشغل مصلیا۔

۲۱۵۳ - وقد روی عنہ ایضا فی ذلک ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال انا ابن ابی الزناد قال ثنا علقمۃ عن امہ عن عائشۃ قالت

سامنے (والی جگہ) دو ستونوں کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر اس بات کو تواتر روایات کے طور پر لیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے بارے میں جس تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں نہ پڑھنے کے بارے میں اسی قدر تواتر نہیں ہے اور اگر باہم متضاد روایات کو چھوڑ دیا جائے اور اس کے علاوہ اس پر عمل کیا جائے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہونے کے بعد نماز پڑھے بغیر باہر تشریف لائے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نماز پڑھی جب یہ دونوں باہم متضاد ہو گئیں تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی۔ پھر حضرت عمر فاروق، حضرت بلال، جابر، شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم سے حضرت ابن عمر کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق مروی ہے تو یہ اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں حضرت ابن عباس تنہا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی بھی مروی ہے جو اس میں نماز کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت منصور کی والدہ حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں مجھے بنو سلیم کی ایک عورت نے جو ہمارے خاندان کے اکثر بچوں کی دایہ تھی بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور فرمایا میں نے بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے وقت مینڈھے کے سینگ دیکھے تو میں تمہیں حکم دینا بھول گیا کہ ان کو جلا دے کیونکہ بیت اللہ شریف میں ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں جس سے نمازی کی توجہ ہٹ جائے۔

اس سلسلے میں بھی آپ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں خانہ کعبہ میں داخل ہونا پسند کرتی تھی تاکہ اس میں نماز پڑھوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر

marfat.com

كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِيَ الْحِجْرَ وَقَالَ اِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اِقْتَصَرُوْا فِيْ بِنَائِهَا فَاَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ فَاِذَا اَرَدْتِ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّيْ فِي الْحِجْرِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنْهُ۔

حطیم میں داخل کیا اور فرمایا جب تمہاری قوم نے کعبہ شریف کو بنایا تو اس کی عمارت میں کمی کر دی حطیم کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا۔ پس جب تم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں پڑھ لیا کرو۔ یہ اس کا ایک ٹکڑا ہے۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ الصَّلٰوةَ فِي الْحِجْرِ الَّذِيْ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ اِنَّمَا نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَيْتَ كُلَّهُ عِنْدَهُمْ قِبْلَةٌ قَالُوْا فَمَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَدْبَرَ بَعْضَهُ فَهُوَ كَمُسْتَدْبِرِ بَعْضِ الْقِبْلَةِ فَلَا تُجْزِئُهُ صَلَاتُهُ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا مَنِ اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ اَوْ وَلَّاهَا يَمِيْنَهُ اَوْ شِمَالَهُ اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ سَوَاءٌ وَاَنَّ صَلٰوتَهُ لَا تُجْزِئُهُ وَكَانَ مَنْ صَلّٰى مُسْتَقْبِلَ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ اَجْزَاَتْهُ الصَّلٰوةُ بِاتِّفَاقِهِمْ وَلَيْسَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ مُسْتَقْبِلُ جِهَاتِ الْبَيْتِ كُلِّهَا لِاَنَّ مَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَاسْتَقْبَلَ مِنَ الْبَيْتِ وَمَا عَنْ يَسَارِهٖ لَيْسَ هُوَ مُسْتَقْبِلَهُ وَكَمَا كَانَ لَمْ يَتَعَبَّدْ بِاسْتِقْبَالِ كُلِّ جِهَاتِ الْبَيْتِ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِنَّمَا بِاسْتِقْبَالِ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِهٖ فَلَا يَضُرُّهٗ تَرْكُ اِسْتِقْبَالِ مَا بَقِيَ

تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے ایک حصے حطیم میں نماز پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ پس ہماری مذکورہ بحث سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہو گئی جن کے نزدیک اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ جو لوگ اس میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں وہ اس لیے روکتے ہیں کہ ان کے نزدیک تمام بیت اللہ شریف قبلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص اس میں نماز پڑھے گا وہ اس کے بعض حصے کی طرف پیٹھ کرے گا تو وہ بعض قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے والا ہوگا پس اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔ ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف پیٹھ کرے یا اس کو اپنی دائیں بائیں جانب رکھے تو یہ سب باتیں ایک جیسی ہیں اور اس کی نماز جائز نہ ہوگی اور جو شخص خانہ کعبہ کی کسی ایک جہت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے بالاتفاق اس کی نماز جائز ہے حالانکہ وہ کعبہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ نہیں کر رہا کیونکہ وہ اس کی دائیں اور بائیں منہ نہیں کر رہا تو جیسے وہ بیت اللہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ کر کے عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی صرف ایک جہت کی طرف رُخ کر کے عبادت کر رہا ہے تو دیگر جہات کا چھوڑنا اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اسی طرح جو شخص اس کے اندر نماز پڑھتا ہے وہ بھی کسی ایک جہت کی طرف رُخ اور دوسری طرف پیٹھ کرتا ہے تو اس میں پیٹھ کا حکم وہی ہوگا جو اس (بیت اللہ شریف) سے باہر والے کی دائیں اور بائیں جانب کا ہے اس سے بھی ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز قرار دیتے

مِنْ جِهَاتِهٖ بَعْدَهَا كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اِنَّ مَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَقْبَلَ اِحْدٰى جِهَاتِهٖ وَاسْتَدْبَرَ غَيْرَهَا اِنَّمَا اسْتَدْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِىْ حُكْمِ مَا كَانَ عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِذَا كَانَ خَارِجًا مِنْهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا قَوْلُ الَّذِيْنَ اَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِى الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

ہیں ۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے ۔

marfat.com

تلخیص ابواب
طحاوی شریف

کتاب الطہارۃ

باب ۱ —— پانی میں نجاست کا گرنا

پانی میں نجاست گر جانے سے وہ پاک ہی رہتا ہے یا ناپاک ہو جاتا ہے اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

(۱) حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک پانی کا رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے، پاک رہے گا وہ فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے "پانی ناپاک نہیں ہوتا" اور بیر بضاعہ میں مردار اور حیض کے کپڑے وغیرہ ڈالے جاتے تھے اس کے باوجود اس سے وضو کیا جاتا تھا۔

(۲) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جب پانی دو قُلّوں (مشکوں) کی مقدار ہو جائے تو نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اس سے کم ہو تو ناپاک ہو جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قُلّوں کو پہنچ جائے، تو نجاست نہیں اٹھاتا (ناپاک نہیں ہوتا)

(۳) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر جاری پانی میں نجاست گر جائے تو جب تک رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوگا لیکن ٹھہرا ہوا پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرتا ہے۔

احناف کی طرف سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی پیش کردہ دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ بیر بضاعہ میں اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک وہ باغوں کی طرف جانے والا راستہ تھا اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کا حکم وہی ہے جو نہروں کے پانی کا ہے یعنی جب تک رنگ، بُو اور ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا۔

حدیث میں جو فرمایا گیا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے جاری پانی مراد ہے کیوں کہ اس میں نجاست نہیں ٹھہرتی جب کہ کھڑے پانی میں نجاست داخل ہو کر مل جاتی ہے اگر امام مالک رحمہ اللہ کی اس دلیل کو تسلیم کیا جائے تو پھر مسلمان کے بارے میں جو حدیث میں آیا ہے کہ وہ ناپاک نہیں، اسی طرح زمین کے بارے میں بھی مروی ہے کہ وہ ناپاک نہیں اس کا کیا مطلب ہوگا حالانکہ جب ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کیا، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہانے کا حکم فرمایا معلوم ہوا یہ بات مطلقاً نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ ان روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی ممکن ہے ان سے مقام ہجر کے مٹکے یا انسان کا قد مراد ہو کیونکہ جب دو آدمیوں کے قد کے برابر پانی ہوگا تو وہ جاری پانی کہلائے گا۔ ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حکم سے اس کا سارا پانی نکالا گیا اگر دو مٹکوں کی مقدار پانی ناپاک نہ ہوتا تو یہ پانی کیوں نکالا جاتا، اسی طرح کنویں میں چوہا گر گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی نکالنے کا حکم فرمایا، بلی، پرندہ اور مرغی وغیرہ کے بارے میں اسی طرح کی روایات آئی ہیں اگر کہا جائے کہ برتن کی طرح کنویں کو کیوں نہیں دھویا جاتا تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ اس کا دھونا ناممکن ہے اور وہ یوں کہ جس پانی کے ساتھ دھویا جائے گا وہی پانی اس میں واپس جائے گا لہٰذا اس سے پانی کا نکالنا ہی دھونے

marfat.com

کے قائم مقام ہے۔

باب ۲ ـــــــ بلی کا جھوٹا

ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بلی کا جھوٹا بلا کراہت پاک ہے ان کی دلیل حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے جھوٹے سے غسل کرتے تھے نیز آپ بلی کے جھوٹے سے وضو بھی فرماتے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں بلی کے جھوٹے کو مکروہ جانتے ہیں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلی کسی برتن میں منہ مارے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے۔ یہ حدیث صحت سند کے اعتبار سے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات سے افضل ہے پھر اسے صحابہ کرام اور تابعین عظام مثلاً حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، سعید بن مسیب، حسن، ہشام اور یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی تائید حاصل ہے جن میں کتے، خنزیر، گدھے اور بلی کے منہ لگائے ہوئے برتن کو دھونے کا حکم ہے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بلی کے ناپاک ہونے کا ذکر ہے اس کے جھوٹے کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

علاوہ ازیں دوسرے گروہ کے قول کو قیاس سے بھی تائید حاصل ہے وہ کہتے ہیں گوشت چار قسم کا ہوتا ہے (۱) پاک گوشت جسے کھایا بھی جاتا ہے مثلاً گائے بکری وغیرہ کا گوشت (۲) پاک گوشت جسے کھایا نہیں جاتا مثلاً انسان کا گوشت (۳) ناپاک گوشت مثلاً کتے اور خنزیر کا گوشت چونکہ جھوٹے کا تعلق لعاب سے ہے اور اس کا تعلق گوشت سے ہوتا ہے لہٰذا پہلی دو قسموں کا جھوٹا پاک اور تیسری قسم کا ناپاک ہے (۴) وہ گوشت جس کے کھانے سے روکا گیا۔ مثلاً بلی کا گوشت، اس کے کھانے سے ممانعت ہے اور یہ کراہت کے باعث ہے لہٰذا اس کا جھوٹا مکروہ ہے

باب ۳ ـــــــ کتے کا جھوٹا

کتے کے جھوٹے کے بارے میں تین مذاہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانی پاک رہتا ہے لیکن برتن کو حکم شرعی کی تعمیل کے طور پر سات بار دھویا جائے اس گروہ کا خیال صحیح نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں (مٹکے یا انسانی قد) کو پہنچے نجاست کو نہیں اٹھاتا گویا اس سے کم پانی ناپاک ہو جاتا ہے پس جب اتنا زیادہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے تو کتے کا جھوٹا بدرجہ اولیٰ ناپاک ہوگا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے اور برتن کو سات مرتبہ یوں دھویا جائے کہ پہلی بار مٹی استعمال کریں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا جب برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھویا جائے۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کتے کے جھوٹے کو ناپاک سمجھتا ہے لیکن ان کے نزدیک برتن کو اسی طرح دھویا جائے جیسے عام نجاستوں سے پاک کیا جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو اپنے ہاتھ دو یا تین بار دھونے کا حکم دیا کیونکہ نہ معلوم اس کا ہاتھ کہاں پہنچا ہو اور چونکہ اس دور میں عام طور پر پانی سے استنجا نہیں کیا جاتا تھا اس لیے ممکن تھا کہ پیشاب اور پاخانے کے مقام پر پسینہ آیا ہو اور وہاں ہاتھ لگ جائے تو جب پیشاب اور پاخانہ لگنے سے ناپاک ہونے والے ہاتھ کو صرف دو یا تین بار دھونے کا حکم ہے حالانکہ یہ نہایت غلیظ نجاستیں ہیں تو اس سے کم درجے کی نجاست دو یا تین بار دھونے سے کیسے زائل نہ ہوگی پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

فرمایا جس برتن میں کتا اور بلی منہ مارے اسے تین بار دھویا جائے۔ پس حسنِ ظن کا تقاضا ہے کہ ان کے نزدیک سات بار دھونے سے متعلق روایت منسوخ ہو گئی اور اگر مخالف فریق اسے منسوخ نہ سمجھے بلکہ احتیاط پر عمل کرے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اُولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے کہ سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی استعمال کی جائے، اس طرح مخالف فریق حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما دونوں کی روایتوں پر عمل کر سکے گا۔

باب۴ ـــــــ انسان کا جھوٹا

بعض حضرات کے نزدیک انسان کا جھوٹا مکروہ ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن سرجس، حضرت حکم غفاری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے جھوٹے سے غسل اور وضو کرنے سے منع فرمایا۔

دوسری جماعت کے نزدیک انسان کا جھوٹا پاک ہے امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے ان حضرات نے امہات المومنین حضرت عائشہ، ام سلمہ، ام میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے متعدد طرق سے روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ بیک وقت ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے تو کہا جائے گا کہ کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ مجھ سے پہلے پانی لیتے اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے وضو کیا اور فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"
جب دونوں قسم کی روایات میں تضاد پایا گیا تو ایک ضابطے کی طرف رجوع کیا جائے گا وہ یہ کہ اگر مرد اور عورت اکٹھے ایک برتن سے پانی لیں تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ کوئی بھی نجاست وضو سے پہلے یا بعد پانی میں گرے تو اس کا حکم ایک ہی ہے تو جب دونوں کا اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو ایک دوسرے کے بعد وضو کرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا اس طرح دوسرے فریق کا مذہب ثابت ہو گیا۔

باب۵ ـــــــ وضو میں بسم اللہ پڑھنا

وضو کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی وضو ہو جاتا ہے اس سلسلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے بعض کے نزدیک بسم اللہ کے بغیر وضو نہیں ہوتا ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بسم اللہ چھوڑنا غلطی ہے لیکن اس کے بغیر بھی طہارت حاصل ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے فارغ ہونے سے پہلے جواب نہ دیا اور فرمایا میں نے صرف اس لیے جواب نہ دیا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام وضو کے بغیر لینا پسند نہ فرمایا اور پہلے وضو کیا گویا ذکر سے پہلے وضو کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کے لیے بسم اللہ ضروری نہیں۔
اب دیکھنا یہ ہے کہ پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے اس کا کیا مطلب ہے تو اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے ذکر کیا اور وضو کے کامل نہ ہونے کا بھی احتمال ہے جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیں وہ مسکین

marfat.com

نہیں" تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعی مسکین نہیں اور اس کے لیے صدقہ لینا حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں اسی طرح آپ نے فرمایا جس کے پڑوسی بھوکے ہوں اور وہ پیٹ بھر کر کھانا کھائے تو وہ مومن نہیں یہاں بھی کمال کی نفی ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہے، لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اس شخص کا وضو کامل نہیں اسے طہارت حاصل ہو جائے گی لیکن ثواب سے محروم رہے گا۔

جب پہلی حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور کسی ایک کو قطعیت حاصل نہیں تو وہ احتمال مراد ہوگا جو حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہوگا۔

احناف کے موقف کو قیاس کی تائید بھی حاصل ہے وہ یوں کہ بعض امور مثلاً عقود وغیرہ کلام کے ذریعے منعقد ہوتے ہیں، بعض کام، کلام کے ذریعے شروع ہوتے ہیں مثلاً نماز تکبیر کے ساتھ اور حج تلبیہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے لہٰذا یہ ان امور کے ارکان میں شامل ہیں۔ جب کہ وضو ان میں سے کسی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا نہ تو کلام کے ذریعے اس کا انعقاد ہوتا ہے اور نہ ہی آغاز۔ پس معلوم ہوا کہ بسم اللہ، وضو کا رکن نہیں۔ اگر اسے ذبیحہ پر قیاس کیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ذبیحہ پر جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے اس کا کھانا حلال ہے یا حرام؟ اس ضمن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے اور بعض کے نزدیک وہ حرام ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں بسم اللہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والا کون ہے اگر وہ بسم اللہ پڑھے تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان یا غیر مسلم کتابی ہے اور اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ لہٰذا یہاں بسم اللہ پڑھنا اس لیے لازم ہے کہ ذابح کی ملت و دین کا علم ہو سکے اور وضو میں اس بات کی ضرورت نہیں، پھر نماز کے دیگر اسباب و شرائط مثلاً ستر عورت وغیرہ کے لیے بسم اللہ شرط نہیں تو وضو بھی ایک سبب ہے اس کے لیے بھی یہ شرط نہیں ہونی چاہیے۔

باب ۶ ـــــــ وضو میں اعضاء کا دھونا

وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونا ضروری ہے یا ایک ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے، حضرت عمر بن خطاب، ابن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار اور حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے ایک ایک اور تین تین بار (دونوں طرح) دھوتے دیکھا۔ دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہو سکتا ہے کہ ایک ایک بار دھونے سے فرض ادا ہو جائے اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہو، احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ـــــــ وضو میں سر کا مسح

بعض حضرات کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے جب کہ دوسرا گروہ پورے سر کے مسح کو فرض نہیں مانتا، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی، طلحہ بن مصرف کے جد امجد، اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کیا آخر تک لے گئے اور پھر واپس آگے کی طرف لائے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں اس حدیث سے پورے سر کے مسح کی فرضیت نہیں، بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں آپ نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا تو ایک ایک بار دھونا فرض اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہوا نیز ایسی روایات بھی آئی ہیں جن سے سر کے بعض حصے پر مسح کرنا ثابت ہے۔

marfat.com

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور عمامہ مبارک اور پیشانی پر مسح فرمایا، گویا مسح صرف پیشانی پر تھا اور وہ سر کا بعض حصہ ہے جو باقی سر کے مسح کے لیے بھی کفایت کرتا ہے کیونکہ اگر باقی سر کا مسح عمامہ کے مسح سے ثابت کیا جائے تو وہ موزوں کی طرح ہونا چاہیے یعنی موزے میں تمام پاؤں چھپے ہوتے ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ننگا ہو تو اسے دھونا اور باقی کا مسح جائز نہیں اسی طرح اگر عمامہ پر مسح ثابت ہو تو سر کے بعض حصے کا ننگے اور بعض کا عمامہ کے نیچے ہونے کی صورت میں مسح ہوگا اور یہ جائز نہیں لہٰذا پیشانی پر مسح تمام سر کا مسح قرار پائے گا باقی سر کا مسح باعث فضیلت ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بعض حصے کا مسح فرض ہو کیونکہ وضو میں بعض اعضاء کا دھونا اور بعض کا مسح فرض ہے جس عضو کا دھونا فرض ہے وہ بالاتفاق مکمل دھویا جائے گا لیکن مسح کے سلسلے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پورے سر کا اور بعض کے نزدیک بعض سر کا مسح فرض ہے تو ہم نے موزوں کو دیکھا کہ ان کا حکم کیا ہے موزوں کے بارے میں اگرچہ یہ اختلاف تو ہے کہ ظاہری حصے پر مسح کیا جائے یا باطنی پر، لیکن اس بارے میں اتفاق ہے کہ موزوں کے بعض حصے پر مسح کیا جائے گا، لہٰذا سر کے مسح کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا۔

باب ـــــــــ وضو میں کانوں کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک وضو میں کانوں کے ظاہر کا وہی حکم ہے جو چہرے کا ہے یعنی اسے دھویا جائے اور پچھلے حصے کا حکم سر کے حکم جیسا ہے یعنی اس کا مسح کیا جائے ان کی دلیل ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے چہرے کے ساتھ کانوں کے سامنے کا حصہ بھی دھویا اور سر کا مسح کرتے ہوئے کانوں کے پچھلے حصے کا بھی مسح کیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک کانوں کے اگلے اور پچھلے دونوں حصوں کا مسح کیا جائے گا، ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، تمیم انصاری، عبداللہ بن زید، عمرو بن شعیب کے جد امجد، ابوامامہ باہلی اور ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت بتاتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح کیا اور فرمایا "کان، سر سے ہیں" اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف پر اتنی احادیث مروی نہیں ہیں۔

قیاس بھی اسی گروہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ احرام والی عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں وہ سر کو ڈھانپے گی اسی طرح وہ بالاتفاق کانوں کو بھی ڈھانپے گی معلوم ہوا کانوں کا تعلق سر سے ہے لہٰذا ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے کا نہیں۔

دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ وضو میں سر، چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے پر سب متفق ہیں تو جس عضو کا دھونا فرض ہے اس میں مسح نہیں اور جس کا مسح فرض ہے اس میں دھونا نہیں لہٰذا کانوں کا بھی مکمل طور پر مسح ہی ہوگا بعض کا دھونا اور بعض کا مسح نہ ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی پھر ان کا قول بھی اس دوسرے موقف کے مطابق ہے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت منسوخ ہے۔

marfat.com

باب ۹ ــــــــ وضو میں پاؤں کا حکم

وضو کرنے وقت پاؤں کا دھونا فرض ہے یا مسح؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک سر کی طرح پاؤں کا بھی مسح کیا جائے جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے پہلے گروہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابن عمر، رفاعہ بن رافع اور عباد بن تمیم کے چچا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت پاؤں کا مسح کرتے تھے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ، عثمان بن عفان، مستورد بن شداد قریشی، ابو رافع، رُبیع، ابو ہریرہ، عمرو بن شعیب کے جد امجد، عبد اللہ بن زید بن عاصم اور ابو جبیر کندی رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے پاؤں مبارک دھوئے۔
نیز اس سلسلے میں آپ نے اسی بات کا حکم بھی فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جہاں آپ نے وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑنے کا ذکر کیا وہاں فرمایا جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا۔
حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی، عمرو بن عبسہ، اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی مرفوع روایات مروی ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے ورنہ سر کے دھونے پر بھی یہ ثواب حاصل ہوتا۔

پھر آپ نے پاؤں نہ دھونے یا اس میں کوتاہی کرنے والوں کو تنبیہ بھی فرمائی جو دھونے کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ جگہ دیکھی جسے دھویا نہیں گیا تھا تو فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔
حضرت عائشہ، عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات آئی ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم سفر میں تھے نماز عصر کا وقت ہوا تو ہم نے وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار بلند آواز سے فرمایا ایڑیوں کے لیے جہنم سے خرابی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے مسح کا حکم تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔
قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ پاؤں کو دھویا جائے کیونکہ اس پر ثواب کا ذکر کیا گیا ہے اس کا حکم سر کی طرح نہیں اس کا مسح کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص سر کو دھوئے تو اسے ثواب نہیں ملتا لہٰذا اگر پاؤں کا بھی مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا۔
دراصل آیت وضو "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ" آخر تک میں "وارجلکم" کی قراءت میں اختلاف اس مسئلے کی بنیاد ہے حضرت ابن مسعود، ابن عباس، مجاہد، عروہ اور بشیر بن خوشب رضی اللہ عنہم "وَاَرْجُلَكُمْ" نصب کے ساتھ پڑھتے ہیں اس طرح اس کا عطف "وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ" پر ہوتا ہے اور پاؤں کا دھونا فرض قرار پاتا ہے حضرت شعبی فرماتے ہیں قرآن پاک مسح کے (حکم کے) ساتھ اترا اور سنت دھونا ہے۔

حضرت مجاہد اور حسن نے کسرہ کے ساتھ "وَاَرْجُلِكُمْ" پڑھا صحابہ کرام بھی پاؤں کو دھوتے تھے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر، عمر بن خطاب، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ پاؤں دھوتے تھے، عبد الملک نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ کو کسی صحابی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ پاؤں کا مسح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیمم کی صورت میں ہاتھوں اور چہرے کا مسح کیا جاتا ہے لیکن سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کا حکم ایک جیسا ہے ورنہ تیمم میں پاؤں کا بھی مسح کیا جاتا۔
اس بات کا جواب یہ ہے کہ غسل جنابت میں سارا بدن دھونا پڑتا ہے لیکن پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل جنابت کے لیے تیمم میں باقی تمام جسم کو

marfat.com

کو چھوڑ کر صرف ہاتھوں اور چہرے کا مسح ہوتا ہے تو باقی اعضاء کا چھوڑنا غسل میں ان کے مسح کی دلیل نہیں لہٰذا تیمم میں پاؤں کا مسح نہ کرنا بھی وضو میں ان کے مسح کی دلیل نہیں۔

باب ۱۱ ——— ہر نماز کے لیے وضو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک غیر مسافر کو ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے ان کی دلیل حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے صرف فتح مکہ کے دن آپ نے ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے استفسار پر آپ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

اکثر ائمہ جن میں تینوں جلیل القدر حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بے وضو ہونے کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے اور آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا حصول فضیلت کی خاطر تھا یا پہلے حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم ملا لیکن یہ دونوں باتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مخصوص ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے بھونی ہوئی بکری کا گوشت تناول فرمایا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد باقی گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا ہر نماز کے لیے وضو میں فضیلت کے سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ ظہر کی نماز پڑھ کر گھر میں اپنی نشست گاہ پر تشریف لائے پھر عصر کی نماز کے لیے اذان ہوئی تو وضو فرمایا پھر مغرب کی نماز کے لیے بھی وضو فرمایا حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا میرے بیٹے صبح کا وضو تمام نمازوں کو کفایت کرتا ہے لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص طہارت کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اے بھتیجے اسی لیے مجھے یہ مرغوب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت اسماء بنت زید بن خطاب (رضی اللہ عنہم) فرماتی ہیں حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے ان سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم تھا جب آپ پر یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیا گیا اور مسواک کا حکم آپ سے مختص ہے امت کے بارے میں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اس حدیث کو حضرت علی المرتضیٰ، ابن عمر، زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت کیا۔

قیاس کے مطابق بھی ہر نماز کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں طہارت کی دو قسمیں ہیں (۱) وضو (۲) غسل ـــ غسل اس وقت فرض ہوتا جب جماع یا احتلام وغیرہ پایا جائے وقت کے نکلنے سے غسل نہیں ٹوٹتا اور اس سلسلے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں لہٰذا وضو کا حکم بھی وہی ہو گا صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب تک بے وضو نہ ہوں ایک وضو سے نماز پڑھتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ "اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" پڑھتے اور ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے (امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس آیت سے ہر نماز کے لیے وضو کا وجوب ثابت نہیں ہوتا اگر ایسا ہوتا تو مسافر کے لیے بھی یہی حکم ہوتا حالانکہ سب کا اتفاق ہے کہ مسافر پر واجب نہیں جب کہ اس سے مسافر اور مقیم دونوں مخاطب ہیں ابن قنفذ فرماتے ہیں، لوگ بے وضو ہوتے تو جب تک وضو نہ کر لیتے کلام نہ کرتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ وضو نماز کے لیے ضروری ہے گفتگو کے لیے نہیں لہٰذا اس آیت کے نزول کا مقصد یہ تھا اب مفہوم یہ ہو گا کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو اور بے وضو ہو تو وضو کر لو۔

marfat.com

باب ۱۱ ——— مذی کا حکم

مذی آنے کی صورت میں صرف وضو واجب ہوتا ہے یا اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں دونوں قسم کی احادیث آئی ہیں جن کی بنیاد پر اس مسئلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہوا ایک جماعت کے نزدیک اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھنے کا حکم فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مخصوص اعضاء کو دھوئے اور وضو کرے اور ان حضرات نے اسی طرح کی بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے کہ آپ نے سلیمان بن ربیعہ یا علی کو فرمایا "اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھوؤ اور نماز کی طرح کا وضو کرو۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک صرف نجاست کی جگہ کو دھونا اور نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے اعضائے مخصوصہ کو دھونا ضروری نہیں۔

حضرت ابن عباس، محمد بن حنفیہ، ابوعبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ہانی بن ہانی حصین ابن قبیصہ اور عائش بن انس رضی اللہ عنہم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو اور منی میں غسل ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اعضائے مخصوصہ کو دھونے کا حکم وجوب کے لیے نہیں تھا اور نہ یہ کہ اس کے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی بلکہ مذی کو روکنے کے لیے تھا جیسے قربانی کے جانور کے تھنوں پر پانی ڈال کر دودھ کو روکا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس، حضرت حسن اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں کہ جسے مذی آئے وہ عضو مخصوصہ کا کنارہ دھو کر وضو کرے۔

قیاس سے بھی ان حضرات کے موقف کو تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ پیشاب اور قضائے حاجت کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا ہے جہاں نجاست لگتی ہے اسی طرح جن لوگوں کے نزدیک خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کے نزدیک خون نکلنے کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا البتہ نماز کے لیے وضو بھی کرنا ہوتا ہے لہٰذا مذی نکلنے کی صورت میں صرف جائے نجاست کو دھویا جائے گا تمام اعضائے مخصوصہ کو نہیں۔

باب ۱۲ ——— منی پاک ہے یا ناپاک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو کھرچتی تھیں، اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کے نزدیک منی پاک ہے اس کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس کا حکم وہی ہے جو رینٹھ (یا بلغم وغیرہ) کا ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک منی ناپاک ہے ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کا جواب یہ ہے کہ یہ بات لباسِ شب باشی کے بارے میں ہے نماز کے لباس سے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوتی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور ابھی تک دھونے کا اثر باقی ہوتا اور آپ ہی کا قول ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمبستری کے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت پیش کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس نماز سے منی کھرچتی تھیں اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس حدیث سے منی کی طہارت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے محض کپڑے کا پاک ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے جیسے جوتے وغیرہ

marfat.com

سے نجاست کو رگڑنے سے جوتا پاک ہو جاتا ہے لیکن نجاست کے پاک ہونے کی دلیل نہیں، معلوم ہوا نفسِ منی کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔
جب نفسِ منی کے بارے میں دیکھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کپڑے کو منی لگ جانے کی صورت میں اگر وہ دکھائی دے تو دھولو ورنہ پانی چھڑکو۔ اس کے جواب میں پہلے گروہ کی طرف سے کہا گیا کہ دیگر نجاستوں کا حکم یہ ہے کہ نظر نہ آنے کی صورت میں تمام کپڑے کو دھویا جاتا ہے لہٰذا اس کا حکم ان سے مختلف ہوا صحابہ کرام سے بھی مختلف روایات آئی ہیں، حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے سے منی کو کھرچتے تھے تو اس میں دونوں باتوں کا احتمال ہے پاک ہونے کا بھی اور نجاست کا بھی، جیسے لید وغیرہ کو کھرچا جاتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کپڑے کو منی لگنے کی صورت میں اگر دکھائی دے تو اسے دھولو ورنہ تمام کپڑے کو دھوؤ تو یہ نجاست کی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذخر گھاس سے رگڑلو۔ یہ پاک ہونے کی دلیل ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو فرمایا پانی چھڑکو، تو ممکن ہے چھڑکنے سے دھونا مراد ہو۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جن کپڑوں میں جماع کیا گیا ان میں نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں تو انہوں نے فرمایا پڑھ سکتا ہے البتہ اس میں کچھ (منی) دیکھے تو دھوئے پانی نہ چھڑکے کیونکہ اس سے نجاست بڑھ جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دھونے کا حکم دیتے ہیں۔
اب اختلاف کی صورت میں جب کہ خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ بھی مروی نہیں قیاس کی راہ اختیار کی گئی تو وہ دوسرے گروہ کا مؤید ہے یعنی منی ناپاک ہے کیونکہ پیشاب، پاخانے، حیض اور نفاس نیز لوگوں کے خون وغیرہ جن سے طہارت زائل ہو جاتی ہے ذاتی طور پر ناپاک بھی ہیں اسی طرح منی بھی ناپاک ہے البتہ خشک ہونے کی صورت میں ہمارے نزدیک وہی حکم ہوگا جو حدیث سے ثابت ہے یعنی اسے کھرچا جا سکتا ہے۔

باب ۱۳ —— انزال کے بغیر جماع

بعض حضرات کے نزدیک انزال کے بغیر جماع سے محض وضو فرض ہوتا ہے غسل کرنا ضروری نہیں جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک اس صورت میں غسل فرض ہو جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے۔
پہلے گروہ نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے۔ پہلی قسم کی روایات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو وضو کا حکم دیا حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا اس پر صرف وضو لازم ہے اور یہ بات انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ ابی بن کعب، ابوسعید خدری اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا، دوسری قسم کی حدیث حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی، پانی سے ہے یعنی انزال کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔
دوسرے حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم (محض) شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کرتے تھے پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے کہ پانی، پانی سے ہے اس سے احتلام مراد ہے جماع نہیں جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا۔ دوسری قسم کی احادیث جن میں وضو کا حکم دیا گیا ہے ان کے خلاف بھی مروی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

marfat.com

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا تعلق ہے تو ان سے ثابت شدہ حکم اسلام کے آغاز میں تھا پھر منسوخ ہو گیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں انزال کی صورت میں غسل کا حکم دیا تھا پھر اس سے روک دیا گیا اور غسل کا حکم فرمایا چنانچہ صحابہ کرام کے درمیان جب اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فیصلہ فرمایا کہ شرمگاہ کے شرمگاہ سے متجاوز ہونے کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا عمل کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

قیاس سے بھی اسی موقف کو تائید حاصل ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جماع کی صورت میں انزال ہو یا نہ، حج اور روزہ فاسد ہو جاتے ہیں حج کی صورت میں قربانی اور قضاء دونوں لازم ہوتے اور روزے کی صورت میں قضاء اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔ زانی کو اگرچہ انزال نہ ہو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر شبہے کی بنیاد پر ہو تو حد ساقط ہو کر مہر لازم ہو جائے گا۔ جیسے انزال کے ساتھ جماع کی صورت میں یہ چیزیں لازم ہوتی ہیں اسی طرح انزال کے بغیر بھی ان کا یہی حکم ہے لہٰذا جب یہ حد درجہ کا حدث ہوا تو اس سے طہارت بھی اعلیٰ درجہ کی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے زنا کا ارتکاب کرے تو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر اسے انزال ہو تو بھی وہی سزا ہو گی کوئی زائد سزا لازم نہ ہو گی لہٰذا حصول طہارت کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہو گا یعنی انزال کے بغیر جماع ہو یا انزال بھی ہو دونوں صورتوں میں غسل لازم ہو۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں نے سنا ہے انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ انزال کے بغیر جماع کی صورت میں عورت پر غسل لازم ہو گا مرد پر نہیں حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ جب شرمگاہ، شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے تو گویا انصار کے نزدیک انزال کی صورت میں جماع سے جماع کرنے والے مردوں پر غسل واجب ہوتا ہے عورتوں پر نہیں اور مرد عورت کے باہم ملنے سے عورتوں پر غسل واجب ہوتا ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انزال کی صورت میں مرد و عورت دونوں غسل کرنے میں برابر ہیں لہٰذا انزال نہ ہونے کی صورت میں بھی دونوں کا ایک جیسا حکم ہو گا اور دونوں پر غسل لازم ہو گا۔

باب ۱۴ —— آگ پر پکی ہوئی چیز اور وضو

بعض حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز سے وضو لازم ہو جاتا ہے اس مضمون کی احادیث حضرت ابو طلحہ، زید بن ثابت، عائشہ صدیقہ، ام حبیبہ، ابو ہریرہ، سہل بن حنظلیہ اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور عمل دونوں کا ذکر ہے۔

دوسرے گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ام سلمہ، جابر بن عبداللہ، ام حکیم، ابو رافع، ابو سعید خدری کی پھوپھی، عبداللہ بن حارث زبیدی، عمرو بن امیہ، سوید بن نعمان، عمرو بن عبید اللہ، ام عامر بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمانے کے بعد وضو نہیں فرمایا۔

marfat.com

لہٰذا پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں وضو سے یا تو حقیقی وضو مراد ہوگا یا محض ہاتھ دھونا، اگر ہاتھ دھونا مراد ہو تو احادیث میں تضاد نہ ہوگا اور اگر اصطلاحی حقیقی وضو مراد ہو تو دیکھنا ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کیا تھا تاکہ اسے ناسخ اور اس کے خلاف کو منسوخ قرار دیا جا سکے۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا تھا لہٰذا آپ کا وضو والا عمل منسوخ ہوگیا۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت مثلاً حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود، عثمان بن عفان، ابن عباس، ابن عمر، ابو امامہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ یہ حضرات آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری قرار نہیں دیتے پھر کچھ ایسے حضرات جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کے بارے میں ارشاد مروی ہے، سے بھی وضو کا ضروری نہ ہونا مروی ہے ان میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس صورت میں وضو واجب نہ ہو کیونکہ جب آگ پر گرم کیا ہوا پانی وضو نہیں توڑتا اور اس کا وہی حکم ہے جو گرم نہ کئے ہوئے پانی کا ہے تو باقی چیزوں کا بھی وہی حکم ہوگا یعنی آگ پر گرم کئے جانے سے پہلے جس طرح ناقض وضو نہیں اسی طرح بعد میں بھی ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پھر اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کیا گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا بکری کے گوشت سے چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو نہ کرو اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم دیا تو یہاں بھی محض ہاتھ دھونا مراد ہے اور فرق کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکنائی زیادہ اور بکری کے گوشت میں کم ہوتی ہے۔

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں کے بھنے ہوئے گوشت کا حکم ایک ہو جیسے ان کی خرید و فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کی طہارت کا حکم یکساں ہے۔

معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو لازم نہیں ہوتا جن احادیث میں اس کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا مراد ہے یا وہ منسوخ ہیں۔

باب ۱۵ —— شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو

بعض حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حضرت بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو ہاتھ لگانے والے شخص کو وضو کا حکم دیتے تھے۔ انہوں نے اس ضمن میں حضرت ہشام، ابو الاسود، اور ایک نامعلوم شخص کے واسطہ سے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نیز بواسطہ عروہ حضرت زید بن خالد اور حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، ام حبیبہ، عمرو بن شعیب کے دادا سے بھی روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جن میں سے ایک روایت حضرت ملازم، عبداللہ بن بدر سے وہ قیس بن طلق سے وہ حضرت طلق سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں حضرت ملازم کی یہ روایت

marfat.com

حضرت بسرہ کی حدیث سے احسن ہے۔

ان حضرت کو قیاس سے تائید حاصل ہے کیونکہ ہتھیلی کی پیٹھ اور بازوؤں سے شرمگاہ کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا تو ہتھیلی سے چھونے کی صورت میں بھی واجب نہ ہوگا اسی طرح ران جو ستر ہے، کے ساتھ شرمگاہ کو چھوا جائے تو وضو واجب نہیں ہوتا لہٰذا ہتھیلی کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہوگا۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا جواب یُوں دیا جاتا ہے کہ حضرت بسرہ کی روایت حضرت عروہ کو قبول نہیں حضرت زہری کو حضرت عروہ سے سماع حاصل نہیں وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت قابل اعتماد نہیں ہشام بن عروہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ابوالاسود کی روایت میں ابوالہیعہ راوی خود مخالف کے نزدیک قابل حجت نہیں غیر معلوم شخص سے روایت ظلم ہے، زید بن خالد کی روایت میں محمد بن اسحاق کو مخالف حجت تسلیم نہیں کرتے پھر یہ حدیث منکر ہے حضرت عروہ کے واسطے سے حضرت زید بن خالد سے روایت کی گئی حالانکہ خود حضرت عروہ کو اس حدیث کا علم نہیں حضرت عائشہ کی روایت میں عمر بن شریح راوی ہیں جنہیں مخالف اپنے مدمقابل سے حجت نہیں مانتا خود کیسے استدلال کر سکتا ہے حضرت ابن عمر سے صدقہ بن عبداللہ راوی کی روایت خود مخالف کے نزدیک ضعیف ہے علاء بن سلیمان کا بھی یہی حال ہے حضرت ابوہریرہ کی روایت میں یزید بن عبدالملک منکر الحدیث ہے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت منقطع ہے اور وہ خود تمہارے نزدیک حجت نہیں حضرت ام حبیبہ کی روایت میں مکحول عنبسہ ابن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہیں ان سے سماعت نہیں عمرو بن شعیب بواسطہ والد دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہیں۔

تو اس طرح یہ تمام روایات مضطرب ہیں حضرت مصعب بن سعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں روایت مروی ہے تو وضو واجب نہ ہونے سے متعلق بھی روایت موجود ہے لہٰذا دونوں روایتوں پر عمل کرنے کی صورت یہی ہوگی کہ وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہوگا۔

حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عمار بن یاسر، حذیفہ بن یمان عمران بن حصین رضی اللہ عنہم نیز حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

باب ۱۶ —— مدت مسح

موزوں پر مسح کی مدت میں اختلاف ہے بعض لوگوں کے نزدیک اس میں وقت کی پابندی نہیں جب کہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات مقرر ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابو عمارہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی پھر عرض کیا "یا رسول اللہ! میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟" آپ نے فرمایا "ہاں"، پوچھا "یا رسول اللہ! ایک دن؟" آپ نے فرمایا "ہاں اور دو دن"، پوچھا "دو دن یا رسول اللہ؟" فرمایا "ہاں اور تین دن"۔ عرض کیا "تین دن یا رسول اللہ!" فرمایا "ہاں"، حتیٰ کہ سات تک پہنچے پھر فرمایا جیسے چاہو مسح کرو۔

نیز حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ شام سے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے وہ جمعہ کے دن وہاں

marfat.com

سے پہلے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے موزے پہن رکھے تھے انہوں نے فرمایا عقبہ! موزے کب اتارو گے؟ میں عرض کیا جمعہ کو پہنے تھے اور اب جمعہ ہے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

دوسرے گروہ نے حضرت علی المرتضیٰ، خزیمہ بن ثابت، عبد اللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوبکرہ، عوف بن مالک اشجعی اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہے۔ تو ان متواتر روایات کو حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس روایت کے پیچھے ذکر گزر چکا ہے آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے حضرت بنانہ جُعفی کے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات سے حضرت اسود، ابوعثمان اور زید بن وہب رضی اللہ عنہم بھی ان سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لہٰذا ان کی پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ایسے راستے سے آئے تھے جہاں پانی نہیں تھا تو آپ نے پوچھا کہ اگر تم نے تیمم کیا تو موزوں کو کب اتارو گے تو اس کے جواب میں انہوں نے وہ بات فرمائی، نیز ان کا یہ فرمانا کہ تم نے سنت کو پا لیا اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد نہیں ہوگی کیونکہ خلفاء راشدین کے طریقہ مبارکہ کو بھی سُنت کہا جاتا ہے لہٰذا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی اور وہ تیمم کی صورت ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی یہ مدت منقول ہے، مثلاً حضرت علی المرتضیٰ، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی موزوں پر مسح کے لیے وقت کی پابندی کا ذکر فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اس پر متفق ہیں کہ مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے لہٰذا کسی کو اس بات کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔

باب ۱۷ —— جنبی، حائضہ اور بے وضو کا ذکر اذکار کرنا اور قرآن پاک پڑھنا

جنبی، حائضہ اور بے وضو شخص ذکرِ خداوندی کر سکتا ہے یا نہیں نیز اس حالت میں اسے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف اسی حالت میں کر سکتا ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

دوسرا مذہب جو شخص حالتِ حدث میں ہو وہ سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرے سلام کے علاوہ کے بارے میں یہ مذہب، پہلے مذہب کے موافق ہے۔

تیسرا مذہب قرآن پاک کی تلاوت حالتِ جنابت میں جائز نہیں اس کے علاوہ اذکار ہر حالت میں ہو سکتے ہیں۔

پہلے مذہب کے قائلین حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر پسند نہیں کرتا۔

دوسرے مذہب کے قائلین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا ——— تو جس طرح وضو میں مشغول ہونے کی وجہ سے تاخیر کے خدشہ سے نماز عید اور جنازہ سے یئے تیمم کی اجازت ہے اسی طرح سلام کا جواب دینے کی لیے بھی اجازت دی گئی۔

تیسرے مذہب کے قائلین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں تو احادیث کے تعارض کو یوں دُور کیا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت متاخر ہونے کی وجہ سے پہلے دو مذاہب کے سلسلے میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کہ حضور علیہ السلام جب بھی بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو وضو فرماتے تو یہ ان کی پہلی روایت کے خلاف نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ پیشاب کے بعد ہمیشہ وضو کرتے ہوں اس طرح آپ طہارت اور طہارت کے بغیر دونوں حالتوں میں ذکر کرتے ہوں تو یوں تیسرا مذہب ثابت ہوا۔

امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب [۱۸] ——— دودھ پیتے بچوں کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک اور بچی کا پیشاب ناپاک ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں کا پیشاب ناپاک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و عمل ہے کہ آپ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے آپ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں آپ نے لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈالنے کے لیے لفظ "نضح" استعمال فرمایا جس کا معنی چھڑکنا نہیں بلکہ دھونا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ چونکہ لڑکی کی شرمگاہ کشادہ ہونے کی وجہ سے پیشاب پھیل جاتا ہے اس لیے اسے اچھی طرح پانی بہا کر دھویا جائے گا اور لڑکے کی پیشاب گاہ تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا پیشاب پھیلتا نہیں لہٰذا پانی بہا دینا کافی ہوتا ہے۔

حتیٰ کہ خود حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے اور آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

نیز قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہو کیونکہ جب لڑکا اور لڑکی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد دونوں کا پیشاب ناپاک ہوتا ہے تو دودھ پینے کی عمر میں بھی دونوں کے پیشاب کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے

باب [۱۹] ——— کھجور کے نبیذ سے وضو کا حکم

ایک جماعت کے نزدیک اگر حالت سفر میں صرف کھجور کا رس (نبیذ) دستیاب ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے دوسری جماعت جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں اگر پانی وغیرہ نہ ملے

marfat.com

تو تیمم کیا جائے پہلے گروہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ لیلۃ الجن میں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی نہ پایا تو آپ نے کھجور کے رس سے وضو فرمایا، دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اپنی سند کے اعتبار سے یہ روایت قابل حجت نہیں بلکہ یہ ثابت ہی نہیں کیونکہ خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں حضور علیہ السلام کے ساتھ نہیں تھا، پھر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس سے وضو جائز نہ ہو کیونکہ انگور کے رس اور سرکہ سے وضو کے عدم جواز پر اتفاق ہے تو کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیئے ۔ نیز اس بات پر بھی اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ یہ پانی نہیں تو جب یہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا یہی حکم ہو گا ۔

باب ۲۰ —— جوتوں پر مسح

کیا جوتوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ اس ضمن میں تین قسم کی روایات آئی ہیں ۔

پہلی قسم کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پر مسح فرماتے تھے ۔

یہ حدیث حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے —— بعض حضرات کا یہی موقف ہے ۔

دوسری قسم کی روایت حضرت ابوموسیٰ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا تیسری قسم کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ جوتا پہنے ہوتے تو پاؤں کی پیٹھ پر مسح فرماتے ہیں اور بتاتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے ۔

ان روایات کی روشنی میں ایک گروہ کا مسلک یہ ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہیں البتہ جرابیں ایسی ہوں جو پانی کو جذب نہ کریں اور پاؤں پر ٹھہر سکتی ہوں تو ان پر مسح جائز ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان پر چمڑا چڑھا ہونا ضروری ہے ۔

دوسرے گروہ نے پہلے حضرات کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جرابوں پر مسح کرتے ہوں اور اس کے ساتھ ہی جوتوں پر بھی ہاتھ پھیر لیتے ہوں لہذا جرابیں موزوں کے قائم ہوں تو ان پر مسح (دھونے کے قائم مقام) فرض ہوگا اور جوتوں پر اضافی عمل قرار پائے گا ۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہ ہو کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں اگر موزے پھٹے ہوئے ہوں تو پاؤں کو دھونا ضروری ہے مسح جائز نہیں، مسح صرف اسی صورت میں ہوگا جب پاؤں موزوں میں غائب ہوں اور جوتوں میں پاؤں غائب نہیں ہوتے لہذا ان پر مسح بھی جائز نہ ہوگا ۔

باب ۲۱ —— مستحاضہ کی طہارت

مستحاضہ نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے اس ضمن میں تین مسلک ہیں ۔

پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کی زوجہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح فتویٰ دیتے تھے ۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے غسل کرے ظہر کی نماز کو آخر وقت تک موخر کرے اور نماز عصر کو وقت کے شروع میں پڑھے اس طرح یہ دونوں نمازیں ظاہراً اکٹھی ہو جائیں گی یونہی مغرب کو آخر وقت میں

marfat.com

اور عشاء کو شروع وقت پڑھے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ایک مسلمان عورت مستحاضہ ہو گئی تو آپ نے اسی طرح حکم دیا حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

یہ حضرات پہلے مسلک کے قائلین کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے پھر جب انہیں یہ کام مشکل معلوم ہوا تو آپ نے ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور صبح کے لیے غسل کا حکم فرمایا حضرت عائشہ حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے تیسرا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے صرف وضو کرے احناف کا یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے، بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خون آتا ہے اور وہ نہیں رکتا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں پھر غسل کریں اور ہر نماز کے لیے وضو کریں اگرچہ خون کے قطرے چٹائی (مصلے) پر گریں۔

حضرت عدی بن ثابت کے دادا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے جب تین قسم کی احادیث وارد ہوئیں تو دیکھنا ہوگا کہ ان میں سے کس پر عمل کرنا صحیح ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ یہ تھا کہ متحاضہ عورت ایام حیض کو چھوڑ دے پھر ایک بار غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کرے حالانکہ پہلی دونوں قسم کی روایات بھی ان سے مروی ہے پس تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہر نماز کے لئے غسل کرنے یا دو دو نمازوں کے لیے ایک غسل کے بارے میں مروی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ام حبیبہ کو غسل کا صرف اس لیے دیا ہو کہ ان کا خون رک جائے حصول طہارت کے لیے نہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا کہ مسلسل خون آنے کی وجہ سے ایام حیض کی پہچان نہ ہو سکتی ہو لہٰذا ہر نماز کے وقت حیض سے طہارت کا احتمال ہونے کی وجہ سے غسل کا حکم دیا گیا۔

پھر جن حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے صرف وضو کی ضرورت ہے ان میں اختلاف ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے یا ہر وقت کے لیئے! احناف کے نزدیک ہر وقت کے لیے وضو کرے اور اس سے جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے کیونکہ نماز کا پڑھنا حدث کا باعث نہیں بنتا بلکہ حدث کا موجب وقت کا نکلنا ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض طہارتیں، حدث کی وجہ سے ٹوٹتی ہیں مثلاً پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض طہارتیں، وقت پورا ہونے سے ٹوٹ جاتی ہیں مثلاً موزوں پر مسح وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا یہاں بھی وقت ہی ناقض طہارت ہوگا اور جب تک ایک نماز کا وقت موجود ہے طہارت برقرار رہے گی۔

باب ۲۲ —— جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات جن میں امام محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو مدینہ طیبہ آ کر بیمار ہو گئے تھے ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کا دودھ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ان کا پیشاب پینے کی ترغیب دی۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ متعدد روایات کے مطابق حرام چیز میں شفا نہیں اگر یہ پیشاب ناپاک (یا حرام) ہوتا تو اس میں بھی شفا نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں پیٹ کی غدود کی شفا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں یہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ان کا وہی حکم ہے جو ان چیزوں کے خون کا ہے جہاں تک قبیلہ عرینہ

marfat.com

کے لوگوں سے متعلق واقعہ کا تعلق ہے تو وہ ضرورت کے تحت تھا اس سے اباحت ثابت نہیں ہوتی بعض اوقات ضرورت کے تحت کچھ حرام اشیاء کو مباح کیا گیا جیسے حضرت ابن زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے تحت ریشمی قمیص پہننے کی اجازت فرمائی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ریشم حلال ہو گیا۔ جہاں تک شراب وغیرہ میں شفا نہ ہونے کا تعلق ہے تو چونکہ وہ لوگ اسے عظیم سمجھتے اور باعث شفا خیال کرتے تھے تو ان کے غلط عقیدے کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ حرام میں شفا نہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہو کیونکہ انسان کے گوشت کے پاک ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن اس کا پیشاب ناپاک ہے کیونکہ اس کا وہی حکم ہے جو اس کے خون کا ہے لہٰذا جس طرح اونٹوں وغیرہ کا خون ناپاک ہے پیشاب بھی ناپاک ہو گا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ متقدمین کا بھی اس مسئلے میں اختلاف ہے تاہم جن روایات میں پیشاب پینے کی اجازت ہے ان کی تاویل اسی طرح ہو گی کہ یہ محض ضرورت کے پیش نظر ہے

باب ۲۳ ——— تیمم کا طریقہ

طریقہ تیمم کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے ہے اور دوسری ضرب سے کاندھوں تک ہاتھوں کا مسح کیا جائے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ہاتھ کا کہنیوں تک مسح کیا جائے گا جبکہ تیسرے گروہ کے نزدیک صرف چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب چہرے کے لیے ماری اور دوسری ضرب سے ہاتھ کا کاندھوں کے اندر باہر سمیت مسح کیا۔

دوسرے دونوں فریق کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ طریقہ سکھایا ہو سکتا ہے ان کا یہ عمل پوری آیت تیمم نازل ہونے سے پہلے کا ہو اور طریقے سے متعلق حصہ بعد میں اترا ہو۔ اور اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے اور وہ یوں کہ جس سفر میں آیت تیمم نازل ہوئی وہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے صحابہ کرام نے تیمم کیا اس کے بعد آیت نازل ہوئی بعض حضرات نے ہاتھوں کا اور بعض نے کاندھوں تک مسح کیا۔ علاوہ ازیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ہتھیلیوں اور چہرے (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ان ہی سے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور کہنیوں کے نصف تک مسح کیا۔ بہرحال یہ تو ثابت ہو گیا کہ کاندھوں اور بغلوں تک مسح نہیں ہو گا بلکہ دوسرے مذاہب میں سے ایک ثابت ہو گا اور چونکہ دونوں کے بارے میں احادیث مروی ہیں لہٰذا قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم دیکھتے ہیں بعض وہ اعضاء جن کو وضو میں دھویا جاتا یا مسح کیا جاتا ہے تیمم میں ان پر مسح نہیں ہوتا مثلاً سر اور پاؤں تیمم کے مسح میں شامل نہیں تو جب تیمم میں بعض ایسے اعضاء کو چھوڑا گیا جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا کہ تیمم میں مسح کرتے ہوئے اس حد پر اضافہ کیا جائے جو وضو میں مقرر ہے لہٰذا بغلوں اور کاندھوں تک مسح نہ ہو گا۔ اور چونکہ وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جاتا ہے لہٰذا تیمم کے مسح میں بھی کہنیاں شامل ہوں گی۔

حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

marfat.com

باب ۲۴ ـــــــ غسلِ جمعہ کا حکم

غسلِ جمعہ کے بارے میں دو مسلک ہیں پہلا یہ کہ جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور دوسرے مسلک میں یہ فضیلت کا باعث ہے واجب نہیں بلکہ سُنت ہے۔ پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت ابن عباس، ابن عمر، عمر بن خطاب، حفصہ، عائشہ، جابر، ابوسعید خدری اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا جو وجوب کی علامت ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں۔

کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے دن غسل کا حکم دینا اس لیے تھا کہ ان دنوں لوگ محنت مشقت کرتے اُونی لباس پہنتے ہوئے ہوتے مسجد تنگ تھی۔ چھت قریب تھی گرمیوں کے دن لوگوں کو پسینہ آیا ہوا تھا جس سے پاس بیٹھنے والوں کو اذیت ہو رہی تھی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ دن ہو تو غسل کر لیا کرو۔ اور تیل و خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حالات اچھے ہو گئے اور مسجد وسیع ہو گئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ یہ محض طہارت کے لیے ہے اور افضل ہے واجب نہیں حضرت عائشہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی جنھوں نے وجوب سے متعلق احادیث روایات کی ہیں: سے مروی ہے کہ غسلِ جمعہ اچھا ہے ضروری نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تاخیر سے تشریف لائے اور صرف وضو کر کے آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو واپس غسل کے لیے نہ بھیجا

اسی طرح خود حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بہتر ہے اور جس نے غسل کیا اس نے اچھا کیا۔ جن دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ابوہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں غسل کی تاکید ہے اس سے بھی فضیلت مراد ہے (تفصیلی جواب کتاب میں ملاحظہ کیجیے۔)

باب ۲۵ ـــــــ استنجاء میں ڈھیلوں کا استعمال

ڈھیلوں سے استنجاء کے بارے میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض احادیث میں تین ڈھیلوں سے استنجاء کا حکم ہے بعض میں محض طاق کا ذکر ہے تعداد کا بیان نہیں۔

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو استنجاء کے لیے ڈھیلے لانے کا حکم دیا تو ان کو دو ڈھیلے اور ایک لید ملی تو آپ نے صرف دو پتھروں سے استنجاء فرمایا بعض روایات میں ہے آپ نے فرمایا جو شخص پتھر ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کوئی حرج نہیں۔

بعض حضرات نے پہلی قسم کی احادیث کو اپناتے ہوئے تین ڈھیلوں کا استعمال ضروری قرار دیا ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک تمام روایات پر اس طرح عمل ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص تعداد فرض نہ سمجھی جائے جتنے ڈھیلوں سے طہارت حاصل ہو جائے ان کا استعمال ضروری ہے تین ڈھیلوں کا استعمال افضل ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیوں کہ استنجاء کے لیے پانی کے استعمال میں بھی صرف ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے طہارت ایک بار دھونے سے حاصل ہو۔ دو سے یا تین سے، حسب ضرورت پانی استعمال کیا جائے۔ لہٰذا ڈھیلوں کا استعمال بھی اسی طرح ہوگا۔

marfat.com

باب ۲۶ —— ہڈیوں سے استنجاء

ہڈیوں سے طہارت حاصل کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود، سلمان، ابوہریرہ اور حضرت رویفع رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے ان روایات کی بنیاد پر بعض حضرات کے نزدیک ہڈیوں سے طہارت حاصل نہیں ہوتی جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگرچہ ہڈیوں سے استنجاء جائز نہیں لیکن طہارت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ ان سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی بلکہ آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ یہ جنوں کی خوراک ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرو یہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

باب ۲۷ —— جنبی کا وضو کرنا

کیا جنبی کو سونے، کھانے پینے یا جماع کے لیے وضو کرنا ضروری ہے بعض حضرات کے نزدیک جنبی آدمی اگر یہ امور بجالانا چاہئے تو اس پر وضو کرنا لازم نہیں ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی استعمال کئے بغیر آرام فرما ہو جاتے حالانکہ آپ جنبی ہوتے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک جنبی کو وضو کرنا چاہئے انہوں نے اس ضمن میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ روایات نقل کی ہیں۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ دھو تے۔

لیکن آپ سے دوسری احادیث میں یوں مروی ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرتے اس تضاد کو دور کرنے کے لیے غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا وضو کرنا اس لیے تھا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہ تھا تو آپ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے یا ذکر خداوندی کی حالت میں سونا چاہتے تو وضو فرماتے پھر جب جنابت کی حالت میں ذکر کی اجازت ہوگئی تو یہ علت ختم ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر وضو کئے بغیر دوبارہ کرتے۔

معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں سونے، کھانے پینے یا دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اب محض فضیلت کا باعث ہے جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تو ہر ایک کے پاس جاتے ہوئے غسل فرماتے آپ سے عرض کیا گیا اگر آپ ایک بار غسل کریں تو کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے گویا یہ ضروری نہیں بلکہ بہتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ کبھی آپ صرف ایک غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

کتاب الصلوٰۃ

باب ۲۸ —— اذان کا طریقہ

اذان سے متعلق دو مذہب ہیں (۱) اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" کے کلمات دو بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" ہوں گے اور تنہا ذہن میں ترجیع ہوگی

marfat.com

یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ " دوبار پڑھ کر دوبار اشہد ان محمد رسول اللہ پڑھیں گے پھر ان کو کلمات اتنی بار ہی بلند آواز سے لوٹائیں گے گویا شہادتیں میں سے ہر ایک چار بار ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان اسی طرح سکھائی ہے

(۲) دوسرے حضرات کا اس میں دو جگہ اختلاف ہے ایک یہ کہ اذان کے شروع میں اللہ اکبر چار بار پڑھیں اور شہادتیں میں ترجیع نہیں۔ وہ بھی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان انیس کلمات سکھائی ہے اللہ اکبر چار بار پھر پہلی روایت کی مثل ہے ــــــ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کی روشنی میں یہ روایت زیادہ صحیح ہے کیوں کہ اذان کے بعض کلمات دو جگہ آتے ہیں مثلاً اللہ اکبر شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی، اور بعض کلمات صرف ایک جگہ آتے ہیں جیسے " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح تو جو کلمات دو جگہ آتے ہیں وہ آخر میں پہلی بار سے نصف ہو کر آتے ہیں مثلاً لا الہ الا اللہ آخر میں ایک بار ہے تو شروع میں دو بار ہے تو جب اللہ اکبر اذان کے آخر میں دو بار ہے تو شروع میں چار بار ہوگا۔ امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی طرح بھی مروی ہے جہاں تک ترجیع کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اس کی نفی ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں "آسمان سے ایک شخص اترا جس پر سبز رنگ کے دو کپڑے یا (فرمایا) دو چادریں تھیں اس نے دیوار کے پاس کھڑے ہو کر اذان دی" اس میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے البتہ ترجیع کا ذکر نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ۔

توجیہ دونوں روایات میں اختلاف ہوا تو اسے یوں حل کیا جائے گا کہ ممکن ہے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اس قدر آواز بلند نہ کی ہو جس قدر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے تو آپ نے دوبارہ یہ کلمات کہنے کا حکم فرمایا جب یہ احتمال بھی ہے تو صحیح قول معلوم کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کریں گے تو ہم دیکھتے ہیں قیاس بھی ترجیع کے خلاف ہے وہ یوں کہ ترجیع کے سلسلے میں اختلاف صرف کلمات شہادت میں ہے باقی کلمات میں اتفاق ہے کہ ترجیع نہیں ہوگی تو مختلف فیہ مقام کو اس مقام پر قیاس کریں گے جہاں اختلاف نہیں یعنی باقی کلمات میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق ہے لہٰذا یہاں بھی ترجیع نہ ہوگی۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۹ ــــــ اقامت کا طریقہ

اقامت کے سلسلے میں تین قسم کی روایات مروی ہیں اسی بنیاد پر اس سلسلے میں تین مذاہب اختیار کیے گئے۔ پہلی قسم کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام، اعلان نماز کے لیے ناقوس بجانا یا آگ جلانا چاہتے تھے تو ایک صحابی نے خواب میں دیکھا (جیسے گزر گیا) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت میں ایک ایک بار کہیں۔

دوسری قسم کی روایت حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " دوبارہ کہیں اس طرح یہ دو مذہب ہو گئے پہلا یہ کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں دوسرا مذہب یہ کہ اقامت کے باقی کلمات ایک ایک بار ہوں لیکن " قد قامت الصلوٰۃ " کے دوبارہ کہے جائیں دوسرے مذہب کے قائلین قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح اذان کے وہ کلمات جو دو دو جگہوں میں آتے ہیں دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں چونکہ اقامت، اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا یہ اسی کا حصہ ہے بنا بریں اس کے کلمات اذان سے نصف ہو کر آنے چاہئیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ چونکہ اذان میں نہیں ہیں لہٰذا وہ دو بار ادا ہوں۔

marfat.com

تیسرا مذہب یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات میں کوئی فرق نہیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ اقامت میں ہوں گے اذان میں نہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا چادریں تھیں وہ دیوار کے اُوپر کھڑا ہوا اور اس طرح اذان دی جس طرح پہلے باب میں گزر چکا ہے پھر وہ بیٹھ گیا اس کے بعد کھڑے ہو کر اذان کی طرح اقامت بھی حضرت عبداللہ بن زید نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔ پھر خود حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس میں " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو تیسرا مذہب ثابت ہو گیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کے بعد اس پر عمل اس کی تائید کرتا ہے۔ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو چونکہ اقامت ایک مستقل عمل ہے لہذا وہ بھی اذان کی طرح ہوگی پھر سب کا اتفاق ہے کہ آخر میں " اللہ اکبر " دو بار کہا جائے گا اگر یہ اذان سے نصف ہو کر آتی ہے تو اللہ اکبر ایک بار کہا جاتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اقامت، اذان ہی کی طرح مروی ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہم اسی طرح اقامت کہتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں حکمرانوں نے اقامت میں تخفیف پیدا کی گویا یہ عمل بدعت ہے اصل یہی ہے کہ کلمات جوڑا جوڑا ہوں۔

باب ۳۰ ——— صبح کی اذان میں " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا

بعض لوگوں کے نزدیک صبح کی اذان میں " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث میں جو اذان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی گئی اس میں یہ الفاظ نہیں۔ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک " حی علی الفلاح " کے بعد " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا مستحب ہے۔ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں اس کا ذکر نہیں لیکن اس کا حکم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں دیا تھا جیسے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں " قد قامت الصلوٰۃ " کے کلمات سکھائے۔

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں۔

باب ——— اذانِ فجر کا وقت

فجر کی اذان، وقت سے پہلے دی جائے یا وقت داخل ہونے کے بعد، اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان وقت داخل ہونے سے پہلے دی جائے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں وہ چونکہ نابینا تھا اس لیے جب تک ان سے نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہ دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ایک اوپر چڑھتا تو دوسرا اُترتا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دوسری اذانوں کی طرح فجر کی اذان بھی وقت داخل ہونے کے بعد دی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان جو وقت سے پہلے ہوتی تھی وہ نماز کے لیے نہیں بلکہ

marfat.com

کسی اور مقصد کے لیے ہوتی تھی جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں (ندا یا اذان کا لفظ فرمایا) کہ غائب لوٹ آئے اور سویا ہوا جاگ جائے یہی وجہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب فجر کی اذان وقت سے پہلے دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوٹانے کا حکم دیا جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی یہی بتاتی ہیں کہ فجر کی اذان، طلوع فجر کے بعد ہی ہوتی تھی۔

یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بینائی میں کچھ کمزوری کی وجہ سے وقت کی صحیح پہچان نہ کر سکتے ہوں اور وقت سے پہلے اذان دیتے ہوں جب کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے بتانے پر اذان دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب فجر (کی روشنی) اوپر کو جاتی ہے یہ صحیح نہیں صبح اس طرح (دائیں بائیں) پھیلتی ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسری نمازوں میں چونکہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان ہوتی ہے لہذا فجر کی اذان بھی دخول وقت کے بعد ہو۔

باب ۳۲ —— جو شخص اذان کہے کیا وہی اقامت بھی کہے

کیا اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی یا کوئی دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے۔

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا یہ ہے کہ اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی ہے۔ دوسرا نہیں کہہ سکتا ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا جب صبح ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا اذان دو میں نے اذان دی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لئے آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بھائی صداء نے اذان دی ہے وہی اقامت کہیں۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کوئی دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید سے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہے لہذا انہیں کلمات اذان سکھاؤ تاکہ وہ اذان کہیں پھر حضرت عبداللہ سے فرمایا تم اقامت کہو۔

پس جب دونوں روایتوں میں تضاد ہوا تو قیاس کے ذریعے ایک کو ترجیح ہوگی اور قیاس دوسری روایت کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں کہ ایک متفق علیہ قاعدہ ہے کہ دو آدمیوں کا ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں یعنی ایسے نہیں ہو سکتا کہ اذان کا بعض حصہ کوئی کہے اور کچھ حصہ دوسرا کہے تو اب یہاں دو احتمال ہیں یا تو اذان اور اقامت کو ایک ہی تصور کیا جائے تو دونوں کو ایک ہی شخص انجام دے گا اگر الگ الگ تصور کیے جائیں تو ایک شخص اذان اور دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے۔ اب ہم نماز کو دیکھتے ہیں نماز کی طرف بلانے والے اسباب مثلاً اذان اور اقامت نماز سے پہلے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں ہیں جمعۃ المبارک میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا لازمی ہے گویا وہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے اور وہی شخص خطبہ پڑھتا ہے جو نماز پڑھاتا ہے دونوں کے لیے الگ الگ آدمی ہونا ضروری نہیں لیکن اقامت نماز کا ایک سبب ہونے کے باوجود ضروری نہیں کہ جو شخص نماز پڑھاتا ہے وہی اقامت بھی کہے تو جب اقامت اذان کی نسبت نماز کے زیادہ قریب ہے اور نماز و اقامت کے لیے الگ الگ آدمی ہو سکتے ہیں تو اذان اس سے دور ہے اس کے لیے بھی الگ آدمی ہو سکتا ہے۔

---

marfat.com

باب ۴۳ ——— اذان کا جواب دینا

اذان سننے والا جواب میں کیا کہے؟ اس بارے میں ایک مذہب یہ ہے کہ جو الفاظ موذن کہتا ہے وہی الفاظ یہ بھی کہے، دوسرا مذہب یہ ہے کہ " حی علی الصلوٰۃ " اور حی علی الفلاح " کے جواب میں " لاحول ولا قوۃ الا باللہ " کہے باقی اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے پہلے قول کے قائلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں کہ جب موذن کو اذان کہتے ہوئے سُنو تو اس کی مثل کہو ایک حدیث میں ہے کہ جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو اور وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے لیے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ پس جو شخص میرے لیے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لیے میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

دوسرے قول کے قائلین کہتے ہیں موذن " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح " کے ذریعے لوگوں کو نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے جب کہ سُننے والا یہ کلمات بطور ذکر کہتا ہے اور یہ الفاظ کلماتِ ذکر نہیں لہٰذا وہ ان کی جگہ وہ کلمات پڑھے جن کا دوسری احادیث میں ذکر ہے اور وہ " لاحول ولا قوۃ الا باللہ " کے کلمات ہیں حضرت عمر بن خطاب ابو رافع اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے پہلی حدیث میں جو فرمایا گیا کہ جو کچھ موذن کہتا ہے وہی کچھ تم بھی کہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اذان میں جو کلمات ذکر ہیں وہ کہو کیونکہ مقصود تو ذکر خداوندی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کلمات شہادت کی تخصیص ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن کلماتِ شہادت پڑھے تو تم بھی اسی طرح کہو۔ دیگر روایات میں بھی کچھ الفاظ ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اذان سننے والے کی طرف سے جواب اذان ذکر کے طور پر ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ بعض حضرات کے نزدیک اذان کے جواب میں وہی کلمات کہنا واجب ہے جب کہ دوسرے حضرات اسے مستحب سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور علیہ السلام نے اللہ اکبر کے جواب میں " علی الفطرۃ " کے الفاظ کہے اور کلمات شہادت کے جواب میں فرمایا " جہنم سے بچ گیا " تو اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

باب ۴۴ ——— اوقات نماز

اوقاتِ نماز کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار نماز پڑھائی ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، عشاء کی نماز شفق غائب ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز سفیدی میں پڑھانے کے بعد کہا اے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دو وقتوں کے درمیان (نماز) وقت ہے یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

marfat.com

حضرت ابو سعید خدری، ابوہریرہ، جابر بن عبد اللہ، ابو موسیٰ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مفہوم کی روایات مروی ہیں۔

وقت فجر فجر کے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اس حدیث کی روشنی میں بالاتفاق فجر کا پہلا وقت طلوع فجر اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

وقت ظہر ظہر کے پہلے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اور وہ زوال شمس ہے البتہ اس کے آخری وقت میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ دوسرے دن جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا اس بنا پر ظہر کا وقت ایک مثل پر ختم نہیں ہوتا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہونے لگا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس صورت میں ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہو جاتا ہے امام ابو یوسف، امام محمد اور امام طحاوی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

وقت عصر وقت عصر کے آغاز میں اسی طرح اختلاف ہے جیسے ظہر کے آخری وقت میں ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے ان کا استدلال یہی حدیث مذکورہ بالا ہے کہ پہلے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دو مثل پر عصر کا وقت شروع ہوتا ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ظہر کا پہلا وقت زوال آفتاب ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر شروع ہو جائے اور چونکہ ان حضرات کے نزدیک ظہر کا آخری وقت ایک مثل کے بعد ہوتا ہے لہٰذا وقت عصر کا آغاز بھی اسی وقت ہوگا۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ نماز کا وقت آغاز بھی ہے اور آخری وقت بھی، موطا امام محمد میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی وضاحت میں فرمایا ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جائے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو جائے اور اس قسم کی وضاحت اپنی طرف سے نہیں کی جاتی اور یہ وضاحت امامت جبریل کی روایات کے بعد کی ہے۔

عصر کے آخری وقت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ جب سایہ دو مثل ہو جائے تو وقت عصر ختم ہو جاتا ہے دوسرا یہ کہ سورج ڈوبنے تک اس کا وقت ہے اور اس سلسلے میں متعدد روایات آئی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہوگا کہ عصر کا وقت اگرچہ غروب آفتاب تک ہے لیکن افضل وقت سائے کے دو مثل ہونے تک ہے۔

وقت مغرب احادیث کی روشنی میں مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے البتہ بعض حضرات کے نزدیک جب ستارے ظاہر ہوں تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اس کے بعد نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو، تو یہ حضرات شاہد سے ستارے مراد لیتے ہیں لیکن یہ حضرت لیث کی اپنی رائے ہے ممکن ہے اس سے رات کا آنا مراد ہو اور متواتر روایات سے اسی بات کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے پس پردہ چلے جانے کے بعد نماز مغرب ادا کرتے تھے۔

مغرب کا وقت کب ختم ہوتا ہے اس سلسلے میں اختلاف ہے حدیث شریف میں ہے کہ عشاء کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب شفق غائب ہو گئی چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے اس لیے وقت مغرب کے نکلنے میں بھی اختلاف ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک شفق سے سرخی مراد ہے لہٰذا جب سرخی ختم ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو گیا جب کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہے۔

marfat.com

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول قیاس کے موافق ہے کیونکہ فجر کے وقت پہلے سرخی اور پھر سفیدی ہوتی ہے اور یہ ایک ہی نماز کا وقت ہے اور وہ فجر کی نماز ہے جب دونوں ختم ہو جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مغرب کے وقت بھی یہ دونوں (سرخی اور سفیدی) جمع ہوں۔

وقت عشاء چونکہ عشاء کا وقت، وقت مغرب ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اس لیے اس کے پہلے وقت میں وہی اختلاف ہوگا جو مغرب کے آخری وقت میں ہے یعنی تمام ائمہ کے نزدیک شفق کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے لہٰذا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سفیدی ختم ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک سرخی ختم ہونے پر وقت عشاء کا آغاز ہوگا۔

البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھی تو ہو سکتا ان کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہو اور دوسرے حضرات کے نزدیک سرخی تاکہ حدیثوں میں تضاد ثابت نہ ہو۔

عشاء کے آخری وقت کے بارے میں مختلف احادیث آتی ہیں کسی روایت میں ہے کہ آپ نے رات کی (پہلی) تہائی تک نماز عشاء کو موخر کیا، کہیں آپ خود فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔ تو دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے کہ پہلی تہائی تک افضل وقت ہے اور نصف رات تک موخر کرنے سے فضیلت کم ہو جاتی ہے البتہ وقت باقی رہتا ہے اور بعض روایات میں نصف رات گزرنے پر نماز کی ادائیگی کا ذکر بھی پایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ طلوع فجر تک عشاء کا وقت ہے اور یوں یہ تین اوقات ہیں پہلی تہائی کے اختتام تک۔ اور یہ افضل ہے نصف رات تک اور یہ فضیلت میں پہلے وقت سے کم ہے، اور طلوع فجر تک، اس کی فضیلت پہلے دو وقتوں سے کم ہے۔

باب ۳۵ ——— دو نمازیں جمع کرنا

کیا دو وقت کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ظہر و عصر کا وقت ایک ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کا وقت بھی ایک ہے ان حضرات کی دلیل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں اکٹھی ادا فرماتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل، عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرنے کا ذکر ہے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ہر نماز کا الگ وقت مقرر ہے جس میں اس کی ادائیگی ضروری ہے لہٰذا ممکن ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنے کی صورت یہ ہو کہ نماز ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے پہلے وقت میں ادا فرماتے، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بھی یہی طریقہ اختیار فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر (کی نماز) کو موخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے، مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کی نماز (مستحب وقت سے) مقدم کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے پر مغرب اور عشاء کو جمع کرتے دوسری روایت میں ہے کہ جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔ اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی کی صورت میں اسی طرح کرتے دیکھا ہے گویا جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوتی تو آپ مغرب کی نماز پڑھتے اس سے فارغ ہوتے تو شفق غائب ہو جاتی اور عشاء کا وقت داخل ہو جاتا چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھتے۔

marfat.com

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ صبح کی نماز کے بارے میں اتفاق ہے کہ اسے وقت سے مقدم و مؤخر کرنا جائز نہیں تو معلوم ہوا کہ دوسری نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ عرفات اور مزدلفہ میں حج کے موقعہ پر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا جاتا ہے لیکن یہ اس دن اور اس مقام کے ساتھ خاص ہے یہی وجہ ہے کہ اگر امام عرفات میں ظہر و عصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے اور اسی طرح مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے تو گناہ گار ہوگا حالانکہ باقی دنوں یا باقی مقامات پر ایسا نہیں لہٰذا عرفات اور مزدلفہ میں پڑھی جانے والی نمازوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

باب ۳۶ ——— درمیانی نماز کونسی ہے

قرآن پاک میں جس صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا" حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی " تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو، اس سے کون سی نماز مراد ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے نمازِ ظہر مراد ہے قریش کے ایک گروہ کے پاس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے آپ سے درمیانی نماز کے بارے میں معلوم کیا آپ نے فرمایا نماز ظہر مراد ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھاتے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں اس وقت لوگ قیلولہ کر رہے ہوتے یا تجارت میں مصروف ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ بات مروی ہے اس بنا پر ایک جماعت کے نزدیک اس سے نمازِ ظہر مراد ہے۔

لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ بیان ہوا وہ ان کا اپنا قول ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نہیں لہٰذا اس میں نماز ظہر کے صلوٰۃ وسطیٰ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت کریمہ تمام نمازوں کی حفاظت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہو اور اس میں ظہر کی نماز بھی شامل ہے اور وہ جس نماز کی حاضری میں کوتاہی کرتے تھے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور آپ کا یہ ارشاد نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والوں اور بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز عشاء میں شامل نہ ہونے والوں کے بارے میں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے وہ بھی ان کا اپنا قول ہے جب کہ خود ان سے ہی مروی ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے نماز عصر مراد ہے۔ جب ان سے مروی روایات متضاد ہوئیں تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کچھ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے وہ فرماتے ہیں آیت کریمہ کے ساتھ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ کے الفاظ بھی ہے اور قنوت نماز فجر میں ہوتی تھی۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ نماز میں گفتگو کی جاتی تھی لہٰذا خاموشی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا "وقوموا للہ قانتین " نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے تو جب روایات میں تضاد ثابت ہوا تو دیگر صحابہ کرام کی روایات کو دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں " حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین " پڑھتے تھے۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے نسخہ قرآن میں " والصلوٰۃ الوسطیٰ وھی صلوٰۃ العصر" کے الفاظ ہیں۔ تو تواتر کے ساتھ مروی روایات کے مطابق اس سے نماز عصر مراد ہے اور اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا کہ یہ دن کی دو نمازوں فجر اور ظہر اور رات کی دو نمازوں مغرب و عشاء کے درمیان ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

باب ۳۷ ——— نماز فجر کا وقت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں نماز فجر ادا کی پھر سفیدی میں پڑھی اس کے بعد وصال تک کبھی روشنی میں نہیں پڑھی۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مسلمان عورتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں اور انہوں نے چادریں لپیٹی ہوتیں پھر واپس گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو آپ نے قربانی کے دن فجر کی نماز فجر ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس موقعہ پر یہاں مغرب اور فجر کی نمازیں اپنے وقت سے پھیری گئی ہیں۔ گویا مزدلفہ میں جس وقت نماز فجر ادا کی جاتی ہے دوسرے مقامات پر اس کا وہ وقت نہیں لہٰذا عام طور پر اس کو روشن کر کے پڑھا جاتا تھا۔

پھر بعض روایات میں واضح طور پر نماز فجر روشنی میں ادا کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح روشن کر کے پڑھو جب بھی روشن کرو گے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا ——— اس قسم کی روایات میں افضلیت کا بیان ہے جب کہ پہلی دو قسم کی روایات میں بیان جواز ہے تاکہ امت کے لیے آسانی رہے۔ جیسے ممکن ہو پڑھ لیں نیز دونوں قسم کی احادیث پر یوں بھی عمل کیا جا سکتا ہے کہ نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور طویل قرآت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے روشنی میں ختم کی جائے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

درحقیقت شروع میں نماز دو، دو رکعتیں فرض ہوئی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کے علاوہ نمازوں میں ان کی مثل یعنی دو رکعتیں ملا دیں، مغرب کی نماز کو طاق رکھا اور فجر کی نماز میں قرآت کی طوالت کو ان دو رکعتوں کے قائم مقام رکھا گیا لیکن حالت سفر میں مختصر قرآت کی جاتی۔

بنا بریں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے کہ عورتیں پہچانی نہ جاتیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز فجر کی قرآت مختصر تھی اس کے بعد قرآت بڑھا کر اسے اندھیرے میں شروع کیا جاتا اور روشنی میں یہ نماز مکمل ہوتی۔

باب ۳۸ ——— نماز ظہر کا مستحب وقت

ایک جماعت کے نزدیک سال بھر میں نماز ظہر جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ یہ حضرات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ، خباب، عائشہ صدیقہ، ابوہریرہ، انس بن مالک اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی ظہر کی نماز ادا فرماتے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک سردیوں میں نماز ظہر جلدی پڑھی جائے اور گرمیوں میں تاخیر کی جائے تاکہ وقت ٹھنڈا ہو جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو، حضرت ابوذر، ابوسعید خدری، ابوہریرہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے اس حدیث کی روشنی میں گرمیوں میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم ہے اور جن احادیث میں یہ نماز جلدی پڑھنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں حضرت،

farfat.com

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال آفتاب کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اور حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں تاخیر فرماتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم گرم ترین زمین میں ہو لہٰذا وقت کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرو اور پھر اذان دو۔

تو سنت طریقہ یہی ہے سفر ہو یا حضر سایہ دار جگہ ہو یا نہ، گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت تک موخر کی جائے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے نماز ظہر میں مطلقاً جلدی کرنے سے متعلق احادیث منسوخ ہیں۔

باب ۳۹ — نماز عصر کا مستحب وقت

عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟ اس سلسلے میں مختلف روایات کو باہم مطابق کرتے ہوئے کہا گیا کہ نماز عصر دیر سے پڑھی جائے لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج کا رنگ زرد ہو جائے اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کچھ روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو الابیض فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے تو سورج سفید ہوتا۔ پھر میں مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو اور نماز پڑھو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت علاء بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے یا تو انہوں نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافقین کی نماز ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے جب سورج کا رنگ زرد پڑ جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے، تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

ان دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے گا کہ پہلی روایت میں جو وقت بیان ہوا اس وقت نماز پڑھنا مستحب ہے اور دوسری روایت میں جس تاخیر کا ذکر کیا گیا وہ مکروہ وقت تک موخر کرنا ہے جس سے منع کیا گیا۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو ابھی تک دھوپ میرے حجرے میں ہوتی، تو اس حدیث سے نماز عصر کا جلدی پڑھنا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے ام المومنین کا حجرہ مبارکہ چھوٹا ہو اور غروب آفتاب تک دھوپ رہتی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی نماز عصر تاخیر سے پڑھنا منقول ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپ نے نماز عصر نہ پڑھی تو ہم نے بار بار عرض کیا چنانچہ آپ نے اس وقت نماز ادا فرمائی جب ہم نے سورج کو مدینہ طیبہ کے بلند ترین پہاڑ پر دیکھا۔

اگر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت سے جلدی پڑھنے پر استدلال کیا جائے کہ وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھنے کے بعد اونٹ ذبح کرتے پھر اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر پکا کر کھاتے تو ابھی سورج غروب نہ ہوتا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے لہٰذا یہ بات نماز عصر کی تاخیر کے خلاف نہیں۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ نماز عصر میں تاخیر کی جائے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ سورج کا رنگ بدل جائے۔

marfat.com

باب ۴۰ —— نماز کے شروع میں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں

نماز کے آغاز میں ہاتھ اُٹھانے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔
ایک یہ کہ ہاتھ بلند کئے جائیں لیکن اس کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں ان کا استدلال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کھینچتے ہوئے بلند کرتے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ کاندھوں تک بلند کئے جائیں اس گروہ کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن عمر اور ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہم کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔
ان کے نزدیک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں نماز شروع کرنے سے پہلے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے اس طرح دونوں قسم کی حدیثوں میں کوئی تضاد نہ ہوگا۔
تیسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی نرم جگہ (لو) کے قریب ہو جاتے۔
ان مختلف قسم کی احادیث پر عمل صرف تیسرے گروہ کے مسلک کے مطابق کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت فیصلہ کُن ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے پھر آئندہ سال آیا تو ان (صحابہ کرام) پر چادریں اور لمبی ٹوپیاں تھیں تو انہوں نے ہاتھ اُٹھائے حضرت شریک (راوی) فرماتے ہیں سینے تک اُٹھائے۔ معلوم ہوا کہ جب نمازی پر کوئی چادر وغیرہ ہو تو ہاتھ کاندھوں اُٹھائے جا سکتے ہیں لیکن چادر وغیرہ نہ ہو تو کانوں تک اُٹھائے اس طرح تمام احادیث پر عمل ہوگا۔

باب ۴۱ —— تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد " سبحانک اللھم —— ولا الہ غیرک تک پڑھی جائے۔
حضرت عائشہ صدیقہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔
امام ابویوسف اور دوسرے حضرات کے نزدیک ثناء کے ساتھ " وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفاً مسلماً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین " بھی پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

باب ۴۲ —— نماز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔
ایک گروہ کے نزدیک یہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہے لہٰذا اسے سورۂ فاتحہ کی طرح پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ

marfat.com

نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا "غیر المغضوب علیہم والضالین" پر پہنچے تو "آمین" کہا تو لوگوں نے بھی آمین کہا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سب سے زیادہ میری نماز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔ حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سورۂ فاتحہ کی سات آیات میں شمار کیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھی جائے۔

تیسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ مطلقاً نہ پڑھی جائے۔

یہ دونوں گروہ پہلے گروہ کے خلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کرتے اور خاموشی بھی اختیار نہ کرتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے تو یہ حدیث سند کی استقامت اور صحت کے اعتبار سے نعیم بن مجمر کی روایت سے اولیٰ ہے۔ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے دیکھا تو فرمایا بیٹے یہ بدعت ہے اس سے بچو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے لیکن اسے کسی ایک سے نہیں سنا لہٰذا "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کیا کرو۔ ان روایات سے بسم اللہ کا ترک لازم نہیں آتا کیونکہ یہاں قرأت مراد ہے اور وہ ثناء کی طرح بسم اللہ کو بطور ذکر پڑھتے تھے اس لیے اسے بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین، بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے بسم اللہ کو بآواز بلند نہیں پڑھا تو معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۳ ——— ظہر وعصر میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت نہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نفی فرمائی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے وہ متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں اور قیاس بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔ حضرت ابوقتادہ، علی المرتضیٰ، ابوسعید خدری، جابر بن سمرہ، عمران بن حصین، ابن عمر، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے مروی روایات میں ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے بلکہ ان سورتوں کے نام بھی مذکور ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان نمازوں میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ان نمازوں میں قرآن پاک پڑھنا مروی ہے اور آپ کی اپنی رائے بھی یہی تھی لہٰذا اسے ترجیح حاصل ہوگی۔ قیاس کے طور پر دوسرے گروہ کا مسلک یوں ثابت ہوتا ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ اور آخری قعدہ، نماز کے فرائض سے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں فرض ہیں تو قرأت بھی جب فرائض نماز سے ہے تو تمام نمازوں میں فرض ہونی چاہیے جو لوگ قرأت فرض نہیں مانتے ان کے نزدیک بھی مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور باقی رکعات میں آہستہ قرأت

marfat.com

ہوتی ہے تو جب ان نمازوں میں جہر کے ساقط ہونے سے قرأت ساقط نہیں ہوتی تو ظہر و عصر کی نمازوں میں جہر کا ساقط ہونا قرأت کے سقوط کا باعث کیسے بنے گا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۴ ——— نماز مغرب میں قرأت

نماز مغرب کی قرأت میں اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک طویل سورتیں پڑھی جائیں جبکہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قصار مفصل (سورہ بینہ ۹۸ نمبر سورۃ سے آخر قرآن تک) میں سے قرأت کی جائے پہلے گروہ کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا حضرت ام الفضل بنت حارث اور زید بن ثابت رضی اللہ سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں جن میں سورہ "مرسلات" اور "المص" کا ذکر ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ممکن ہے سورہ طور وغیرہ کا بعض حصہ پڑھا ہو اور ہو سکتا ہے پوری سورت پڑھتے ہوں کیونکہ لغت میں بعض پر کل کا اطلاق جائز ہے۔

لہٰذا اب دیکھیں گے کہ کیا کوئی ایسی روایات ہیں جو ان میں سے ایک تاویل کو ترجیح دیتی ہوں تو دیگر روایات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا مسلک صحیح ہے، وہ یوں کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت کریمہ "ان عذاب ربك لواقع" پڑھتے ہوئے سنا اس سے معلوم ہوا کہ آپ سورہ طور کا بعض حصہ پڑھتے تھے المص کے بارے میں بھی یہی تاویل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز مغرب کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیراندازی کرتے تو تیر لگنے کی جگہ نظر آتی اسی طرح وہ دو دو تین تین میل کے فاصلے پر گھروں کو جاتے اور انہیں تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی معلوم ہوا کہ مغرب میں طویل قرأت نہ تھی۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے نماز میں تاخیر فرمائی حضرت معاذ واپس آئے تو نماز پڑھاتے ہوئے سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے الگ نماز پڑھی پھر حضور کی خدمت میں ماجرا عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں ڈالتے ہو۔ اگر یہ نماز مغرب تھی تو اس میں طویل سورت پڑھنے سے ممانعت ہوئی اور اگر عشاء کی نماز مراد ہو تو پھر نماز مغرب میں مختصر قرأت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب عشاء میں طویل سورت پڑھنے سے منع فرمایا گیا تو مغرب میں بدرجہ اولیٰ ممانعت ہوئی اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰھا" جیسی سورتیں پڑھتے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں "والتین والزیتون" وغیرہ سورتیں پڑھتے تو دونوں قسم کی احادیث پر عمل اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جن میں طویل سورتوں کا ذکر ہے وہاں سورت کا بعض حصہ مراد ہے

باب ۴۵ ——— امام کے پیچھے قرأت کرنا

کیا امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں دو موقف ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مقتدی کے لیے بھی سورۂ فاتحہ کی قرأت ضروری ہے ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرأت بھاری ہوگئی تو سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایات مروی

marfat.com

ہیں حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ظہر وعصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک جب کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے لہٰذا ان احادیث میں جو سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کے نامکمل ہونے کا ذکر ہے اس سے امام اور تنہا پڑھنے والے کی نماز مراد ہے انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ امام، مقتدیوں کو کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن شداد، علی المرتضیٰ، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت مروی ہے۔

دونوں قسم کی احادیث میں پائے جانے والے تعارض کو دُور کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کیا گیا تو اس سے بھی دوسرے گروہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔

وہ یُوں کہ جب کوئی شخص نماز میں اس وقت آئے جب امام رکوع میں ہو تو تکبیر اور قیام کو چھوڑ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا قرأت ترک کرنا محض ضرورت کے تحت نہیں ورنہ دیگر فرائض یعنی تکبیر تحریمہ اور قیام کو بھی چھوڑ سکتا بلکہ قرأت کو چھوڑنے کی اس لیے اجازت ہے کہ یہ مقتدی پر نہیں بلکہ امام پر فرض ہے۔

باب ۴۶ —— نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کو مکمل نہیں کرتے تھے اس حدیث کی بنیاد پر بعض حضرات نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے۔

جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں نماز میں نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے ہوئے دونوں حالتوں میں تکبیر کے قائل ہیں۔

یہ حضرات جن احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں وہ تواتر کے ساتھ مروی ہیں حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

نیز قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے —— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے، تکبیر کہتے۔

حضرت ابومسعود، ابوہریرہ، ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابوموسیٰ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں، لہٰذا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ اولیٰ ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ نیچے جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے کیونکہ نماز میں ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف انتقال تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے تو رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے گی۔

باب ۴۷ —— رکوع اور سجدے کی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھانا

بعض حضرات کے نزدیک رکوع کے لیے جاتے ہوئے، رکوع سے اُٹھتے وقت اور قعدے سے قیام کی طرف انتقال کے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اُٹھانے چاہئیں۔

marfat.com

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔
پہلے گروہ نے حضرت علی ابن ابی طالب، عبد اللہ بن عمر، ابو حمید ساعدی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے اور اس سے اُٹھتے وقت نیز قعدہ سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھاتے تھے۔
دوسرے گروہ کہتا ہے کہ حضرت براء بن عازب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے دوبارہ یہ عمل نہیں کرتے تھے۔
پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی پہلی روایت صحیح نہیں یا صحیح ہے لیکن وہ منسوخ ہو چکی ہے ورنہ آپ اس کے خلاف عمل نہ کرتے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی رکوع وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق حدیث منسوخ ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ مروی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحبت میں مقدم ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز میں آپ کے قریب کھڑے ہوتے تھے۔
اگر کہا جائے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابراہیم کی روایت متصل نہیں تو جواباً کہا جائے گا کہ وہ آپ سے اسی وقت روایت کرتے جب ان کے نزدیک حدیث کی صحت اور تواتر ثابت ہو جائے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اسماعیل بن عیاش نے روایت کیا اور یہ حضرات خود اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت کو حجت نہیں مانتے تو دوسروں کے خلاف اس سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوع نہیں موقوف ہے۔
معلوم ہوا کہ رکوع و سجود وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق روایات یا تو منسوخ ہیں یا غیر ثابت۔
قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے پر سب کا اتفاق ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ رکوع میں جاتے یا اس سے اُٹھنے اور قعدہ سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت کی تکبیر کا تعلق کس کے ساتھ ہے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں کیونکہ وہ فرض ہے اور یہ فرض نہیں لہذا ان کا تعلق سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ ہوگا کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں لہذا ہاتھ اٹھانے سے متعلق بھی یہی مسئلہ ہوگا کہ اسے تکبیر تحریمہ پر نہیں سجدوں کی تکبیر پر قیاس کیا جائے گا اور چونکہ وہاں ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے لہذا یہاں بھی نہ اُٹھائے جائیں۔

باب ۴۸ —— رکوع میں تطبیق

رکوع کی حالت میں ہاتھ کیسے رکھے جائیں؟ بعض حضرات کے نزدیک تطبیق کی جائے یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان کو نماز پڑھائی اذان اور اقامت کا حکم نہ دیا اور تطبیق فرمائی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

marfat.com

دوسرے حضرات کے نزدیک رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں پر رکھا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمر فاروق ابو مسعود بدری، ابو حمید، وائل بن حجر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے گویا آپ نے ان کو پکڑ رکھا ہو۔

تو یہ روایات، پہلی روایت کے مخالف ہیں اور ان میں تواتر بھی ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی ناسخ اور کونسی منسوخ ہیں تو حضرت ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے انہوں نے فرمایا بیٹا! ہم اسی طرح کرتے تھے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہتھیلیوں کو گھٹنوں کے اُوپر رکھیں ——— اس سے معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

قیاس سے بھی اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے کیونکہ تطبیق میں ہاتھوں کو ملایا جاتا ہے جب کہ ہم دیکھتے کہ رکوع اور سجدے میں اعضاء کو ایک دوسرے سے دُور رکھنے کا حکم ہے اس طرح حالت قیام میں بھی پاؤں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیئے تو معلوم ہوا کہ رکوع میں گھٹنوں پر انگلیوں کو کشادہ کر کے رکھا جائے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۴۹ ——— رکوع اور سجدے کی کم از کم مقدار

ایک گروہ کے نزدیک رکوع کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ تین بار " سبحان ربی العظیم " پڑھا جائے اسی طرح سجدہ اتنا ہو کہ اس میں کم از کم تین بار " سبحان ربی الاعلی " پڑھا جا سکے۔

ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع میں تین بار " سبحان ربی العظیم " کہہ دے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ کم از کم ہے اور جب سجدہ میں تین بار " سبحان ربی الاعلی " کہہ دے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ بھی کم از کم ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رکوع کی مقدار یہ ہے کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ سجدے کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک شخص کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا " پھر رکوع کرو یہاں تک مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر بیٹھو حتی کہ مطمئن ہو جاؤ جب ایسا کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو گی۔

دونوں حدیثوں پر عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے وہ تکمیل نماز کے لیے ہے اور جو کچھ پہلی روایات میں بیان ہوا وہ باعث فضیلت ہے۔ علاوہ ازیں پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے دوسری حدیث کے برابر بھی نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۵۰ ——— رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے۔

رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے! اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔ پہلا یہ کہ رکوع اور سجدے میں نمازی جو دعا چاہے پڑھ سکتا ہے اس بات کے قائلین حضرت علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع اور سجدے میں مختلف دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے۔

marfat.com

دوسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف " سبحان ربی العظیم " پڑھا جائے البتہ سجدے میں خوب دعا مانگیں ان کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ہے جس سے پہلے مسلک کے قائلین نے استدلال کیا۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ " فسبح باسم ربك العظیم " رکوع کی دعاؤں کے لیے ناسخ ہے جب کہ سجدے میں جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں
تیسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف " سبحان ربی العظیم " اور سجدے میں " سبحان ربی الاعلیٰ " پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں جن احادیث میں دعاؤں کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں کیونکہ جب آیت کریمہ " فسبح باسم ربك العظیم " نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں کرلو اور جب آیت کریمہ " سبح اسم ربك الاعلیٰ " نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں کرلو۔ حضرت عامر جہنی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے رکوع اور سجدے میں یہی کلمات پڑھے۔ احناف کا یہی مسلک ہے
قیاس سے بھی اسی مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ نماز کے آغاز میں اور ارکان کی تبدیلی کے وقت تکبیر کہی جاتی ہے اور وہ ذکر خداوندی ہے قعدے میں تشہد پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ذکر ہے اور جب ان میں کمی زیادتی نہیں کی جاتی تو رکوع اور سجدے کی تسبیحات بھی ذکر خداوندی ہیں لہذا وہی الفاظ پڑھے جائیں جو ان سے مخصوص ہیں البتہ تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔

باب ۵۱ — کیا امام ربنا ولك الحمد بھی کہے

حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک امام " سمع اللہ لمن حمدہ " اور مقتدی " ربنا ولك الحمد " کہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو وہ سجدہ کرنے تو تم بھی کرو جب وہ " سمع اللہ لمن حمدہ " کہے تو تم " اللھم ربنا ولك الحمد " کہو الخ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک امام بھی " ربنا ولك الحمد " کہے، امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں وہ کہتے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ مقتدی " ربنا ولك الحمد " کہے، تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی تو امام کے لیے کیوں ثابت ہو گی۔ نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت ہے اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ اور ابو سعید خدری، رضی اللہ عنہم سے روایات آئی ہیں حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔
امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ نماز میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کا حکم ایک جیسا ہے تو جب منفرد " ربنا ولك الحمد " کہتا ہے۔ تو امام کو بھی یہ کلمات کہنے چاہیں۔

باب ۵۲ — فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

نماز فجر میں قنوت پڑھا جائے یا نہ! اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ فجر کی نماز میں قنوت ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا جائے گا۔ پہلا گروہ دو جماعتوں میں منقسم ہے بعض کے نزدیک رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے اور کچھ کے نزدیک رکوع کے بعد پڑھیں۔ پہلے گروہ نے حضرت ابوہریرہ عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، براء بن عازب، عبد اللہ بن مسعود خفاف ابن ایماء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں مکہ مکرمہ

marfat.com

میں تجربہ مسلمان قیدیوں کی رہائی کی دعا مانگتے اور کفار کے چند قبیلوں کے لیے بددعا کرتے ان روایات میں سے بعض میں ہے کہ آپ نے تیس دن ایسا کیا، بعض میں بیس دن کا ذکر ہے کسی روایت میں ہے کہ آیت کریمہ " او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون " نازل ہونے پر آپ نے اسے چھوڑ دیا ایک روایت کے مطابق جب قیدیوں کو رہائی مل گئی تو آپ نے نماز فجر میں قنوت ترک کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب تک میں آپ کے ساتھ رہا آپ قنوت پڑھتے رہے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز فجر میں قنوت پڑھا جاتا تھا لیکن بعد میں منسوخ ہوگیا وہ ایک خاص موقعہ کے لیے تھا نہ اس سے پہلے پڑھا گیا اور نہ ہی بعد میں۔

وہ فرماتے ہیں قنوت کی روایت کرنے والے راویوں میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ایک مہینہ قنوت پڑھا نہ اس سے پہلے پڑھا اور نہ ہی بعد میں —— بلکہ جب عصیہ اور ذکوان قبیلوں پر غلبہ حاصل ہوگیا تو آپ نے قنوت چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی قنوت کی روایت کی ہے لیکن آپ ہی بتاتے ہیں کہ (مندرجہ بالا) آیت کریمہ کے نزول پر یہ حکم منسوخ ہوگیا بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں کا انکار کرتے اور لاعلمی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکر اور خفاف بن ایاء بھی قنوت کے راویوں میں سے ہیں لیکن ان کے نزدیک بھی نزول آیت کریمہ پر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے فجر اور مغرب میں قنوت مروی ہے لیکن جب مخالفین کا مغرب میں قنوت کے نسخ پر اجماع ہے تو فجر میں بھی منسوخ ہوگیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایات مروی ہیں لہذا ان کی روایت سے استدلال نہیں ہو سکتا اگر کہا جائے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے تو جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا علم ہو لیکن آیت کریمہ کا علم نہ ہو سکا ہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حالت جنگ میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابو درداء اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی اس کا انکار کرتے ہیں قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ ظہر و عصر وغیرہ کے نزدیک قنوت نہیں وتروں میں اکثر فقہاء کے نزدیک پورا سال قنوت ہے فجر اور مغرب میں لڑائی نہ ہونے کی حالت میں قنوت نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کی حالت میں بھی ان نمازوں میں قنوت نہ ہو۔

باب ۵۳ —— سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

بعض حضرات کے نزدیک سجدے میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی روایات ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی تھا اور آپ نے اسی بات کا حکم فرمایا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متضاد روایات مروی ہیں لہذا ان کا اعتبار ساقط ہوگیا اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح حاصل ہوگی کیونکہ ان سے مروی روایات میں اختلاف نہیں۔

marfat.com

پھر قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تقویت و تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ اعضائے سجدہ سات ہیں لہٰذا جن اعضاء کے رکھنے میں اتفاق ہے ان پر ہاتھ اور گھٹنوں کے رکھنے کو قیاس کر لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بعد سر کو زمین پر رکھا جاتا ہے اور اُٹھتے وقت پہلے سر اُٹھایا جاتا ہے پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اُٹھائے جاتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے لہٰذا رکھنے میں اس کے اُلٹ ترتیب ہوگی یعنی پہلے گھٹنے اس کے بعد ہاتھ اور اس کے بعد سر رکھا جائے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۴ — سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے جائیں حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی رکھتے بازوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر رکھتے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ شامل ہیں کے نزدیک ہاتھ کانوں کے برابر رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دونوں گروہوں کے مسلک کی بنیاد تکبیر میں ہاتھوں کا اُٹھانا ہے۔

جن کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اُٹھائے جائیں وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کے قائل ہیں اور جو حضرات تکبیر میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھانے کا قول کرتے ہیں ان کے نزدیک سجدے میں ہاتھ کاندھوں کے برابر ہوتے چاہیں اور چونکہ تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اُٹھانے کا قول ثابت ہو چکا ہے لہٰذا سجدے میں ہاتھوں کا کانوں کے برابر ہونا ثابت ہوگا۔

باب ۵۵ — نماز میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے

نماز میں کیسے بیٹھا جائے؟ اس ضمن میں تین قول ہیں۔

۱۔ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔
۲۔ آخری قعدہ میں اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے قول کے قائلین کا خیال ہے لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھے۔
۳۔ دونوں قعدوں میں دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

پہلا گروہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھاؤ۔
دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمانا کہ یہ نماز کی سنت ہے اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال پر بھی سُنت کا اطلاق ہوتا ہے۔ نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں زمین پر بیٹھنے کا ذکر نہیں، جب کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ آپ پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر اور آخری قعدہ میں سرین کی بائیں جانب پر بیٹھتے۔

marfat.com

تیسرے گروہ کا استدلال حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔

جہاں تک ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے۔

تو محدثین اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں کرتے کیوں کہ وہ محمد بن عمرو سے غیر متصل مروی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ ابو حمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے انتقال فرما چکے تھے کیونکہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ شہید ہوئے اور آپ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی، اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے جو متصل روایت مروی ہے وہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے۔ لہٰذا یہ تیسرا قول ثابت ہوا حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۶ ——— نماز میں تشہد کی کیفیت

تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے کیونکہ اس ضمن میں مختلف قسم کے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر صحابہ کرام کو یوں تشہد سکھایا۔ التحیات للہ الزاکیات للہ الصلوٰت للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الخ

چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک اسی پر عمل ہے کیونکہ مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سکھائے لیکن کسی نے انکار نہیں کیا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر یہ بات ہوتی جو تم نے کہی ہے تو کوئی صحابی بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ تشہد کے خلاف تشہد نقل نہ کرتا۔ حالانکہ اس کے خلاف متعدد صحابہ کرام کا قول وفعل منقول ہے اور ان میں سے اکثر نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے "السلام علی اللہ السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا السلام علی اللہ نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آخر تک) ——— حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے (یہ) تشہد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حاصل کیا آپ نے مجھے یہ (تشہد) ایک ایک کلمہ کر کے سکھایا ———

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جس طرح تم بچوں کو کتاب سکھاتے ہو پھر اس تشہد ابن مسعود کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس، ابن زبیر، ابو موسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کے خلاف مروی ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات میں المبارکات کا لفظ زائد ہے۔

محدثین کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے راوی ابو الزبیر حدیث ابن مسعود کے راویوں اعمش، منصور اور مغیرہ کے برابر نہیں اور نہ ہی وہ (ابو الزبیر) حدیث ابی موسیٰ کے راوی ابو قتادہ اور حدیث ابن عمر کے راوی ابو بشر کے برابر ہیں۔

اور اگر بعض حضرات کے بقول الفاظ کی زیادتی کے باعث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اولیٰ قرار دیا جائے تو ابن زبیر

marfat.com

رضی اللہ عنہا کی روایت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا اضافہ ہے۔ لہٰذا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سند کی صحت کے اعتبار سے زیادہ ثا
ہے امام طحاوی فرماتے ہیں اگر دیگر صحابہ کرام کی روایات سند کے اعتبار سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے برابر بھی ہو جائیں تب بھی یہ اولیٰ
کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تشہد اپنی طرف سے نہیں پڑھا جا سکتا بلکہ جو الفاظ مروی ہیں وہی پڑھے جائیں اور جو کچھ حضرت ابن مسعود رضی
عنہ سے مروی ہے اس پر سب کا اتفاق ہے اور دیگر صحابہ کرام کی روایات میں اضافہ ہے اور پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ کا اتنا خیال فرماتے تھے کہ اپنے شاگردوں سے اس پر قسم لیتے تو ثابت ہوا کہ تشہد ابن مسعود پر ہی عمل زیادہ بہتر
امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۷ —— نماز میں سلام کا طریقہ

ایک جماعت کے نزدیک نماز کے آخر میں صرف ایک سلام سامنے کی طرف پھیرا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں صرف ایک سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم" کے الفاظ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دائیں اور بائیں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرا جائے، وہ کہتے ہیں پہلے گرو
نے جو حدیث پیش کی ہے وہ حضرت مصعب بن ثابت راوی سے صرف محمد بن عبد العزیز دراوردی نے روایت کی ہے جب کہ حضرت
مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دیگر حضرات اس کی مخالفت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مبارک اور حضرت
محمد بن عمرو نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ور
کہتے ہوئے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رخ انور کی سفیدی ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی نظر آتی۔ اور
حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ ضبط و حفظ کے لحاظ سے بلند مقام کے مالک ہیں نیز حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت
فرمائی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابو موسیٰ، ابن مسعود، عمار بن یاسر، عبد اللہ بن عمر، جابر بن سمرہ، براء بن عازب، وائل بن حجر،
ابو مالک اشعری، طلق بن علی، اوس بن اوس (یا اوس بن ابی اوس) رضی اللہ عنہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل اسی طرح
منقول ہے اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک سلام کی روایت پیش کرے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ یہ حدیث آپ پر
موقوف ہے مرفوع نہیں، اگر مخالف، حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایک سلام کا
ذکر ہے تو جواباً کہا جائے گا کہ کوفیوں کی ایک جماعت نماز جنازہ میں ایک ہلکا سا سلام پھیرتی ہے اور باقی نمازوں میں وہ دونوں طرف
سلام پھیرتے ہیں لہٰذا دونوں حدیثوں پر اس طرح عمل ہوگا کہ جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دونوں طرف سلام مذکور ہے وہاں عام نمازیں
مراد ہیں اور جہاں ایک سلام کا ذکر ہے اس سے نماز جنازہ مراد ہوگا۔

لہٰذا جمہور کا مسلک یہی ہے کہ دونوں طرف سلام پھیرا جائے صحابہ کرام کا یہی عمل تھا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۸ —— نماز میں سلام فرض ہے یا سنت؟

نماز میں سلام کی کیا حیثیت ہے فرض ہے یا سنت؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ سلام فرض ہے لہٰذا جو شخص سلام

marfat.com

کے بغیر نماز سے باہر آئے اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ ان کی دلیل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی، طہارت ہے اس کا احرام تکبیر اور اس کا حلال (باہر لانے والا) سلام پھیرنا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ تشہد کی مقدار بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے جب کہ تیسرا قول یہ ہے کہ آخری سجدے سے سر اُٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے۔

دوسرے دو گروہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب نمازی آخری سجدے سے سر اُٹھائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لہٰذا معلوم ہوا کہ "احلالها التسليم" کا مطلب وہ نہیں جو پہلے گروہ کی مراد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز تو پہلے ہی مکمل ہو چکی اب نماز سے باہر آنے کے لیے لفظ سلام استعمال کیا جائے۔

اگر کہا جائے کہ حدیث شریف میں "واحرامها التكبير" کے الفاظ بھی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی تو سلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہونا چاہیئے اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے کسی کام کو شروع کرنے کے لیے وہی الفاظ استعمال کرنا ضروری ہیں جن کا حکم دیا گیا لیکن اس سے باہر آنے کے لیے مامور بہ اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے مثلاً جو عورت عدت گزار رہی ہو اس سے نکاح کرنا منع ہے اور اگر کر لیا تو نافذ نہیں ہوگا اسی طرح جو عورت طہارت کی حالت میں نہ ہو (حائضہ ہو) اسے اس حالت میں طلاق دینا منع ہے لیکن اگر کسی نے اس حالت میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ گناہ گار ہوگا یہی صورت نماز کی ہے کہ اس کا آغاز تکبیر کے سوا نہیں ہو سکتا لیکن باہر آنے کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے نماز فاسد نہ ہوگی۔

جن لوگوں کے نزدیک آخری سجدے سے سر اُٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی پیش کردہ روایت میں اختلاف ہے کہیں یہ ہے کہ جب وہ آخری سجدے سے سر اُٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگی، کہیں اس طرح ہے کہ جب امام نماز مکمل کر کے بیٹھے اور سلام پھیرنے سے پہلے وہ یا ان لوگوں میں کوئی ایک بے وضو ہو جائے جن کے ساتھ وہ نماز مکمل کر رہا ہے تو نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی ہے کہ جب نمازی نماز کے آخر (آخری سجدے) سے سر اُٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی اسے نہ لوٹائے

ان میں سے پہلی اور تیسری روایت دونوں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں تیسرا گروہ جن کے نزدیک تشہد کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اور سلام فرض نہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد سکھایا اور فرمایا جب تم نے یہ پڑھ لیا یا اسے پورا کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اُٹھنا چاہو تو اُٹھ جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تشہد سے نماز مکمل ہو جاتی ہے سلام پھیرنا اس کا اعلان ہے۔ اسی طرح کی دیگر روایات بھی مروی ہیں قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ پہلا قعدہ بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جاتا جب کہ آخری قعدہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدے سے پہلے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے معلوم ہوا یہ فرض (واجب) ہے لہٰذا اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۹ ——— وتر

وتروں کے بارے میں تین قسم کے نظریات ہیں ایک گروہ کے نزدیک وتر صرف ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔ دوسرے دونوں

marfat.com

گروہوں کے نزدیک وتر تین رکعتیں ہیں البتہ ان میں سے ایک گروہ انہیں دوبار سلام کے ساتھ مانتا ہے یعنی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے اور پھر ایک رکعت پڑھی جائے' جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک تینوں رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کے استدلال کا یوں جواب دیتے ہیں کہ "وتر ایک رکعت ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے سے پہلی جوڑا جوڑا نماز کو وتر (طاق) بنا دیتی ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک رکعت نماز ہے کیونکہ حضور علیہ اسلام نے ایسی نماز سے منع فرمایا نیز آپ نے فرمایا نماز دو' دو رکعتیں ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جو شخص چاہے پانچ یا سات رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھے ایک روایت میں تین کا ذکر ہے اور جس سے نہ ہو سکے وہ ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے تو ممکن ہے یہ تین وتروں کے حکم سے پہلے کی بات ہو اس وقت انہیں اختیار تھا کہ جیسے چاہیں پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کا اس کے خلاف پر اجماع ہوگیا تو یہ نسخ کی دلیل ہے۔ حضرت عروہ' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعتیں پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے اور ان میں قعدہ نہ کرتے اسے ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن وہ اس میں منفرد ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے جو عام راویوں نے روایت کیا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا اکثر پر اعتماد کیا جائے۔

نیز حضرت عروہ نے ہی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات پڑھتے اور ہر دو دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے ایک روایت میں ان ہی سے تیرہ رکعات کا ذکر ہے پس یہ حدیث مضطرب ہے اور وہ جو حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وتر ایک رکعت ہے تو ان دونوں حضرات سے وتروں کی تین رکعات بھی مروی ہیں لہٰذا تاویل ضروری ہے حضرت سعد' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے تو جن حضرات نے ان سے ایک رکعت نقل کی ہے ان کی اکثریت نے ان سے تین رکعات کی روایت بھی کی ہے۔ وتروں کے تین رکعات ہونے سے متعلق احادیث حد تواتر کو پہنچتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے نماز فجر سے پہلے اور طلوع آفتاب کے وقت تین رکعات وتر قضا کیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام اور گفتگو ثابت ہے اور وہ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے تھے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے دو رکعتوں پر سلام پھیرنے والے کے خلاف مروی ہے حضرت عمر فاروق' انس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے سلام نہ پھیرنا بھی ثابت ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے اکثر علماء و فقہاء نے اس بات پر اجماع کیا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھرا جائے' قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب فرض نماز میں دو رکعتوں پر نہیں بلکہ نماز کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ------ فجر کی سنتوں میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہیں جب کہ کچھ حضرات ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان دونوں گروہوں کی دلیل حضرت جعفر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب موذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ (فرض) نماز کے ساتھ کھڑے ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے---- اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض نے کہا کہ آپ بالکل قرأت نہیں کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے تیسرے گروہ کے نزدیک

Ataunnabi.com

فجر کی سنتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کا پڑھنا ضروری ہے اور ائمہ علیہ ایں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ انس بن مالک اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں سورۂ کافرون سورہ اخلاص اور دیگر آیات پڑھتے تھے۔ بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں طویل قیام کی فضیلت مروی ہے اور آپ سے فجر کی دو سنتوں کی عظمت بھی منقول ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ فجر کی دو رکعتوں میں طویل قیام کو ترک کیا جاتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۱ —— عصر کے بعد دو رکعتیں

عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں یا نہیں! ایک گروہ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عصر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے، دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عصر کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فاروق، علی المرتضیٰ، عائشہ صدیقہ، معاذ بن عفراء ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن سفیان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو در حقیقت یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کیونکہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بنو تمیم کا وفد آنے کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکے اور انہیں عصر کے بعد قضا کیا لیکن آپ نے دوسروں کو ایسے کرنے سے منع فرما دیا۔

باب ۶۲ —— امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں

امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں بعض حضرات کے نزدیک اس کے دائیں بائیں اور بعض کے نزدیک پیچھے کھڑے ہوں۔

جن حضرات کے نزدیک دائیں بائیں کھڑے ہوں ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا مقام ہاجرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا اور فرمایا جب (کل) تین نمازی ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے۔

دوسرے حضرات، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف پھیر دیا پھر حضرت جبار ابن صخر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور آپ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے اپنے پیچھے کر دیا حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی عمل تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی تھا۔

قیاس کے ذریعے بھی اس دوسرے موقف کو ترجیح حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ایک نمازی ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا

marfat.com

ہوتا ہے جب کہ دو سے زیادہ نمازی امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ دو کے بارے کیا حکم ہوگا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور اس سے زائد جماعت ہے۔

وراثت کے سلسلے میں بھی دو کا حکم وہی ہے جو جمع کا ہے مثلاً ماں کی طرف سے بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملتا ہے اور اگر وہ تین ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا اسی طرح دو کو بھی تیسرا حصہ ہی ملتا ہے۔

بنا بریں یہاں دو نمازیوں کو جمع پر قیاس کرتے ہوئے امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم دیا جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۳ ——— نماز خوف کا طریقہ

بعض لوگوں کے نزدیک نمازِ خوف ایک رکعت ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر حالت اقامت میں چار، سفر میں دو اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

لیکن جمہور کے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے "اور جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور ان کے لیے نماز قائم کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے کہ اپنا اسلحہ پکڑے رکھیں جب وہ سجدہ کرلیں تو وہ آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی جائے۔ پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

اس آیت کریمہ کے مطابق امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور چونکہ یہ اس حدیث کے خلاف ہے لہٰذا قرآن پاک پر عمل ہوگا اور اس کے مقابل حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد کے علاوہ جن لوگوں نے روایت کیا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس نص قرآنی کی طرح مروی ہے۔

اور یہ بات محال ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھے اور مقتدی ایک رکعت لہٰذا امام اور مقتدی دونوں پر دو دو رکعتیں لازم ہیں حضرت ابن عباس، جابر اور زید رضی اللہ عنہم سے ایک ایک رکعت کی قضا مروی ہے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق دونوں گروہ ایک ہی وقت نماز شروع نہ کریں۔ قرآن پاک سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی، اسی طرح دوسرا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوسری رکعت امام سے پہلے نہ پڑھے تاکہ امام سے پہلے مقتدی کا اپنی نماز پورا کرنا لازم نہ آئے اور نہ ہی امام دو مرتبہ ایک نماز ادا کرے کیونکہ دو مرتبہ نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا ہے۔

پھر حضرت جابر اور ابو عیاش رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو تو دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر کہیں پھر پہلا گروہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اس کے بعد وہ ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ سجدہ کرے اسی طرح کریں حتیٰ کہ اکٹھے سلام پھیریں امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے لیکن طرفین کے نزدیک دونوں گروہ باری باری آئیں۔

باب ۶۴ ——— حالت جنگ میں سوار کا سواری پر نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک سواری پر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں اگرچہ وہ ایسی حالت میں ہو کہ سواری سے اتر نہ سکتا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق کے دن عصر کی نماز ادا نہ کرسکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

marfat.com

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر سوار لڑ رہا ہو تو سواری پر نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی میں مصروف نہ ہو اور اترنا بھی ممکن نہ ہو تو سواری پر پڑھ سکتا ہے جہاں تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق کے دن نماز نہ پڑھنے کا تعلق ہے۔ آپ لڑائی میں مصروف ہوں اور یہ عمل ہے جو دوران نماز جائز نہیں اور ہو سکتا ہے ان دنوں سواری کی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہو تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ سواری کی حالت میں نماز مباح نہ تھی اور اس سلسلے میں آیت کریمہ "فرجالاً او رکباناً" بعد میں نازل ہوئی اب حالت جنگ میں سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے اس طرح زمین پر ہو لیکن کھڑے ہونے کی صورت میں درندے یا کسی انسان کی طرف سے قتل کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۶۵ ——— کیا استسقاء کی نماز ہے؟

طلب بارش کے لیے صرف دعا مانگی جائے یا نماز بھی پڑھی جائے اگر نماز پڑھی جائے تو قرأت بلند آواز سے ہو یا آہستہ؟ خطبہ پڑھا جائے یا نہ؟

ایک گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں کے نزدیک استسقاء کے لیے صرف دعا ہے نماز نہیں ان کی دلیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وہ طویل روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے بارش کے لیے دعا کیجئے تو آپ نے دعا فرمائی حتیٰ کہ مسلسل ایک ہفتہ بارش رہی۔ حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابویوسف اور دیگر فقہاء کرام کے نزدیک استسقاء کے لیے دو رکعتیں نماز پڑھی جائے اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی جائے اور عید کی طرح نماز کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید، عباد بن تمیم کے چچا، عبداللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی مختلف روایات میں استسقاء کے لیے نماز، اس میں جہری قرأت، چادر اُلٹانے اور خطبہ کا ذکر کیا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جس طرح مخصوص دنوں میں پڑھی جانے والی نمازوں یعنی جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت ہے نماز استسقاء میں بھی قرأت جہری ہو اور چونکہ عیدین کی طرح استسقاء کا خطبہ ضروری نہیں لہٰذا نماز کے بعد ہوگا۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں اگرچہ دعا مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کی نفی نہیں ہے یوں اس سلسلے میں مروی تمام روایات پر عمل ہو سکتا ہے۔

باب ۶۶ ——— سورج گرہن کی نماز

سورج گرہن کی نماز (نماز کسوف) میں کتنے رکوع ہیں؟ اس سلسلے میں پانچ مذاہب ہیں پہلا یہ کہ ایک رکعت میں دو رکوع ہیں جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

دوسرا یہ کہ ہر رکعت میں چار رکوع ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس عنہما سے مروی ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل بھی یہی تھا۔

چوتھا مذہب یہ ہے کہ کوئی تعداد مقرر نہیں جب تک سورج روشن نہ ہو جائے رکوع اور سجدہ کرتے رہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

marfat.com

نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

پانچواں مذہب یہ ہے کہ یہ نماز بھی دوسری نمازوں کی طرح ہے۔ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس طرح روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو، علی المرتضیٰ، سمرہ، ابوبکرہ، نعمان اور مغیرہ رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں عام نمازوں کی طرح دو رکعتیں پڑھ کر دعا و استغفار میں مشغول ہو جائیں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

لہذا نماز کو طویل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں مختصر پڑھنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں لیکن رکوع و سجود کی تعداد وہی ہے جو عام نمازوں میں ہے۔

مختلف روایات میں جو ایک رکعت میں دو یا تین یا چار رکوع بیان ہوئے ہیں درحقیقت نماز کی طوالت کے باعث ان حضرات پر اصل حقیقت واضح نہ ہو سکی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب تمام فرض اور نفل نمازوں کی ہر رکعت میں ایک رکوع ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

باب ۶۴ ——— نماز کسوف کی قرأت

نماز کسوف میں قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ؟ بعض حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک آہستہ قرأت کی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ سے کوئی آواز نہ سنی۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز کسوف میں جہری قرأت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ دن کی نمازیں دو قسم کی ہیں بعض وہ ہیں جو ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں مثلاً ظہر و عصر تو ان میں قرأت آہستہ ہوتی ہے اور بعض نمازیں کبھی کبھی ہوتی ہیں جیسے جمعہ اور عیدین کی نمازیں ہیں ان میں جہری قرأت ہے تو نماز کسوف چونکہ کبھی کبھی پائی جاتی ہے لہذا اس میں جہری قرأت ہوگی۔

جہاں تک حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن ہو سکتا ہے انہوں نے دُور ہونے کی وجہ سے قرأت نہ سنی ہو۔

باب ۶۵ ——— رات اور دن کے نوافل

بعض حضرات کے نزدیک رات ہو یا دن ایک سلام کے ساتھ صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اور شاید یہ مرفوع روایت ہے کہ رات اور دن کی نماز دو رکعتیں ہیں حضرت عمری نے بھی بواسطہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

marfat.com

دوسرے حضرات کے نزدیک دن کے وقت چار رکعات تک اور رات کو آٹھ رکعات تک نوافل ایک سلام سے پڑھے جا سکتے ہیں دن کے نوافل میں تو تینوں حنفی ائمہ متفق ہیں البتہ رات کے نوافل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے جن میں سے تین وتر اور آٹھ نفل ہوتے زوال شمس کے بعد بھی آپ چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے جمعہ کے بعد عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے بعد بھی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا فرمائے۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رات اور دن میں دو دو رکعتوں سے متعلق روایت کا تعلق ہے تو آپ ہی کا عمل دن کی چار رکعات سے متعلق مروی ہے۔

لہذا اس پہلی روایت کا اعتبار نہ رہا اور اس کا فساد ظاہر ہو گیا۔

باب ۶۹ ——— جمعہ کے بعد کی سنتیں

جمعۃ المبارک کی (فرض) نماز کے بعد سنتوں کی تعداد میں اختلاف ہے بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چار سنتیں ہیں، بعض فقہاء دو رکعتیں مانتے ہیں اور ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چھ رکعات ہیں پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ دوسرے حضرات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے (بعد) گھر میں دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

تیسرا گروہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو آپ نے اس کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعات ادا کیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار رکعات پڑھتے ہوں اور پھر دو رکعتوں کا اضافہ فرمایا البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے چار رکعات پڑھی جائیں پھر دو رکعتیں تاکہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

باب ۷۰ ——— بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا کھڑے ہو کر رکوع کر سکتا ہے یا نہیں

بیٹھ کر نوافل پڑھنے والا رکوع اسی حالت میں کرے یا کھڑا ہو کر رکوع میں جا سکتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک وہ بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے کبھی بیٹھ کر کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو اسی حالت سے رکوع میں جاتے اور اگر بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع بھی اسی حالت میں کرتے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا رکوع کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے ان کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس چالیس آیات پڑھ کر رکوع کرتے تو یہ حدیث پہلی روایت کے

marfat.com

خلاف نہیں کیونکہ آپ کا بیٹھنے کی حالت میں رکوع کرنا کھڑے ہو کر رکوع کرنے کے خلاف نہیں اور آپ کا کھڑا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح بھی جائز ہے بنابریں دوسری روایت اولیٰ ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱ ـــــ مساجد میں نوافل ادا کرنا

بعض حضرات کے نزدیک مساجد میں نوافل ادا کرنا صحیح نہیں صرف وہی نماز مسجد میں پڑھی جائے جس کی ادائیگی لازم ہے مثلاً ظہر یا مغرب کے بعد کی دو رکعتیں (سنتیں)، تحیۃ المسجد کی نماز ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسجد میں نوافل پڑھتے دیکھ کر فرمایا لوگو! یہ نماز گھر میں پڑھی جائے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ مجھے یہ نماز مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ پسند ہے۔

دوسری جماعت جن میں امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک مسجد میں بھی نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھر میں افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہرا تو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں نوافل ادا کئے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی نہ رہا۔ لہٰذا مسجد میں بھی نوافل پڑھے جا سکتے ہیں لیکن گھر میں افضل ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی غیر فرض نماز گھر میں بہتر ہے۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

باب ۲ ـــــ وتروں کے بعد نفل پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک وتر ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان شب پڑھنے لگے اور آخر میں رات کے آخری حصے میں وتروں کی ادائیگی مستقل ہو گئی اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت ہے۔

بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت عثمان، ابوبکر صدیق، علی المرتضیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جو شخص رات کو وتر پڑھے پھر نفل پڑھنا چاہیئے تو وتر دوبارہ پڑھے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

حضرت انس، ابو امامہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن رات کے آخر میں وتر پڑھنے سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ اس کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں لہٰذا نفل پڑھنے کے بعد دوبارہ وتر پڑھنے والی بات صحیح نہ ہوئی اگر کہا جائے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں وتروں کے بعد جن دو رکعتوں کا ذکر ہے ہو سکتا ہے وہ صبح کی دو رکعات ہوں تو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے صحیح نہیں ایک یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام کی رات کی نماز سے متعلق سوال ہوا تھا آپ نے اس کا جواب دیا دوسری وجہ یہ کہ وہ رکعتیں آپ نے بیٹھ کر ادا کیں جب کہ صبح کی دو رکعتیں بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں جہاں تک دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد رکعات کے طاق نہ رہنے کا تعلق ہے تو اس کا جواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں دیا گیا ہے کہ اگر میں تین اونٹ ذبح کروں پھر دو ذبح کروں تو کیا یہ طاق نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار، ابو ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی وتروں کے بعد نوافل پڑھنے سے وتر نہیں ٹوٹتے۔

marfat.com

باب ۳ ـــــ شبینہ نماز کی قرأت

رات کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی جائے یا آہستہ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک آواز بلند کرنا ضروری ہے وہ حضرت ابن عباس اور حضرت ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ رات کو نماز پڑھتے تو گھر سے باہر آواز آتی۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں طرح صحیح ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے چاہے آہستہ، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی قرأت میں کبھی آواز بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے تو یہ حدیث جامع ہے اس سے حضرت ابن عباس اور ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایت کا رد نہیں ہوتا بلکہ دونوں پر عمل ہوتا ہے۔

باب ۴ ـــــ ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا

ایک جماعت کے نزدیک ایک رکعت میں صرف ایک سورت پڑھنا جائز ہے۔ اس سے زائد نہیں ان کا استدلال حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے اسی طرح کی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں کیونکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھتے تھے نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں طویل قرأت ہو، حضرت ابن عمر مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتیں جمع فرماتے تھے دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ لہٰذا روایات کے تواتر اور صحتِ سند کے اعتبار سے اس مفہوم کی روایات کو ترجیح حاصل ہے۔

نیز قیاس بھی اس کا مؤید ہے اور وہ اس طرح کہ جب سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملائی جاتی ہے تو وہاں بھی دو سورتیں جمع ہو جاتی ہیں حالانکہ اسے مخالف فریق بھی جائز جانتا ہے۔

باب ۵ ـــــ قیامِ رمضان گھر میں افضل ہے یا باجماعت

رمضان المبارک کی راتوں میں نوافل امام کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا تنہا گھر میں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک امام کے ساتھ قیام افضل ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھ کر گھر لوٹے اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک میں نوافل امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے اسی طرح کئی دیگر صحابہ کرام بھی الگ نماز پڑھتے تھے۔

دونوں قسم کی روایات میں تطبیق یوں ہوگی کہ گھر میں پڑھنا افضل ہے لیکن مسجد میں پڑھنے سے باقی رات بھی عبادت میں لکھی جاتی ہے

marfat.com

امام طحاوی فرماتے ہیں ان آثار و روایات سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نوافل تنہا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

نوٹ۔ حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے حضرت امام نووی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی کہ آدمی کی گھر میں (پڑھی جانے والی) نماز افضل ہے، کے عموم سے وہ نفل نماز خارج ہے جس کے لیے جماعت مشروع ہے اور اسلام کے شعائر میں سے ہے مثلاً عید کی نماز سورج گرہن اور استسقاء کی نماز اور اسی طرح نمازِ تراویح اور تحیۃ المسجد کی نمازیں گھر میں افضل نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسجد، صحرا اور میدانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔

باب۶ ــــــ مفصل میں سجدہ ہے یا نہیں

سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں سورہ بروج تک طوال مفصل ہے سورہ بروج سے "لم یکن الذین کفروا" تک اوساط مفصل اور اس کے بعد والناس تک قصار مفصل کہلاتا ہے مفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ان سورتوں میں سجدۂ تلاوت نہیں۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان سورتوں میں بھی تلاوت کے سجدے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی گئی تو ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا معلوم ہوا کہ اس میں سجدہ نہیں دوسرا گروہ اس روایت کی وضاحت یوں کرتا ہے کہ آپ کا سجدہ نہ کرنا مندرجہ ذیل وجوہ میں سے کسی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

(۱) ہو سکتا ہے اس وقت آپ باوضو نہ ہوں۔

(۲) ممکن ہے یہ وہ وقت ہو جب سجدہ کرنا جائز نہیں۔

(۳) شاید اُس وقت سجدہ اختیاری ہو واجب نہ ہو۔

(۴) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو۔

جب یہ چار احتمالات پائے گئے تو دیکھنا ہوگا کہ کیا آپ نے اس کے علاوہ بھی کبھی مفصل کی سورتیں پڑھتے ہوئے سجدہ نہیں کیا اگر کیا ہے تو پہلے تین احتمالات میں سے کوئی احتمال ہو سکتا ہے چوتھا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو ہم میں سے ہر شخص نے سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھے نے مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس شخص کو بعد میں حالتِ کفر میں قتل ہوتے دیکھا۔

حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ، ابو درداء اور مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مفصل کی سورتوں میں سجدوں کا قول اور عمل مروی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت آخری قرأت ہے۔ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سال دو مرتبہ آپ کے سامنے قرآن پاک پڑھا لہذا آپ نسخ اور تبدیلی کے بارے میں بہتر جانتے ہیں اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے اسلام لائے تو آپ کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کا زیادہ علم ہے تو جب یہ حضرات مفصل میں سجدوں کا ذکر کرتے ہیں تو یقیناً مفصل میں آیاتِ سجدہ ہیں۔

marfat.com

باب — گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کو پانے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو وہ کیا کرے؟ ایک گروہ کے نزدیک وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے کسی وقت کی نماز ہو ان حضرات کی دلیل حضرت محجن دیلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر پر ادا کی پھر مسجد میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا صحابہ کرام آپ کے گرد تھے اس کے بعد نماز کھڑی ہوئی تو میں بیٹھا رہا نماز کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم مسلمان نہیں؟ میں نے عرض کیا مسلمان ہوں آپ نے فرمایا تو کس چیز نے تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا میں نے عرض کیا، میں گھر میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھو اگرچہ گھر میں پڑھ چکے ہو۔ حضرت ابوذر اور یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک، فجر، عصر اور مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں امام کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع شمس تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع کرنا ہے اور چونکہ بعد میں جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز نفل ہوئی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے لہذا مغرب کے بعد بھی جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں تو گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر اور عصر کے بعد نوافل پڑھنے سے ممانعت پہلی روایت کے لیے ناسخ ہے۔ حضرت ام سلمہ کے غلام نافع بن اجبل رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں مغرب کی نماز کے لیے مسجد میں جاتا تو کچھ لوگوں مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا وہ صحابہ کرام گھر میں مغرب کی نماز ادا کرتے پھر مسجد میں جماعت میں شریک نہ ہوتے۔

باب — خطبۂ جمعہ کے وقت نماز پڑھنا

جو شخص مسجد میں اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کیا وہ دو رکعتیں پڑھ سکتا ہے؟

اس مسئلے میں دو موقف ہیں ایک یہ کہ وہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ جب کہ دوسرا موقف اس کے خلاف ہے۔

پہلا گروہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے تو رسول کریم نبی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ دے رہے) تھے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اُٹھ کر دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل وہ متواتر روایات ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو یہ اس وقت کی بات جب نماز میں گفتگو کرنا جائز تھا پھر جب نماز میں گفتگو کی ممانعت ہو گئی تو خطبہ میں بھی کلام کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو کیونکہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جو شخص پہلے سے مسجد میں ہو وہ خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھ سکتا تو باہر سے آنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

اگر کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے

marfat.com

پہلے دو رکعتیں پڑھے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہاں وقت کے بارے میں ہے جب نماز پڑھنا جائز ہو یہی وجہ ہے کہ جو شخص طلوعِ آفتاب کے وقت، دوپہر کو یا غروبِ شمس کے وقت مسجد میں آئے اس کے لیے دو رکعتیں پڑھنا جائز نہیں۔ احناف بھی اسی دوسرے مسلک کے قائل ہیں۔

باب ۹ — فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتوں کا کیا حکم ہے

جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو تو کیا وہ سنتیں پڑھ سکتا ہے؟ ایک گروہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں۔ نیز ان کا استدلال اس روایت سے بھی ہے کہ فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو ایک شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو تین بار فرمایا کیا تم چار رکعتیں پڑھتے ہو۔ علاوہ ازیں ایک شخص آیا اور اس نے جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوا سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! کیا اسے نماز شمار کرتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا اسے جو تنہا ادا کی ہے۔

دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے سنتیں ادا نہ کی ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ سنتیں ادا کر کے میں جماعت میں شریک ہو سکوں گا تو وہ پہلے سنتیں پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز پڑھا رہا تھا تو آپ نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرمائیں دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت پیش کی ہے وہ ان کا اپنا قول ہے مرفوع حدیث نہیں دیگر روایات میں جو ممانعت ہے وہ جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے سے متعلق ہے اگر مسجد کے بالکل آخر میں یا کسی کونے میں پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہو تو کوئی حرج نہیں علاوہ ازیں فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید وارد ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی دوسرا مسلک ہے۔

باب ۱۰ — ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

اگر کسی شخص کے پاس دو کپڑے ہوں تو کیا وہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی نماز جائز ہوگی یا نہیں۔ اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسے کیسے پہنا جائے۔

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا مذہب یہ ہے کہ دو کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر کسی کو دوسرا کپڑا حاصل نہ ہو تو ایک کو اپنے اوپر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسے بطور تہبند استعمال کیا جائے۔

ان حضرات کا استدلال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ آپ نے ایک شخص کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کپڑا لپیٹ کر نماز نہ پڑھے اور یہودیوں سے مشابہت کا اختیار نہ کرو اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہبند کے طور پر استعمال کرے۔ تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج

marfat.com

نہیں چاہیے دوسرے کپڑے پر قادر بھی ہو ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے آپ نے فرمایا کیا ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (بعض اوقات) ایک سے زائد کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جہاں تک ایک کپڑے کو پہننے کے طریقے کا تعلق ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی اسی صورت میں مروی ہے اور اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں۔ البتہ کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو ازار بھی باندھی جا سکتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھوں پر ڈالو اور تنگ ہو تو ازار باندھ کر نماز پڑھو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے تہبند، باندھنے کی بجائے اس کے کناروں کو کاندھوں پر دائیں بائیں کر کے ڈالا جائے۔

باب ۸۱ — اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ کچھ حضرات نے شدت اختیار کرتے ہوئے اسے فاسد قرار دیا ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں (ضروری نہیں)، پوچھا کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں فرمایا نہیں عرض کیا ان کا گوشت استعمال کرنے کے بعد وضو کرنا ہوگا فرمایا نہیں۔ اس مضمون کی دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ اجتناب بہتر ہے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع کرنا اس لیے نہیں کہ وہ جگہ ناپاک ہے ورنہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز جائز ہوتی اور ناپاک جگہ کوئی بھی ہو وہاں نماز پڑھنا جائز نہیں اس میں اونٹوں کے باڑے کی تخصیص نہیں ممانعت کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اونٹوں کے مالک عام طور پر ان کی آڑ میں پیشاب کرتے ہیں لہٰذا انہیں جگہ کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت شریک کی روایت میں ہے یا اس لیے منع کیا گیا کہ اونٹ وحشی جانور ہے لہٰذا نقصان کا خطرہ ہوتا ہے جیسے حضرت یحییٰ بن آدم کی روایت میں ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے تھے گویا مطلقاً ممانعت نہیں۔ قیاس بھی اسی دوسرے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ گوشت اور پیشاب کے اعتبار سے اونٹ اور بکری کا حکم ایک ہے اور جب بکریوں کے باڑے میں نماز جائز ہے تو اونٹوں کے باڑے میں بھی جائز ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۸۲ — عید کی نماز دوسرے دن پڑھنا

بعض حضرات جن میں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگر عید کے دن نماز عید رہ جائے تو دوسرے دن پڑھی جائے جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ دوسرے دن یہ نماز نہ پڑھی جائے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید کا چاند نظر آیا دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد چاند

marfat.com

دیکھنے کی اطلاع ملی تو آپ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عیدگاہ میں جا کر ان کو نماز پڑھائی۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ حدیث جو تم نے پیش کی ہے حفاظِ حدیث نے حضرت ہشیم (راوی) سے روایت کرتے ہوئے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا حضرت یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں وہ نماز پڑھنے کے الفاظ ذکر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ عیدگاہ کی طرف جانا محض دعا اور شوکت اسلام کے اظہار کے لیے تھا چنانچہ اسی مقصد کے لیے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی عورتوں کو بھی عیدگاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیتے تھے حالانکہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

توجب حدیث پاک سے اس اختلاف کا فیصلہ نہ ہوا تو قیاس کی طرف رجوع کیا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نمازیں دو طرح کی ہیں ایک وہ جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اسی دن ان کو قضا کیا جا سکتا ہے مثلاً پانچ اوقات کی نمازیں ہیں، ایسی نمازیں دوسرے دن بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور بعض ایسی نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اس دن کے باقی کسی حصے میں انہیں نہیں پڑھ سکتے لہذا یہ نمازیں دوسرے دن بھی پڑھنا جائز نہیں مثلاً جمعۃ المبارک کی نماز ہے ــــ جب عید کی نماز کو دیکھا تو وہ دوسری قسم کی نمازوں کے مشابہ ہے لہذا اگر پہلے دن نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن بھی نہیں پڑھیں گے۔

باب ۸۳ ــــ کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

کعبہ شریف کی عمارت میں نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک جماعت کے نزدیک ناجائز ہے ان کی دلیل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقعہ پر) بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی لیکن اس میں نماز نہیں پڑھی باہر تشریف لائے تو فرمایا یہ قبلہ ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ انہوں نے متعدد روایات سے ثابت کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بیت اللہ شریف داخل ہوئے جب باہر تشریف لائے تو میں نے پوچھا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے انہوں نے بتایا کہ سامنے کی طرف ــــ چونکہ حضرت اسامہ بن زید سے دو مختلف روایتیں آئی ہیں لہذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا جائے گا۔ اور وہ نماز پڑھنے کے بارے میں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بیت اللہ شریف کی پوری عمارت قبلہ ہے اور وہاں نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رُخ نہیں کرتا تو اس کا جواب یوں دیا جائے گا کہ بیت اللہ شریف کی عمارت کے باہر نماز پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے حالانکہ وہاں عمارت کے کسی ایک کونے کی طرف رُخ کر لیا جائے تو نماز جائز ہو گی اسی طرح عمارت کے اندر بھی ایک کونے کی طرف رُخ ہو گیا تو نماز جائز ہو گی۔

جہاں تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کے بعد یہ بات فرمانے کا تعلق ہے کہ یہ قبلہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے اگر تم یہاں امام کے ساتھ نماز پڑھو تو امام کا قبلہ یہ ہے ــــ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عمارت کے اندر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

marfat.com

شرح صحیح مسلم

تصنیف:

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کا محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔

● —— یہ شرح قارئین کو دوسری شرحوں سے بے نیاز کرے گی۔

سنن نسائی مترجم

۳ جلد

امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

ترجمہ مولینا دوست محمد شاکر و مولینا حافظ محمد عبدالستار قادری

سنن ابن ماجہ مترجم

۲ جلد

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمہ اللہ

مترجم، مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

سنن ابوداؤد شریف مترجم

۳ جلد

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ

مترجم، مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

بخاری شریف مترجم

۳ جلدیں

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ الرحمہ

مترجم، مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی

۲ جلد

محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ

مترجم، مولینا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

○ —— دیگر مطبوعات کی فہرست کے لیے جوابی لفافہ ارسال فرمائیں

فرید بُک سٹال ◎ ۳۸ اردو بازار ◎ لاہور ۲ فون ۳۱۲۱۷۳ / ۲۲۴۸۹۹

marfat.com

فرید بُک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فرید بُک سٹال

۳۸۔ اُردو بازار لاہور

E-mail:info@faridbookstall.com

Web Site: www.faridbookstall.com